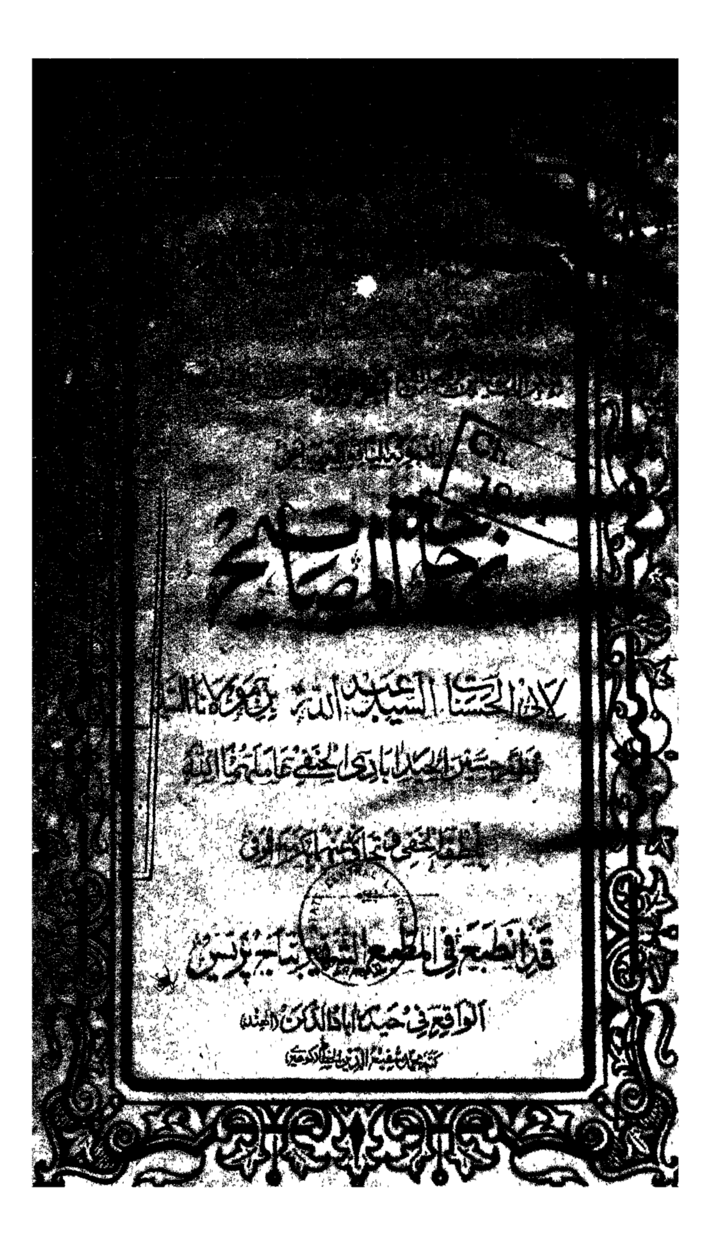
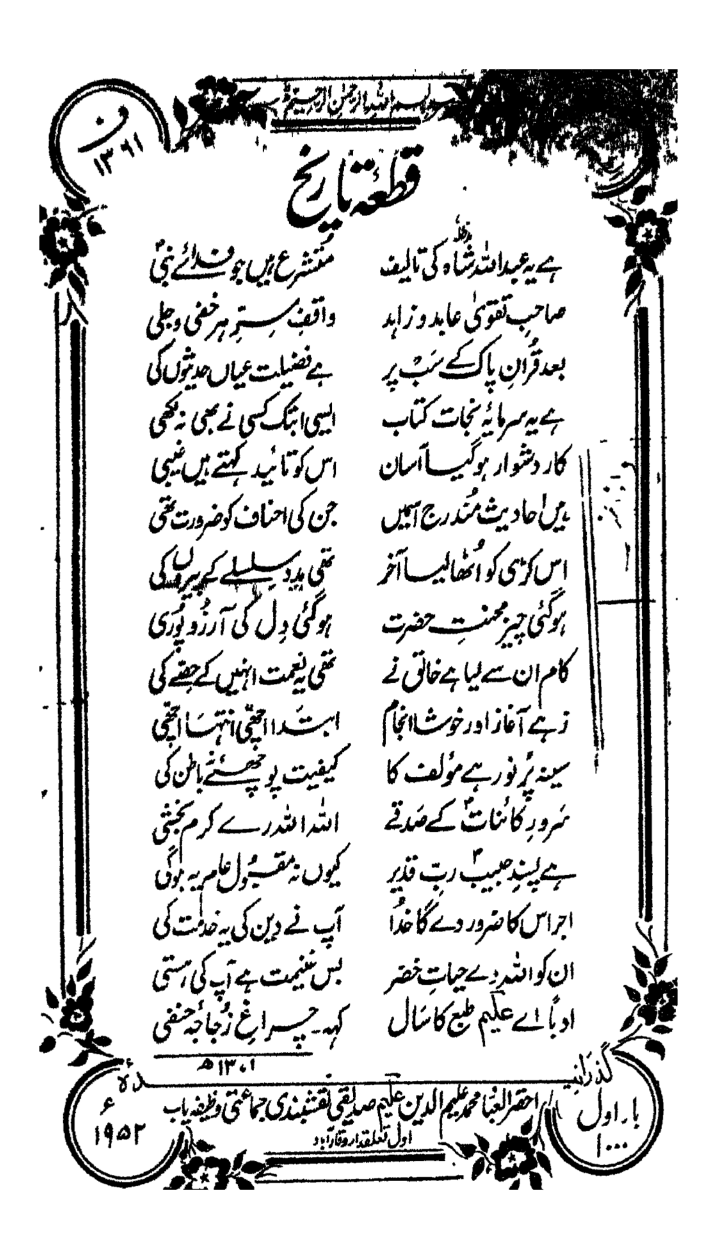

زجاجة المصابيح

لأبي الحسنات السيد عبد الله بن مولانا الشاه
مظفر حسين الحيدرآبادي الحنفي عاملهما الله
بلطفه الخفي ...

قد انطبع في المطبع الشهير بتاج پريس
الواقع في حيدرآباد الدكن (الهند)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۶۱ ف

قطعہ تاریخ

ہے یہ عبد اللہ شاہ مدظلہ کی تالیف — منتشرع ہیں جو فدائے نبی ﷺ
صاحب تقویٰ عابد و زاہد — واقف سرِ ہر خفی و جلی
بعد قرآنِ پاک کے سب پر — ہے فضیلت عیاں حدیثوں کی
ہے یہ سرمایۂ نجات کتاب — ایسی ابتک کسی نے بھی نہ لکھی
کار دشوار ہو گیا آسان — اس کو تائید کہتے ہیں غیبی
ہیں احادیث مندرج ایسی — جن کی احناف کو ضرورت تھی
اس کڑی کو اٹھا لیا آخر — تھی مدد سلسلے کے پیروں کی
ہو گئی چیز محنتِ حضرت — ہو گئی دل کی آرزو پوری
کام ان سے لیا ہے خالق نے — تھی یہ نعمت انہیں کے حصے کی
زہے آغاز اور خوش انجام — ابتدا اچھی انتہا اچھی
سینہ پُر نور ہے مؤلف کا — کیفیت پوچھئے نہ باطن کی
سرورِ کائنات ﷺ کے صدقے — اللہ اللہ رے کرم بخشی
ہے پسندِ حبیب ﷺ ربِ قدیر — کیوں نہ مقبول عام یہ ہوگی
اجر اس کا ضرور دے گا خدا — آپ نے دین کی یہ خدمت کی
ان کو اللہ دے حیاتِ خضر — بس غنیمت ہے آپ کی ہستی
ادباً اے علیم طبع کا سال — کہہ چراغِ زجاجۂ حنفی

۱۳۷۱ھ

گذارندہ
احقر العباد محمد علیم الدین علیم صدیقی نقشبندی جماعتی وظیفہ یاب
اول تعلقدار وقار آباد

بار اول ۱۰۰۰
۱۹۵۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف زجاجۃ المصابیح

مؤلفہ حضرت مولانا ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب حیدرآبادی حنفی مد ظلہ العالی

"جو مشکاۃ المصابیح کے اسلوب پر حنفی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع اور مستند ذخیرہ ہے"

الحمد للہ کہ آج اس کتاب کی جلد اول شائع ہو رہی ہے۔ کتاب کی اصلی قدر و قیمت تو مطالعہ سے ہی ظاہر ہو سکے گی۔ تاہم بطور تعارف چند سطور ہدیۂ ناظرین ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مؤلف مدظلہ العالی نے مشکواۃ شریف کے بنظر غائر مطالعہ کے بعد اس امر کی شدید ضرورت محسوس فرمائی کہ جس طرح مشکاۃ شریف مسائل کے لحاظ سے شافعی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین مجموعہ ہے بالکل اسی طرح ان احادیث کو بھی یکجا کیا جائے جن پر فقہ حنفی کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اہل علم حضرات کی سعی مشکور فرمائے جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور بہترین انداز سے حنفی احادیث جمع فرمائیں لیکن مشکاۃ جیسی جامعیت میسر نہ ہوئی۔

ایسی عظیم الشان کتاب کی تالیف اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مؤلف موصوف کے حصہ میں رکھی تھی۔ چنانچہ مولانا ممدوح نے بتائید غیبی جس کا اظہار اسی زیر نظر کتاب کے دیباچہ میں فرمایا ہے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ پیش شدہ تالیف کی وجہ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے والے بخوبی اس امر سے واقف ہو جائیں گے کہ امام صاحب کا قول علاوہ حدیث کے کسی نہ کسی صحابیؓ یا تابعیؒ کے قول سے ماخوذ ہے اس لئے امام ممدوح پر اعتراض صحابیؓ یا تابعیؒ پر اعتراض کے مماثل ہے اور اس طرح یقیناً دنیا کے ایک بڑے حصہ کے

امام کی کوئی بات بے سند نہیں۔

کتاب ہذا میں مؤلف ممدوح نے حسب ذیل امور کا التزام رکھا ہے:۔

۱۔ صحیح بخاری کے طرز پر ہر بڑے عنوان کے بعد متعلقہ آیات قرآنی کو جمع کیا گیا۔

۲۔ چونکہ اس تالیف سے مقصود اصلی مشکاۃ کے طرز پر احناف کے لئے حدیثوں کا ایک جامع ذخیرہ مہیا کرنا تھا۔" اس لئے کتاب و باب و عنوان" مشکاۃ ہی سے لے گئے۔ البتہ فاضل مصنف مشکاۃ علیہ الرحمۃ نے عنوان میں جن مقامات پر فقہ شافعی کی رعایت رکھی ہے۔ اس کتاب میں بھی ان مقامات پر فقہ حنفی کی رعایت پیش نظر رہی۔

۳۔ مشکاۃ میں ایک مسئلہ کے متعلق احادیث تین فصلوں میں منتشر تھیں جس سے پڑھنے والے میں ایک تو کیفیت تسلسل کا برقرار رہنا اور دوسرے مسائل کا بیک نظر تلاش کرنا دشوار تھا۔ اس لئے ہر مسئلہ سے متعلقہ احادیث بلالحاظ فصل یکجا کئے گئے۔

۴۔ ظاہر ہے کہ فقہ حنفی ایک ناپیدا کنار سمندر ہے علامہ موصوف نے اس بحر ذخار سے انمول موتی چن لئے ہیں۔ ہر مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں اس وجہ سے اولاً قول مفتی بہ حاصل کیا گیا۔ ثانیاً اس کے موافق حدیث تلاش کی گئی۔ ثالثاً اس حدیث کی چھان بین کرکے رفع اعتراض کا موقع بہم پہونچایا گیا۔ اسی وجہ سے اکثر احادیث کے آخر میں تنقید رواۃ مذکور ہے۔

۵۔ فقہ حنفی پر اعتراضات کے مدلل جواب، احادیث کی صحیح تعبیر کے بعد حنفی مقاصد کی وضاحت اور حسب ضرورت احادیث سے اور حنفی کتابوں کے حوالہ سے حاشیہ پر مسائل کا اندراج کامل اعتنا سے کیا گیا۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ پہلی جلد ہے جو (۵۹۰) صفحات پر کتاب الایمان سے شروع ہو کر باب الاعتکاف پر ختم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے اور بھی کئی اہم خصوصیات ہیں جو بوقت مطالعہ ظاہر ہوں گے۔ مختصر یہ کہ جس طرح مشکاۃ شافعی مذہب والوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کتاب حنفی حضرات کیلئے ایک بہترین اور نادر تحفہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

زجاجة المصابيح

من تأليف حضرة الفاضل الأجل ابى الحسنات السيد عبد الله شاه الحيدرابادى الحنفى متعنا الله بطول حياته

بذل المؤلف العلام قصارى مجهوده فى جمع تلك الاحاديث وترتيبها التى منها تستنبط مسائل الفقه الحنفى وبها تؤيد (وحذا فى ذلك حذو مشكاة المصابيح) وذلل صعابها وانار غياهبها بروية الثاقبة وفكرته الغامضة حتى وجد ضالته المنشودة على احسن ما يرام جعل الله امنيته ضاحكة مستبشرة بانهر غاياتها.

فالحمد لله على ان تيسر لنا ان ننشر جزأ اوّل من اجزاءها القيمة وسنذكر نبذة فيما يأتى من ميزاتها السامية تعريفا اياها الى القراء الكرام ليكونوا على بصيرة منها على ان جوهرها الساطع لا يستطاع تقدير قيمته الا بعد الوصول اليه والظفر به وكشف القناع عنه وهى هذه :ـــ

ليكن القراء على علم بان المؤلف الفاضل لما تفرغ لدرس المشكاة وعكف عليها واجال فكرته فى كيفية جمعها ونوعية تبويبها وتنسيقها وعرف انها خير ذخيرة من الاحاديث النبوية التى تؤيد مسائل الفقه الشافعى وتعضدها صمم بوخز شعوره على ان يقفوا اثرها ويتلو تلوها فى جمع تلك الاحاديث التى تأسس عليها الفقه الحنفى ولكم من سعى من قبل للقيام بهذه الخدمة الجلّى والقى ما فيه وتخلّى لما لكن لم يستطع ان يأتى بما يساوى المشكوٰة ويضاهيها قدرا وقيمة ولم يطق احدٌ بعد ان يسدّ هذا الخلل ويرأب هذا الثأى ؛

فمما يسرّنا ان الله سبحانه قد اسعد بهذه الخدمة الجليلة الهامة هذا المؤلف الجليل الذى قد جمع بين العلوم منقولها ومعقولها خفيها وجليها والهمه وأيده من وراء الغيب كما يلوح من بيانه فى ديباجة الكتاب عن سبب المنافسة فى هذا التأليف الأنيق والتصميم عليه. ولقد كشف الغطاء عن من يقدح فى قول الامام الأعظم ابى حنيفة رحمه الله واثبت انه ما من قول من اقواله الا وله سند يعتمد عليه ويحتج به وهو اما رواية احد من الصحابة الابرار واما قول احد من التابعين الاخيار ؛

ومما يزداد به القارئ بصيرة ان المؤلف العلام قد الزم نفسه عدة امور فى تأليفه هذا وهى هذه :ـ

(الاول) قد جمع لكل موضوع كبير من موضوعات الكتب ما يتعلق به من الآيات القرآنية وقد تلا في ذلك تلو الصحيح البخاری ۔

(الثانی) قد سلك المؤلف فی تبویب هذا الکتاب مسلك المشكاة لان غايته لم تكن الا ان يدّخر ذخيرة جامعة على اسلوبها تو فی بمقصود اصحاب الفقه الحنفی وتشفی غلّتهم ۔

(الثالث) كما ان صاحب المشكاة راعا فی التبویب وجهة الفقه الشافعی ولاحظه ثقة به وتأييدا اياه فكذلك اقام الفاضل المؤلف مقامه وجهة الفقه الحنفی تحقيقا اياه وتاكيدا عليه ۔

(الرابع) لا توجد مسئلة فی المشكاة الا وقد انتثرت احاديثها التی يستدل بها فی ثلاثة فصول فذلك مما يشق على القراء التفحص عنها والوقوف عليها لان القارئ فی هذه الصورة لم يستطع ان يلمّ بما قصد اليه فی نظرة خاطفة ولكن الفاضل المؤلف اجاد فيما افاد من انه جمع لكل مسئلة كل ما ينوط به من الاحاديث النبوية فی موضع واحد لا ترى فيها عوجا ولا فصلاً ۔

(الخامس) لاخفاء فی ان الفقه الحنفی بحر لا يرى ساحله فما من مسئلة من مسائله الا وفيها اقوال يفوتها الحصر فلذلك تسهيلا على القراء الكرام وتقريبا الى الافهام اخذ المؤلف اللبيب اولا قولا افتی به وثانيا شفعها واتبعها بحديث من الاحاديث النبوية الذی يوافقه ويوثقه وثالثا مهد السبيل الی رد ما يرد عليه من القدح فيه ، وقد ذيل اكثر الاحاديث بالنقد على الرواة لينقشع غمام الريب عما هو الحق ۔

(السادس) لقد زين المؤلف حواشی الكتاب بالاجوبة المؤيدة بالحجج الدامغة وكشف القناع عن المقاصد الحنفية بعد التعبير الصحيح عن الاحاديث وكتب المسائل على احوط طريق ۔

(السابع) يشتمل هذا التاليف الجليل على اربعة اجزاء وهذا جزء اول منها ابتدأ المؤلف فيه بكتاب الايمان وانتهى الى باب الاعتكاف ۔

فصفوة ما اقول ان هذا الكتاب قد ازدان بمزايا باهرة تنكشف عليك محاسنها عند ما تطالعه ، فليعلم القراء ان مشكاة المصابيح كما هی نعمة عظمى لحضرات الشوافع الكرام فكذلك زجاجة المصابيح خير هدية اهديت الى السادات الاحناف ۔

فهرس الكتب والابواب الواقعة فی الجزء الاول من زجاجة المصابيح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھو نور السموات والارض مثل نورہ
کمشکوٰۃ فیھا مصباح. المصباح فی زجاجہ. وھو الھادی الی سبل
السلام وفجاجہ. وملھمنا طریق الحق ومنھاجہ. والمعطی باتباع
السنن البھاجہ وبیدہ الکریمۃ انجاح الحاجہ. والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ الذی جعلہ اللہ للعالمین سراجا وانزل علیہ الکتاب
ولم یجعل لہ عوجا وھو الذی دخل الناس فی دینہ افواجا.
وسمی الخلائق عام ولادتہ ابتھاجا. وعلی آلہ واصحابہ الذین
ھم مصابیح الھدی ونجوم الاقتداء ما کان الزیت یضئ سراجاً.
اما بعد فیقول افقر عباد اللہ الی رحمۃ اللہ ابو الحسنات
السید عبد اللہ بن مولانا السید مظفر حسین الحیدر آبادی
الحنفی عاملھما اللہ بلطفہ الخفی وتجاوز عنھما بکرمہ الوفی ان
التمسک بھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایستتب الا بالاقتفاء
لما صدر من مشکوٰۃ صدرہ والاعتصام بحبل اللہ لایتم الا ببیان
کشف اسرارہ. وکان کتاب مشکوٰۃ المصابیح الذی الفہ مولانا الحبر
العلامۃ والبحر الفھامۃ مُظھر الحقائق وموضح الدقائق الشیخ التقی
النقی ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی اجمع کتاب فی

الاحاديث النبويه وانفع لباب من الاسرار المصطفويه واجمع تاليف
صنف في بابه واضبط لشوارد الاحاديث واوابدها ولما سلك الخطيب
رفع الله درجته في تصنيفه مسلك الامام الشافعي رضي الله عنه كثيرا
ماكان يختلج في قلبي ان اؤلف كتابا على منوال المشكوة اسلك فيه مسلك
امامنا الاعظم ابي حنيفة النعمان عليه الرحمة والرضوان الا ان
ضيق باعي قد كان يثبطني[عه] عن القيام في هذا المقام حتى رأيت في المنام
ان شمس الضحى وبدر الدجى ونور الهدى ومصباح الظلم حبيبنا النبي
الاكرم صلى الله عليه وسلم طلع عليّ وقال سلاما قلت سلام فضمني
روحي فداه الى صدره الذي هو منبع العلم والحكم وعانقني فلما
استيقظت فرحا ومسرورا حمدت الله على هذه النعمة وشكرت له
فاصبحت هذه الرؤيا الصالحة شرحا لي صدري وصار عسره على بها
يسرى فصممت عزمي بتاليفه وشددت ميزري لكتابته وما وضعت فيه
حديثا الا وصليت على النبي صلى الله عليه وسلم عند وضعه وسميته
زجاجة المصابيح والله تعالى اسأل سوال الضارع الخاشع متوسلا بحبيبه
المشفع الشافع ان يجعله خالصا لوجهه من فضله وان ينفع المسلمين به
كما ينفعهم باصله وان يتقبل هذا ويجعله ذخيرا لمعادي انه بالاجابة
جدير وعلى كل شئ قدير. **عن** عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما[له] الاعمال بالنيات وانما لامرئ ما نوى

عه اي يشغلني ١٢

له قوله انما الاعمال بالنيات الخ هذا الحديث عند البعض متواتر والعامة على انه
مشهور وقد جرت عادة عامة ارباب السنن والجوامع بتصدير صحاحهم

فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله
ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته

وسنهم بهذا الحدیث نظرا الی تحسین النیة واخلاصها فی مبادی اعمال الخیر واشارة الی ان مناط خیریة الافعال الحسنة هو حسن النیة وخلوص الطویة و اعلم ان هذا الحدیث متفق علیه ورواه الجماعة واتفقوا علی ان انما للحصر فالتقدیر ان الاعمال تعتبر اذا کانت بنیة ولا تعتبر اذا کانت بلا نیة فتصیر انما بمعنی ما والا وقیل الحصر مستفاد من الجمع المحلی باللام فانه مفید للاستغراق وهو مستلزم للحصر فالمعنی لیست الاعمال حاصلة الا بالنیة ولا یمکن هنا نفی نفس الاعمال لثبوتها حسا وصورة من غیر اقتران النیة بها فلابد من اضمار شئ یتوجه الیه النفی ویتعلق به الجار فقیل التقدیر صحیحة او تصح کما هو رأی الشافعی واتباعه وقیل کاملة او تکمل علی رأی ابی حنیفة واصحابه والاظهر ان المقدر معتبرة او تعتبر لیشمل الاعمال کلها سواء کانت عبادات مستقلات کالصلوة والزکوة فان النیة تعتبر لصحتها اجماعا او شروطا فی الطاعات کالطهارة وستر العورة فانها تعتبر لحصول ثوابها اتفاقا لعدم توقف الشروط علی النیة فی الصحة خلافا للشافعی فی الطهارة فعلیه بیان الفرق او امورا مباحة فانها قد تنقلب بالنیات حسنات کما انها قد تنقلب سیآت بلا خلاف غایة ما فی الباب ان متعلق الصحة والکمال یعرف من الخارج ولا محذور فیه و تفصیله ان الشافعی وغیره من الائمة قد تمسکوا به فی ان النیة شرط فی الوضوء والغسل وغیرهما من وسائل العبادات المقصودة اقول

الی ما هاجر الیه متفق علیه ورواه امام المذهب ابوحنیفة رحمه الله تعالی

للحنفیة وجوه فی الجواب عن الاول بالتشبث بمورد الحدیث فانه ورد فی مهاجر ام قیس علی ما یشیر الیه قوله او امرأة ینکحها الخ فانه هاجر لقصد نکاح ام قیس المهاجرة لانه وان لم یترتب علی هجرته ثواب الهجرة فلم یحکم ببطلان هجرته والثانی ان التقدیر حکم الاعمال بالنیات فان کثیرا من الافعال تصدر بلا قصد وارادة والحکم مشترک بین الحکم الدنیوی وهو الصحة والاخروی وهو الثواب ولا یصح ارادتهما معا لبطلان عموم المشترک فتعین ارادة احدهما ولا یجوز ان یکون هو الصحة لان الثواب منوط بالنیة بالاتفاق فهو المتعین للارادة وخلو الوضوء عن الثواب لا یستصحب خلوه عن الصحة وعن کونه مفتاحا للصلوة وفیه تامل والثالث ان النیة عبارة عن قصد التقرب وارادة فعل القربة علی ما یلوح الیه التلویح وانما هی فی العبادات فبهذا تخصص الاعمال بالعبادات الا تری ان صحة الافعال فی المعاملات غیر منوطة بالنیة فلا ح ان کون الوضوء عبادة منوط بالنیة ونحن نلتزمه فانه لا یترتب علیه الثواب الا بالنیة وقد صرح فقهاؤنا بان المامور به هو الوضوء المنوی نقله فی النهر الفائق والدر المختار وغیرهما ولا خلاف فی هذا والرابع ان صحة جمیع الاعمال لو کانت مشروطة بالنیة علی ما یقتضیه تعمیمکم لزم ان لا یصح غسل الثوب والبدن واستقبال القبلة وغیرهما الا بالنیة واللازم باطل فالملزوم کذلک لا یقال هذه امور حسیة وهی لا تحتاج الی النیة لان هذه مناقشة فی المثال فنبدله بالنکاح وغیره فانها امور شرعیة فان ترتب ملک البضع علی الایجاب والقبول امر شرعی کالبیع

فی مسنده مع اختلاف یسیر وفیه الاعمال بالنیات الحدیث قال علی القاری رحمه الله الباری ولایمکن هنا نفی نفس الاعمال لثبوتها حسًّا وصورة من غیر اقتران

ولاتمس فیها الحاجة الی النیة لایقال الماء مزیل بالطبع فاذا ازال النجاسة حسًّا حکم بزواله بناء علی الحکم الحسی بخلاف الوضوء فان الحدث نجاسة حکمیة فزوالها بالماء غیر معقول لانا نقول الماء عرف مطهرا ومزیلا للنجاسات بالطبع فی الشرع فالحکمیة انما هی النجاسة فاذا سلم کون الاعضاء نجسة فازالة الماء نجاستها امر معقول والخامس ماسنح لهذا العبد الضعیف القاصر و نسجته عنکبوت الخاطر الفاتر ان المقدر هو الاعتبار الشرعی علی ماهو قولکم کما هو الظاهر فللاعتبار نحوان اعتباره فی نفسه واعتباره لغیره ولا اشتراک بینهما معنی لان الاول مستقل والثانی غیر مستقل ولایتصور الاشتراک المعنوی بین المستقل وغیره کما حقق فی الکون فی نفسه والکون الرابطی فلایراد ان معًا فتعین احدهما وهو الاعتبار فی نفسه لانه هو المتبادر الظاهر علی انه متفق علیه بیننا وبینکم فلایلزم من نفی هذا النحو من الاعتبار انتفاء النحو الثانی فلم یلزم من نفی اعتبار الوضوء فی نفسه اعتباره للصلوة بان یکون مستبیحا لها والله اعلم واعلم ان الشارح القاری قدر الاعتبار ایضا فی هذا المقام وجعله مختلفا باختلاف الحالات فتارة یتحقق فی ضمن الصحة کما فی العبادات المقصودة واخری فی ضمن الکمال کما فی غیر المقصودة حیث قال ای اعتبارها الشامل لصحتها وکمالها باختلاف الحالات وقال العلامة الحلبی فی الغنیة شرح المنیة بعد بیان جواب الحنفیه فالحق ان النزاع فی طریق الاستدلال بالحدیث لفظی فانه یدل علی عدم صحة العبادات

النية بها فلابد من اضمار شئ يتوجه اليه النفي ويتعلق به الجار فالتقدير معتبرة او تعتبر على مذهب الامام ابى حنيفة واصحابه

كتاب الايمان

وقول الله عز وجل وقلبه مطمئن بالايمان وقوله وكتب فى قلوبهم الايمان وقوله ولما يدخل الايمان فى قلوبكم وقوله ان الذين آمنوا وعملوا الصلحت وقوله وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التى تبغى حتى تفئ الى امر الله وقوله ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك وقوله هو سماكم المسلمين وقوله اسلمت لرب العالمين وقوله آمن الرسول بما انزل اليه من ربه

بدون النية بالاتفاق ولا يدل على عدم صحة غيرها بدونها بالاتفاق وذلك انه لايجوز ان يراد من الاعمال جميعا شرعية اوغير شرعية لوجود اكثر الاعمال الغير الشرعية بدون النية ولا ان يراد الاعمال الشرعية جميعا عبادات او معاملات لعدم توقف المعاملات على النية بالاتفاق فتعين ان يراد العبادات اومتعلق الثواب والعقاب وحينئذ فانما النزاع الحقيقى فى ان الطهارة الحكمية هل هى عبادة ليس غيرا وهى من جملة الافعال العادية الطبعية التى تتحقق حسًّا فان وجد فيها نية القربة كانت عبادة يثاب عليها والافلا مع تحققها كما فى سائر الحركات والسكنات والافعال والتروك التى لها تحقق فى الوجود حسًّا انتهى وهكذا سرد الكلام وفيه تامل اخذته من المرقات وتنسيق النظام فى مسند الامام.

والمؤمنون كل آمن بالله وملئكته وكتبه ورسله لانفرق بين احد من رسله
وقوله يآيها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتاب الذى نزّل على رسوله
والكتاب الذى انزل من قبل. ومن يكفر بالله وملئكته وكتبه ورسله
واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا. عن عمر بن الخطاب رضى الله
عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع

قوله عن عمر الخ انما هذا الحديث والاحاديث التى بعده كلها متعلقة بان الايمان
قول وعمل يزيد وينقص وان الايمان والاسلام مغايران فيهما خلاف قال العلامة
العينى الخلاف لفظى لان الايمان فى كلام الشارع قد جاء بمعنى اصل الايمان
وهو الذى لا يعتبر فيه كونه مقرونا بالعمل كما فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم
الايمان ان تؤمن بالله وملائكته وبلقائه ورسله وتؤمن بالبعث والاسلام ان
تعبد الله ولا تشرك به وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة المفروضة وتصوم رمضان
الحديث وقد جاء بمعنى الايمان الكامل وهو المقرون بالعمل كما فى حديث وفد
عبد القيس اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة
ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وصيام رمضان وان تعطوا
من المغنم الخمس والايمان بهذا المعنى هو المراد بالايمان المنفى فى قوله صلى الله
تعالى عليه وسلم لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن الحديث وهكذا كل موضع جاء
بمثله والايمان المنجى من دخول النار هو الثانى باتفاق جميع المسلمين والايمان المنجى من الخلود
فى النار هو الاول باتفاق اهل السنة ومما يدل على ذلك قوله صلى الله تعالى
عليه وسلم فى حديث ابى ذر ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك
الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق الحديث

علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبی صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه

وقوله عليه السلام يخرج من النار من كان فى قلبه مثقال ذرة من الايمان. فالحاصل ان السلف والشافعیؒ انما جعلوا العمل ركنا من الايمان بالمعنى الثانی دون الاول وحكموا مع فوات العمل ببقاء الايمان بالمعنى الاول وبانه ينجو من النار باعتبار وجوده وان فات الثانی وان المراد بالايمان ان كان هو التصديق فلا يقبل الزيادة والنقصان وان كان الطاعات فيقبلهما والطاعات مكملة للتصديق فكل ما قام من الدليل على ان الايمان لا يقبل الزيادة والنقصان كان مصروفا الى اصل الايمان الذی هو التصديق وكل ما دل على كون الايمان يقبل الزيادة والنقصان فهو مصروف الى الكامل وهو مقرون بالعمل ثم اختلف اهل العلم فی ان الاسلام مغاير للايمان او هما متحد ان قال على القاری والحق ان الخلاف لفظی لان الاول بناءه على اللغة والثانی مداره على الشريعة وقيل التحقيق انهما مختلفان باعتبار المفهوم متحدان فی المصداق انتهی وقال فی هداية المسالك فی حل تفسير المدارك الايمان الشرعی عبارة عن التصديق مع الاقرار فقط والعمل ليس بداخل فيه بل خارج عنه وشرط لكماله وهو الراجح عند معاشر الحنفية الماتريدية واما مذهب المحققين فهو ان الايمان هو التصديق فقط وهو الراجح عند الاشاعرة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه من غير عذر لم يكن مؤمنا عند الله تعالى وكان من اهل النار عند من يقول بان الاقرار ركن وهو مختار فخر الاسلام وشمس الائمة وكثير من الفقهاء واما من ذهب الى ان الاقرار ليس بركن فهذا الشخص

الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ

عند هم مؤمن عند الله تعالیٰ غیر مؤمن فی احکام الدنیا کما ان المنافق عکس ذٰلک قال فی شرح المقاصد الخلاف فیما اذا کان قادرا علی التکلم وترک التکلم لا علی وجه الاباء انتهیٰ امامن صدق بقلبه ولم یصادف وقتا یقر فیه یکون مؤمنا وفاقا علی ما فهم من شرح المقاصد وایضا قال علی القاری فی شرح الشفاء القول بان من لم یتمکن من اتیان الشهادة لایکون مؤمنا مع تحقق التصدیق بقلبه ضعیف انتهیٰ واذا صادف وقتا یمکن الاقرار فیه وطلب فیه الاقرار فابی عنه لایکون مؤمنا اتفاقا بل یکون کافرا کفرا عنادا فالحاصل ان الاقرار رکن اخر من الایمان الا ان الاصل هو التصدیق لکن اللسان لما کان معبرا عما فی القلب کان الاقرار دلیلا علی التصدیق وجودا وعدما فیصح ان یکون رکنا یحتمل السقوط فیکون جزأ معتبرا معه فی حالة الاختیار حتی یکون عدمه فی غیر حالة الاکراه دلیلا علی عدم التصدیق فالرکنیة بهذا الاعتبار لاینافی کون حقیقة الایمان التصدیق فمن قال ان الاقرار رکن من الایمان یرید هذا المعنی واما العمل فهو جزأ من الایمان عند جمهور المحدثین مثل کون الید جزأ من الانسان فکما لاینتفی الانسان بانتفاء الید بل ینقص کذلک لاینتفی الایمان بانتفاء العمل وحاصله انه جزأ من کماله واما عند المعتزلة والخوارج فالعمل جزأ اصلی ینتفی الایمان بانتفائه فاذا فسر الایمان بالتصدیق فانه لایزید ولاینقص بساطته واذا فسر بانه عبارة عن التصدیق والاقرار والعمل فهو یزید و ینقص بزیادة الاعمال ونقصانها واما زیادة الایمان ونقصانه فی الصورة الاولی فیکون بزیادة المؤمن به ونقصانه وبهذا امکن الجمع بین

وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً قال صدقت فعجبنا لہ یسأله ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها قال ان تلد الامۃ ربتها وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم ورواہ ابو ھریرۃ مع اختلاف وفیہ فاذا رایت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمهن الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان متفق علیہ ۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ظواهر نصوص الکتاب والسنۃ التی جاءت بزیادۃ الایمان ونقصانہ ویکون النزاع لفظیا فافهم وتدبر فیہ ۱۲

لہ وقولہ عن ابی ھریرۃ الخ وقال العینی ان الایمان فی اللغۃ التصدیق وفی عرف الشرع تصدیق القلب واللسان تمامہ وکمالہ بالطاعات فحینئذ الاخبار عن الایمان بانہ بضع وستون شعبۃ او بضع وسبعون ونحو ذلک یکون من باب اطلاق الاصل علی الفرع

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان متفق عليه- وعن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر مانهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم اى المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده- وعن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه- وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود فى الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى فى النار متفق عليه- وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لا يسمع بى احد من هذه الامة يهودى ولا نصرانى ثم يموت ولم يؤمن بالذى ارسلت به الا كان من اصحاب النار رواه مسلم- وعن ابى موسى الاشعرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد

وذلك لان الايمان هو الاصل والاعمال فروع منه واطلاق الايمان على الاعمال مجاز لانها تكون عن الايمان ١٢

والعبد المملوک اذا ادّی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطأھا فادبھا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر الا بحق الاسلام۔ وعن انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری۔ وعن ابی ھریرۃ قال اتی اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دُلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیأ وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیأ ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا متفق علیہ۔ وعن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یارسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل عنہ احدا بعدک قال قل آمنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم۔ وعن طلحۃ بن عبید اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ مایقول حتی دنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال ھل علیّ غیرھن فقال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام

شهر رمضان فقال هل علیّ غیره قال لا الا ان تطوع قال وذکر له رسول الله
صلی الله علیه وسلم الزکوة فقال هل علی غیرها فقال لا الا ان تطوع قال
فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید علی هذا ولا انقص منه فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق علیه۔ وعن ابن عباس
رضی الله عنهما قال ان وفد عبد القیس لما اتوا النبی صلی الله علیه وسلم قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من القوم او من الوفد قالوا ربیعة قال مرحبا
بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول الله انا لا نستطیع ان نأتیك
الا فی الشهر الحرام وبیننا وبینك هذ الحی من کفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر
به من وراءنا وندخل به الجنة وسألوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم
عن اربع امرهم بالایمان بالله وحده قال اتدرون ما الایمان بالله وحده
قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
واقام الصلاة وایتآء الزکاة وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس ونهاهم
عن اربع عن الحنتم والدبآء والنقیر والمزفت وقال احفظوهن واخبروا بهن
من ورآءکم متفق علیه ولفظه للبخاری۔ وعن عبادة بن الصامت
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وحوله عصابة من اصحابه بایعونی
علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا
ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی
منکم فاجره علی الله ومن اصاب من ذٰلك شیئا فعوقب به فی الدنیا فهو
کفارة له ومن اصاب من ذٰلك شیئا ثم ستره الله علیه فهو الی الله ان
شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبایعناه علی ذٰلك متفق علیه۔ وعن
ابی سعید الخدری قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اضحی او فطر

الی المصلی فمر علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی اُریتکن اکثر
اھل النار فقلن وبم یارسول اللہ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رایت
من ناقصات عقل ودین اذھب للب الرجل الحازم من احدٰکن قلن وما
نقصان دیننا وعقلنا یا رسول اللہ قال الیس شہادۃ المرأۃ مثل نصف
شہادۃ الرجل قلن بلیٰ قال فذلک من نقصان عقلھا قال الیس اذا حاضت لم تصل
ولم تصم قلن بلیٰ فذالک من نقصان دینہا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ کذبنی ابن آدم ولم یکن لہ ذٰلک وشتمنی ولم یکن لہ ذٰلک
فاما تکذیبہ ایای فقولہ لن یعیدنی کما بدأنی ولیس اول الخلق باھون علی
من اعادتہ واما شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ ولدا وانا الاحد الصمد الذی
لم الد ولم اولد ولم یکن لی کفوا احد وفی روایۃ ابن عباس واما شتمہ ایای
فقولہ لی ولد وسبحانی ان اتخذ صاحبۃ اوولدا رواہ البخاری۔ وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ یؤذینی
ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنہار
متفق علیہ۔ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ یدعون
لہ الولد ثم یعافیھم ویرزقھم متفق علیہ۔ وعن معاذ قال کنت
ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار لیس بینی وبینہ الا موخرۃ
الرحل فقال یا معاذ ھل تدری ما حق اللہ علی عبادہ وما حق العباد علی اللہ
قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا
بہ شیئا وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا قلت
یا رسول اللہ افلا ابشر بہ الناس قال لا تبشرھم فیتکلوا متفق علیہ۔

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یامعاذ قال لبیک یارسول اللہ وسعدیک قال یامعاذ قال لبیک یارسول اللہ وسعدیک قال یامعاذ قال لبیک یارسول اللہ وسعدیک ثلاثا قال ما من احد یشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الاحرمہ اللہ علی النار قال یارسول اللہ افلا اخبربہ الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبربہا معاذ عند موتہ تأثما متفق علیہ۔ وعن ابی ذر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا الٰہ الا اللہ ثم مات علی ذٰلک الادخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابوذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر متفق علیہ۔ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ماکان من العمل متفق علیہ۔ وعن عمرو بن العاص قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ابسط یمینک فلا بایعک فبسط یمینہ فقبضت یدی فقال مالک یاعمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان یغفرلی قال اما علمت یاعمرو ان الاسلام یہدم ماکان قبلہ وان الہجرۃ تہدم ماکان قبلہا وان[1] الحج یہدم ماکان قبلہ رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قلت

---

[1] قولہ وان الحج یہدم الخ کذا فی الدر المختار وسیأتی تحقیقہ فی کتاب الحج ۱۲

یارسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی من النار قال لقد سألت
عن امر عظیم وانہ یسیر علی من یسرہ اللہ تعالیٰ علیہ تعبد اللہ ولا تشرک
بہ شیأ وتقیم الصلاۃ وتؤتی الزکاۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک
علی ابواب الخیر الصوم جنۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار
وصلاۃ الرجل فی جوف اللیل ثم تلا تتجافی جنوبہم عن المضاجع حتی بلغ
یعملون ثم قال الا ادلک برأس الامر وعمودہ وذروۃ سنامہ قلت بلی
یا رسول اللہ قال رأس الامر الاسلام وعمودہ الصلاۃ وذروۃ سنامہ
الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذٰلک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ فاخذ بلسانہ
فقال کف علیک ھذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمؤاخذون بما نتکلم بہ قال
ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار علی وجوھہم او علی مناخرھم
الا حصائد السنتہم رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ۔ وعن
ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب للہ وابغض للہ
واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان رواہ ابوداود ورواہ الترمذی عن
معاذ بن انس مع تقدیم وتأخیر وفیہ فقد استکمل ایمانہ ۔ وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض
فی اللہ رواہ ابوداؤد ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس
علی دمائہم واموالہم رواہ الترمذی والنسائی وزاد البیہقی فی شعب الایمان
بروایۃ فضالۃ والمجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمہاجر من
من ھجر الخطایا والذنوب ۔ وعن انس قال قلما خطبنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ

رواه البيهقي في شعب الايمان۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له والذى نفس محمد بيده لا يستقيم دين عبد حتى يستقيم لسانه ولا يستقيم له حتى يستقيم قلبه ولا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه فقيل ما البوائق يا رسول الله قال غشمه وظلمه وايما رجل اصاب مالا من حرام وانفق منه لم يبارك له فيه وان تصدق منه لم يقبل منه وما بقى فزاده الى النار الا ان الخبيث لا يكفر الخبيث ولكن الطيب يكفر رواه الطبراني في معجمه الكبير وعن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار رواه مسلم۔ وعن عثمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة رواه مسلم۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان موجبتان قال رجل يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات يشرك بالله شيئاً دخل النار ومن مات لا يشرك بالله شيأ دخل الجنة رواه مسلم۔ وعن ابى هريرة قال كنا قعودا حول رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابوبكر وعمر رضى الله عنهما في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين اظهرنا فأبطأ علينا وخشينا ان يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا فكنت اول من فزع فخرجت ابتغى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتيت حائطا للانصار لبنى النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول قال فاحتفزت فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو هريرة

فقلت نعم یارسول اللہ قال ماشانك قلت كنت بين اظهرنا فقمت فابطأت
علينا فخشينا ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت اول من فزع فاتيت هذا
الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائى فقال يا اباهريرة
واعطانى نعليه فقال اذهب بنعلىّ هاتين فمن لقيك من
وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة
فكان اول من لقيت عمر فقال ما هاتان النعلان يا اباهريرة قلت هاتان
نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنى بهما من لقيت يشهد ان لا اله
الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديي فخررت
لاستى فقال ارجع يا اباهريرة فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاجهشت بالبكاء وركبنى عمر واذا هو على اثرى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مالك يا اباهريرة قلت لقيت عمر فاخبرته بالذى بعثتنى به
فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستى فقال ارجع فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بابى انت
وامى ابعثت اباهريرة بنعليك من لقى يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا
بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانى اخشى ان يتكل الناس
عليها فخلهم يعملون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلهم رواه مسلم۔
وعن معاذ بن جبل قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم
مفاتيح الجنة شهادة ان لا اله الا الله رواه احمد۔ وعن عثمان
رضى الله عنه قال ان رجالا من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم حين
توفى حزنوا عليه حتى كاد بعضهم يوسوس قال عثمان وكنت منهم فبينا
انا جالس مر علىّ عمر وسلم فلم اشعر به فاشتكى عمر الى ابى بكر رضى الله عنهما

ثم اقبلا حتى سلما علي جميعا فقال ابوبكر ما حملك ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلى والله لقد فعلت قال قلت والله ما شعرت انک مررت ولا سلمت قال ابوبكر صدق عثمان قد شغلك عن ذلك امر فقلت اجل قال ما هو قلت توفى الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر قال ابوبكر قد سألته عن ذلك فقمت اليه وقلت له بابى انت وامى انت احق بها قال ابوبكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل منى الكلمة التى عرضت على عمى فردها فهى له نجاة رواه احمد ـ وعن المقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز وذل ذليل اما يعزهم الله فيجعلهم من اهلها او يذلهم فيدينون لها قلت فيكون الدين كله لله رواه احمد وعن وهب بن منبه قيل له اليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا وله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والا لم يفتح لك رواه البخارى فى ترجمة باب ـ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى لقى الله متفق عليه ـ وعن ابى امامة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مومن قال يا رسول الله فما الاثم قال اذا حاك فى نفسك شئ فدعه رواه احمد ـ وعن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك

علی هذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحة قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ویده قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوة افضل قال طول القنوت قال قلت ای الهجرة افضل قال ان تهجر ما کره ربک قال فقلت فای الجهاد افضل قال من عقر جواده واهریق دمه قال قلت ای الساعات افضل قال جوف اللیل الأخر رواه احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لقی الله لایشرك به شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر له قلت افلا ابشرهم یارسول الله قال دعهم یعملوا رواه احمد۔ وعنه انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك فی ذکر الله قال وماذا یارسول الله قال وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکره لهم ما تکره لنفسك رواه احمد۔

باب الکبائر وعلامات النفاق

وقول الله عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة، وقوله فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما کانوا یکذبون۔ وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رجل یارسول الله ای الذنب اکبر عند الله قال ان تدعو لله ندا وهو خلقك قال ثم ای قال ان تقتل ولدك خشیة ان یطعم معك قال ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارك فانزل الله تصدیقها والذین لایدعون مع الله الها اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق

ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس
والیمین الغموس رواہ البخاری ۔ وفی روایۃ انس وشھادۃ الزور بدل الیمین
الغموس ۔ متفق علیہ ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک
باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال
الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق
علیہ ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی
حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب
الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا
ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن
فایاکم ایاکم متفق علیہ ۔ وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل
وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا
وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین
اصابعہ وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان
ھذا لفظ البخاری ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ
مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان متفق
علیہ ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن
کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث

كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة رواه مسلم۔ وعن صفوان بن عسال قال قال يهودى لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبى فقال له صاحبه لا تقل نبى انه لو سمعك لكان له اربع اعين فاتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع ايات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببرئ الى ذى سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعدوا فى السبت قال فقبلا يديه ورجليه[1] فقالا نشهد انك نبى قال فما يمنعكم ان تتبعونى قالا ان داؤد عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبى انا نخاف ان تبعناك ان يقتلنا اليهود رواه الترمذى وابو داود والنسائى۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل والجهاد ماض مذ بعثنى الله الى ان يقاتل اخر هذه الامة الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل والايمان بالاقدار رواه ابوداؤد۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنى العبد خرج منه الايمان وكان فوق رأسه

---

[1] قوله فقبلا يديه ورجليه ولذلك قال فى الدر المختار طلب من عالم او زاهد ان يدفع اليه قدمه ويمكنه من قدمه ليقبله اجابه وقيل لا ۱۲

کالظلۃ فاذا خرج من ذٰلک العمل رجع الیہ الایمان رواہ الترمذی وابوداؤد

وعن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال لا تشرک باللہ شیأ وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک ولا تترکن صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولا تشربن خمرا فانہ رأس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ وایاک والفرار من الزحف وان ھلک الناس واذا اصاب الناس موت وانت فیھم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولا ترفع عنھم عصاک ادبا واخفھم فی اللہ رواہ احمد۔ وعن حذیفۃ قال انما النفاق کان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ھو الکفر اوالایمان رواہ البخاری۔

باب فی الوسوسۃ

وقول اللہ عزوجل الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔ وقولہ ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعو حزبہ لیکونوا من اصحٰب السعیر ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا مالم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ۔ وعنہ قال جاء ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال اوقد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من

خلق كذا حتى يقول من خلق ربك فاذا بلغه فليستعذ بالله ولينته متفق عليه
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الناس
يتساءلون حتى يقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من
ذٰلك شيأً فليقل آمنت بالله ورسله متفق عليه ۔ وعن ابن مسعود
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا وقد وكل
به قرينه من الجن وقرينه من الملائكة قالوا واياك يارسول الله قال
واياى ولكن الله اعانني عليه فاسلم فلا يأمرني الا بخير رواه مسلم ۔ وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجرى من الانسان
مجرى الدم متفق عليه ۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من بنى ادم مولود الا يمسه الشيطان حين يولد فيستهل
صارخا من مس الشيطان غير مريم وابنها متفق عليه ۔ وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح المولود حين يقع نزغة من الشيطان
متفق عليه ۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
ابليس يضع عرشه على الماء ثم يبعث سراياه يفتنون الناس فادناهم منه
منزلة اعظمهم فتنة يجئى احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول ما صنعت
شيأً قال ثم يجئى احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت بينه وبين امرأته
قال فيدنيه منه ويقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فيلتزمه رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قد ايس من ان
يعبده المصلون فى جزيرة العرب ولكن فى التحريش بينهم رواه مسلم ۔ وعن
ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم جاءه رجل فقال انى احدث نفسى
بالشئى لان اكون حممة احب الى من ان اتكلم به قال الحمد لله الذى رد امره

الی الوسوسة رواه ابوداؤد۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمة بابن آدم وللملک لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمة الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذٰلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخریٰ فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء رواہ الترمذی۔ وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذٰلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ ابوداؤد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا ھذا اللہ خلق کل شئی فمن خلق اللہ عزوجل رواہ البخاری ولمسلم قال قال اللہ عزوجل ان امتک لایزالون یقولون ماکذا ماکذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عزوجل۔ وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یارسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وبین قراءتی یلبسھا علیّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہٗ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلاثا ففعلت ذٰلک فاذھبہ اللہ عنی رواہ مسلم وعن القاسم بن محمد ان رجلا سألہ فقال انی اھم فی صلاتی فیکبر ذٰلک علیّ فقال لہ امض فی صلاتک فانہ لن یذھب ذٰلک عنک حتی تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتی رواہ مالک۔

باب الایمان بالقدر

وقول الله عز وجل الله خالقُ کل شئ۔ وقوله فعّال لما یرید
وقوله ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین۔ وقوله وما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العالمین۔ عن عبد الله
بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الله مقادیر الخلائق
قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة قال وکان عرشه علی
الماء رواه مسلم۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
کل شئ بقدر حتی العجز والکیس رواه مسلم۔ وعن ابی هریرة قال
قال رسول الله علیه وسلم احتج آدم وموسی عند ربهما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ
انت آدم الذی خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه واسجد لك ملائکته
واسکنك فی جنته ثم اهبطت الناس بخطیئتك الی الارض قال آدم
انت موسی الذی اصطفاك الله برسالته وبکلامه اعطاك الالواح فیها
تبیان کل شئ وقربك نجیا فبکم وجدت الله کتب التوراة قبل ان اخلق
قال موسی باربعین عاما قال آدم فهل وجدت فیها فعصی آدم ربه
فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبه الله علیّ ان
اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
فحج آدم موسی رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال حدثنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو الصادق المصدوق ان خلق احدکم
یجمع فی بطن امه اربعین یوما نطفة ثم یکون علقة مثل ذلك ثم
یکون مضغة مثل ذلك ثم یبعث الله الیه ملکا باربع کلمات فیکتب

عمله واجله ورزقه وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا اله غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها متفق علیه۔ وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد لیعمل عمل اهل النار وانه من اهل الجنة ویعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیه۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنازة صبی من الانصار فقلت یا رسول الله طوبی هذا عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل السوء ولم یدرکه فقال او غیر ذلك یا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم رواه مسلم۔ وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فسییسر لعمل السعادة واما من کان من اهل الشقاوة فسییسر لعمل الشقاوة ثم قرأ واما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیة متفق علیه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك

ویکذبہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کتب علی ابن آدم نصیبہ من
من الزنا مدرک ذٰلک لامحالۃ العینان زناھما النظر والاذنان زناھما
الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناھا البطش والرجل
زناھا الخطا والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذٰلک الفرج ویکذبہ
وعن عمران بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یارسول اللہ
ارایت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشئ قضی علیھم ومضی
فیھم من قدر سبق اوفیما یستقبلون بہ مما اتاھم بہ نبیھم
وثبتت الحجۃ علیھم فقال لابل شئ قضی علیھم ومضی فیھم وتصدیق
ذٰلک فی کتاب اللہ عزوجل ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقواھا رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قلت یارسول اللہ
انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوج بہ
النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذٰلک فسکت عنی
ثم قلت مثل ذٰلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذٰلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابا ھریرۃ جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذٰلک اوذر رواہ البخاری
وعن عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی ادم کلھا بین اصبعین من
اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک
رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ
اوینصرانہ اویمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون

فیھا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل
لخلق اللہ ذٰلک الدین القیم متفق علیہ۔ وعن ابی موسی قال
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام
ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار
وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سُبُحات وجہہ
ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضھا نفقۃ سحاء
اللیل والنہار ارایتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض
ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی۔ وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ
وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر
فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غریب اسنادا۔ وعن مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ عن ھذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم
ذریتھم الآیۃ قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل
عنھا فقال ان اللہ خلق ادم ثم مسح ظھرہ بیمینہ فاستخرج منہ
ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للجنۃ وبعمل اھل الجنۃ یعملون ثم مسح
ظھرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار وبعمل اھل النار
یعملون فقال رجل ففیم العمل یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتی یموت علی عمل من اعمال اهل الجنة فیدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اهل النار فیدخله به النار رواه مالك والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبد الله بن عمرو قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال اتدرون ماهذان الکتابان قلنا لا یارسول الله الا ان تخبرنا فقال للذی فی یده الیمنی هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا ثم قال للذی فی شماله هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل علی اخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا فقال اصحابه ففیم العمل یارسول الله ان کان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة یختم له بعمل اهل الجنة وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم له بعمل اهل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدیه فنبذهما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر رواه الترمذی۔
وعن ابی خزامة عن ابیه قال قلت یارسول الله ارایت رقی نسترقیها ودواء نتداوی به وتقاة نتقیها هل ترد من قدر الله شیأ قال هی من قدر الله رواه احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن ابی هریرة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجهه حتی کانما فقئ فی وجنتیه حب الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت الیکم انما هلك من کان قبلکم حین

تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم ان لاتنازعوا فیہ رواہ الترمذی۔ وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منھم الاحمر والابیض والاسود وبین ذٰلک والسھل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذٰلک النور اھتدی ومن اخطأہ ضل فلذٰلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنابک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریاح ظھرا لبطن رواہ احمد۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف و مسخ وذٰلک فی المکذبین بالقدر
رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ۔ وعنہ قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلاتعودوھم
وان ماتوا فلاتشھدوھم رواہ احمد وابوداود۔ وعن عمر
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا
تفاتحوھم رواہ ابوداؤد۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم ولعنہم اللّٰہ وکل نبی یجاب الزائد
فی کتاب اللّٰہ والمکذب بقدر اللّٰہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ
اللّٰہ ویذل من اعزہ اللّٰہ والمستحل لحرم اللّٰہ والمستحل من عترتی
ماحرم اللّٰہ والتارک لسنتی رواہ البیھقی فی المدخل ورزین فی کتابہ
وعن مطربن عُکامِس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اذا قضی اللّٰہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ رواہ احمد
والترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قال کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہوّدانہ وینصّرانہ قیل فمن
مات صغیرا یا رسول اللّٰہ قال اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ امامنا
ابوحنیفہ۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ان اللّٰہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من
اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد۔ وعن
عائشۃ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی
شئ من القدر سئل عنہ یوم القیامۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ
رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب

فقلت له قد وقع فی نفسی شئ من القدر فحدثنی لعل اللہ ان یذهبه
من قلبی فقال لو ان اللہ عزوجل عذب اهل سموٰته واهل ارضه عذبهم
وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت
مثل احد ذهبا فی سبیل اللہ ما قبله اللہ منك حتی تؤمن بالقدر
وتعلم ان ما اصابك لم یكن لیخطئك وان ما اخطأك لم یكن لیصیبك
ولومت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد اللہ بن مسعود
فقال مثل ذٰلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذٰلك ثم
اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثل ذٰلك
رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة۔ وعن نافع ان رجلا اتی ابن
عمر فقال ان فلانا یقرأ علیك السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث
فان كان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یقول یكون فی امتی اوفی هذه الامة خسف ومسخ اوقذف
فی اهل القدر رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وقال الترمذی
هذا حدیث حسن صحیح غریب ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم ان ذراری المؤمنین فی الجنة یكفلهم ابراهیم
رواه الحاكم فی المستدرك ۔ وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم لما خلق اللہ آدم مسح ظهره فسقط عن ظهره كل نسمة
هو خالقها من ذریته الی یوم القیامة وجعل بین عینی كل انسان منهم
وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء قال ذریتك
فرأی رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه قال ای رب من هذا
قال داؤد فقال ای رب كم جعلت عمره قال ستین سنة قال رب زده

من عمری اربعین سنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءه ملك الموت فقال آدم او لم یبق من عمری اربعون سنة قال او لم تعطها ابنك داؤد فجحد آدم فجحدت ذریته ونسی آدم فاكل من الشجرة فنسیت ذریته وخطأ آدم وخطأت ذریته رواه الترمذی۔ وعن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خلق الله آدم حین خلقه فضرب كتفه الیمنی فاخرج ذریة بیضاء كانهم الذر وضرب كتفه الیسری فاخرج ذریة سوداء كانهم الحمم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی كتفه الیسری الی النار ولا ابالی رواه احمد۔ وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له ابوعبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبكی فقالوا له ما یبكیك الم یقل لك رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربك ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولكن سمعت رسول الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری وقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد۔ وعن ابن عباس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اخذ الله المیثاق من ظهر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبه كل ذریة ذرأها فنثرهم بین یدیه كالذر ثم كلمهم قبلا قال الست بربكم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا كنا عن هذا غافلین او تقولوا انما اشرك آباؤنا من قبل وكنا ذریة من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون رواه احمد۔ وعن ابی بن كعب

فی قول اللہ عزوجل و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم
قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتكلموا ثم اخذ
عليهم العهد والميثاق واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا
بلى قال فانی اشهد عليكم السموات السبع والارضين السبع واشهد
عليكم اباكم آدم ان تقولوا يوم القيامة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله
غيري ولا رب غيري ولا تشركوا بی شيئاً انی سأرسل اليكم رسلی
يذكرونكم عهدی وميثاقی وانزل عليكم كتبی قالوا شهدنا بانك ربنا
والهنا لا رب لنا غيرك ولا اله لنا غيرك فاقروا بذلك ورفع عليهم
آدم عليه السلام ينظر اليهم فرأى الغنى والفقير وحسن الصورة
ودون ذلك فقال رب لولا سويت بين عبادك قال انی احببت ان
اشكر ورأى الانبياء فيهم مثل السرج عليهم النور خصوا بميثاق
آخر فی الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالى واذ اخذنا من النبيين
ميثاقهم الى قوله عيسى ابن مريم كان فی تلك الارواح فارسله الى
مريم عليها السلام فحدث عن ابی انه دخل من فيها رواه احمد۔
وعن ابی الدرداء قال بينما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ عليه
وسلم نتذاكر ما يكون اذ قال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم اذا
سمعتم بجبل زال عن مكانه فصدقوه واذا سمعتم برجل تغير
عن خلقه فلا تصدقوا به فانه يصير الى ما جبل عليه رواه احمد۔
وعن ام سلمة قالت يا رسول اللہ لا يزال يصيبك فی كل عام وجع
من الشاة المسمومة التی اكلت قال ما اصابنی شئ منها الا وهو مكتوب
علیّ وآدم فی طينته رواه ابن ماجة۔

باب اثبات عذاب القبر

وقول الله عزوجل ربنا امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين ـ وقوله النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ـ وقوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء ـ وعن البراء بن عازب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل فى القبر يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة وفى رواية عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت نزلت فى عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربى الله ونبيى محمد متفق عليه ـ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع فى قبره وتولى عنه اصحابه انه يسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا واما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول لا ادرى كنت اقول ما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين رواه البخارى وروى مسلم نحوه ـ وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشى ان كان

من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار فمن اهل النار فيقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه يوم القيامة متفق عليه۔ وعن عائشة رضی الله عنها ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق عليه۔ وعن زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی حائط لبنی النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة فقال من يعرف اصحاب هذه الا قبر قال رجل انا قال فمتى ما توا قال فی الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى فی قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذی اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبر الميت اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللاخر النكير فيقولان ما كنت تقول فی هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له فی قبره سبعون

ذراعا فی سبعین ثم ینوّر له فیه ثم یقال له نم فیقول ارجع الی اهلی فاخبرهم فیقولان نم کنومة العروس الذی لایوقظه الااحب اهله الیه حتی یبعثه الله من مضجعه ذٰلك وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثله لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انك تقول ذٰلك فیقال للارض التئمی علیه فتلتئم علیه فتختلف اضلاعه فلا یزال فیها معذبا حتی یبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذی۔ وعن البراء بن عازب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربك فیقول ربی الله فیقولان له ما دینك فیقول دینی الاسلام فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولان له وما یدریك فیقول قرأت کتاب الله فآمنت به وصدقت فذلك قوله یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت الآیة قال فینادی منادٍ من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الی الجنة فیفتح قال فیاتیه من روحها وطیبها ویفتح له فیها مد بصره واما الکافر فذکر موته قال ویعاد روحه فی جسده ویأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان من ربك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له ما دینك فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الی النار قال فیأتیه من حرها وسمومها قال ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه ثم یقیض له اعمی اصم معه مرزبّة من حدید لو ضرب بها جبل لصار ترابا فیضرب بها ضربة یسمعها ما بین

المشرق والمغرب الا الثقلین فیصیر ترابا ثم یعاد فیہ الروح رواہ احمد۔
وابوداؤد۔ وعن عثمان انہ کان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبل
لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ھذا فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل
الآخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ
اشد منہ قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت منظراً
قط الا والقبر افظع منہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی
ھذا حدیث غریب۔ وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا لہ
بالتثبیت فانہ الآن یسئل رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی سعید
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ
وتسعون تنینا تنھسہ وتلدغہ حتی تقوم الساعۃ لو ان تنینا منھا نفخ
فی الارض ما انبتت خضراء رواہ الدارمی۔ وعن جابر قال
خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعد بن معاذ حین
توفی فلما صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع فی قبرہ
وسوی علیہ سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبحنا طویلا
ثم کبر فکبرنا فقیل یا رسول اللہ لم سبحت ثم کبرت قال لقد
تضایق علی ھذا العبد الصالح قبرہ حتی فرجہ اللہ عنہ رواہ احمد۔
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا
الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشھدہ سبعون
الفا من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ النسائی۔

وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتن فیھا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افھم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر قولہ قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبھا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب ثم یقال فیم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رایت اللہ فیقول ماینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر الیہ یحطم بعضھا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتھا وما فیھا فیقال لہ ھذا مقعدک علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ ویجلس الرجل السوء فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون قولا فقلتہ فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتھا وما فیھا فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار

فينظر اليها يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك على الشك كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى رواه ابن ماجة۔

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

وقول الله عزوجل واعتصموا بحبل الله جميعا وقوله لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة وقوله قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم وقوله وما آتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا وقوله ومن يطع الله والرسول فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصٰلحين وقوله من يطع الرسول فقد اطاع الله۔ عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه۔ وعن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة رواه مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض الناس الى الله ثلاثة ملحد فى الحرم ومبتغ فى الاسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امرئ مسلم بغير حق ليهريق دمه رواه البخارى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتى يدخلون الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقد ابى رواه البخارى۔ وعن جابر قال جاءت ملائكة الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو نائم فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له

مثلاً قال بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان
فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیھا مأدبۃ وبعث داعیا فمن
اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ومن لم یجب الداعی
لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبۃ فقالوا اولوھا لہ یفقھھا قال
بعضھم انہ نائم وقال بعضھم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا
الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی
محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس رواہ البخاری۔ وعن
انس قال جاء ثلاثۃ رھط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألون
عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بھا کانھم تقالوھا
فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما
تقدم من ذنبہ وما تأخر فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا
وقال الآخر انا اصوم النھار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء
فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم فقال انتم الذین
قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم
وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی
متفق علیہ۔ وعن عائشۃ قالت صنع رسول اللہ علیہ وسلم
شیأ فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزھون عن الشیٔ اصنعہ
فواللہ انی لاعلمھم باللہ واشدھم لہ خشیۃ متفق علیہ۔ وعن
رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم
یؤبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا

كان خير افتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رأيي فانما انا بشر رواه مسلم وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما مثلی ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم انى رايت الجيش بعينيّ وانى انا النذير العريان فالنجاء النجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم فنجوا وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنى فاتبع ما جئت به ومثل من عصانی وكذب ما جئت به من الحق متفق عليه. وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلی كمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التى تقع فى النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيقتحمن فيها فانا آخذ بحجزكم عن النار وانتم تقحمون فيها هذه رواية البخاری ولمسلم نحوها وقال فى آخرها قال فذلك مثلی ومثلكم انا آخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی تقحمون فيها. وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخرى انما هی قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه ما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به متفق عليه. وعن عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه

وسلم هو الذى انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات وقرأ الى وما يذكر
الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رايت
وعند مسلم رأيتم الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سماهم الله
فاحذروهم متفق عليه ۔ وعن عبدالله بن عمرو قال هجرت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قال فسمع اصوات رجلين اختلفا فى
آية فخرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف فى وجهه
الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فى الكتاب رواه مسلم
وعن سعد بن ابى وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سأل عن شئ لم يحرم
على الناس فحرم من اجل مسئلته رواه مسلم وروى البخارى نحوه ۔
وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون
فى آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا
انتم ولا آباؤكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم
وعنه قال كان اهل الكتاب يقرؤن التوراة بالعبرانية ويفسرونها
بالعربية لاهل الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل
الينا الآية رواه البخارى ۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع رواه مسلم ۔ وعن
ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبى
بعثه الله فى امة قبلى الا كان له فى امته حواريون واصحاب
يأخذون بسنته ويقتدون بأمره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف

يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذٰلك من الايمان حبة خردل رواه مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذٰلک من اجورھم شیأ ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذٰلک من آثامہم شیأ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبٰی للغرباء رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا متفق علیہ۔ وعن ربیعۃ الجرشی قال اتی نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقیل لہ لتنم عینک وتسمع اذنک ولیعقل قلبک قال فنامت عینی وسمعت اذنای وعقل قلبی قال فقیل لی سید بنی دارا فصنع فیہا مأدبۃ وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ورضی عنہ السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبۃ وسخط علیہ السید قال فاللّٰہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمأدبۃ الجنۃ رواہ الدارمی۔ وعن ابی رافع قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ یأتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللّٰہ اتبعناہ رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ۔ وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا انی

اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشک رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله الا لا یحل[1] لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان یستغنی عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعلیهم ان یقروه فان لم یقروه فله ان یُعْقِبَهم بمثل قراه رواه ابوداود وروی الدارمی نحوه وکذا ابن ماجة الی قوله کما حرم الله وقال علی القاری رحمه الله الباری قوله فعلیهم[2] ان یقروه فان لم یقروه فله ان یعقبهم بمثل قراه کان فی بدء الاسلام والامر باخذ مقدار القری من مال المنزول به کرها کان من جملة العقوبات التی نسخت بوجوب الزکوة ۔ وعن العرباض بن ساریة قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکته یظن ان الله لم یحرم شیأ الا ما فی هذا القرآن الا وانی وا لله

---

[1] قوله الا لا یحل لکم الحمار الاهلی شروع فی بیان ماثبت بالسنة ولیس له اثر فی الکتاب علی سبیل التمثیل لا التحدید کذا قاله الطیبی وقوله ولا لقطة معاهد وجه التخصیص الاهتمام بشان المعاهد لعهده لان النفس ربما تتساهل فی لقطته لکونه کافرا کذا فی المرقات"

[2] قوله فعلیهم ان یقروه الخ هذا کان فی بدء الاسلام فانه علیه الصلوة والسلام کان یبعث الجیوش الی الغزو وکانوا یمرون فی طریقهم باحیاء العرب لیس هناک سوق یشترون منه الطعام ولا معهم زاد فاوجب علیهم ضیافتهم لئلا ینقطعوا عن الغزو فلما قوی الاسلام وغلبت الشفقة والرحمة علی الناس نسخ الوجوب وبقی الجواز والاستحباب قاله فی المرقات۔

قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر وان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائہم ولا اکل ثمارہم اذا اعطوکم الذی علیہم رواہ ابوداود۔ وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یارسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلاۃ۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح۔ وعن بلال ابن الحرث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من

عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئاً ومن ابتدع بدعة
ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه من الاثم مثل آثام من
عمل بها لا ينقص ذلك من اوزارهم شيئاً رواه الترمذی۔ وعن
عمرو بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين
ليأرز الى الحجاز كما تأرز الحية الى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز
معقل الاروية من رأس الجبل ان الدين بدأ غريبا وسيعود كما
بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما افسد الناس من
بعدی من سنتی رواه الترمذی۔ وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على امتی كما اتى
على بنی اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم من اتى
امه علانية لكان فی امتی من يصنع ذلك وان بنی اسرائيل تفرقت
على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتی على ثلاث وسبعين
ملة كلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی يا رسول الله قال
ما انا عليه واصحابی رواه الترمذی وفی رواية احمد وابی داود
عن معاوية ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی
الجماعة وانه سيخرج فی امتی اقوام تتجارى بهم تلك الاهواء
كما يتجارى الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله لا يجمع امتی او قال امة محمد على ضلالة ويد الله على
الجماعة ومن شذ شذ فی النار رواه الترمذی۔ وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانه

من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ۔ وعنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد
فافعل ثم قال یا بنی وذٰلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن
احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی
فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزہد لہ۔ وعن جابر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث
من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت
الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا
ماوسعہ الا اتباعی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان۔ وعن
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من اکل طیبا
وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ
ان ہذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی
رواہ الترمذی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یأتی
زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی۔ وعن
ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی
کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہذہ الآیۃ ماضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم

فان قوما شددوا علی انفسھم فشدد اللہ علیھم فتلک بقایاھم فی الصوامع والدیار رھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وآمنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال ھذا لفظ المصابیح وروی البیھقی فی شعب الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامر ثلاثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یأخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابوداود۔ وعن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کذا فی المؤطا۔ وعن غضیف بن الحرث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد۔ وعن حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینھم الا نزع اللہ من سنتھم مثلھا ثم لا یعیدھا الیھم الی یوم القیامۃ رواہ الدارمی۔ وعن ابراھیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ

فقد أعان على هدم الاسلام رواه البيهقى فى شعب الايمان مرسلا۔
وعن ابن عباس قال من تعلم كتاب الله ثم اتبع مافيه هداه الله
من الضلالة فى الدنيا ووقاه يوم القيامة سوء الحساب فى رواية قال
من اقتدى بكتاب الله لا يضل فى الدنيا ولا يشقى فى الآخرة ثم تلا هذه
الآية فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى رواه رزين۔ وعن ابن مسعود
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ضرب الله مثلا صراطا مستقيما
وعن جنبتى الصراط سوران فيهما ابواب مفتحة وعلى الابواب ستور
مرخاة وعند رأس الصراط داع يقول استقيموا على الصراط ولا تعوجوا
وفوق ذلك داع يدعو كلما هم عبد ان يفتح شيأ من تلك الابواب
قال ويحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه ثم فسره فاخبر ان الصراط
هو الاسلام وان الابواب المفتحة محارم الله وان الستور المرخاة
حدود الله وان الداعى على رأس الصراط هو القرآن وان الداعى
من فوقه هو واعظ الله فى قلب كل مؤمن رواه رزين ورواه احمد
والبيهقى فى شعب الايمان عن النواس بن سمعان وكذا الترمذى عنه
الا انه ذكر اخصر منه۔ وعن ابن مسعود قال من كان مستنا
فليستن بمن قد مات فان الحى لا تؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب
محمد صلى الله عليه وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها
علما واقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم
وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم رواه رزين۔ وعن
جابر ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

بنسخة من التوراة فقال یا رسول اللہ هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ ووجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتك الثواکل ما تری ما بوجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسوله رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لو بدا لکم موسی فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرك نبوتی لاتبعنی رواه الدارمی ۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلامی[1] لاینسخ کلام اللہ وکلام اللہ

[1] قوله کلامی لاینسخ کلام اللہ الخ انما یجوز النسخ بالکتاب والسنة متفقا ومختلفا فیجوز نسخ الکتاب بالکتاب والسنة وکذا یجوز نسخ السنة بالسنة والکتاب فهی اربع صور عندنا ای نسخ الکتاب بالکتاب ونسخ السنة بالسنة ونسخ الکتاب بالسنة ونسخ السنة بالکتاب خلافا للشافعی فی المختلف فلا یجوز عنده الا نسخ الکتاب بالکتاب والسنة بالسنة قلنا لما کان النسخ بیان مدة الحکم المطلق جاز ان یبین اللہ مدة کلام رسوله او رسوله مدة کلام ربه وقوله صلی اللہ علیه وسلم کلامی لاینسخ کلام اللہ یؤید ظاهرا مذهب الشافعی ولکن المراد به ما قوله اجتهادا او رأیا هذا کلامه صلی اللہ علیه وسلم لا ینسخ کلام اللہ وغیره من الاحادیث الثابتة بالوحی یکون ناسخا للکتاب ویؤیده قوله صلی اللہ علیه وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ الاحادیث القرآن باضافة المصدر الی المفعول فمثاله نسخ الوصیة

ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا رواہ الدارقطنی۔ وقال الشیخ
فی اللمعات وقد ثبت عند الحنفیۃ ان الحدیث یکون ناسخا للکتاب
فالمراد بکلامی فی ھذا الحدیث ای ما اقولہ اجتہادا ورأیا ولو حمل قولہ
صلی اللہ علیہ وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ
الاحادیث القرآن باضافۃ المصدر الی المفعول لثبت الحدیث ناسخا
للکتاب۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

للوالدین والاقربین بقولہ علیہ السلام لاوصیۃ لوارث واجیب بان الناسخ انما
ھو آیۃ المیراث وفیہ بحث اذ الکلام فی الوصیۃ لافی مقدار الموصی بہ ومن ھذا القبیل
قولہ علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء لانورث ھذا ھو النوع الاول والنوع الثانی
وکلام اللہ ینسخ کلامی وھذا یؤید مذھب ابی حنیفۃ فی الجواز خلافا للشافعی
ومثالہ نسخ التوجہ الی بیت المقدس فانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان متوجھا الی
الکعبۃ ثم تحول الی بیت المقدس بالسنۃ ثم نسخ بقولہ تعالی فول وجھک شطر المسجد
الحرام والنوع الثالث وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا وھذا لاخلاف فیہ کآیات المسالمۃ بآیات
القتال بقی فی الحدیث قسم رابع وھو نسخ السنۃ بالسنۃ وجوازہ متفق علیہ ومثالہ
کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الافزوروھا فاجتمع فی ھذا الحدیث الناسخ
والمنسوخ وھو مستفاد من الحدیث الآتی وھو قولہ احادیثنا ینسخ بعضھا بعضا
التقطتہ من نور الانوار وقمر الاقمار واللمعات والمرقات وقال فی رد المحتار
اختلفوا فی سجود الملائکۃ قیل کان للہ تعالی والتوجہ الی آدم للتشریف کاستقبال
الکعبۃ وقیل بل لآدم علی وجہ التحیۃ والاکرام ثم نسخ بقولہ علیہ السلام لو امرت
احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا تاتارخانیہ قال فی تبیین المحارم

ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا کنسخ القرآن رواہ الدارقطنی۔ وعن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلاتضیعوھا وحرم حرمات فلاتنتھکوھا وحد حدودا فلاتعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثوا عنھا رواہ الدارقطنی۔

کتاب العلم

وقول اللہ عزوجل فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون وقولہ ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا وقولہ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون وقولہ یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات وقولہ رب زدنی علما۔ عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولاحرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ البخاری۔ وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ مسلم۔ وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ

والصحیح الثانی ولم یکن عبادۃ لہ بل تحیۃ واکراما ولذا امتنع عنہ ابلیس وکان جائزا فیما مضی کما فی قصۃ یوسف قال ابومنصور الماتریدی وفیہ دلیل علی نسخ الکتاب بالسنۃ۔۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا رواہ مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنتین رجل اٰتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اٰتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ اوعلم ینتفع بہ اوولد صالح یدعولہ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسّر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوّل الناس یقضی علیہ یوم القیامۃ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جریٔ فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرء القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال ھو قاریٔ فقد قیل ثم

امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصناف المال كله فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القى فى النار رواه مسلم۔ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا متفق عليه۔ وعن شقيق قال كان عبد الله بن مسعود يذكر الناس فى كل خميس فقال له رجل يا ابا عبد الرحمٰن لوددت انك ذكرتنا فى كل يوم قال اما انه يمنعنى من ذلك انى اكره ان املكم وانى اتخولكم بالموعظة كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السآمة علينا متفق عليه۔ وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا حتى تفهم عنه واذا اتى على قوم فسلم عليهم سلم عليهم ثلاثا رواه البخارى۔ وعن ابى مسعود الانصارى قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انه ابدع بى فاحملنى فقال ما عندى فقال رجل يا رسول الله انا ادله على من يحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل على خير فله مثل اجر فاعله رواه مسلم۔ وعن جرير قال كنا فى صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة مجتابى النمار او العباء متقلدى السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من مضر فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة

فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال یا ایها الناس
اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة الی آخر الآیة ان اللہ کان علیکم
رقیبا والآیة التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من دیناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتی قال
ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة کادت کفه تعجز عنها بل
قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رأیت کومین من طعام وثیاب حتی رأیت
وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتهلل کانه مذهبة فقال رسول اللہ
علیه وسلم من سنّ فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها
من بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شئی ومن سنّ فی الاسلام سنة
سیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص
من اوزارهم شئی رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول
کفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق علیه۔ وعن کثیر
بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءه
رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتك من مدینة الرسول صلی اللہ
علیه وسلم لحدیث بلغنی انك تحدثه عن رسول اللہ علیه وسلم
ما جئت لحاجة قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول
من سلك طریقا یطلب فیه علما سلك اللہ به طریقا من طرق الجنة
وان الملائکة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم لیستغفر له من
فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم
علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء

ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن ابی امامۃ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عابد والآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی وروی الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان وقال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم تلا ھذہ الآیۃ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وسرد الحدیث الی آخرہ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یأتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا رواہ الترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وابراھیم بن الفضل الراوی یضعف فی الحدیث۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وواضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجواھر واللؤلؤ والذھب رواہ ابن ماجۃ وروی البیھقی فی شعب الایمان الی قولہ مسلم وقال ھذا حدیث متنہ مشھور واسنادہ

ضعیف وقد روی من اوجہ کلہا ضعیف۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین رواہ الترمذی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیامۃ فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید کم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ امامنا ابو حنیفۃ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار رواہ احمد وابوداود والترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن انس۔ وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اولیماری بہ السفہاء اویصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاھا واداھا

فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه ثلاث لا يغل
عليهن قلب مسلم اخلاص العمل لله والنصيحة للمسلمين ولزوم
جماعتهم فان دعوتهم تحيط من ورائهم رواه الشافعي والبيهقي فى
المدخل ورواه احمد والترمذي وابوداود وابن ماجة والدارمي عن
زيد بن ثابت الا ان الترمذي وابا داود لم يذكرا ثلاث لا يغل عليهن
الى آخره - وعن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول نضر الله امرأ سمع منا شيأ فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى له
من سامع رواه الترمذي وابن ماجة ورواه الدارمي عن ابي الدرداء
وعن ابن عباس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا
الحديث عني الا ما علمتم فمن كذب علىّ متعمدا فليتبوّأ مقعده من النار رواه
الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن مسعود وجابر ولم يذكرا اتقوا الحديث عني
الا ما علمتم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال فى القرآن
برأيه فليتبوّأ مقعده من النار وفى رواية من قال فى القرآن بغير علم فليتبوّأ مقعده
من النار - رواه الترمذي وعن جندب قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قال فى القرآن برأيه فاصاب فقد اخطأ رواه الترمذي
وابوداؤد - وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم المراء فى القرآن كفر رواه احمد وابوداؤد - وعن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال سمع النبي صلى الله عليه
وسلم قوما يتدارؤن فى القرآن فقال انما هلك من كان قبلكم
بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وانما نزل كتاب الله يصدق
بعضه بعضا فلا تكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم

فکلوہ الی عالمہ رواہ احمد وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن علی سبعۃ احرف لکل آیۃ منہا ظہر وبطن ولکل حد مطلع رواہ البغوی فی شرح السنۃ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلاثۃ آیۃ محکمۃ اوسنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل رواہ ابوداود وابن ماجۃ۔ وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقص الا امیر او مأمور او مختال رواہ ابوداود ورواہ الدارمی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ وفی روایتہ او مراء بدل او مختال۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ رواہ ابوداود۔ وعن معاویۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاغلوطات رواہ ابوداود۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانی مقبوض رواہ الترمذی۔ وعن ابی الدرداء قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ہذا اوان یختلس فیہ العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیئ رواہ الترمذی۔ وعن ابی ہریرۃ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواہ الترمذی وفی جامعہ قال ابن عیینۃ انہ مالک بن انس ومثلہ عن عبد الرزاق قال اسحق بن موسی وسمعت ابن عیینۃ انہ قال ہو العمری الزاہد

واسمه عبد العزيز ابن عبد الله۔ وعنـــه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لوکان الدین معلقا بالثریا لتنا وله رجل من فارس متفق علیه وروی الطبرانی عن قیس بن سعد بن عبادة نحوه وفی روایته لوکان العلم بدل لوکان الدین وقال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی رواه الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه فی الـ[illegible] لابی حنیفة وهو متفق علی صحته وفی حاشیة الشبراملسی علی المواهب عن العلامة الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما جزم به شیخنا من ان اباحنیفة هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لاشك فیه لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه احد۔ وعنـــه فیما اعلم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله عزوجل یبعث لهذه الامة علی رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها رواه ابوداود۔ وعن ابراهیم ابن عبد الرحمٰن العذری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتأویل الجاهلین رواه البیهقی فی کتاب المدخل۔ وعن الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جاءه الموت وهو یطلب العلم لیحیی به الاسلام فبینه وبین النبیین درجة واحدة فی الجنة رواه الدارمی وعنـــه مرسلا قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدهما کان عالما یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النهار ویقوم اللیل ایهما افضل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فضل هذا العالم الذی یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النهار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم

رواه الدارمی۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی
عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین۔ وعن عکرمۃ ان ابن عباس قال
حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلاث مرات
ولا تمل الناس ھذا القرآن ولا الفینک تأتی القوم وھم فی حدیث من حدیثھم
فتقص علیھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم
وھم یشتھونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری۔ وعن واثلۃ
بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ
کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما
یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا
ترکہ ومصحفا ورثہ او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نھرا
اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعد موتہ
رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان۔ وعن عائشۃ انھا قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اوحی
الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سھلت لہ طریق الجنۃ وسلبت
کریمتیہ اثبتہ علیھما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک
الدین الورع رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن عباس
قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا رواہ الدارمی۔
وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبه اما ھؤلاء فید عون اللہ ویرغبون الیه فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقه او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیھم رواہ الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغه الرجل کان فقیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا بعثه اللہ فقیھا وکنت له یوم القیامة شافعا وشھیدا۔ وعن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ھل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسوله اعلم قال اللہ تعالیٰ اجود جودا ثم انا اجود بنی ادم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیامة امیرا وحدہ او قال امة واحدة۔ وعنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال منھومان لا یشبعان منھوم فی العلم لا یشبع منه ومنھوم فی الدنیا لا یشبع منھا روی البیھقی الاحادیث الثلاثة فی شعب الایمان وقال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ھذا متن مشھور فی مابین الناس ولیس له اسناد صحیح۔ وعن عون قال قال عبد اللہ بن مسعود منھومان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی قال وقال الآخر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء رواہ الدارمی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اناسا من امتی سیتفقھون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیاھم

ونعتزلهم بدينا ولا يكون ذلك كما لا يجتنى من القتاد الا الشوك كذلك لا يجتنى من قربهم الا قال محمد بن الصباح كانه يعنى الخطايا رواه ابن ماجة۔ وعن عبد الله بن مسعود قال لو ان اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زمانهم ولكنهم بذلوه لاهل الدنيا لينالوا به من دنياهم فهانوا عليهم سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنيا لم يبال الله فى اى اوديتها هلك رواه ابن ماجة ورواه البيهقى فى شعب الايمان عن ابن عمر من قوله من جعل الهموم الى آخره۔ وعن الاعمش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آفة العلم النسيان واضاعته ان تحدث به غير اهله رواه الدارمى مرسلا۔ وعن سفيان بن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال لكعب من ارباب العلم قال الذين يعملون بما يعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواه الدارمى۔ وعن الاحوص بن حكيم عن ابيه قال سأل رجل النبى صلى الله عليه وسلم عن الشر فقال لا تسألونى عن الشر وسلونى عن الخير يقولها ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خير الخير خيار العلماء رواه الدارمى۔ وعن ابى الدرداء قال ان من اشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة عالم لا ينتفع بعلمه رواه الدارمى۔ وعن زياد بن حدير قال قال لى عمر هل تعرف ما يهدم الاسلام قال قلت لا قال يهدمه زلة العالم وجدال المنافق بالكتاب وحكم الائمة المضلين رواه الدارمى وعن

الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذالک العلم النافع وعلم علی اللسان فذالک حجۃ اللہ عزوجل علی ابن آدم رواہ الدارمی۔ وعن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعاءین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری۔ وعن عبداللہ قال ایھا الناس من علم شیأ فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم اللہ اعلم قال اللہ تعالی لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین متفق علیہ۔ وعن ابن سیرین قال ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم رواہ مسلم وعن حذیفۃ قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقا بعیدا وان اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا رواہ البخاری۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال وادی فی جہنم یتعوذ منہ جہنم کل یوم اربعمائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ ومن ید خلہا قال القراء المراؤن باعمالہم رواہ الترمذی وکذا ابن ماجۃ وزاد فیہ وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجورۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن

زياد بن لبيد قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم شيأ فقال ذاك عند اوان ذهاب العلم قلت يا رسول الله وكيف يذهب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئه ابناءنا ويقرئه ابناءنا ابناءهم الى يوم القيامة فقال ثكلتك امك زياد ان كنت لاراك من افقه رجل بالمدينة اوليس هذه اليهود والنصارى يقرؤن التوراة والانجيل لا يعملون بشئ مما فيهما رواه احمد وابن ماجة وروى الترمذي عنه نحوه وكذا الدارمي عن ابي امامة ـ وعن ابن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموها الناس تعلموا القرآن وعلموه الناس فاني امرؤ مقبوض والعلم سيقبض وتظهر الفتن حتى يختلف اثنان في فريضة لا يجدان احدا يفصل بينهما رواه الدارمي والدارقطني ـ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل علم لا ينفع به كمثل كنز لا ينفق منه في سبيل الله رواه احمد والدارمي ـ

كتاب الطهارة

وقول الله عزوجل فيه رجال يحبون ان يتطهروا ، والله يحب المطهّرين ـ عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم رواه ابوداؤد والترمذي والدارمي ـ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح[له] الجنة الصلاة ومفتاح الصلوٰة الطهور رواه احمد ـ وعن

له قوله مفتاح الجنة اى مفتاح درجاتها والا فقد تقدم ان مفتاحها كلمة التوحيد ١٢ مرقات

شبيب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی صلاة الصبح فقرأ الروم فالتبس علیه فلما صلی قال مابال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطهور وانما یلبس علینا القرآن اولئك رواه النسائی۔

باب فضائل الوضوء

وقول الله عزوجل مایرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون **عن** ابی مالك الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطهور[1] شطر الایمان والحمد لله تملأ المیزان وسبحان الله والحمد لله تملآن او تملأ مابین السموات والارض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضیاء والقرآن حجة لك او علیك کل الناس یغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها رواه مسلم **وفی** روایة لا اله الا الله والله اکبر تملآن مابین السماء والارض **وعن** رجل من بنی سلیم قال عدهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یدی او فی یده قال التسبیح نصف المیزان والحمد لله یملأه والتکبیر یملأ مابین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور نصف الایمان رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ادلکم علی مایمحو الله

---

[1] قوله الطهور شطر الایمان الاظهر ان یقال انما کان شطرا لان الایمان یمحو الکبائر والصغائر والوضوء یختص بالصغائر ولابد من تقیید هذا الوضوء عندنا ایضا بالنیة

به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء على
المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم
الرباط وفي حديث مالك بن انس فذلكم الرباط فذلكم الرباط ردد مرتين
رواه مسلم وفي رواية الترمذي ثلاثا۔ وعن عثمان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده
حتى تخرج من تحت اظفاره رواه مسلم۔ وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل
وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر
قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها
يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة
مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب
رواه مسلم۔ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها
وركوعها الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كبيرة وذلك الدهر
كله رواه مسلم۔ وعنه انه توضأ فافرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض
واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم
غسل يده اليسرى الى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى
ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث

ليصير عبادة مكفر السيئة كذا في المرقات ۱۲

نفسه فیهما بشیٔ غفرله ما تقدم من ذنبه متفق علیه ولفظه للبخاری۔ وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوأه ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم۔ وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ او فیسبغ الوضوء ثم یقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وفی روایة اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانیة یدخل من ایها شاء رواه مسلم وزاد الترمذی اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین۔ وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فقال بعد فراغه[1] من وضوئه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك کتب فی رق ثم جعل فی طابع فلم یکسر الی یوم القیامة رواه النسائی والحاکم۔ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصره الی السماء ثم قال اشهد ان

---

[1] قوله فقال بعد فراغه الخ وقال فی شرح المنیة الکبیر من اداب الوضوء ان یقول بعد فراغه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شریك لك استغفرك واتوب الیك واشهد ان محمدا عبدك ورسولك ناظرا الی السماء وان یقول عند تمامه او فی خلاله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین واجعلنی من عبادك الصالحین الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون لکن قال فی الحلیة ان الوارد فی السنة بعده متصلا بما تقدم من ذکر الشهادتین۔۱۲

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ فتحت لہ
ابواب الجنۃ یدخل من ایّہا شاء رواہ النسائی۔ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی یدعون یوم القیامۃ
غراً محجلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل[1] غرتہ فلیفعل
متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ
الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء رواہ مسلم۔ وعن ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان
خیر اعمالکم الصلاۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن رواہ مالک واحمد
وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من[2] توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات رواہ الترمذی۔

---

[1] قولہ ان یطیل غرتہ وقال فی رد المحتار من آداب الوضوء اطالۃ غرتہ وتحجیلہ وفی البحر
اطالۃ الغرۃ تکون بالزیادۃ علی الحد المحدود وفی الحلیۃ والتحجیل یکون فی الیدین
والرجلین وھل لہ حد لم اقف فیہ علی شئی لاصحابنا ونقل النووی اختلاف الشافعیۃ
فیہ علی ثلاثۃ اقوال الاول انہ یستحب الزیادۃ فوق المرفقین والکعبین بلا توقیت
الثانی الی نصف العضد والساق الثالث الی المنکب والرکبتین قال والاحادیث تقتضی
ذلک کلہ اھ ونقل ط الثانی عن شرح الشرعۃ مقتصراً علیہ ۱۲

[2] قولہ من توضأ علی طہر الخ ومن الآداب ان یتوضأ علی الوضوء قالہ فی المنیۃ
وقال فی رد المحتار وانما یستحب الوضوء اذا صلی بالوضوء الاول صلوۃ او عمل
عملاً مما ھو المقصود من شرعیتہ کسجدۃ التلاوۃ ومس المصحف کذا فی
الشرعۃ والقنیۃ ۱۲

وعن عبد الله الصنابحی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیه واذا استنثر
خرجت الخطایا من انفه واذا غسل وجهه خرجت الخطایا من وجهه
حتی تخرج من تحت اشفار عینیه فاذا غسل یدیه خرجت الخطایا من
یدیه حتی تخرج من تحت اظفار یدیه فاذا مسح برأسه خرجت
الخطایا من رأسه حتی تخرج من اذنیه فاذا غسل رجلیه خرجت الخطایا
من رجلیه حتی تخرج من اظفار رجلیه ثم کان مشیه الی المسجد
وصلاته نافلة له رواه مالک مرسلا۔ وعن ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی المقبرة فقال السلام علیکم دار
قوم مؤمنین وانا ان شاء الله بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا
قالوا اولسنا اخوانک یا رسول الله قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم
یأتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یا رسول الله
فقال ارایت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم
الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول الله قال فانهم یاتون غرا محجلین
من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض رواه مسلم۔ وعن ابی الدرداء
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول من یؤذن له بالسجود
یوم القیامة وانا اول من یؤذن له ان یرفع راسه فانظر الی ما بین
یدی فاعرف امتی من بین الامم ومن خلفی مثل ذلک وعن یمینی
مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک فقال رجل یا رسول الله کیف تعرف
امتک من بین الامم فیما بین نوح الی امتک قال هم غر محجلون من
اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرهم واعرفهم انهم یؤتون کتبهم بایمانهم

واعر فهم تسعى بين ايديهم ذريتهم رواه احمد۔

باب مايوجب الوضوء

وقول الله عزوجل اوجاء احد منكم من الغائط عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة من احدث حتى يتوضأ متفق عليه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم وعن منذر ابى يعلى الثورى عن محمد بن الحنفية قال سمعته يحدث عن ابيه قال كنت اجد مذيا فامرت المقداد ان يسأل النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك واستحييت ان اسأله لان ابنته عندى فسأله فقال ان كل فحل يمذى فاذا كان المنى ففيه الغسل واذا كان[له] المذى ففيه الوضوء رواه الطحاوى ورواه البخارى

له قوله واذا كان المذى ففيه الوضوء قال الطحاوى ذهب قوم الى ان غسل المذاكير واجب على الرجل اذا امذى واذا بال وخالفهم فى ذلك آخرون فقالوا لم يكن ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم على ايجاب غسل المذاكير ولكنه ليتقلص المذى فلا يخرج افلا ترى ان عليا لما ذكر عن النبى صلى الله عليه وسلم ما اوجبه عليه فى ذلك ذكر وضوء الصلوة فثبت بذلك ان ماكان سوى وضوء الصلوة مما امر به فانما كان ذلك لغير المعنى الذى وجب له وضوء الصلوة وهذا قول ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالے۔۱۲

ومسلم نحوه۔ وعن عائش بن انس قال سمعت علياً على المنبر يقول
كنت رجلا مذاء فاردت ان اسأل النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت
منه لان ابنته كانت تحتي فامرت عمارا فسأله فقال يكفي منه الوضوء رواه
الطحاوي۔ وعن علي قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم
من المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل رواه الترمذي
وعن سعيد بن جبير قال اذا امذى الرجل غسل الحشفة وتوضأ
وضوءه للصلوة رواه الطحاوي۔ وعن ابن عباس قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ متفق عليه وروى
الطحاوي مثله۔ وعنه قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم
مسح يده بمسح كان تحته ثم قام فصلى رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن
ام سلمة رضي الله عنها انها قالت قربت الى النبي صلى الله عليه وسلم
جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلاة ولم يتوضأ رواه احمد۔ وعن
محمد بن المنكدر قال دخلت على بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم
فقلت حدثيني في شئ مما غيرت النار فقالت قل ما كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ياتينا الا قلينا له حبة تكون بالمدينة فياكل منها ويصلي
ولا يتوضأ رواه الطحاوي۔ وعن ابي رافع قال اشهد لقد كنت اشوي
لرسول الله صلى الله عليه وسلم بطن الشاة ثم صلى ولم يتوضأ رواه مسلم
وروى الطحاوي نحوه۔ وعنه قال هديت له شاة فجعلها في القدر
فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا ابا رافع فقال شاة
اهديت لنا يا رسول الله فطبختها في القدر قال ناولني الذراع يا ابا رافع
فناولته الذراع ثم قال ناولني الذراع الآخر فناولته الذراع الآخر ثم قال

ناولنی الذراع الآخر فقال له یا رسول اللہ انما للشاۃ ذراعان فقال له
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا
ما سکت ثم دعا بماء فتمضمض فاہ وغسل اطراف اصابعہ ثم قام فصلی
ثم عاد الیہم فوجد عندہم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی
ولم یمس ماء رواہ احمد ورواہ الدارمی عن ابی عبید الا انہ لم یذکر
ثم دعا بماء الی آخرہ ۔ وعن انس بن مالک قال کنت انا وابی
وابو طلحۃ جلوسا فاکلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ
فقلت لہذا الطعام الذی اکلنا فقالا اتتوضأ من الطیبات لم یتوضأ منہ
من ہو خیر منک رواہ احمد ۔ وعن سوید بن النعمان انہ خرج
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء
وہی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا السویق
فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب
فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ رواہ البخاری وروی الطحاوی
ومحمد مثلہ ۔ وعن جابر قال اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مرقا بلحم ثم صلی رواہ امامنا ابو حنیفۃ ۔ وعن وہب بن
کیسان قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول رأیت ابا بکر الصدیق اکل
لحما ثم صلی ولم یتوضأ رواہ محمد فی المؤطا ۔ وعن عبد اللہ انہ
تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ رواہ محمد فی المؤطا ۔
وعن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل لحما وخبزا فتمضمض
وغسل یدیہ ثم مسحہما بوجہہ ثم صلی ولم یتوضأ رواہ محمد فی المؤطا
وعن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ قال قال ابن عمر لابی ہریرۃ

ما تقول فی الوضوء مما غیرت النار قال توضأ منه قال فما تقول فی الدھن والماء المسخن یتوضأ منه فقال انت رجل من قریش وانا رجل من دوس قال یا ابا ھریرۃ لعلك تلتجئ الی ھذہ الآیۃ بل ھم قوم خصمون رواہ الطحاوی ـ وعن جابر بن عبد اللہ قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترك الوضوء مما مست النار رواہ الطحاوی والنسائی وقال الامام النووی فی شرح مسلم وھو حدیث صحیح ـ وعن جابر بن سمرۃ ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم[1] فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارك الابل قال لا رواہ مسلم ـ وعن عبد اللہ ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبناً فمضمض وقال ان لہ دسما متفق علیہ ـ وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال لہ عمر لقد صنعت الیوم شیأ لم تکن تصنعہ فقال عمداً صنعتہ یا عمر رواہ مسلم ـ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وجد احدکم فی بطنہ شیأ فاشکل علیہ اخرج منہ شئی ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی[2] یسمع صوتا

---

[1] قولہ نعم فتوضأ الامر علی الاستحباب قالہ الشامی ـ ۱۲

[2] قولہ حتی یسمع وفی الدر المختار مع رد المحتار ولو ایقن بالطھارۃ وشك بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین ۱۲

او يجد ريحا رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا وضوء الا من صوت او ريح رواه احمد والترمذی۔ وعن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله علیہ وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازهن رواه الترمذی وابوداؤد۔ وعن معاوية بن ابی سفيان ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال انما العينان وكاء السه فاذا نامت العين استطلق الوكاء رواه الدارمی۔ وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم وكاء السه العينان فمن نام فليتوضأ رواه ابوداؤد وقال الشيخ الامام محي السنة رحمه الله هذا فی غير القاعد لما صح عن انس قال كان اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم ينتظرون العشاء حتى تخفق رؤسهم ثم يصلون ولا يتوضؤون رواه ابوداود والترمذی الا انه ذكر فيه ينامون بدل ينتظرون العشاء حتى تخفق رؤسهم وقال الشيخ الامام ابن الهمام رحمه الله تعالى هذا فی غير القائم والساجد والراكع ايضاً لما صح عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال لا يجب الوضوء على من نام جالسا اوقائما اوساجدا حتى يضع جنبه فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه البيهقی وفی رواية له عن ابی هريرة نحوه موقوفا واسناده جيد۔ وعن ابن عباس انه رأى النبی صلی الله علیہ وسلم نام وهو ساجد حتى غط او نفخ ثم قام يصلی فقلت يارسول الله انك قد نمت قال ان الوضوء لا يجب الا على من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه ابوداؤد والترمذی۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ليس على من نام قائما اوقاعدا وضوء حتى يضطجع جنبه الى الارض

رواه ابن عدی۔ وعن حذیفۃ بن الیمان قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فالتفت فاذا انا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ وجب علیّ وضوء قال لا حتی تضع جنبک علی الارض رواہ ابن عدی۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابوداؤد۔ وعن طلق ابن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الرجل ذکرہ بعد مایتوضأ قال وھل ھو الا بضعۃ منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ ومحمد فی المؤطا وقال الترمذی ھذا الحدیث احسن شئ یروی فی ھذا الباب وروی الطحاوی مثلہ وقال ھذا حدیث مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ومتنہ واسند الی ابن المدینی انہ قال حدیث ملازم بن عمرو احسن من حدیث بسرۃ وعن عمرو بن علی الفلاس انہ قال حدیث طلق عندنا اثبت من حدیث بسرۃ بنت صفوان وقول محیی السنۃ وغیرہ حدیث بسرۃ ناسخ لان طلقا قدم فی اول سنی الھجرۃ ومتن حدیث بسرۃ رواہ ابوھریرۃ وھو متاخر الاسلام قال الشیخ الامام ابن الھمام انما یصح ان لو اثبتوا ان طلقا توفی قبل اسلام ابی ھریرۃ اورجع الی ارضہ ولم تبق لہ صحبۃ بعد ذلک ولیسوا بقادرین علی ذلک کیف وھم قد رووا عنہ حدیثا ضعیفا من مس ذکرہ فلیتوضأ وقالوا سمع منہ علیہ السلام الناسخ والمنسوخ علی ان حدیث ابی ھریرۃ ضعیف ایضا لان فی سندہ یزید بن عبد الملک ثم حدیث طلق مرجح بما تقدم عن ابن المدینی وغیرہ

وبان حدیث الرجال اقوی لانہم احفظ واضبط ولذا جعلت شہادۃ
امرأتین بشہادۃ رجل وبان امر النواقض مما یحتاج الیہ الخاص والعام
وقد ثبت عن علی وعمار بن یاسر وعبد اللہ بن مسعود وابن عباس وحذیفۃ
بن الیمان وعمران بن حصین وابی الدرداء وسعد بن ابی وقاص انہم لایرون
النقض منہ فخفاءہ عن ہؤلاء مع احتیاجہم الیہ وظہورہ لامرأۃ غیر محتاجۃ
الیہ فی غایۃ البعد مع ما فیہ من مخالفۃ القیاس ففیہ الانقطاع الباطن
من وجوہ انتہی ملخصا ھکذا فی الحلبی۔ وعن ابن عباس قال فی
مس الذکر وانت فی الصلوۃ قال ما ابالی مَسِسْتُہ او مَسِسْتُ انفی رواہ
محمد والطحاوی۔ وعن البراء بن قیس قال سألت حذیفۃ بن الیمان عن
الرجل مس ذکرہ فقال انما ھو کمَسِّہ رأسَہ رواہ محمد والطحاوی
وابن ابی شیبۃ وعن قیس قال جاء رجل الی عبد اللہ بن
مسعود قال انی مَسِسْتُ ذکری وانا فی الصلواۃ فقال عبد اللہ افلا
قَطَعْتَہ ثم قال وھل ذکرک الا کسائر جسدک رواہ محمد۔ وعن
قیس بن ابی حازم قال جاء رجل الی سعد بن ابی وقاص قال ایحل لی ان
امسّ ذکری وانا فی الصلوۃ فقال ان علمت ان منک بضعۃ نجسۃ فاقطعہا
رواہ محمد والطحاوی وروی الطبرانی فی الکبیر نحوہ ورجالہ موثقون
قالہ فی مجمع الزوائد۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ رواہ ابوداؤد والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ وقال صاحب المشکاۃ قال الترمذی لایصح عند
اصحابنا بحال اسناد عروۃ عن عائشۃ قال الطیبی ھذا الکلام لایصح
بحال لان فی الصحیحین سماع عروۃ عن عائشۃ اکثر من ان

يحصى فانه كان تلميذها انتهى وايضا قال صاحب المشكاة لا يصح اسناد ابراهيم التيمي عنها وقال ابوداود هذا مرسل وابراهيم التيمي لم يسمع عن عائشة لكن لا بأس به لان المرسل حجة عندنا وعند الجمهور وروى البزار في مسنده باسناد حسن مثله۔ وعنها قالت كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح رواه محيي السنة وروى البخاري ومسلم والنسائي نحوه۔ وقال الزيلعي واسناد النسائي على شرط الصحيح۔ وعنها قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته بيدي فوقعت يدى على قدميه وهو ساجد وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه محيي السنة وروى مسلم نحوه وعن يحيى بن سعيد ان عمر بن الخطاب خرج الى الصلوٰة فقبلته امرأته فصلى ولم يتوضأ رواه عبد الرزاق۔ وعن ابن عباس قال ما ابالى قبلتها اوشممت ريحانا رواه عبد الرزاق۔ وعن على بن ابي طالب قال اللمس هو الجماع ولكن الله كنى عنه رواه ابن ابي شيبه وابن جرير وروى محيي السنة عن مجاهد وقتادة مثله۔ وعن ابن عباس في قوله او لامستم النساء قال هو الجماع رواه ابن ابي شيبة وابن جرير۔ وعن الحسن قال الملامسة الجماع رواه ابن ابي شيبة۔ وعن عمر بن عبد العزيز عن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء من كل دم سائل رواه الدارقطني وقال صاحب المشكوة

قال الدارقطنی عمر بن عبد العزیز لم یسمع من تمیم الداری ولا رآه
قال الشیخ الامام ابن الہمام لا بأس به لان المرسل عندنا وعند
جمہور العلماء حجۃ انتہی ثم قال الدارقطنی فیه یزید بن خالد ویزید
ابن محمد مجہولان والجواب عنه انه روی من طرق یقوّی بعضہا بعضا فارتقی
الی مرتبۃ الحسن وروی ابن عدی فی کاملہ عن زید مثله مرفوعا وقال
الشیخ الدہلوی فی فتح المنان یزید بن خالد ویزید بن محمد قد اختلف
فیہما وقد وثقوه کما فی الکاشف للذہبی والمجہول مجہول العین وهو من لم
یروعنه غیر واحد ولم یوثق ومن روی عنه اثنان او اکثر فہو لیس بمجہول
وعن حسین المعلم بسنده الی معدان بن ابی طلحۃ عن ابی الدرداء
ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قاء فتوضأ قال فلقیت ثوبان فی مسجد
دمشق فذکرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه رواه ابوداؤد
والترمذی والنسائی وقال الترمذی هو اصح شیء فی هذا الباب وقد
قال الحاکم هو علی شرطہما۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم من ضحك فی الصلوۃ قہقہۃ فلیعد الوضوء
والصلاۃ رواه ابن عدی فی الکامل۔ وفی روایۃ للدارقطنی عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال اذا قہقه فی الصلوۃ
اعاد الوضوء واعاد الصلوۃ وعن معبد بن ابی معبد الخزاعی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال بینما هو فی الصلوۃ اذ اقبل اعمی
یرید الصلوۃ فوقع فی زبیۃ فاستضحك القوم فقہقہوا فلما
انصرف النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من کان منکم قہقه فلیعد
الوضوء والصلوۃ رواه[1] امامنا ابو حنیفۃ [illegible] والطبرانی

[1] قوله رواه فہذا الحدیث فی مسند الامام [illegible] مرسل ورجاله [illegible] الآثار ثقات

وعبد الرزاق وابن ابی شیبة وابن عدی وابوداؤد فی مراسیله نحوه ۔ ورجال
روایة عبد الرزاق رجال الصحیحین کذا فی نصب الرایه ۔ وعن معاذ بن جبل
قال اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم رجل فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا
لقی امرأة ولیس بینهما معرفة فلیس یاتی الرجل الی امرأته شیأ الا قد اتی
هو الیها الا انه لم یجامعها قال فانزل اللہ اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل
ان الحسنات یذهبن السیأت ذٰلك ذکری للذاکرین فامره ان یتوضأ
ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول اللہ اهی له خاصة ام للمؤمنین عامة قال
بل للمؤمنین عامة رواه الترمذی قال صاحب البدائع هذا حدیث
فیه دلیل علی ان المباشرة الفاحشة تنقض الوضوء ۔

باب آداب الخلاء

وقول اللہ عزوجل فیه رجال یحبون ان یتطهروا واللہ یحب المطهرین
عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا
اتیتم الغائط فلا تستقبلوا[1] القبلة ولا تستدبروها ولکن شرقوا وغربوا
متفق علیه قال الشیخ الامام صدر الشریعة رحمه اللہ هذا الحدیث

مشهور ون ومعبد هذا صحابی قاله فی احیاء السنن ۔۱۲

[1] قوله فلا تستقبلوا القبله ولا تستدبروها اختلفوا فیما بینهم فی کون هذا النهی مطلقا
اومقید افقال الامام الهمام ابوحنیفة المقدام رضی اللہ تعالی عنه ان النهی عام
فلایجوز الاستقبال ولا الاستدبار مطلقا لا فی البنیان ولا فی الفیافی وهذا مبنی علی
اصل له وهو ان احکام الشرع معللة الا نادرا حیث لم یعلم لنا علة وان کان فی نفس الامر

عندنا على عمومه يستوي الصحراء والبنيان في حرمة الاستقبال والاستدبار
لما روى عن عطاء بن يزيد الليثي قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا

معللا ايضا فالنهي عن استقبال القبلة واستدبارها مبنى على علة تعم الكنف
والفيافي واجابوا عن الاحاديث التي وردت على خلاف ذلك باجوبة والشافعي
رحمه الله تعالى فقد علل النهي كما عللنا غير انه قال الاستقبال والاستدبار كلاهما
سواء ولكن النبي صلى الله عليه وسلم لما رخص في الاستقبال بفعله لزم الترخص
في الاستدبار ايضا لاستواءهما فوجب الجمع بين الروايات بحمل النهي على الفيافي
والاجازة على الكنف فيجوز استقبال القبلة واستدبارها عند قضاء الحاجة
في البنيان فهذا ناش على اصله من حمل المطلق على المقيد ولكنا لما لم نقل به اجرينا
المطلق على اطلاقه واما احمد بن حنبل فلم يتصرف في الحكم بتعديته الى غيره بل
اخرج الاستدبار عن عموم النهي بفعله صلى الله عليه وسلم وابقى سائر الصور
تحت النهي والحاصل ان الاصل في الاحكام لما كان ان يعلل وجب تعليل النهي
الوارد في ذلك فسوينا بين الاستقبال والاستدبار والصحراء والبنيان وفعل الشافعي
كذلك غير انه حمل المطلق على المقيد فاخرج الكنف وكل منا ومنهم يفتقر
الى الجواب عما يخالف مذهبه ولم يستثن ابن حنبل غير الصورة
الواحدة فقط جريا على اصله المذكور من عدم التعليل وانت تعلم ان راى
ابي ايوب الراوي يوافق راى الحنفية حيث استغفر في استقبال مراحيض
الشام ولولا انه عم النهي عنده لما فعل ذلك وكان استغفاره لما يقع في اول
وهلة من جلوسه من استقبال القبلة وكان استغفاره هذا بقلبه اذ ليس ذاك بمقام
تكلم او يكون ثمه بقلبه ثم بعد الخروج منه بلسانه كذا في الكوكب الدري ١٢

مراحيض بنيت قبل القبلة فننحرف و نستغفر الله عز وجل رواه البخاري والطحاوي۔ وعن رافع بن اسحٰق انه سمع ابا ايوب الانصاريؓ وهو بمصر يقول والله ما ادري كيف اصنع بهذه الكرابيس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب احدكم الى الغائط او البول فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها رواه النسائي والطحاوي۔ وعن سلمان رضي الله عنه قال نهينا ان نستقبل القبلة لقضاء الحاجة رواه الطحاوي وروى مسلم نحوه۔ وعن اسامة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهي ان يستقبل القبلة بغائط او بول رواه البزار وسعيد ابن منصور۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستطيب بيمينه رواه احمد وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وابن حبان والطحاوي۔ وعن عبد الرحمٰن بن يزيد عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له رجل اني اظن ان صاحبكم يعلمكم حتى انه ليعلمكم كيف تأتون الغائط فقال له اجل وان شجرت انه ليفعل انه لينهانا اذا اتى احدنا الغائط ان يستقبل القبلة رواه الطحاوي ورواه مسلم واحمد نحوه۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يستقبل القبلة ولم يستدبرها في الغائط كتب له حسنة ومحي عنه سيئة رواه الطبراني في الاوسط وسنده حسن۔ وعن ابي مجلز قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال في قبلة المسجد رواه ابوداؤد في مراسيله مرسلا وعن مكحول قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال بابواب المساجد

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ مرسلاً۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث متفق علیہ۔ وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی قال علی القاری ومع ھذا یعمل بہ فی فضائل الاعمال سیما وقد رواہ احمد والنسأی عنہ وروی الطبرانی عن انس نحوہ۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس اوفی ظلھم رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فى الموارد وقارعة الطريق والظل رواه ابوداؤد وابن ماجة- وعن ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شرب احدكم فلايتنفس فى الاناء واذا اتى الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه متفق عليه- وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايمسكن احدكم ذكره بيمينه وهو يبول ولا يتمسح من الخلاء بيمينه ولا يتنفس فى الاناء رواه مسلم- وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استطاب احدكم فلا يستطب بيمينه ليستنج بشماله رواه ابن ماجة- وعن عائشة قالت كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من اذى رواه ابوداؤد- وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلاحرج ومن استجمر فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلاحرج ومن اكل فما تخلل فليلفظ وما لاك بلسانه فليبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلاحرج ومن اتى الغائط فليستتر فان لم يجد الا ان يجمع كثيبا من رمل فليستدبره فان الشيطان يلعب بمقاعد بنى ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلاحرج رواه ابوداؤد وابن ماجة والدارمى وعن سلمة بن قيس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا استجمرت فاوتر رواه النسائى وقال فيه الرخصة فى الاستطابة بحجر واحد- وعن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه انه سمع عبد الله يقول اتى النبى صلى الله عليه وسلم الغائط وامرنى ان اتيه بثلثة احجار

فوجدت حجرین والتمست الثالث فلم اجدہ فاخذت روثۃ فاتیت
بهن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال هذہ رکس
رواہ النسائی وقال فیہ الرخصۃ فی الاستطابۃ بحجرین وروی الطحاوی
عن عبد اللہ بن مسعود مثلہ وقال ففی هذا الحدیث ما یدل علی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قعد للغائط فی مکان لیس فیہ احجار لقولہ
لعبد اللہ ناولنی ثلثۃ احجار ولو کان بحضرتہ من ذلک شئی لما احتاج
الی ان یناولہ من غیر ذلک المکان فلما اتاہ عبد اللہ بحجرین وروثۃ
فالقی الروثۃ واخذ الحجرین دل ذلک علی استعمالہ الحجرین وعلی انہ
قد رأی ان الاستجمار بهما یجزئی ما یجزئی منہ الاستجمار بالثلث لانہ
لو کان لا یجزئی الاستجمار بما دون الثلث لما اکتفی بالحجرین ولامر عبد اللہ
ان یبغیہ ثالثا ففی ترکہ ذلک دلیل علی اکتفائہ بالحجرین۔ وعن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث
ولا بالعظام فانها زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی والنسائی الا انہ
لم یذکر زاد اخوانکم من الجن۔ وعن رویفع بن ثابت قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی
فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ
او عظم فان محمدا منہ بری رواہ ابو داؤد والنسائی وسندہ حسن وعن
ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا
رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا بعظم او روثۃ او حممۃ فان اللہ جعل
لنا فیها رزقا فنهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک رواہ ابو داؤد
وعن جابر قال نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یستنجی ببعرۃ او عظم

رواه احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی۔ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال رأیت عمر بن الخطاب بال ثم مسح ذکره بالتراب[1] ثم التفت الینا فقال
هکذا علمنا رواه الطبرانی[2] فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة۔ وعنه قال کان
عمر بن الخطاب یبول ثم یمسح ذکره بحجر اوبغیره ثم اذا توضأ لم یمس ذکره
الماء رواه عبد الرزاق۔ وعن مولی عمر یسار بن نمیر قال کان عمر اذا
بال قال ناولنی شیأ استنجی به فاناوله العود او الحجر او یاتی حائطا یمسح
به او یمسه الارض ولم یکن یغسله رواه البیهقی وقال انه اصح ما فی الباب
نقله فی رسائل الارکان وکذا نقل الشیخ عبد الحق۔ وعن انس

---

[1] قوله ثم مسح ذکره بالتراب الخ وفی نیل الاوطار عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیستطب بثلاثة احجار فانها تجزئ عنه رواه احمد والنسائی وابوداؤد والدارقطنی وقال اسناده صحیح حسن وفیه ایضا وقوله فانها تجزئ عنه ای تکفیه وهو دلیل لمن قال بکفایة الاحجار وعدم وجوب الاستنجاء بالماء والیه ذهبت الشافعیة والحنفیة وبه قال ابن الزبیر وسعد بن ابی وقاص وابن المسیب وعطاء اھ ولما ثبت کفایة الاستنجاء بالحجر فقط فی موضع الغائط فی بعض الاوقات وکان موضع البول ایضا نجسا تجب طهارته بالدلائل الشرعیة کقوله علیه السلام استنزهوا من البول ولم یغسله بالماء ثبت ایضا جواز طهارة موضع البول بالاحجار قاله فی تعلیق احیاء السنن ۱۲

[2] قوله رواه الطبرانی وفیه روح بن جناح وهو مختلف فیه ووثقه بعضهم کما فی تهذیب التهذیب ومیزان الاعتدال فسلم الاثر من الجرح ۱۲

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوۃ من ماء وعنزۃ یستنجی بالماء متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ رواہ ابوداؤد وروی الدارمی والنسائی معناہ وعن علی قال ان من کان قبلکم کانوا یبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارۃ الماء رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی باسناد حسن۔ وعن ابی ایوب وجابر وانس ان ھذہ الآیۃ لما نزلت فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطہور فما طہورکم قالوا نتوضأ للصلوۃ ونغتسل من الجنابۃ ونستنجی بالماء فقال فھو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجۃ۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداؤد ھذا حدیث منکر قال ابن حجر دل تصحیح الترمذی لہ علی انہ ثبت عندہ فانجبر ما ذکرہ ابوداؤد فیکون حجۃ وفی روایۃ ابی داؤد وضع بدل نزع وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداؤد۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی

وابوداؤد والدارمی۔ وعن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايبولن احدكم فی مستحمه ثم يغتسل فيه اويتوضأ فيه فان عامة الوسواس منه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی الاانهما لم يذكرا ثم يغتسل فيه اويتوضأ فيه وعن عبد الله بن سرجس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايبولن احدكم فی جحر رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايخرج الرجلان يضربان الغائط كاشفين عن عورتهما يتحدثان فان الله يمقت على ذلك رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وعن الحكم بن سفيان قال كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا بال توضأ ونضح[1] فرجه رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن زيد بن حارثة عن النبی صلى الله عليه وسلم ان جبريل اتاه فی اول ما اوحی اليه فعلمه الوضوء والصلوة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه رواه احمد والدارقطنی۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءنی جبريل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب وسمعت محمدا يعنی البخاری يقول الحسن بن علی الهاشمی الراوی منكر الحديث

---

[1] قوله ونضح فرجه فی بعض كتب ارباب التصوف تسمية هذه المسئلة ببل السراويل وقالوا باستحبابه وسره دفع الشبهات ولم اجد هذه التسمية فی كتب الفقه واما من ظن خروج القطرة فصلوته باطلة كذا فی العرف الشذی ١٢۔

قال. الطیبی مع ذلك فهو لم یشتد ضعفه لتعدد طرقه السابقة فیکون حجة فی فضائل الاعمال وعن امیمة بنت رقیقة قالت کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عید ان تحت سریره یبول فیه باللیل رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت من حدثکم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوه ما کان یبول الا قاعدا رواه احمد والترمذی والنسائی واسناده حسن جید وقال الترمذی حدیث عائشة احسن شئ فی هذا الباب واصح وعن عبدالرحمن بن حسنة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال الیها فقال بعضهم انظروا الیه یبول کما تبول المرأة فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابهم البول قرضوه بالمقاریض فنهاهم فعذب فی قبره رواه ابوداؤد وابن ماجة ورواه النسائی عنه عن ابی موسی وعن عمر قال رأنی النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه الترمذی وابن ماجة قال الشیخ الامام محیی السنة رحمه الله قد صح عن حذیفة قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال[1] قائما متفق علیه وروی امام المذهب ابوحنیفة عنه نحوه قیل کان ذلك لعذر وعن عائشة قالت بال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال

---

[1] قوله فبال قائما قال العلماء یکره ان یبول قائما الا لعذر وهی کراهة تنزیه لا تحریم واما بوله صلی الله وسلم فی السباطة التی بقرب الدور فقد ذکر

ماھذا یاعمر فقال ماء تتوضأ به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لکانت سنة رواہ ابو داؤد وابن ماجة۔

باب السواک

عن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیھقی فی السنن وروی الطبرانی فی الاوسط عن علی مثله وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم عند کل صلوة بوضوء ومع کل وضوء بسواک رواہ احمد والنسأی والحاکم فی المستدرک وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل وضوء رواہ النسأی وابن خزیمة فی صحیحه والحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری تعلیقا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع الوضوء عند کل صلوة رواہ ابن حبان فی صحیحه وعن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

عیاض انه لعله طال علیه مجلس حتی حفزہ البول فلم یمکنه التباعد اھ اولما روی انه صلی الله علیه وسلم بال قائما لجرح بمابضه بھمزة ساکنة بعد المیم وباء موحدة وھو باطن الرکبة اولوجع کان بصلبه والعرب کانت تستشفی به اولکونه لم یجد مکانا للقعود اوفعله بیانا للجواز وتمامه فی الضیاء قاله فی رد المختار ۱۲۔

لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بتأخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوٰۃ متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء ولأخرت صلوٰۃ العشاء الآخرۃ الی اخر نصف اللیل رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن۔

وعن جعفر بن تمام بن العباس بن عبد المطلب عن ابیہ قال ان ناساً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اراکم قُلّحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ وفی روایۃ مالی اراکم تدخلون علیّ قُلّحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یستاکوا عند کل صلوٰۃ

---

[1] عند کل صلوٰۃ قال فی رد المحتار السواک للوضوء عندنا ای سنۃ للوضوء وعند الشافعی للصلوٰۃ قال فی البحر وقالوا فائدۃ الخلاف تظہر فیمن صلی بوضوء واحد صلوات یکفیہ عندنا لا عندہ اھ اقول یظہر لی التوفیق بان معنی قولہم السواک للوضوء عندنا بیان ما تحصل بہ الفضیلۃ الواردۃ فیما رواہ احمد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ بسواک افضل من سبعین صلوٰۃ بغیر سواک ای انہا تحصل بالاتیان بہ عند الوضوء وعند الشافعی لا تحصل الا بالاتیان بہ عند الصلوٰۃ فعندنا کل صلوٰۃ صلاہا بذلک الوضوء لہا ہذہ الفضیلۃ خلافاً لہ ولا یلزم من ہذا نفی استحبابہ عندنا لکل صلوٰۃ ایضاً حتی یحصل التنافی وکیف لا یستحب للصلوٰۃ التی ہی مناجاۃ الرب تعالی مع انہ یستحب للاجتماع بالناس وممن صرح باستحباب السواک عند الصلوٰۃ ایضاً الحلبی فی شرح المنیۃ الصغیر وفی التاترخانیۃ عن التتمۃ ولیستحب السواک عندنا عند کل صلوٰۃ ووضوء فاغتنم ہذا التحریر الفرید ۱۲

او عند کل وضوء رواہ امامنا ابوحنیفۃ مرسلا قال ابن حبان تمام الراوی ثقۃ تابعی ولیس ھو تماماً الضعیف۔ وعن شریح بن ھانئ قال سألت عائشۃ بای شئ کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم۔ وعن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشر الا ان یکون المضمضۃ رواہ مسلم وفی روایۃ الختان بدل اعفاء اللحیۃ وروی ابوداؤد عن عمار بن یاسر مثلہ۔ وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسأی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد۔ وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المسلمین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضأ رواہ احمد وابوداؤد۔ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ رواہ ابوداؤد۔ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی

رجلان احدهما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منہما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر منہما متفق علیه ۔ وعن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما جاءنی جبریل علیه السلام قط الا امرنی بالسواک لقد خشیت ان احفی مقدم فیّ رواہ احمد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری۔ وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یستن وعندہ رجلان احدہما اکبر من الآخر فاوحی الیه فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرہما رواہ ابوداؤد وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تفضل الصلوة التی یستاک لہا علی الصلاة التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سلمة عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاة ولأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشہد الصلوة فی المسجد وسواکه علی اذنه موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوة الا استن ثم رده الی موضعه رواہ الترمذی وابوداؤد الا انه لم یذکر ولأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب فرائض الوضوء وسننه وآدابه

قال اللہ عزّوجل یایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا

وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم (بالنصب) الی الکعبین۔ عن انس قال خرج عمر رضی اللہ عنہ متقلدا سیفہ فلقیہ رجل من بنی زھرۃ فقال این تعمد یا عمر فقال ارید ان اقتل محمدا قال وکیف تأمن من بنی ھاشم وبنی زھرۃ وقد قتلت محمدا فقال ما اراک الا قد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک صبوا وترکا دینک فمشی عمر فاتاھما وعندھما خباب فلما سمع بحس عمر تواری فی البیت فدخل فقال ما ھذہ الھیمنۃ[۱] وکانوا یقرؤن طہ قالا ما عدا حدیثا تحدثناہ بیننا قال فلعلکما قد صبوتما فقال لہ ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطئہ وطأ شدیدا فجاءت اختہ لتدفعہ عن زوجھا فنفحھا[۲] نفحۃ بیدہ فدمی وجھھا فقالت وھی غضباء وان کان الحق فی غیر دینک انی اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فقال عمر اعطونی الکتاب الذی ھو عندکم فاقرأہ وکان عمر یقرء الکتاب فقالت اختہ انک رجس وانہ لا یمسہ الا المطھرون فقم فاغتسل[۳] اوتوضأ فقام فتوضأ ثم اخذ الکتاب

---

[۱] الھیمنۃ، آواز نرم ۱۲ [۲] قولہ فنفحھا نفحۃ ای ضربھا ضربۃ بیدہ کذا فی حاشیۃ تاریخ الخلفاء ۱۲ [۳] قولہ فاغتسل اوتوضأ الخ وقال فی التوضیح الحسن علی احیاء السنن اما وجہ الاستدلال علی الروایۃ الاولی فنقول ان نیۃ الکافر لا تعتبر فلا یقال بصحۃ الوضوء لمس القرآن فی القصۃ المذکورۃ الا بعدم اشتراط النیۃ وھو مذھبنا فصح وضوء عمر فی تلک الحالۃ علی

فقرأ طه الحديث رواه ابن سعد وابو يعلى والحاكم والبيهقي في الدلائل وفي الحديث الآخر الذي اخرجه ابونعيم في الدلائل وابن عساكر عن ابن عباس روى قول عمر بانه قال نقمت فاغتسلت فاخرجوا الى صحيفة الحديث هذه الروايات كلها في تاريخ الخلفاء للامام العلامة السيوطي وروى الدارقطني نحوه وقد جوده في نصب الراية فقال اثران جيد ان فسانه وآخر وعن ابي هريرة وابن مسعود وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فانه يطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر الاموضع الوضوء رواه الدارقطني وروى البيهقي في السنن عن ابن عباس مثله وعن ابي بكر الصديق

مذهبنا ويلزم على مذهب من اشترط النية لصحة الوضوء عدم صحته وهو باطل كما ترى فلم يثبت اشتراط النية شرعا والحديث الموقوف في مثل هذا المقام في حكم الحديث المرفوع لانه مما لايدرك بالرأي واما على الرواية الاخرى فنقول ان ذلك الغسل ماخلى عن الوضوء فان نفس الغسل بغير الوضوء لايكفي لمس القرآن فصح الوضوء بغير النية بهذا الوجه ايضا وقال صاحب الهداية فالنية في الوضوء سنة عندنا وعند الشافعي فرض لانه عبادة فلا يصح بدون النية كالتيمم ولنا انه لا يقع قربة الا بالنية ولكنه يقع مفتاحا للصلوة لوقوعه طهارة باستعمال المطهر بخلاف التيمم لان التراب غير مطهر الا في حال ارادة الصلوة او هو ينبئ عن القصد انتهى ۱۲۔

قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد فذکر اسم الله
طهر جسده كله وان لم يذكر لم يطهر الا ما اصابه الماء رواه ابن
ابی شیبة۔ وعن مكحول قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اذا تطهر الرجل وذكر اسم الله طهر جسده كله واذا لم يذكر اسم الله
حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء رواه سعيد بن منصور
وعن الحسن الكوفى قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله
لم يطهر منه الا ما اصاب الماء رواه عبد الرزاق مرسلا۔ وعن عائشة
قالت كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا مسّ طهوره سمی الله
رواه الدارقطنى فى سننه وفى رواية للبزار كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابتدء الوضوء سمی۔ وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا استيقظ احدكم من
نومه فلا يغمس يده فى الاناء حتى يغسلها ثلاثا فانه لا يدرى
اين باتت يده رواه مسلم وروى البخارى نحوه۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تمضمضوا واستنشقوا
والاذنان من الراس رواه ابو نعيم فى الحلية وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا استيقظ احدكم
من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاثا فان الشيطان يبيت على خيشومه
رواه البخارى وروى مسلم نحوه۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال جاء اعرابى الى النبى صلی اللہ علیہ وسلم يسأله
عن الوضوء فاراه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا

فقد اساء وتعدى وظلم رواه النسائی وابن ماجۃ وروی ابوداؤد معناه۔
وعن عثمان رضی الله عنه انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا رواه مسلم وروی الطحاوی
نحوه قال البيهقي اعتمد الشافعي في تكرار المسح على هذا الحديث ورواية
ابی انس عن عثمان مطلقة والروايات الثابتة عنه المفسرة تدل على
ان التكرار وقع فيما عدا الراس من الاعضاء وانه مسح برأسه مرة
واحدة[1]۔ وعن الرُبيّع بنت معوّذ بن عفراء انها رأت النبي صلى الله
عليه وسلم يتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر
وصدغيه واذنيه مرة واحدة رواه الترمذی وقال قد روی من
غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح براسه مرة والعمل
على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
ومن بعدهم۔ وفي رواية للبخاری فمسح رأسه فاقبل بهما وادبر
مرة واحدة ثم غسل رجليه الى الكعبين۔ وعن عثمان قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح راسه مرة رواه ابن ماجة
وابن ابی شيبة۔ وعن علی قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يتوضأ ثلاثا ثلاثا الا المسح مرة مرة رواه ابن ابی شيبة۔ وعن عبد الله
بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح راسه بيديه فاقبل

---

[1] قوله مرة واحدة قال صاحب الهداية قال الشافعی السنة هو التثليث
بمياه مختلفة اعتبارا بالمغسول ثم قال والذی يروى من التثليث محمول
عليه بماء واحد وهو مشروع على ما روی عن ابی حنيفة ۱۲

بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الی قفاه ثم ردهما حتی رجع
الی المکان الذی بدأ منه ثم غسل رجلیه رواه الترمذی وقال هذا
حدیث اصح شئ فی هذا الباب واحسن وروی البخاری مثله وعن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم مسح براسه واذنیه ظاهرهما
وباطنهما رواه الترمذی۔ وعنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم
مسح براسه واذنیه باطنهما بالسباحتین وظاهرهما بابهامیه
رواه النسائی۔ وعن ابی امامة قال توضأ النبی صلی اللہ علیه
وسلم فغسل وجهه ثلاثا ویدیه ثلثا ومسح برأسه وقال الاذنان
من الراس رواه الترمذی۔ وعنه ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قال وکان یمسح الماقین وقال الاذنان من الرأس رواه ابن
ماجة وابوداؤد والترمذی وذکرا قال حماد لاادری الاذنان من الرأس
من قول ابی امامة ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقال
علی القاری وانت خبیر بان مثل هذا الایقال من قبل الرأی فموقوفه
فی حکم المرفوع ایضا۔ وعن ابن عباس انه رأی النبی صلی اللہ
علیه وسلم یتوضأ ثلثا ثلثا ومسح برأسه واذنیه مسحة واحدة
رواه ابوداؤد۔ وعن عبد اللہ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وروی الدارقطنی
عن ابن عباس مثله۔ قال ابن القطان اسناده صحیح لاتصاله
وثقة رواته وقال الزیلعی هذا امثل اسنادا فی هذا الباب
وعن ابی امامة الباهلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم توضأ
فمسح اذنیه مع الرأس وقال الاذنان من الرأس رواه الطحاوی۔

وعن ربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
توضأ عندها فمسح رأسه علی مجاری الشعر ومسح صدغیه واذنیه
ظاهرهما وباطنهما رواه الطحاوی۔ وعن حمید قال رأیت
انس بن مالك توضأ فمسح اذنیه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه
وقال ان ابن مسعود کان یأمر بالاذنین رواه الطحاوی وعن نافع
عن ابن عمر انه کان یقول الاذنان من الرأس فامسحوهما رواه الطحاوی
وعن الربیع بنت معوذ ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم توضأ فادخل
اصبعه فی جحری اذنیه رواه ابوداؤد واحمد وابن ماجة وعن
عبد اللّٰه بن زید انه رأی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم توضأ وانه
مسح رأسه بماء غیر فضل یدیه رواه الترمذی ورواه مسلم
مع زوائد قال علی القاری وفیه انه عمل باحد الجائزین عنده
وعنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء
غبر[1] من فضل یدیه رواه الترمذی۔ وعن طلحة بن مصرف
عن ابیه عن جده قال رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وعلی اٰله
وسلم یمسح رأسه مرة واحدة حتی یلغ القذال رواه ابوداؤد۔
وعنه عن ابیه عن جده قال رأیت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم
مسح مقدم رأسه حتی بلغ القذال من مقدم عنقه رواه الطحاوی
وعن عمرو بن کعب عن ابیه عن جده قال رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم توضأ فمسح لحیته وقفاه رواه ابن السکن وعن ابن عمر

[1] قوله غبر ای بقی ۱۲ مرقات

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح الرقبة امان من الغل يوم القيامة رواه الديلمي في الفردوس۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ ومسح يديه على عنقه امن من الغل يوم القيامة رواه ابو نعيم۔ وعن موسى بن طلحة انه قال من مسح قفاه مع رأسه وقي الغل يوم القيامة رواه ابو عبيد موقوفا قال العيني هذا موقوف في الحكم المرفوع لكونه مما لا مجال للرأي فيه۔ وعن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفصل بين المضمضة والاستنشاق رواه ابوداؤد۔ وعن ابي وائل شهدت عليا وعثمان توضأ ثلثا ثلثا وافردا المضمضة والاستنشاق ثم قالا هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ رواه ابن السكن في صحيحه وعن سفيان بن سلمة قال شهدت عثمان توضأ ثلاثا ثلاثا وافرد المضمضة من الاستنشاق ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا توضأ النبي صلى الله عليه وسلم رواه البغوي۔ وعن كعب بن عمرو اليامي ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فمضمض ثلثا واستنشق ثلثا يأخذ لكل واحدة ماء جديدا رواه الطبراني۔ وعن ابن بريدة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة رواه امامنا ابو حنيفة۔ وعن عبد الله بن زيد قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين وقال هو نور على نور رواه رزين وعن عثمان رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هذا وضوئي ووضوء الانبياء قبلي

ووضوء ابراهيم رواه رزين والنووی ضعفه فی شرح مسلم وقال ابن حجر وقضية كلام غيره ان سنده حسن وعن ثابت بن ابی صفية قال قلت لابی جعفر هو محمد الباقر حدثك جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم توضأ مرة مرة ومرتين مرتين وثلاثا ثلاثا قال نعم رواه الترمذی وابن ماجة۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من توضأ واحدة فتلك وظيفة الوضوء التی لابد منها ومن توضأ اثنين فله كفلان ومن توضأ ثلثا فذلك وضوئی ووضوء الانبياء من قبلی رواه احمد وفی رواية للدارقطنی والبيهقی وابن حبان وابن ماجة واحمد والطبرانی ان النبی صلی الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا وضوء لايقبل الله الصلوة الا به وتوضأ مرتين مرتين وقال هذا وضوء من يضاعف الاجر مرتين وتوضأ ثلثا ثلثا وقال هذا وضوئی ووضوء الانبياء من قبلی۔ قال الترمذی والعمل على هذا عند عامة اهل العلم ان الوضوء يجزئ مرة مرة ومرتين افضل وافضله ثلث وليس بعده شئ۔ وعن عبد الله بن المغفل انه سمع ابنه يقول اللهم انی اسئلك القصر الابيض عن يمين الجنة قال ای بنی سل الله الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول انه سيكون فی هذه الامة قوم يعتدون فی الطهور والدعاء رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة۔ وعن ابی بن كعب عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوی عند اهل الحديث

لانا لا نعلم احدا اسندہ غیر خارجۃ وھو لیس بالقوی عند اصحابنا وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال ماھذا السرف یا سعد قال افی الوضوء سرف قال نعم وان کنت علی نھر جار رواہ احمد وابن ماجۃ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وھم عجال فانتھینا الیھم واعقابھم تلوح لم یمسھا الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواہ مسلم۔ وعن لقیط بن صبرۃ قال قلت یارسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ والدارمی الی قولہ بین الاصابع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ۔ وعن المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی رواہ ابو داؤد۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی وعن ابن عمر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ عرک عارضیہ بعض العرک ثم شبک لحیتہ باصابعہ من تحتھا رواہ ابن ماجۃ

وعن ابی رافع قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ وضوء الصلوٰة حرك خاتمه فی اصبعه رواه الدارقطنی وابن ماجة۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانه کله فی طهوره وترجله وتنعله متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بایامنکم رواه احمد وابوداؤد۔ وعن عطاء ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فحسر العمامة ومسح مقدم رأسه او قال ناصیته رواه البیهقی۔ وعن انس رضی الله عنه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ وعلیه عمامة قطریة فادخل یدیه من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه رواه ابوداؤد وروی الحاکم عن ابی معقل نحوه وقال الشمنی ومعلوم ان الناصیة ومقدم الرأس احد جوانبها الاربعة فلوکان مسح الربع لیس بجزئ لم یقتصر علیه السلام فی ذلك الوقت علیه ولوکان مسح ما دونه مجزیا لفعله علیه الصلوٰة والسلام ولو مرة فی عمره تعلیما للجواز۔ وعن الزهری عن سالم عن ابیه انه کان یمسح بمقدم رأسه اذا توضأ رواه الطحاوی۔ وعن مالك قال بلغنی عن جابر بن عبد الله انه سئل عن العمامة فقال لاحتی یمس الشعر الماء رواه محمد وقال بهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله۔ وعن نافع قال رأیت صفیة بنت ابی عبید تتوضأ وتنزع خمارها ثم تمسح برأسها قال نافع وانا یومئذ صغیر رواه محمد وقال بهذا نأخذ لایمسح علی الخمار ولا العمامة بلغنا ان المسح علی العمامة کان فترك وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا۔ وعن ابی حیة قال

رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتى انقاها ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذى والنسأى. وعن الحسين بن على قال دعا على بوضوء فقرب له فغسل كفيه ثلاث مرات قبل ان يدخلهما فى وضوئه ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم مسح برأسه مسحة واحدة ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم قام قائما فقال لى ناولنى فناولته الذى فيه فضل وضوئه فشربه قائما فعجبت فلما رأى عجبى قال لا تعجب فانى رأيت اباك النبى صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتنى يقول بوضوئه هذا ويشرب فضل وضوئه قائما رواه النسائى والطحاوى وابن جرير وصححه وابن ابى شيبة. وفى مسند الامام ابى حنيفة عن على بن ابى طالب انه توضأ فغسل كفيه ثلثا ومضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه وغسل قدميه وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية عن على انه دعا بماء فغسل كفيه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه ثلثا وغسل قدميه ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله بن محمد بن يعقوب يعنى به من

روی عن ابی حنیفة فی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم
مسح رأسه ثلثا علی انه وضع یده علی یافوخه ثم مد یدیه
الی مؤخر راسه ثم الی مقدم رأسه فجعل ذلك ثلث مرات
وانما ذلك مرة واحدة لانه لم یباین یده ولا اخذ الماء ثلث مرات
فهو کمن جعل الماء فی کفه ثم مده الی کوعه الا تری انه بیّن فی
الاحادیث التی روی عنه وهم الجارود بن زید وخارجة بن
مصعب واسد بن عمران ان المسح کان مرة واحدة وبیّن ان معناه
ما ذکرنا وعن حمران قال رأیت عثمان توضأ فافرغ علی یدیه
ثلثا فغسلهما ثم مضمض ثلثا واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم
غسل یده الیمنی الی المرفق ثلثا ثم غسل الیسری مثل ذلك ثم مسح رأسه
ثم غسل قدمیه الیمنی ثلثا ثم الیسری ثلثا ثم قال رأیت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یتوضأ من نحو وضوئی هذا ثم قال من توضأ نحو وضوئی
هذا وفی روایة مثل وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه
غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی
واحمد والدارقطنی وابن حبان وابن خزیمة۔ وعن ابی علقمة
عن عثمان بن عفان انه دعا یوما بوضوء ثم دعا ناسا من اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم فافرغ یده الیمنی علی یده الیسری
وغسلهما ثلثا ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه
ثلثا ثم غسل یدیه ثلثا الی المرفقین ثم مسح برأسه ثم غسل
رجلیه فانقاهما ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ
مثل هذا الوضوء الذی رأیتمونی توضأته ثم قال من توضأ

فاحسن الوضوء ثم صلى ركعتين كان من ذنوبه كيوم ولدته امه ثم
قال اكذلك يا فلان قال نعم ثم قال اكذلك يا فلان قال نعم حتى
استشهد ناسا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال
الحمد لله الذی وافقتمونی علی هذا رواه الدارقطنی ۔ وعن
عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال كانت علینا رعایة الابل
فجاءت نوبتی فروحتها بعشی فادرکت رسول الله صلی الله علیه
وسلم قائما یحدث الناس فادرکت من قوله ما من مسلم یتوضأ
فیحسن وضوءه ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیهما بقلبه
ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم ۔ وعن ابی هریرة
رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبلال یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین
یدی فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطهر
طهورا فی ساعة من لیل او نهار الا وصلیت بذلك الطهور ما کتب
لی ان اصلی رواه البخاری ۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من قرأ فی اثر وضوئه انا انزلناه فی لیلة القدر
واحدة کان من الصدیقین ومن قرأها مرتین کان فی دیوان
الشهداء ومن قرأها ثلثا یحشره الله محشر الانبیاء رواه الدیلمی
قال الحلبی وایضا روی فی ذلك آثار لا بأس بها فی الفضائل منها
ان من قرأها فی اثر الوضوء غفر الله له ذنوب خمسین سنة ۔ وعن
معاذ بن جبل قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ
مسح وجهه بطرف ثوبه رواه الترمذی ۔ وعن عائشة رضی الله عنها

قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة[1] ينشف بها اعضاءه بعد الوضوء رواه الترمذى وقال هذا الحديث ليس بالقائم وابومعاذ الراوى ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم فى المنديل بعد الوضوء قال على القارى لايتصور ان يفعل مثل عثمان وانس والحسن بن على من قبل انفسهم شيأ بل فعلهم يدل على ان للحديث اصلا والعمل بالحديث ولو ضعيفا اولى من العمل بالرأى ولو قويا۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة وكان احدنا يكفيه الوضوء مالم يحدث رواه الدارمى۔ وعن محمد بن يحيى بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارأيت وضوء

---

[1] قوله خرقة ينشف بها الخ قال ابن حجر هذا ان صح فمحمول على انه لعذر اولبيان الجواز لان ميمونة اتته بعد وضوئه بمنديل فرده وجعل ينفض الماء بيده ولذا قال اصحابنا الشافعية يسن للمتوضئ والمغتسل ترك التنشيف للاتباع اه وفى الخانية لابأس عند الحنفية للمتوضئ والمغتسل ان يتمسح بالمنديل لما روى عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه فعل ذلك وهو الصحيح الا انه ينبغى ان لايبالغ ولايستقصى وفى شرح الكنز للزيلعى لابأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء روى ذلك عن عثمان وانس والحسن بن على ومسروق وقال فى معراج الدراية الا انه لايبالغ فيبقى اثر الوضوء على اعضائه وصرح باستحباب التمسح صاحب المنية هذا ويمكن ان يكون رده صلى الله تعالى عليه وسلم لعذر اولبيان الجواز كذا فى المرقات وغيره ۱۲۔

عبد الله بن عمر لکل صلاة طاهرا کان او غیر طاهر عمن اخذه فقال
حدثته اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة بن ابی عامر
الغسیل حدثها ان رسول الله علیه وسلم کان امر بالوضوء لکل صلاة طاهرا کان
او غیر طاهر فلما شق ذلك علی رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بالسواك
عند کل صلاة ووضع عنه الوضوء الامن حدث قال فکان عبد الله یری
ان به قوة علی ذلك ففعله حتی مات رواه احمد۔ وعن ابی غطیف الهذلی
قال صلیت مع عبد الله بن عمر بن الخطاب الظهر فانصرف فی مجلس فی
داره فانصرفت معه حتی اذا نودی بالعصر دعا بوضوء فتوضأ ثم خرج و
خرجت معه فصلی العصر ثم رجع الی مجلسه ورجعت معه حتی اذا
نودی بالمغرب دعا بوضوء فتوضأ فقلت له ای شئ هذا یا ابا عبد الرحمن
الوضوء عند کل صلوة فقال وقد فطنتَ لهذا منی لیست بسنة ان کان
لکافی وضوئی لصلوة الصبح صلوٰتی کلها ما لم احدث ولکنی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من توضأ علی طهر کتب الله له بذلك
عشر حسنات ففی ذلك رغبت یا ابن اخی رواه الطحاوی۔ وعن عائشة
قالت ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوضع له وَضوءه وسواکه فاذا
قام من اللیل تخلی ثم استاك رواه ابوداؤد۔

باب الغسل

وقول الله عزوجل وان کنتم جنبا فاطهروا وقوله ولا تقربوهن
حتی یطهرن بالتشدید وقوله اولا مستم النساء عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس احدکم بین شعبها الاربع

ثم جهدها فقد وجب الغسل وان لم ینزل رواه مسلم وروی البخاری
نحوه۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
الماء من الماء رواہ مسلم قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا منسوخ
وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواہ الترمذی وعن
ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نھی عنھا
رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی واحمد وصححہ الترمذی وعن
ام سلمۃ رضی اللہ عنھا قالت قالت ام سلیم یارسول اللہ ان اللہ لایستحیی
من الحق فھل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء
فغطت ام سلمۃ وجھھا وقالت یا رسول اللہ وتحتلم المرأۃ قال نعم
تربت یمینک فبم یشبھھا ولدھا متفق علیہ وزاد مسلم بروایۃ
ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایھما
علا او سبق یکون منہ الشبہ۔ وعن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل
وعن الرجل الذی یری انہ قد احتلم ولا یجد بللا قال لاغسل علیہ
قالت ام سلیم ھل علی المرأۃ تری ذٰلک غسل قال نعم ان النساء شقائق
الرجال رواہ الترمذی وابوداؤد وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ
لاغسل علیہ۔ قال الخطابی فیہ من الفقہ اثبات القیاس والحاق النظیر
بالنظیر وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا ورسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاغتسلنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فضحت الماء فاغتسل رواہ ابوداؤد

وفی رواية لاحمد اذا خذفت الماء فاغتسل واذا لم يكن خاذفا فلا تغتسل۔ وعنه قال كنت رجلا مذاء فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيت المذى فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلوة واذا فضخت الماء فاغتسل رواه النسائى واحمد فى مسنده ورجاله كلهم ثقات وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكسل ولا يغتسل الى فتح مكة ثم اغتسل بعد ذلك وامر الناس بالغسل رواه ابن حبان فى صحيحه۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان سائلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم ايوجب الماء الا الماء فقال اذا التقى الختانان وغابت الحشفة فقد اوجب الغسل انزل اولم ينزل رواه الطبرانى فى معجمه الوسط وروى الامام ابو محمد عبد الله بن وهب فى مسنده نحوه۔ وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المضمضة والاستنشاق للجنب فريضة رواه الدارقطنى والبيهقى والحاكم وقال الدارقطنى والحاكم هذا حديث ليس بالقائم وبركة الراوى ضعيف نقل العلامة العينى عن الامام تقى الدين انه قال قد روى هذا الحديث موصولا من غير طريق بركة ايضا اخرجه الامام ابو بركة الخطيب من جهة الدارقطنى حدثنا على بن محمد بن مهران حدثنا سليمان المهدى حدثنا حماد بن سلمة حدثنا سفيان الثورى عن خالد عن ابن سيرين عن ابى هريرة رضى الله عنه بهذا الحديث۔ وعن ابن عباس رضى الله عنهما انه سئل عمن نسى المضمضة والاستنشاق قال لا يعيد الا ان يكون جنبا رواه البيهقى وروى الامام ابو حنيفة مثله۔ وعنه قال اذا

نسیت المضمضة والاستنشاق وانت جنب فاعد صلوٰتك رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور. وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة قال العلامة العینی فی الانف ایضا شعور فیفترض غسله بهذا الحدیث ایضا وقال اهل اللغة ان البشرة ماظهر من البدن ففرضیة المضمضة بهذا الحدیث ایضا لان الفم من ظاهر البدن وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترك موضع شعرة من جنابة لم یغسلها فعل بها كذا وكذا من النار قال علی فمن ثم[1] عادیت رأسی فمن ثم عادیت رأسی ثلاثا رواه ابوداؤد وسكت عنه وفی التلخیص الجیر اسناده صحیح وقال علی القاری والحدیث حسن فیقوی به حدیث الترمذی السابق مع ان الضعف فیه انما هو فی اسناد الترمذی دون اسنادی ابی هریرة روی احمد والدارمی مثله الا انهما لم یکررا فمن ثم عادیت رأسی وعن عائشة قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اغتسل من الجنابة یبدأ فیغسل یدیه ثم یفرغ بیمینه علی شماله فیغسل فرجه ثم یتوضأ وضوءه للصلوٰة ثم یأخذ الماء فیدخل اصابعه فی اصول الشعر حتی اذا رآی ان قد استبرأ حفن ثلث حفنات علی رأسه ثم افاض علی

---

[1] قوله فمن ثم عادیت الخ قال الشیخ ابن حجر ولا یخفی ان فعله كرم الله وجهه اذا كان مخالفا لسنته علیه الصلوٰة والسلام وبقیة الخلفاء من عدم الحلق الا بعد فراغ النسك یكون رخصة لاسنة ۱۲

سائر جسده ثم غسل رجليه رواه مسلم وروى ابوداوٗد الطيالسی نحوه وزاد فی آخره فاذا فرغ غسل رجليه ـ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه رواه ابوداوٗد وعنها قالت لئن شئتم لأُرِيَنَّكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة رواه ابوداوٗد وعنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبی صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذی[1] فرصة من مسك فتطهری بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهری بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهری بها فاجتذبتها الیّ فقلت تتبعی بها اثر الدم متفق عليه وعن ام سلمة قالت قلت يارسول الله انی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما يكفيك ان تحثی على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم وعن جابر قال اذا اغتسلت المرأة من جنابة فلا تنقض شعرها ولكن تصب الماء على اصوله وتبله رواه الدارمی وعن عطاء انه سئل عن المرأة يصيبها الجنابة ورأسها معقوص تحله قال لا ولكن تصب رأسها الماء صبا حتى تروی اصول الشعر رواه الدارمی وعن انس قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع الى خمسة امداد متفق عليه وعن موسى الجهنی قال اتی مجاهد بقدح حزرته ثمانية ارطال فقال حدثتنی عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل

---

[1] قوله [illegible] فرصة من مسك الخ قال العينی فی عمدة القاری فی بيان استنباط الاحكام فيه استحباب التطيب [illegible] الحيض والنفاس على جميع المواضع التی اصابها الدم من بدنها قال المحاملی [illegible] الطارق [illegible] دفع للرائحة الكريهة واختلف فی وقت استعمالها لذلك فقال بعضهم بعد الغسل وقال آخرون قبله وفيه استحباب تطيب فرج المرأة بأخذ قطعة من صوف ونحوها وتجعل عليها مسكا او نحوه وتدخلها فی فرجها بعد الغسل [illegible]

بمثل هذا رواه النسائی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئ فی الوضوء رطلان من ماء رواہ الترمذی وعن معاذۃ قالت قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد بینی وبینہ فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وھما جنبان متفق علیہ۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ اسنادہ صحیح وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ بالخطمی وھو جنب یجتزئ بذلک ولا یصب علیہ الماء رواہ ابوداؤد وعن یعلیٰ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاً یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیي ستیر یحب الحیاء والتستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر رواہ ابوداؤد والنسائی وفی روایتہ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشئ وعن علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزأک رواہ ابن ماجۃ وعن عبادۃ بن الصامت قال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البول فقال اذا مسکم شئ فاغسلوہ[۱] فانی اظن انّ منہ عذاب القبر

---

[۱] قولہ فاغسلوہ الخ ظاہر حدیث غسل الثوب من البول مرۃ یوافق ما قالہ الشافعی من انہ یطہر بالغسل مرۃ لان الماء طھور فاذا استعمل مرۃ یطہر کما یطہر البدن

رواه البزار وقال فى التلخيص اسناده حسن وفى حديث غسل الثوب من البول مرة ايوب بن جابر وقد اختلفوا فى تضعيفه ـ

باب مخالطة الجنب ومايباح له

وقول الله عزوجل لَايَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ـ عن ابى هريرة قال لقينى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدى فمشيت معه حتى قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا اباهريرة فقلت له فقال سبحان الله ان المؤمن لاينجس هذا لفظ البخارى ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقد لقيتنى وانا جنب فكرهت ان اجالسك حتى اغتسل وكذا البخارى فى رواية اخرى وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل من الجنابة ثم يستدفئ بى قبل ان اغتسل رواه ابن ماجة وروى الترمذى نحوه وفى شرح السنة بلفظ المصابيح ـ وعن ابن عمر قال ذكر عمر ابن الخطاب رضى الله عنه

من النجاسة الحكمية وعلماءنا الحنفية اعتبروا غلبة الظن ثم قدروها بالغسل ثلاث مرات لان التكرار لابد منه للاستخراج كما ورد فى حديث المستيقظ فانه عليه السلام امر الغسل ثلاث مرات فى النجاسة الموهومة ففى المتحققه اولى ثم لابد من العصر فى كل مرة فى ظاهر الرواية فان العصر هو المستخرج وعن محمد اذا غسلت ثلاثا وعصرت فى المرة الثالثة تطهر المرات والمستخلص ملتقط منهما ۱۲ ـ

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم متفق علیہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصیب من اہلہ ثم ینام ولا یمسّ ماءً فان استیقظ من آخر اللیل عاد واغتسل رواہ محمد فی الموطا عن امامنا ابی حنیفۃ قال البیہقی والنووی ھذا الحدیث صحیح وروی ابوداؤد والترمذی نحوہ وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رجع من المسجد صلی ما شاء اللہ ثم مال الی فراشہ والی اہلہ فان کانت لہ حاجۃ قضاھا ثم ینام کھیأتہ ولا یمس الماء رواہ الطحاوی وروی ابن ابی شیبۃ وابن جریر وعبد الرزاق وسعید بن منصور مثلہ وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یأکل او ینام توضأ وضوءہ للصلاۃ متفق علیہ۔ وعنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وھو جنب توضأ وضوءہ للصلوۃ قبل ان ینام وکان اذا اراد ان یطعم وھو جنب غسل کفیہ ومضمض فاہ ثم طعم رواہ الدارقطنی وقال صحیح۔ وعن ابی سلمۃ ان عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب توضأ واذا اراد ان یأکل او یشرب قالت غسل یدیہ ثم یأکل او یشرب رواہ النسائی وروی ابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور نحوہ۔ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا اراد ان يأكل وهو جنب غسل كفيه رواه الطحاوی۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يأكل او يشرب وهو جنب غسل يديه وتمضمض ثم شرب او اكل رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور قال اصحابنا فظهر من هذه الاحاديث انه لا بأس ان يأكل الجنب او يشرب او ينام على غير وضوء واحب اليهم ان يتوضأ من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج۔ وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوأ رواه مسلم۔ وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجامع ثم يعود ولا يتوضأ رواه الطحاوی۔ وعن انس قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد رواه مسلم وروی الترمذی نحوه وقال حديث انس حديث صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم منهم الحسن البصری ان لا بأس ان يعود قبل ان يتوضأ۔ وعن ابی رافع قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال هذا ازكى واطيب واطهر رواه احمد وابو داؤد واسناده حسن قال العلامة الشامی فيستفاد من هذه الاحاديث ان المعاودة من غير وضوء ولا غسل بين الجماعين امر جائز وان الافضل ان يتخللها الغسل او الوضوء۔ وعن عائشة قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم يذكر الله عز وجل على كل احيانه رواه مسلم۔ وعن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم

ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شئی ليس الجنابة رواه ابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجة نحوه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيأ من القرآن رواه الترمذی۔ وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی النبی صلی الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه حتی توضأ ثم اعتذر اليه وقال انی كرهت ان اذكر الله الا علی طهر رواه ابوداؤد وروی النسائی الی قوله حتی توضأ وقال فلما توضأ رد عليه قال علماءنا فثبت بهذه الاحاديث ان الوضوء لمطلق الذكر مندوب وتركه خلاف الاولی وهو مرجع كراهة التنزيه۔ وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة فقضی ابن عمر حاجته وكان من حديثه يومئذ ان قال مر رجل فی سكة من السكك فلقی رسول الله صلی الله عليه وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم عليه فلم يرد عليه حتی اذا كاد الرجل ان يتواری فی السكة ضرب رسول الله صلی الله عليه وسلم بيديه علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعيه ثم رد علی الرجل السلام وقال انه لم يمنعنی ان ارد عليك السلام الا انی لم اكن علی طهر رواه ابوداؤد قال مشائخنا فی الحديث دليل علی ان التيمم يجوز لكل ما لا تشترط الطهارة له ولو مع وجود الماء واما ما تشترط له فيشترط فقد الماء كتيمم للقراءة فان محدثا فكالاول او جنبا فكالثانی۔ وعن الحكم بن عمرو قال نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابوداؤد وابن ماجة والترمذی وزاد او قال بسؤرها وقال هذا حديث حسن صحيح۔ وعن حميد الحميری قال لقيت رجلا

صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابوھریرۃ قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل
الرجل بفضل المرأۃ زاد مسدد ولیغترفا جمیعا رواہ ابوداؤد والنسائی
وزاد احمد فی اولہ نہی ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسل
رواہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ ابن سرجس۔ قال علماءنا ان ھذا
النہی للتنزیہ۔ وعن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یتوضأ منہ فقالت یارسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء
لایجنب رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وروی الدارمی
نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح
وعن ابن عمر کان الرجال والنساء یتوضؤن جمیعا فی زمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ محمد والنسائی وقال محمد لابأس
بأن تتوضأ المرأۃ وتغتسل مع الرجل من اناء واحد ان بدأت قبلہ او
بدأ قبلہا وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وعن عبد اللہ بن ابی بکر
بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لایمس القرآن الا طاھر رواہ مالک
والدارقطنی وروی الحاکم فی المستدرک نحوہ وقال صحیح الاسناد
ولم یخرجاہ ورواہ الطبرانی والبیھقی فی سننہ وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہوا ھذہ البیوت عن المسجد
فانی لا احل المسجد لحائض ولاجنب رواہ ابوداؤد وعن مجاھد
قال لایمر الجنب ولا الحائض فی المسجد انما نزلت ولاجنبا الا عابری سبیل

للمسافر یتیمم ویصلی رواہ عبد بن حمید۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولاکلب ولاجنب رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لاتقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداؤد۔

باب احکام المیاہ

وقول اللہ عزوجل یحرم علیہم الخبائث وقولہ وانزلنا من السماء ماء طہورا وقولہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ وقولہ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرہا۔ عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لایغتسل[1] احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا اباھریرۃ قال یتناولہ تناولا۔ وعن جابر قال

---

[1] قولہ لایغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قال القاضی تقیید النہی بالحال یدل علی ان المستعمل فی غسل الجنابۃ اذا کان راکدا لایبقی علی ما کان والا لم یکن للنہی المقید فائدۃ وذلک اما بزوال الطہارۃ کما قال ابوحنیفۃ اوبزوال الطہوریۃ کما قال الشافعی اھ وکذا ھو قول محمد وعلیہ الفتوی کذا فی المرقات ۱۲۔

مرضت فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر فوجد انی قد
اغمی علی فتوضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہ علی فافقت
متفق علیہ ۔ وعن ابی جحیفۃ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاتی بوضوء فتوضأ فجعل الناس یأخذون من فضل وضوئہ
فیتمسحون بہ رواہ البخاری ۔ وعن المسور بن مخرمۃ قال اذا توضأ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کادوا یقتتلون علی وضوئہ رواہ البخاری
وفی السعایۃ فہذہ الاخبار وامثالہا تدل علی طہارۃ الماء
المستعمل والا لم یکن للتبرک والتمسح ونحو ذلک معنی اھ والفتوی
علی ان الماء المستعمل طاہر فی مذہب ابی حنیفۃ ۔ وعن ابن سیرین
ان زنجیا وقع فی زمزم یعنی مات فامر بہ ابن عباس فاخرج وامر
بہا ان تنزح قال فغلبتہم عین جاءت من الرکن قال فامر بہا فدست
بالقباطی والمطارف حتی نزحوہا فلما نزحوہا انفجرت علیہم
رواہ الدارقطنی مرسلا وقال العلامۃ النیموی اسنادہ صحیح وروی
البیہقی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق نحوہ وسند ابن ابی شیبۃ صحیح
وعن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح
ماؤہا فجعل الماء لاینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود
فقال ابن الزبیر حسبکم رواہ الطحاوی وروی ابن ابی شیبۃ نحوہ
وقال الامام ابن الہمام سندہ صحیح ۔ وعن الشعبی فی الطیر
والسنور ونحوہما یقع فی البیر قال ینزح منہا اربعون دلواً رواہ الطحاوی
وقال الامام ابن الہمام سندہ صحیح ۔ وعن ابراہیم النخعی فی البیر
یقع فیہا الجرذ او السنور فیموت قال یدلو منہا اربعین دلوا رواہ الطحاوی

وعن حماد بن ابی سلیمان انہ قال فی دجاجۃ وقعت فی بیر فماتت قال ینزح منہا قدر اربعین دلوا او خمسین ثم یتوضأ منہا رواہ الطحاوی۔ وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال فی الفارۃ اذا ماتت فی البیر واخرجت من ساعتہا نزح منہا عشرون دلوا وثلثون رواہ الطحاوی من طرق فی غیر شرح الآثار قالہ الامام ابن الہمام والزیلعی وروی ابو علی الحافظ السمرقندی مثلہ باسنادہ مرفوعا۔ وعن معمر قال اخبرنی من سمع الحسن یقول اذا ماتت الدابۃ فی البیر اخذ نا منہا وان تفسخت نزحت رواہ عبد الرزاق۔ وعن جابر قال انتہیت الی غدیر[1] فاذا فیہ حمار میت فکففنا عنہ حتی انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لاینجسہ شئ فاستقینا واروینا وحملنا رواہ ابن ماجۃ وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لعبد الرزاق عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ او شرب من غدیر کان یلقی فیہ لحوم الکلاب والجیف فذکر لہ ذلک فقال ان الماء لاینجسہ شئ اختلف العلماء فی نجاسۃ الماء فقالت **الظاہریۃ والامام مالک** لا یتنجس الماء لملاقاۃ النجاسۃ مالم یتغیر احد اوصافہ الثلاثۃ وذہب **الحنفیۃ والشافعیۃ والحنابلۃ واسحاق** الی انہ یتنجس القلیل بملاقاۃ النجاسۃ وان لم یتغیر احد اوصافہ لکن اختلفوا فی تعیین القلیل فذہب **الامامان الشافعی واحمد** الی التحدید بالقلتین

---

[1] قولہ انتہیت الی غدیر الخ قال علی القاری فی شرح النقایۃ واعلم ان علماءنا اتفقوا علی ان الغدیر العظیم فی حکم الجاری واختلفوا بما ذا یعتبر فقال المتقدمون بعدم تحرک

وقال الامام ابوحنیفۃ علی ما فی الھدایۃ ان الغدیر العظیم الذی لایتحرک احد طرفیہ بتحریک الطرف الآخر اذا وقعت نجاسۃ فی احد جانبیہ جاز الوضوء من الجانب الآخر وبعضھم قدروا المساحۃ عشرا فی عشر بذراع الکرباس توسعۃ للامر علی الناس وعلیہ الفتوی۔

طرفہ عند تحریک الطرف الآخر بان لاینخفض ولایرتفع عن ساعتہ ثم عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تحریک الاغتسال لان الحاجۃ الی الحیاض فیہ اشد وھو روایۃ عن ابی یوسف وعنہ تحریک الید توسعۃ علی الناس وعن محمد تحریک التوضی لانہ الوسط وھو روایۃ عن ابی حنیفۃ وفی الغایۃ ظاھر الروایۃ عن ابی حنیفۃ اعتبارہ بغلبۃ الظن بان غلب علی ظن المتوضی وصول النجاسۃ الی الجانب الاٰخر لایتوضأ بہ والا توضأ قال وھو الاصح وقال ابوعصمۃ کان محمد یقدرہ بعشر فی عشر ثم رجع الی قول ابی حنیفۃ وقال لااقدر فیہ شیأ لکن التقدیر مختار ابن المبارک ومشائخ بلخ وجماعۃ من المتاخرین قال ابوالليث وعلیہ الفتوی وبہ قال صاحب الھدایۃ ثم اعلم ان الشافعی قدرہ بقلتین بحدیث القلتین قلنا ضعفہ جماعۃ منھم الحافظ ابن عبد البر والقاضی اسماعیل بن اسحاق وابوبکر بن العربی المالکیون وقال البیہقی انہ لیس بالقوی وقد ترکہ الغزالی والرویانی مع شدۃ اتباعھما للشافعی وعن استاذ البخاری علی بن المدنی انہ قال لم یثبت حدیث القلتین ولان ابن العباس وابن الزبیر امرا بنزح ماء زمزم حین مات فیھا الزنجی ولوکان ھذا صحیحا لاحتج بہ بقیۃ الصحابۃ والتابعین علیھما بہ فیرد نکیر الوضوء مما مستہ النار ثم حدیث القلتین ضعفہ ابوداؤد ایضا للاضطراب فی سندہ کذا فی متنہ اھ وقال فی احیاء السنن ومارُوی

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حریم البیر اربعون ذراعا من جوانبھا کلھا رواہ احمد وعن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتفر بیرا کان لہ ما حولھا اربعون ذراعا رواہ ابو یوسف وروی ابن ماجۃ والطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل نحوہ مرفوعا وعن الشعبی انہ قال حریم البیر اربعون ذراعا من ھھنا وھھنا وھھنا وھھنا لایدخل احد فی حریمہ ولافی مائہ رواہ ابو یوسف وقال صدر الشریعۃ فیکون لھا حریمھا من کل جانب عشرۃ ففھم من ھذا انہ اذا اراد آخر ان یحفر فی حریمھا بیرا یمنع منہ لانہ یجذب الماء الیھا وینقص الماء فی البیر الاولی وان اراد ان یحفر بیر بالوعۃ یمنع ایضا لسرایۃ النجاسۃ الی البیر الاولی وتنجیس مائھا ولایمنع فی ماوراء الحریم وھو عشر فی عشر فعلم ان الشرع اعتبر العشر

من احادیث القلتین یحمل علی ما اذا کان الماء مبسوطا علی الارض کما یکون فی الحیاض وقد وقعت الاحادیث فی جواب السؤال عنھا والمبسوط من القلتین اذا کان عمقہ بحیث لا ینحسر الارض بالاغتراف منہ کان فی السعۃ حیث لایتحرک طرف منہ بحرکۃ طرف آخر وھذا ھو حد الکثیر فی المذھب وقد ردہ للضبط علی العوام بعشر فی عشر ھذا من افادات سید العلماء فی عصرہ مولانا رشید احمد المحدث الگنگوھی وجربناہ نحن فوجدناہ کذلک والسر فی قید البسط ان النجاسۃ یضمحل ولا یوثر فی کل وجہ الماء الذی ھو محل للاغتراف للوضوء واذا قل السعۃ قوی اثر النجاسۃ فی اجزاء وجہ الماء فتدبر ۱۲

فی العشر فی عدم سرایة النجاسة حتی لو کانت النجاسة تسری یحکم بالمنع وعن الواقدی قال ان بیر بضاعة کانت فیه طریقا للماء الی البساتین فکان الماء لایستقر فیها فکان حکم ماءها کحکم ماء الانهار رواه الطحاوی وفی السعایة ان جماعة من النقاد قد وثقوا الواقدی وقال العینی فی البنایة ان الواقدی وهو من اهل المدینة اعلم بحالها ومن انکره فلعل مراده انه لم یکن ماء جار علی وجه الارض وماء بضاعة کان جاریا تحت الارض۔ وعن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الماء لاینجسه شئ الا ما غلب علی لونه او طعمه او ریحه رواه الطحاوی والدارقطنی مرسلا وصحح ابوحاتم ارساله وروی ابن ماجة والطبرانی فی الاوسط والکبیر نحوه۔ وعن ابی هریرة قال سأل رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الطهور ماؤه والحل میتته رواه مالك والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی ومحمد وعن سلمان رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا سلمان کل طعام وشراب وقعت فیه دابة لیس لها دم فماتت فیه فهو حلال اکله وشربه ووضوءه رواه الدارقطنی۔ وعن ام هانئ قالت اغتسل رسول الله صلی الله علیه وسلم هو ومیمونة فی قصعة فیها اثر العجین رواه النسائی وابن ماجة۔ وعن ابی زید عن عبد الله بن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له لیلة الجن ما فی اداوتك قال قلت نبیذ قال تمرة طیبة وماء طهور رواه ابوداؤد وابن ماجة والبزار

والطبراني والدارقطني وابن عدی وزاد احمد والترمذی وابن
ابی شیبة والطحاوی فتوضأ منه وقال الترمذی ابوزید مجهول
والجواب عنه ان ابابکر بن العربی ذکر فی شرح جامع الترمذی ان
ابازید مولی عمرو بن حریث روی عنه راشد بن کیسان العبسی الکوفی
وابوروق وبهذا یخرج عن حد الجهالة ولا یعرف الا بکنیة فیجوز
ان یکون الترمذی اراد به انه مجهول الاسم ولا یضر ذلك فان
جماعة من الرواة لا تعرف اسماؤها وانما عرفوا بالکنی کذا ذکره الامام
ابن الهمام والعینی. وقال صاحب المشكاة صح عن علقمة
عن عبد الله بن مسعود قال لم اکن لیلة الجن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم رواه مسلم والجواب عنه من وجوه احدها انه
ذکر الامام ابن الهمام ان ما روی عن ابن مسعود انه سئل عن لیلة
الجن فقال لم اکن لیلة الجن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو
معارض بما فی حدیث ابن ابی شیبة من انه کان معه وروی ایضا
ابوحفص بن شاهین عنه انه قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم
لیلة الجن وعنه انه رأی قوما من الزط فقال هؤلاء اشبه من رأیت
بالجن لیلة الجن والاثبات مقدم علی النفی وثانیها ما ذکره الحافظ
ابن حجر وغیره فی التطبیق بین روایات الاثبات وبین روایات النفی
ان ابن مسعود لم یکن مع النبی صلی الله علیه وسلم فی موضع ملاقاته
مع الجن وقراءته القرآن علیهم وانما جلس حیث خط له رسول الله
صلی الله علیه وسلم الی ان اتاه کما فی مسند احمد فحیث نفی ابن مسعود
اوغیره معیته اراد بها المعیة الخاصة فلا تنافی بینه وبین روایة المعیة فی تلك اللیلة

وثالثها انه ذكر العيني ان اربعة عشر رجلا ر وواشركة ابن مسعود مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن وذلك كاف للاستدلال انتهى وروى عن علي رضي الله تعالى عنه انه كان لايرى بأسا بالوضوء بنبيذ التمر وبه قال الحسن والاوزاعي وقال عكرمة النبيذ وضوء من لم يجد الماء قاله في عمدة القاري۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السنور سبع رواه الحاكم وصححه وروى الدارقطني واحمد نحوه۔ وعن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوا فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من[1] الطوافين عليكم او الطوافات رواه مالك واحمد والترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجة والدارمي ومحمد وقال الترمذي حسن صحيح۔ وعن داؤد بن صالح بن دينار عن امه ان مولاتها ارسلتها بهريسة الى عائشة قالت فوجدتها تصلي فاشارت الى ان ضعيها فجاءت هرة فاكلت منها فلما انصرفت عائشة من صلاتها اكلت من حيث اكلت الهرة فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم واني رأيت رسول الله

---

[1] قوله من الطوافين افاد الشيخ ان علة الطواف تدل على ان الاصل فيها النجاسة وانما عفي عنها للحاجة فيكون سؤر جميع السباع نجسا الا فيما تحقق فيه الضرورة وهي الهرة قاله في تعليق احياء السنن ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلہا رواہ ابوداؤد وقال النیموی اسنادہ حسنٌ وروی الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ وصححہ وروی الطحاوی وآخرون عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طہور الاناء اذا ولغ فیہ الھرّ ان یغسل مرۃ او مرتین وقال الدارقطنی ھذا صحیح وعن ابی ھریرۃ قال اذا ولغ الھر فی الاناء فاھرقہ واغسلہ مرۃ رواہ الدارقطنی موقوفا واسنادہ صحیح وقال الحلبی ان المتعلق بالسباع حکمان حکم السؤر وحکم اللحم فثبت فی الھرۃ حکم اللحم وھو الحرمۃ لعدم المعارض وحکم الضرورۃ وحکم السؤر شیئان النجاسۃ کسباع البھائم والکراھۃ کسباع الطیر فاذا انتفی ارادۃ النجاسۃ لعلۃ الطواف قلنا تعین ارادۃ الکراھۃ وبہ قال ابوحنیفۃ وعن الشافعی انہ طاھر وعن جابر بن عبد اللہ قال نھی[1] النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر ورخص فی لحوم الخیل رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن ابن عمر نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن لحوم الحمر الاھلیۃ یوم خیبر وعن عمر بن الخطاب

---

[1] قولہ نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ تعارضت الادلۃ فی اباحۃ لحمہ وحرمتہ وایضا اختلف الصحابۃ فی نجاستہ وطہارتہ فروی عن ابن عباس طہارتہ وروی عن ابن عمر کراھتہ فاوجب الشک فی سؤرہ والاصح فی التمسک علی ما فی البحر والبنایۃ وغیرھما ھو التردد فی الضرورۃ فان الحمار تربط فی الدور والافنیۃ ویشرب من الاوانی وللضرورۃ اثر فی اسقاط النجاسۃ کما فی سؤر الھرۃ والفارۃ الا ان الضرورۃ فی الحمار دون الضرورۃ فیہما لدخولہما مضائق البیت دونہ ولو لم تکن

رضی اللہ عنہ قال لا تغتسلوا[1] بالماء المشمس فانه یورث البرص رواه الدارقطنی۔ وعن اسلم مولی عمران عمر بن الخطاب کان یسخن له ماء فی قمقمة ویغتسل به رواه الدارقطنی وقال اسناده صحیح وعن اسلمان عمر کان یتوضأ بالحمیم ویغتسل به رواه سعید بن منصور

الضرورة ثابتة اصلا کما فی الکلب والسبع لوجب الحکم بالنجاسة بلا اشکال ولو کانت الضرورة فیه کضرورة الفار والهرة لوجب الحکم باسقاط النجاسة بلا اشکال فلما ثبتت الضرورة من وجه دون وجه واستوی موجب النجاسة والطهارة تساقط المتعارض ووجب المصیر الی الاصل والاصل هٰهُنا شیأن الطهارة فی جانب الماء والنجاسة فی جانب اللعاب فبقی الامر مشکلا هذا حاصل ما فی السعایة ۱۲

[1] قوله لا تغتسلوا بالماء المشمس الخ قال فی رد المحتار اقول وقد منا فی مندوبات الوضوء عن الامداد ان منها ان لا یکون بماء مشمس وبه صرح فی الحلیة مستدلا بما صح عن عمر من النهی عنه ولذا صرح فی الفتح بکراهته ومثله فی البحر وقال فی معراج الدرایة وفی القنیة وتکره الطهارة بالمشمس لقوله صلی اللہ علیه وسلم لعائشة رضی اللہ عنها حین سخنت الماء بالشمس لا تفعلی یا حمیراء فانه یورث البرص وعن عمر مثله وفی روایة لا یکره وبه قال مالک واحمد وعند الشافعی یکره ان قصد تشمیسه وفی الثانیة وکره بالمشمس فی قطر حار فی اوان منطبعة واعتبار القصد ضعیف وعدمه غیر موثر اھ ما فی المعراج فقد علمت ان المعتمد الکراهة عندنا لصحة الاثر وان عدمها روایة والظاهر انها تنزیهیة عندنا ایضا بدلیل عده فی المندوبات فلا فرق حینئذ بین مذهبنا ومذهب الشافعی فاغتنم هذا التحریر ۱۲

وعن ابن عباس قال لا بأس ان یغتسل بالحمیم ویتوضأ منه رواه عبد الرزاق بسند صحیح

باب تطهیر النجاسات

وقول الله عز وجل وثیابك فطهر وقوله من ماء مهین وقوله ومن اصوافها واوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیهرقه ولیغسله ثلاث مرات رواه ابن عدی وروی الدارقطنی نحوه مرفوعا۔ وعنه قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاهرقه ثم اغسله ثلاث مرات رواه الدارقطنی موقوفا وفی نصب الرایة قال الشیخ تقی الدین فی الامام وهذا سند صحیح وروی الطحاوی نحوه۔ وعنه انه کان اذا ولغ الکلب فی الاناء اهراقه ثم غسله ثلاث مرات رواه الدارقطنی بسند صحیح۔ وعن معمر قال سألت الزهری عن الکلب یلغ فی الاناء قال یغسل ثلث مرات رواه عبد الرزاق۔ وعن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد ولم یکونوا یرشون شیأ من ذلك رواه ابوداؤد وسکت عنه وروی البخاری نحوه۔ وقال ابوداؤد فیه دلیل علی طهور الارض اذا یبست وعن محمد بن الحنفیة قال ذکاة الارض یبسها رواه ابن ابی شیبة وفی روایة له عن ابی جعفر الباقر رحمه الله مثله وعن ابی قلابة قال جفوف الارض طهورها رواه عبد الرزاق وروی ابن ابی شیبة

نحوه ورجاله رجال الصحيح۔ وعن اسماء بنت ابی بكر قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احداكن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه[1] بماء ثم لتصل فيه متفق عليه وروى ابن ابی شيبة فی مصنفه عن سعيد بن جبير قال ان كان بعض امهات المؤمنين لتقرص الدم عن ثوبها بريقها وعن الحسن بن علی رضی الله عنهما انه رأى فی قميصه دما فبزق فيه ثم دلكه وروی عن عمر رضی الله عنه وميمون بن مهران مثله وروى البخاری فی باب هل تصلی المرأة فی ثوب حاضت فيه عن عائشة رضی الله عنها انها قالت ما كان لاحدانا الا ثوب واحد تحيض فيه فاذا اصابه شئی من

---

[1] قوله ثم لتنضحه بماء الخ قال الخطابی ان فيه دليلاً على تعيين الماء لازالة النجاسة وكذا استدل به البيهقی فی سننه وهو مذهب مالكؒ والشافعیؒ واحمدؒ ومحمدؒ وزفرؒ اذ قالوا ان الطهارة من النجاسة لا تحصل الا بما يحصل به طهارة الحدث وقال الامام الاعظم وابو يوسف رضی الله عنهما يجوز التطهير بكل مائع طاهر وانت خبير بانه لا حجة لهم على الحنفية فی هذا الحديث لان فيه طهارة الثوب بالماء ولا ينكره احد والخلاف فی الطهارة بغير الماء والحديث لا يتناوله نفيا ولا اثباتا بل ساكت عنه فليت شعری كيف استدل به الخطابی والبيهقی وايضا فحكم النجاسة اخف من الحدث بدليل ما ورد عن عائشة وسعيد بن جبير وغيرهما وبدليل صحة صلوة المحجر بالحجر ولو بقی هنالك اثر النجاسة بخلاف الطهارة عن الحدث

دم قالت (ای فعلت) بریقها فمصعته[1] بظفرها ویروی فقصعته وعن ام سلمة قالت لها امرأة انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان[2] القذر قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یطهره ما بعده رواه مالك والشافعی واحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وقال المرأة ام ولد لابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا وطئ احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور رواه ابوداؤد باسناد صحیح ولابن ماجة معناه ورواه الحاکم فی المستدرك وقال حدیث صحیح علی شرط مسلم۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رأی فی نعله اذی او قذرا فلیمسحه ولیصل فیهما رواه ابوداؤد وروی ابن حبان والحاکم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا وطئ احدکم الاذی بنعله او خفیه فطهورهما التراب رواه الطحاوی وابن خزیمة وعن یحیی بن وثاب قال سئل ابن عباس خرج الی الصلوة فوطئ علی عذرة

او بقی علی البدن لمعة کالذرة لم یصبها الماء لم تصح طهارته الا بغسلها فافهم هذا نبذة مما ذکره فی اوجز المسالك ومن شاء التفصیل فلینظر ثمه ۱۲۔

[1] قوله فمصعته الخ والمصع بمهملتین الاذهاب والقصع بمهملتین الدلك کذا فی شرح النقایة ۱۲۔

[2] قوله فی المکان القذر هذا یقید بالیابس وهذا التاویل علی تقدیر صحة الحدیث متعین عند الکل لانعقاد الاجماع علی ان الثوب اذا اصابته نجاسة لایطهر الا بالغسل بخلاف الخف فان فیه خلافا فاطلاق التطهیر مجازی کذا فی المرقات ۱۲۔

قال ان كانت رطبة غسل ما اصابه وان كانت يابسة لم تضره رواه ابن ابی شیبة ورجاله رجال الصحيح ـ وعن الاسود وهمام عن عائشة قالت كنت افرك المنی من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم واما منا ابو حنيفة وبرواية علقمة والاسود واما منا ابی حنيفة عن عائشة نحوه وفيه ثم يصلی فيه قال الطحاوی وليس فی هذا عندنا دليل على طهارة المنی فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمنی فی نفسه نجس كما قد روی فيما اصاب النعل والخف من الاذی فكان التراب يجزئی من غسلهما وليس فی ذلك دليل على طهارة الاذی فی نفسه فكذلك ما روی فی المنی يحتمل ان يكون كان حكمه كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو فی نفسه نجس كما كان الاذی يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو فی نفسه نجس وعن عائشة قالت كنت افرك المنی من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا كان رطبا رواه الدارقطنی والبيهقی والطحاوی وابو عوانة فی صحيحه وقال النيموی اسناده صحيح ـ وعن عمار بن ياسر قال اتی علیّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على بئر ادلو ماء فی ركوة قال يا عمار ما تصنع قلت يا رسول الله بابی انت وامی اغسل ثوبی من نخامة اصابته فقال يا عمار انما يغسل الثوب من خمس من الغائط والبول والقيئ والدم والمنی يا عمار ما نخامتك ودموع عينيك والماء الذی فی ركوتك الاسواء رواه الدارقطنی[1] ـ وعن سليمان ابن يسار

---

[1] قوله رواه الدارقطنی من حديث ثابت بن حماد عن علی بن زيد عن سعيد بن المسيب

قال سألت عائشة عن المنى يصيب الثوب فقالت كنت اغسله من ثوب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة واثر الغسل فى ثوبه
متفق عليه۔ وعن معاوية بن ابى سفيان انه سأل ام حبيبة زوج
النبى صلى الله عليه وسلم هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى
فى الثوب الذى كان يجامع فيه قالت نعم اذا لم ير فيه اذًى رواه النسائىُ
وابوداؤد واسناده صحيح وقال ابن الملك والشيخ عبد الحق ان هذه
الاحاديث ادلة على نجاسة المنى كما هو قول امام المذهب ابى حنيفة
رحمه الله تعالىٰ انتهى وكذا رطوبة فرج المرأة نجسة فانها مخلوطة
بالمنى النجس قاله فى تعليق احياء السنن۔ وعن عائشة قالت
اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبى فبال على ثوبه فدعا بماء
فاتبعه اياه رواه البخارى والنسائى ومحمد وروى الطحاوى نحوه وقال
اتباع الماء حكمه حكم الغسل الا ترى ان رجلا لو اصاب ثوبه عذرة
فاتبعها الماء حتى ذهب بها ان ثوبه قد طهر وعنها قالت اتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبى يرضع فبال فى حجره فدعا بماء
فصبه عليه رواه مسلم۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عار الحديث على بن زيد روى له مسلم مقرونا به وقال العجلى لا بأس به وفى
موضع اخر فكتب حديثه وروى له الحاكم فى المستدرك وقال الترمذى صدوق
واما ثابت فلم يتهمه احد بالوضع غير البيهقى مع انه ذكره فى كتابه المعرفة ولم
ينسبه الى الوضع وانما حكى فيه قول الدارقطنى وابن عدى وقال البزار وثابت بن
حماد كان ثقة ولا يعرف انه روى غير هذا الحديث وله متابع رواه الطبرانى

يوتى بالصبيان فيدعو لهم فاتى بصبى مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا رواه الطحاوى واسناده صحيح وعن ابى ليلى انه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه الحسن او الحسين قال فبال حتى رأيت بوله على بطن رسول الله صلى الله عليه وسلم اساريع قال فوثبنا اليه قال فقال دعوا ابنى ولا تفزعوا ابنى قال ثم دعا بماء فصبه عليه رواه احمد وروى الطحاوى نحوه - وعن سماك بن حرب قال ان ام الفضل قالت يا رسول الله رأيت ان عضوا من اعضائك فى بيتى قال تلد فاطمة غلاما وترضعيه بلبن قثم فولدت حسينا فاخذته فبينا هو يقبله اذ بال عليه فقرصته فبكى فقال آذيتنى فى ابنى ثم جاء بماء فحدره حدراً رواه احمد وروى الطحاوى نحوه - وعن الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام ما لم يطعم فاذا طعم غسلته وكان تغسل بول الجارية رواه ابو داؤد - وعن عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب[1] رواه الترمذى وابو داؤد والنسائى وابن ماجة والطحاوى

فى معجمه الكبير وفيه ابراهيم قاله العلامة العينى فى شرح الهداية ١٢ -

[1] قوله ولا عصب وقال فى رد المحتار وعصبها اى الميتة طاهر على المشهور اى من طهارة العصب كما جزم به فى الوقاية والدرر وغيرها بل ذكر فى البدائع وتبعه فى الفتح انه لا خلاف فيه لكن تعقبه فى البحر بانه فى غاية البيان ذكر فيه روايتين احدهما انه طاهر لانه عظم والاخرى انه نجس لان فيه حياة والحس يقع به وصحح فى السراج الثانية ١٢ -

وقال البیہقی فیہ دلیل علی نہی الانتفاع بجلود المیتۃ قبل الدباغ کذا قال ابن حبان فی صحیحہ وفی سنن ابی داؤد قال النضر بن شُمیل یسمی اھابا مالم یدبغ فاذا دبغ لا یسمی اھابا وانما یقال لہ شن وقربۃ وعن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکہا ثم مازلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا رواہ البخاری وروی امامنا ابو حنیفۃ والطحاوی نحوہ۔ وعن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر رواہ مسلم ومحمد وروی الطحاوی نحوہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت رواہ مالک وابو داؤد ومحمد وعن سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غزوۃ تبوک علی اھل بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسأل الماء فقالوا لہ یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طھورھا رواہ احمد وابو داؤد والطحاوی وفی التلخیص اسنادہ صحیح۔ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما اھاب دبغ فقد طھر رواہ امامنا ابو حنیفۃ والترمذی والطحاوی وابن ماجۃ۔ وعن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصیب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغانمنا من المشرکین الاسقیۃ فنقتسمہا وکلہا میتۃ فننتفع بذلک رواہ الطحاوی۔ وعن عبد اللہ بن عباس قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلا اخذتم اھابہا فدبغتموہ فانتفعتم بہ فقالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اکلہا متفق علیہ وروی الطحاوی ومحمد نحوہ ۔ وعنہ قال ماتت شاۃ لسودۃ بنت زمعۃ فقالت یا رسول اللہ

ماتت، فلانة تعني الشاة قال فلولا اخذ تم مسكها فقالت ناخذ مسک شاة قد ماتت فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما قال الله قل لا اجد فيما اوحي الي محرما على طاعم يطعمه الآية فانه لا بأس بان تدبغوه فتنتفعوا به قالت فارسلت اليها فسلخت مسكها فدبغته فاتخذت منه قربة حتى تخرقت رواه الطحاوي واحمد باسناد صحيح ـ وعن ميمونة قالت مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجال من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اخذتم اهابها قالوا انها ميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهرها الماء والقرظ رواه احمد وابوداؤد والطحاوي ـ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استمتعوا بجلود الميتة اذا هي دبغت ترابا كان اورمادا اوملحا اوما كان[1] بعد ان يظهر صلاحه رواه الدارقطني وعن ابراهيم قال كل شئ يمنع الجلد من الفساد فهو دباغ رواه محمد في الآثار ـ وعن عبيد الله بن عبد الله بن عباس انما حرم

---

[1] قوله اوما كان بعد ان يظهر صلاحه وقال في رد المحتار ولو بشمس اي ونحوه من الدباغ الحكمي واشار به الى خلاف الامام الشافعي والى انه لا فرق بين نوعي الدباغة في سائر الاحكام قال في البحر الا في حكم واحد وهو انه لو اصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لا يعود نجسا باتفاق الروايات وبعد الحكمي فيه روايتان اھ والاصح عدم العود قهستاني عن المضمرات وقيد الخلاف في مختارات النوازل بما اذا دبغ بالحكمي قبل الغسل بالماء قال فلو بعده لا تعود نجاسته اتفاقا ۱۲ ـ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المیتۃ لحمہا فاما الجلد و الشعر والصوف فلا بأس بہ رواہ الدارقطنی۔ وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا کل شئ من المیتۃ حلال الا ما اکل منہا فاما الجلد والقرون والشعر والصوف والسن والعظم فکلہ حلال لانہ لایذکی رواہ الدارقطنی۔ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج رواہ البیہقی۔ وعنہ قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطاہ ابا طلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ بین الناس رواہ الترمذی وقال صاحب العنایۃ وعلی القاری فیہ دلیل علی طہارۃ شعر الآدمی وعن المقدام بن معدیکرب قال نہی[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع والرکوب علیہا رواہ ابوداؤد والنسائی۔

---

[1] قولہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع الخ ھذا النہی نہی تحریم عند الشافعی لان استعمالہا اما قبل الدباغ فلا یجوز لانہا نجسۃ واما بعدہ فان کان علیہ الشعر فہی ایضا نجسۃ لان الشعر لا یطہر بالدباغ عندہ لان الدباغ لا یغیر الشعر عن حالہ او النہی نہی تنزیہ ھذا عند ابی حنیفۃ لان الشعر طاہر عندہ فان لبس جلود السباع والرکوب علیہا من داب الجبابرۃ والاعاجم وعمل المترفین فلا یلیق باھل الصلاح ویکرہ اخذتہ من المرقات ولعدم نجاستہا قال فی العالمگیریۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لا بأس بلبس قلنسوۃ الثعالب کذا فی المبسوط وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی انہ

وعن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن جلود السباع رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وزاد الترمذی
والدارمی ان تفترش ۔ وعن ابی الملیح انہ کرہ[1] ثمن جلود السباع
رواہ الترمذی وعن جابر انہ کان لایری بجلود السباع بأسا اذا دبغت
وعن عروۃ بن الزبیر کان لہ سرج نمور وعن یحیی بن عتیق قال رأیت
الحسن البصری علی سرج نمر ورأیت محمد بن سیرین علی سرج نمر
روی الاحادیث الثلاثۃ الطحاوی فی مشکل الآثار وعن عبد اللہ
بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولانتوضأ
من الموطئ رواہ الترمذی وقال علی القاری فیہ دلیل علی ان
طین الشارع معفو لعموم البلوی ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ
رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما وروی البزار نحوہ ورواہ الدارقطنی
وقال صحیح ۔ وفی روایۃ للحاکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ
من دفن صحابی صالح ابتلی بعذاب القبر جاء الی امرأتہ فسألہا عن عالہ

قال لابأس بالفرو من السباع کلہا وغیر ذلک من المیتۃ المدبوغۃ والمذکاۃ وقال
ذکاتہا دباغہا کذا فی المحیط ولابأس بجلود النمر والسباع کلہا اذا دبغت ان یجعل
منہا مصلی او میسرۃ السرج کذا فی الملتقط ۱۲۔

[1] قولہ کرہ ثمن جلود السباع قال المظہر ذلک قبل الدباغ لنجاستہا ما بعدہ
فلاکراہۃ وفی فتاوی قاضی خان ان بیع جلود المیتات باطل اذا لم تکن
مذبوحۃ او مدبوغۃ کذا فی المرقات ۱۲۔

فقالت کان[۱] یرعی الغنم ولایتنزہ من بولہ فحینئذ قال علیہ السلام استنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ قال الحاکم ھذا حدیث صحیح واتفق المحدثون علی صحتہ۔ وعن الحسن انہ کرہ ابوال الابل والبقر والغنم رواہ الطحاوی وفی روایۃ لہ عن ابی الاحوص قال قال عبد اللہ ما کان اللہ یجعل فی رجس اوفیما حرم شفاء۔

باب المسح علی الخفین

قال اللہ عز وجل یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم بالجر الی الکعبین۔ عن المغیرۃ قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین فقلت یا رسول اللہ نسیت قال بل انت نسیت بھذا امرنی ربی عز وجل رواہ احمد وابو داؤد۔ وعن عائشۃ قالت مازال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح منذ انزلت علیہ سورۃ المائدۃ حتی لحق باللہ رواہ الدارقطنی وعن ابی ھریرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ وضئ قال فاتیتہ بوضوء فتوضأ ومسح علی خفیہ قلت یارسول اللہ لم تغسل رجلیک قال انی ادخلتھما وھما طاھران رواہ

---

[۱] قولہ کان یرعی الغنم الخ فیہ دلالۃ علی نسخ حکم حدیث العرینیین والذی یدل علی کون حدیث العرینیین منسوخا بھذا الحدیث ان المثلۃ التی تضمنھا حدیث العرینیین منسوخۃ بالاتفاق لانھا کانت فی ابتداء الاسلام قالہ فی نور الانوار ۱۲۔

احمد والبیهقی۔ وعن ابن عباس قال اشهد ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح على الخفين رواه البزار قال امامنا ابوحنيفة ماقلت بالمسح حتى جاءنى فيه مثل ضوء النهار واخاف الكفر على من لم يرالمسح على الخفين۔
وعن اسامة بن زيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال بالاسواف فذهب لحاجته ثم خرج قال اسامة فسألت بلالا ما صنع فقال بلال ذهب النبی صلی الله عليه وسلم لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ويديه ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم صلى رواه النسائی۔ وعن عباد بن زياد من ولد المغيرة بن شعبة ان النبی صلى الله عليه وسلم ذهب لحاجته فی غزوة تبوك قال فذهبت معه بماء قال فجاء النبی صلى الله عليه وسلم فسكبت عليه قال فغسل وجهه ثم ذهب يخرج يديه فلم يستطع من ضيق كمى جبته فاخرجهما من تحت جبته فغسل يديه ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمن بن عوف يؤمهم قد صلى بهم سجدة فصلى معهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى الركعة التى بقيت ففزع الناس له ثم قال لهم قد احسنتم رواه محمد فی المؤطا وروى البخارى نحوه۔ وعن ابى بكرة عن النبی صلى الله عليه وسلم انه رخص للمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة اذا تطهر فلبس خفيه ان يمسح عليهما رواه الاثرم فی سننه وابن خزيمة والدارقطنى وقال الخطابی هو صحيح الاسناد هكذا فی المنتقى وصححه ابن خزيمة
وعن شريح بن هانئ قال سألت على بن ابى طالب عن المسح على الخفين فقال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة

للمقيم رواه مسلم وروى الطحاوی نحوه ـ وعن صفوان بن عسال قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ايام ولياليهن للمسافر ويوم
وليلة للمقيم لا تنزعه من نوم ولا بول ولا غائط الا من جنابة رواه
الطبرانی فی الکبیر وروى الترمذی والنسائی نحوه ـ وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدکم ولبس خفيه
فليصل فيهما وليمسح عليهما ثم لا يخلعهما ان شاء الا من جنابة رواه
الدارقطنی والحاکم وصححه ـ وعن ابی عثمان النهدی قال اختلف
سعد وابن عمر فی المسح علی الخفين فقال سعد امسح على الخفين فقال
ابن عمر لا امسح فقال سعد بيني وبينك ابوك فقدمنا على عمر فذكرنا
ذلك له فقال عمر عمك اعلم منك اذا لبست خفيك على طهارة ثم
احدثت توضأت ومسحت على خفيك اجزأ مسح ذلك الى ساعتك
تلك من ليل كان او نهار رواه سعيد بن منصور ـ وعن المغيرة بن
شعبة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بال ثم توضأ ومسح
على خفيه ووضع يده اليمنى على خفه اليمنى ويده اليسرى على
خفه اليسرى ثم مسح اعلاهما مسحة واحدة حتى کانی انظر الی اصابع
رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين رواه ابن ابی شيبة وروى
البيهقی نحوه ـ وعن علی انه قال لو کان الدين بالرأی لکان اسفل
الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يمسح على ظاهر خفيه رواه ابو داؤد باسناد حسن وللدارمی معناه
وفی التلخيص اسناده صحيح ـ وعن جابر قال مر رسول الله صلى الله
عليه وسلم برجل يتوضأ فغسل خفيه فنخسه برجله وقال ليس هكذا

السنة امرنا بالمسح هكذا وامر بيديه على خفيه رواه الطبرانی فی الاوسط
وفی رواية له ثم اراه بيده من مقدم الخفين الى اصل الساق مرة وفرج بين
اصابعه وفی رواية لابن المنذر عن عمر بن الخطاب انه مسح على خفيه
حتى رؤی اثار اصابعه على خفيه خطوطا۔ وعن الحسن قال المسح
على الخفين خطوطا بالاصابع رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابی موسٰى
قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه رواه
الطحاوی وروی احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجة نحوه وقال
الطحاوی لانری المسح على النعلين وكان من الحجة فی ذٰلك انه قد يجوز
ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على نعلين تحتهما جوربان
وكان قاصدا بمسحه ذٰلك الى جوربيه لا الى نعليه وجورباه مما لو كانا
عليه بلا نعلين جاز له ان يمسح عليهما فكان مسحه ذٰلك مسحا اراد به
الجوربين فاتی ذٰلك على الجوربين والنعلين فكان مسحه على الجوربين
هو الذی تطهر به ومسحه على النعلين فضل فلما احتمل حديثه ما ذكرنا
ولم يكن فيه حجة فی جواز المسح على النعلين التمسنا ذٰلك من طريق النظر
لنعلم كيف حكمه فرأينا الخفين اللذين قد جوز المسح عليهما اذا تخرقا
حتى بدت القدمان منهما او اكثر القدمين فكل قد اجمع انه لا يمسح
عليهما فلما كان المسح على الخفين انما يجوز اذا غيبا القدمين ويبطل
ذٰلك اذا لم يغيبا القدمين وكانت النعلان غير مغيبين للقدمين
ثبت انهما كالخفين اللذين لا يغيبان القدمين وعن عبد خير
قال رأيت عليا وهو يعرض اهل السجون بال ثم توضأ ومسح على جوربيه
رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابراهيم قال ان ابن مسعود كان

یمسح علی خفیه ویمسح علی جوربیه رواہ عبد الرزاق۔ وعن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امسحوا علی الخفین والموق رواہ الطبرانی والبغوی۔ وعن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن رواحة واسامة بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دخل دار حمل هو وبلال فخرج الیهما بلال فاخبرهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم توضأ ومسح علی الموقین رواہ ابن عساکر وروی احمد وابو داؤد عن بلال نحوہ مرفوعا۔ وعن حماد عن ابراهیم انه کان یمسح علی الجرموقین رواہ محمد فی الآثار۔ وعن هشام بن عروة عن ابیه انه رأی اباہ یمسح علی الخفین علی ظهورهما لا یمسح بطونهما قال ثم یرفع العمامة فیمسح برأسه رواہ محمد فی الموطا وروی عن ابن عمر انه کان فی غزوة فنزع خفیه وغسل قدمیه ولم یعد الوضوء۔ وعن ابراهیم قال اذا کنت علی مسح وانت علی وضوء فنزعت خفیك فاغسل قدمیك رواہ محمد فی الآثار۔

باب التیمم

وقول اللہ عز وجل وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم وقوله ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا وقوله ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون۔ عن عائشة قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش

انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس
معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس ابابکر رضی اللہ عنہ فقالوا
الاتری ماصنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس
ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابو بکر رضی اللہ عنہ ورسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واضع رأسہ علی فخذی وقد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت عائشۃ فعاتبنی
ابو بکر وقال ماشاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فما منعنی
من التحرک الامکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ عزوجل آیۃ
التیمم فقال اُسید بن حضیر ماھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت
فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ رواہ النسائی
وروی البخاری ومسلم نحوہ۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین
فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذٰلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد
وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین **قال** الزجاج الصعید وجہ الارض
کان علیہ تراب اولم یکن ترابا کان او صخر الاغبار علیہ قال ولا اعلم خلافا
بین اھل اللغۃ فی ان الصعید وجہ الارض **وقال** علماءنا ففی ھذا الحدیث
دلیل علی ان التیمم رافع للحدث لا مبیح لہ وان خروج الوقت غیر ناقض
للتیمم بل حکمہ حکم الوضوء فیصح فی الوقت وقبلہ ویصلی بہ ماشاء
من فرض ونفل ولا یجمع بینہما لما فیہ من الجمع بین البدل والمبدل
وفی اطلاقہ دلالۃ علی نفی تخصیص الناقضیۃ بالوجدان خارج الصلاۃ

وعن علی وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وجابر وابن عباس وحذیفۃ وانس وابی امامۃ وابی ذر قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض کلھا مسجدا وطھورا رواہ الترمذی وروی البخاری نحوہ۔ وعن عمران قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاتہ اذا ھو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ۔ وعن علی قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل نزلت ھذہ الآیۃ فی المسافر تصیبہ الجنابۃ فیتیمم ویصلی وفی روایۃ لا یقرب الصلوۃ الا ان یکون مسافرا تصیبہ الجنابۃ فلا یجد الماء فیتیمم ویصلی حتی یجد الماء رواہ البیہقی وابن ابی شیبۃ والفریابی وابن المنذر وابن ابی حاتم وعن ابن عباس قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل یقول لا تقربوا الصلواۃ وانتم جنب اذا وجدتم الماء فان لم تجدوا الماء فقد احلت لکم ان تمسحوا بالارض رواہ ابن جریر وعبد بن حمید من طرق۔ وعنہ فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل قال ھو المسافر لا یجد الماء فیتیمم ویصلی رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق وعن ابی ھریرۃ قال ان ناسا من اھل البادیۃ اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا نکون بالرمال الاشھر الثلاثۃ والاربعۃ ویکون فینا الجنب والنفساء والحائض ولسنا نجد الماء فقال علیکم بالارض ثم ضرب بیدہ الارض لوجھہ ضربۃ واحدۃ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح بھا علی یدیہ الی المرفقین رواہ احمد والطبرانی وابو یعلی وعن جابر قال جاء رجل فقال اصابتنی جنابۃ

وانی تمعکت فی التراب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضرب ھکذا وضرب بیدیہ الارض فمسح وجھہ ثم ضرب بیدیہ الی المرفقین رواہ الحاکم فی المستدرک وقال اسنادہ صحیح وفی روایۃ للبخاری ثم نفضھما وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التیمم ضربۃ للوجہ وضربۃ للذراعین الی المرفقین رواہ الدارقطنی وقال رجالہ کلھم ثقات وروی الحاکم مثلہ وقال صحیح الاسناد وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین رواہ الحاکم والدارقطنی وابن عدی وروی البزار عن عائشۃ مثلہ مرفوعا۔ وعن الاسلع قال ارانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف امسح فضرب بکفیہ الارض رفعھما لوجھہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ باطنھما وظاھرھما حتی مس بیدیہ المرفقین رواہ البیھقی والدارقطنی والطبرانی۔ وعن عمرو بن العاص قال لما بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام ذات السلاسل احتلمت فی لیلۃ باردۃ شدیدۃ البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت ذلک لہ فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب قلت نعم یا رسول اللہ انی احتلمت فی لیلۃ باردۃ شدیدۃ البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک وذکرت قول اللہ ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فتیممت ثم صلیت فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیأ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وابن المنذر وابن ابی حاتم وروی الطبرانی نحوہ۔ وعن علی فی الرجل یکون فی السفر فتصیبہ الجنابۃ

ومعه الماء القليل يخاف ان يعطش قال يتيمم ولا يغتسل رواه الدارقطني وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءت الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم رواه ابن عدي وعنه قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل رواه ابن ابي شيبة ورجاله رجال مسلم الا المغيرة وهو محتج به قاله الزيلعي وعن ابن عمر انه اتى بجنازة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى عليها رواه الدارقطني والبيهقي في المعرفة. وعن الحسن البصري انه سئل عن الرجل في الجنازة على غير وضوء فان ذهب يتوضأ تفوته قال يتيمم ويصلي رواه سعيد بن منصور وعن ابراهيم في الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير وضوء قال يتيمم ويصلي عليها رواه الطحاوي وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اجنب فاراد ان ينام توضأ او تيمم رواه البيهقي باسناد حسن وعن ابي الجهيم بن الحرث ابن الصمة قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام متفق عليه قال علماءنا فيستفاد من هذه الاحاديث ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم كنوم وسلام ورده وصلاة الجنازة والعيد والكسوف وسنن رواتب وما يفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة وعن علي قال اذا لم يجد الماء فليؤخر التيمم الى الوقت الآخر رواه عبد الرزاق وعن ابي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت فاعاد احدهما الصلاة بوضوء

ولم يعد الآخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك فقال للذي[1] لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين رواه ابوداؤد والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو وابوداؤد ايضا عن عطاء بن يسار مرسلا وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الجبائر رواه الدارقطني وعن زيد بن علي عن ابيه عن جده الحسين بن علي بن ابي طالب عن علي بن ابي طالب قال انكسرت احدى زندى فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فامرني[2] ان امسح على الجبائر رواه ابن ماجة والبيهقي والدارقطني وعن ابن عمر انه توضأ وكفه معصوبة فمسح عليها وعلى العصابة وغسل سوى ذلك رواه المنذري

باب الغسل المسنون

عن ابي بكر الصديق وعمران بن حصين قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه فاذا اخذ

---

[1] قوله للذي لم يعد الخ اجمعوا على انه اذا رأى الماء بعد فراغه من الصلوة لا اعادة عليه وان كان الوقت باقيا واختلفوا فيما اذا وجد الماء بعد دخوله في الصلواة فالجمهور على انه لا يقطعها وهي صحيحة وقال ابوحنيفة واحمد في رواية يبطل تيممه اما اذا تيمم ثم وجد الماء قبل دخول الصلوة فالاجماع على بطلان تيممه كذا في المرقات ١٢۔

[2] قوله فامرني ان امسح على الجبائر هذا يدل على الاكتفاء بالمسح والغسل كما هو مذهب ابي حنيفة دون الجمع بين التيمم وغسل سائر البدن بالماء كما ذهب اليه الشافعي اخذته من المرقات ١٢۔

فی المشی کتب لہ بکل خطوۃ عشرون حسنۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفی روایۃ ابن حبان من اغتسل یوم الجمعۃ لم یزل طاھرا الی الجمعۃ الاخری۔

وعن عکرمۃ قال ان ناسا من اھل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا قال لا ولکنہ اطھر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب وسا خبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجھودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظھورھم وکان مسجدھم ضیقا مقارب السقف انما ھو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلک الصوف حتی ثارت منھم ریاح آذی بذلک بعضھم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الریاح قال ایھا الناس اذا کان ھذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجدہ من دھنہ وطیبہ قال ابن عباس ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدھم وذھب بعض الذی کان یؤذی بعضھم بعضا من العرق رواہ ابوداؤد والطحاوی وعن حماد عن ابراھیم النخعی قال سألتہ عن الغسل یوم الجمعۃ والغسل من الحجامۃ والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت فحسن وان ترکت فلیس علیک فقلت لہ الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من راح الی الجمعۃ فلیغتسل قال بلی ولکن لیس من الامور الواجبۃ وانما ھو کقولہ تعالی واشھدوا اذا تبایعتم فمن اشھد فقد احسن ومن ترک فلیس علیہ وکقولہ تعالی فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا بأس ومن جلس فلا بأس رواہ محمد فی المؤطا وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فبھا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی

والدارمی وعن عبد الله بن مسعود قال من السنة الغسل یوم الجمعة
رواه البزار ورجاله ثقات قاله فی مجمع الزوائد وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من جاء منکم للجمعة فلیغتسل فلما کان
الشتاء قلنا یا رسول الله امرتنا بالغسل للجمعة وقد جاء الشتاء ونحن
نجد البرد فقال من اغتسل فبها ونعمت ومن لم یغتسل فلا حرج رواه
ابن عدی فی الکامل وعن حفصة قالت قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم علی کل محتلم الرواح الی الجمعة وعلی من راح الی المسجد الغسل
رواه الطحاوی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوما یغسل فیه رأسه وجسده
متفق علیه وعن الفاکه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل
یوم الجمعة ویوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفة رواه احمد والطبرانی۔
وعن مصعب بن ثابت ان ثابت بن ابی قتادة قال ان ابا قتادة قال له
اغتسل للجمعة فقال له قد اغتسلت للجنابة رواه الطحاوی وعن
ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل یوم الفطر
ویوم الاضحی رواه ابن ماجة وعن عروة بن الزبیر انه اغتسل للعید
وقال انه السنة رواه البیهقی وعن ابن عمر انه کان یغتسل یوم الفطر
قبل ان یغدو رواه مالك وعن الفاکه بن سعد ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان یغتسل یوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفة رواه ابن ماجة
وعن خارجة بن زید بن ثابت عن ابیه انه رأی النبی صلی الله علیه
وسلم تجرد لاهلاله واغتسل رواه الترمذی والدارمی وعن عائشة
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج مکة اغتسل حین یرید ان یحرم

رواہ الطبرانی وعن ابن عمر قال من السنة ان یغتسل اذا اراد ان یحرم رواہ ابن ابی شیبة وعن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواہ ابن ماجة وزاد احمد والترمذی وابوداؤد ومن حملہ فلیتوضأ وعن قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن واثلة بن الاسقع قال لما اسلمت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغتسل بماء وسدر واحلق عنک شعر الکفر رواہ ابونعیم وروی الطبرانی فی الکبیر عن قتادة ابی ھشام نحوہ ورجالہ ثقات (قالہ فی مجمع الزوائد) وعن نافع قال کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم امسک ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک رواہ البخاری۔

باب الحیض

وقول اللہ عزوجل ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض۔ عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض للجاریة البکر والثیب الثلاث واکثر مایکون عشرة ایام فاذا زاد فھی مستحاضة رواہ الدارقطنی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیض ثلاثة ایام واربعة وخمسة وستة وسبعة وثمانیة وتسعة وعشرة فاذا جاوزت العشرة فھی

مستحاضۃ رواہ ابن عدی و روی الدارقطنی عن عبد اللہ بن مسعود مثلہ موقوفا **وعن** واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض ثلاثۃ ایام واکثرہ عشرۃ ایام رواہ الدارقطنی **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحیض دون ثلاثۃ ایام ولاحیض فوق عشرۃ ایام رواہ ابن عدی **وعن** الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض ثلاث واکثرہ عشر واقل مابین الحیضتین خمسۃ عشر یوما رواہ ابن الجوزی **وقال** فی ردالمحتار وقد روی تقدیر الاقل والاکثر عن ستۃ من الصحابۃ بطرق متعددۃ ھی ترتفع الی الحسن کما بسط ذٰلک الکمال والعینی فی شرح الھدایۃ ولحصہ فی البحر **وعن** عثمان[1] بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال الحائض اذا جاوزت عشرۃ ایام فھی بمنزلۃ المستحاضۃ تغتسل وتصلی رواہ الدارقطنی قال البیھقی ھذا الاثر لابأس باسنادہ۔ **وعن** انس انہ قال ادنی الحیض ثلثۃ ایام رواہ الدارمی فی سننہ رجالہ رجال مسلم۔ **وعن** ام سلمۃ قالت کانت النفساء تقعد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین یوما رواہ ابوداؤد والترمذی **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت للنفساء اربعین یوما الا ان تری الطھر قبل ذٰلک رواہ الدارقطنی وابن ماجۃ **وعن** ابی الدرداء وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنظر النفساء اربعین یوما الا ان تری الطھر قبل ذٰلک فان بلغت اربعین یوما ولم ترا لطھر

---

[1] صحابی ۱۲

فلتغتسل وھی بمنزلۃ المستحاضۃ رواہ ابن عدی وابن عساکر وعن عائشۃ فی الحامل[1] تری الدم لا یمنعھا ذلک من الصلوۃ رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ رجالہ رجال الجماعۃ وعن علی قال ان اللہ رفع الحیض عن الحبلی وجعل الدم بما تغیض الارحام وعن ابن عباس قال ان اللہ رفع الدم عن الحبلی وجعلہ رزقا للولد رواھما ابن شاھین نقلھا صاحب الجوھر النقی وعن ابراھیم قال اذا رأت الحبلی الدم فلیست بحائض فلتصل ولتصم ولیأتھا زوجھا وتصنع ما تصنع الطاھر رواہ محمد فی الآثار وعن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ مولاۃ عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان النساء یبعثن الی عائشۃ بالدرجۃ فیھا الکرسف فیہ الصفرۃ من الحیض فتقول لا تعجلین حتی ترین القصۃ البیضاء ترید بذلک الطھر من الحیض رواہ مالک وعبدالرزاق باسناد صحیح وروی البخاری مثلہ تعلیقا وعن معاذۃ قالت سألت عائشۃ فقلت ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلاۃ فقالت احروریۃ انت قلت لست بحروریۃ ولکننی اسأل قالت کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاۃ متفق علیہ وعن عبداللہ بن سعد قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ فی الحامل تری الدم الخ لھذہ الآثار قال فی الھدایۃ والدم الذی تراہ الحامل ابتداء او حال ولادتھا قبل خروج الولد استحاضۃ وان کان ممتدا وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ حیض اعتبارا بالنفاس اذ ھما جمیعا من الرحم ولنا ان بالحبل ینسد فم الرحم کذا العادۃ والنفاس بعد انفتاحہ بخروج الولد ١٢

مايحل لي من امرأتي وهي حائض قال لك ما فوق الازار رواه ابوداؤد وابن ماجة واحمد وفي النيل في رواية ابي داؤد صدوقان وبقيته ثقات ورواه ابويعلي عن عمرو رجاله رجال الصحيح وعن عائشة قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكلانا جنب وكان يأمرني فاتزر فيباشرني وانا حائض وكان يخرج رأسه الي وهو معتكف فاغسله وانا حائض متفق عليه وعن زيد بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مايحل لي من امرأتي وهي حائض فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشد عليها ازارها ثم شأنك باعلاها رواه مالك والدارمي مرسلا وعن عائشة قالت كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في رواه مسلم وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه وعنها قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقلت اني حائض فقال ان حيضتك ليست في يدك رواه مسلم

له قوله ما فوق الازار وحده الفقهاء بما بين السرة والركبة عملا بالعرف الغالب كذا في فتح الباري ١٢ــ ٢ه قوله فاتزر فيباشرني الخ والمعنى فاعقد الازار في وسطي وهذا يدل على جواز الاستمتاع بما فوق الازار دون ما تحته وبه قال ابوحنيفة ومالك والشافعي في قوله الجديد ولعل قوله عليه الصلاة والسلام اصنعوا كل شئ الا النكاح كان رخصة وفعله عزيمة تعليما للامة فانه احوط فان من يرتع حول الحمى يوشك ان يقع فيه كذا في المرقات

وعن میمونۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضہ علیّ وبعضہ علیہ وانا حائض متفق علیہ وعن عائشۃ انہا کانت تنام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لحاف وھی حائض رواہ سعید بن منصور۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا او امرأۃ فی دبرھا او کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وفی روایتہما فصدقہ بما یقول فقد کفر۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی۔ وقال اکثر العلماء لاشئ علیہ سوی الاستغفار وھو قول اصحابنا ایضا ثم ان الذین ذھبوا الی عدم وجوب الصدقۃ اجابوا ان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یتصدق محمول علی الاستحباب ان شاء تصدق والا لا قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری وکذا فی العالمگیریہ وقال فی بذل المجہود اختلفوا فی وجوب الکفارۃ فی اتیان الحائض فقال مالک وابوحنیفۃ والشافعی لایجب علیہ شئی بل یستحب ان یتصدق ان وطئی فی اول الحیض بدینار وفی آخرہ بنصف دینار ویستغفر اللہ تعالیٰ۔

باب المستحاضۃ

عن ام سلمۃ قالت ان امرأۃ کانت تہراق الدم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاستفتت لها ام سلمة النبی صلی الله علیه وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی
والایام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترك
الصلاة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب
ثم لتصل رواه مالك والشافعی واحمد وابو داؤد وابن ماجة والدارقطنی
والبیهقی والدارمی وروی النسائی معناه وقال النووی اسناد ابی داؤد
علی شرطهما وعن هشام بن عروة عن ابیه قال لیس علی المستحاضة ان
تغتسل الا غسلا واحدا ثم تتوضأ بعد ذلك للصلوة رواه محمد عن مالك
فی الموطا وروی الطبرانی عن سودة بنت زمعة نحوه مرفوعا وکذا عبد الرزاق
والطحاوی وسعید بن منصور عن عائشة موقوفا وعن عائشة قالت سئل
رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المستحاضة قال تدع الصلوة ایامها
ثم تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضأ عند کل صلوة رواه ابن حبان فی صحیحه
باسناد صحیح وعنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لفاطمة بنت ابی
جبیش توضئی لوقت کل صلاة رواه امامنا ابو حنیفة وروی محمد مثله
فی الاصل وفی روایة للبخاری والترمذی ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال للمستحاضة ثم توضئی لکل صلوة حتی یجیئی ذلك الوقت وعن
ابی سلمة ان ام حبیبة بنت جحش کانت تهراق الدم وانها سألت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فامرها ان تغتسل عند کل صلوة وتصلی رواه سعید
بن منصور وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لابن ماجة ثم اغتسلی وتوضئی
لکل صلوة وفی روایة لمسلم عن عائشة نحوه وعن عائشة ان ام حبیبة کانت
تستحاض فتمکث السنین وانها کانت تدخل المرکن حتی یعلوا الدم
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیست بالحیضة انما هو عرق وکانت

تغتسل لكل صلوة رواه سعيد بن منصور و روى الطحاوى وعبد الرزاق نحوه وقال فقهاءنا نيستفاد من هذه الاحاديث ان المعتادة ترد لعادتها وتغتسل غسلا واحدا اذا مضت ايام اقرائها ثم تتوضأ لوقت كل صلوة وتصلى الى الوقت الآخر وان سال دمها واما المعتادة التى استمر دمها واشتبه عليها كل من عدد ايام الحيض والمكان فتتحرى ومضت على ما استقر رأيها عليه وان لم يكن لها رأى لا يحكم بشئ من الحيض والطهر على التعيين بل تاخذ بالاحوط فتغتسل لكل صلواة وان اشتبه عليها البعض فان ترددت بين الطهر وبين دخول الحيض صلت بالوضوء لوقت كل صلوة وان ترددت بين الطهر وبين الخروج من الحيض اغتسلت لوقت كل صلوة وعن ابن عباس قال المستحاضة لا بأس ان يجامعها زوجها رواه عبد الرزاق وفى رواية ابوداؤد والبيهقى عن عكرمة عن حمنة بنت جحش انها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها وسكت ابوداؤد عنه وقال النووى اسناده حسن ۔

كتاب الصلوٰة

وقول الله عز وجل اقيموا الصلوة وقوله واقم الصلوة ان الصلوة تنهٰى عن الفحشاء والمنكر وقوله وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها وقوله انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة وقوله والذين هم على صلاتهم يحافظون اولٓئك فى جنات مكرمون وقوله وانها لكبيرة الا على الخاشعين الذين يظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم اليه راجعون وقوله رب اجعلنى مقيم الصلوٰة ومن ذريتى وقوله فخلف

من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا وقوله ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى يراؤن الناس. عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم ان الصلوة حق واجب دخل الجنة رواه احمد والحاكم فی المستدرك وعن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الشيطان ذعرا من المؤمن ما حافظ على الصلوات الخمس فاذا ضيعهن تجرأ عليه واوقعه فی العظائم وطمع فيه رواه ابونعيم وابوبكر محمد بن الحسين البخاری فی اماليه والرافعی. وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام العبد فی صلاته ذر البر على رأسه حتی یرکع فاذا رکع علته رحمة الله حتی یسجد والساجد یسجد علی قدمی الله فلیسأل ولیرغب رواه سعید بن منصور مرسلا وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المصلی لیقرع باب الملك وانه من یدوم قرع الباب یوشك ان یفتح له رواه الدیلمی وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا خمسکم وصوموا شهرکم وادوا زکاة اموالکم واطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم رواه احمد والترمذی وعن عبدالله بن عمرو بن العاص عن النبی صلى الله عليه وسلم انه ذکر الصلوة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نورا وبرهانا ونجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم تکن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف رواه احمد والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان. وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل نور فی قلبه فمن شاء منکم فلینور قلبه رواه الدیلمی وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان اللہ تعالی ملکاینادی عند کل صلوۃ یابنی اٰدم قوموا الی نیرانکم التی اوقدتموھا علی انفسکم فاطفئوھا بالصلوۃ رواہ الضیاء والطبرانی فی الکبیر وعن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمصلی ثلاث خصال یتناثر البر من عنان السماء الی مفرق رأسہ وتحف بہ الملائکۃ من لدن قدمیہ الی عنان السماء وینادیہ مناد لویعلم المصلی من یناجی ما انفتل رواہ محمد بن نصر فی الصلوۃ مرسلا وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول مایحاسب بہ العبد صلاتہ فان صلحت صلح سائر عملہ وان فسدت فسد سائر عملہ ثم یقول انظروا ھل لعبدی من نافلۃ فان کانت لہ نافلۃ اتم بہا الفریضۃ ثم الفرائض کذلک لعائدۃ اللہ ورحمتہ رواہ ابن عساکر وھو حسن وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنبت الکبائر رواہ مسلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم لوان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ھل یبقی من درنہ شئ قالوا لایبقی من درنہ شئ قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا متفق علیہ وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ تعالی واقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیآت فقال الرجل یارسول اللہ ألی ھذا قال لجمیع امتی کلھم وفی روایۃ لمن عمل بہا من امتی متفق علیہ وعنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انی عالجت امرأۃ فی

اقصى المدينة وانى اصبت منها مادون ان امسها فانا هذا فاقض فى
ماشئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت على نفسك قال ولم
يرد النبى صلى الله عليه وسلم عليه شيأ وقام الرجل فانطلق فاتبعه
النبى صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلا عليه هذه الآية واقم
الصلوٰة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيأت
ذٰلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يانبى الله هذا له خاصة
فقال بل للناس كافة رواه مسلم وعن انس قال جاء رجل
فقال يارسول الله انى اصبت حدا فاقمه علىّ قال ولم يسأله عنه
وحضرت الصلاة فصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى
النبى صلى الله عليه وسلم الصلوٰة قام الرجل فقال يارسول الله انى
اصبت حدا فاقم فىّ كتاب الله قال اليس قد صليت معنا قال نعم
قال فان الله قد غفر لك ذنبك اوحدك متفق عليه وعن ابى ذر
ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فاخذ
بغصنين من شجرة قال فجعل ذلك الورق يتهافت قال فقال ياابا ذر
قلت لبيك يارسول الله قال ان العبد المسلم ليصلى الصلوٰة يريد بها
وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة
رواه احمد وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان المسلم ليصلى وخطاياه مرفوعة على رأسه فكلما سجد تحاتت فيفرغ
عنه حين يفرغ من صلاته وقد تحاتت خطاياه رواه الطبرانى
فى الكبير والبيهقى فى شعب الايمان وعن عثمان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوئه ثم دخل

فی صلاته فاتم صلاته خرج من صلاته كما يخرج من بطن امه من الذنوب رواه ابن عساكر وعن زيد بن خالد الجهنی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی سجدتين لا يسهو فيهما غفر الله له ما تقدم من ذنبه رواه احمد وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالیٰ من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له علی الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له علی الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه رواه احمد وابوداؤد وروی مالك والنسائی نحوه وعن ابن مسعود قال سألت النبی صلی الله عليه وسلم ای الاعمال احب الی الله قال الصلوٰة لوقتها قلت ثم ای قال برالوالدين قلت ثم ای قال الجهاد فی سبيل الله قال حدثنی بهن ولو استزدته لزادنی متفق عليه وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ترك الصلوٰة لقی الله تعالیٰ وهو عليه غضبان رواه الطبرانی فی الكبير۔ وعن ابی الدرداء قال اوصانی خليلی ان لا تشرك بالله شيأ وان قطعت وحرقت ولا تترك صلاة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر رواه ابن ماجة وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بين الايمان والكفر ترك الصلاة رواه الترمذی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ليس بين العبد والشرك الا ترك الصلوٰة فان تركها فقد اشرك رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم

من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر جهاراً رواه الطبرانی فی الاوسط وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة۔ وعن عبد الله بن شقيق قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لايرون شيأً من الاعمال تركه كفر غير الصلاة رواه الترمذی وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم فی المضاجع رواه ابوداؤد۔

باب المواقيت

وقول الله عز وجل ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقوله واقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من الليل وقوله اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا وقوله وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن آنائ الليل فسبح واطراف النهار لعلك ترضٰى وقوله فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشيا وحين تظهرون عن همام قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال حدثنی رجل منهم ان رجلا اتى النبی صلى الله عليه وسلم فسأله عن مواقيت الصلوٰة فامره ان يشهد الصلوٰة معه فصلى الصبح فعجل ثم صلى الظهر فعجل ثم صلى العصر فعجل ثم صلى المغرب فعجل ثم صلى العشاء فعجل ثم صلى الصلوات كلها من الغد فاخر ثم قال للرجل ما بين صلاتی فی هٰذين الوقتين

وقت کله رواہ الطحاوی۔ وعن ابی جریج عن سلیمان بن موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظھر حین تمیل الشمس رواہ عبد الرزاق مرسلا وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للصلوٰۃ اولاً وآخرا وان اول وقت الظھر حین تزول الشمس وآخر وقتھا حین یدخل وقت العصر رواہ الترمذی واحمد وعن عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی ھریرۃ انہ سألہ عن وقت الصلوٰۃ فقال ابو ھریرۃ انا اخبرک صل[1] الظھر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک رواہ مالک باسناد صحیح وروی عبد الرزاق نحوہ موقوفا وروی عنہ مرفوعا فی التمھید فثبت بظاھر ھذا الحدیث ان اداء الظھر حین صار الظل مثلاً یجوز ویبقی وقت الظھر بعد المثل ایضا وفی روایۃ للبخاری مرفوعا فقال لہ ابرد حتی ساوی الظل التلول احتجوا لابی حنیفۃ بھذا الحدیث امر فیہ بابراد الظھر حتی ساوی الظل التلول ولا یحصل ذلک الابراد الا اذا بلغ ظل کل شئ مثلیہ وعن جابر صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صار ظل کل شئ مثلیہ رواہ ابن ابی شیبۃ بسند لا بأس بہ وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین

---

[1] قولہ صل الظھر اذا کان ظلک مثلک و ز حسن ما فی السراج عن شیخ الاسلام ان الاحتیاط ان لا یوخر الظھر الی المثل وان لا یصلی العصر حتی یبلغ المثلین لیکون مؤدیا للصلاتین فی وقتھما بالاجماع کذا فی رد المحتار ۱۲۔

صلاة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لى الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من صلاة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون من صلاة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم من حقكم شيأ قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلى اعطيه من شئت رواه البخارى واستدل به علماءنا تقوية لقول امامنا ابى حنيفة رحمه الله تعالى ان اول العصر بصيرورة ظل كل شئ مثليه اذ لا يتصور ان يكون النصارى اكثر عملا من هذه الامة الا باعتبار هذه المدة وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت صلوة العصر ما لم تصفر الشمس ويسقط قرنها الاول رواه مسلم وفى رواية وقت العصر ما لم تغرب الشمس وقال العلامة العينى فى حديث من ادرك ركعة الخ انه قد تواترت الآثار عن النبى صلى الله عليه وسلم بالنهى عن الصلوٰة عند طلوع الشمس وغروبها ما لم تتواتر باباحة الصلوٰة عند ذلك فدل ذلك على ان ما كان فيه الاباحة كان كلاهما منسوخا[1] بما كان فيه التواتر بالنهى ويؤيده

---

[1] قوله منسوخا فان قلت ما حقيقة النسخ فى هذا والذى تذكره احتمال وهل

ما وقع فی روایۃ مسلم صل الصلوٰۃ لوقتہا واختارہ صاحب رد المحتار وقال الامام الحافظ الطحاوی فی تاویل حدیثی من ادرک رکعۃ الخ انہ یحتمل ان یکون معنی الادراک فی الصبیان الذین یدرکون یعنی یبلغون قبل طلوع الشمس والحیض اللاتی یطہرن والنصاری الذین یسلمون لانہ لما ذکر فی ھذا الادراک ولم یذکر الصلوٰۃ فیکون ھؤلاء الذین سمیناھم ومن اشبہھم مدرکین لھذہ الصلوٰۃ فیجب علیہم قضاءھا وان کان الذی بقی علیھم من وقتہا اقل من المقدار الذی یصلونہا فیہ وعن

یثبت النسخ بالاحتمال قلت حقیقۃ النسخ ھنا انہ اجتمع فی ھذا الموضع محرم ومبیح وقد تواترت الاخبار والآثار فی باب المحرم مالم تتواتر فی باب المبیح وقد عرف من القاعدۃ ان المحرم والمبیح اذا اجتمعا یکون العمل للمحرم ویکون المبیح منسوخا وذلک لان الناسخ ھو المتأخر ولاشک ان الحرمۃ متأخرۃ عن الاباحۃ لان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ والتحریم عارض ولایجوز العکس لانہ یلزم النسخ مرتین قال العینی فافہم فانہ کلام دقیق قد لاح لی من الانوار الالھیۃ فان قلت انما ورد النھی المذکور عن الصلوٰۃ فی التطوع خاصۃ ولیس بنھی عن قضاء الفرائض قلت دل حدیث عمران بن حصین الذی اخرجہ البخاری ومسلم وغیرھما علی ان الصلوٰۃ الفائتۃ قد دخلت فی النھی عن الصلوٰۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا وعن عمران انہ قال سرینا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ او قال فی سریۃ فلما کان آخر السحر عرسنا فما استیقظنا حتی ایقظنا حر الشمس الحدیث وفیہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر صلوٰۃ الصبح حتی فاتت عنہم الی ان ارتفعت الشمس ولم یصلہا قبل الارتفاع فدل ذلک النھی عام یشتمل الفرائض والنوافل

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت المغرب
حین تغرب الشمس وان آخر وقتہا حین یغیب الافق رواہ الترمذی
واحمد وفی روایۃ للطبرانی ثم اذن للمغرب حین غربت الشمس فاخرھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کاد یغیب بیاض النہار وھو الشفق
فیما یُری وقال الہیثمی اسنادہ حسن وعن جابر بن عبد اللہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا وجبت الشمس
رواہ الطحاوی وعن سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی المغرب مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توارت بالحجاب رواہ الطحاوی
وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقتُ
المغربِ مالم یسقط ثور الشفق رواہ مسلم وفی روایۃ عن انس انہ قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم متی اصلی العشاء فقال صلی اللہ علیہ وسلم
حین اسود الافق وفی روایۃ لابی داؤد مرفوعا ویصلی العشاء حین[۱]
یسود الافق وصححہ ابن خزیمۃ وغیرہ وعن ابی ھریرۃ قال قال

والتخصیص بالتطوع ترجیح بلا مرجح کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[۱] قولہ حین یسود الافق قال فی الاختیار الشفق البیاض وھو مذھب الصدیق
ومعاذ بن جبل وعائشۃ رضی اللہ عنہم قلت ورواہ عبد الرزاق عن ابی ھریرۃ
وعن عمر بن عبد العزیز ولم یرو البیہقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر وتمامہ
فیہ واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا یخرج وقت المغرب بالشک کما فی الھدایۃ
وغیرھا قال العلامۃ قاسم فثبت ان قول الامام ھو الاصح ومشی علیہ فی البحر
ولکن تعامل الناس الیوم فی عامۃ البلاد علی قولہما وقد ایدہ فی النھر تبعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت العشاء حین یغیب الافق
رواہ الترمذی واحمد وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال وقت العشاء اذا املأ الليل بطن کل واد رواہ الطبرانی
فی الاوسط وعنہا انہا قالت اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ
حتی ذہب عامۃ[1] اللیل وحتی نام اہل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ
لوقتہا لولا ان اشق علی امتی رواہ الطحاوی والنسائی ومسلم وعن نافع بن
جبیر قال کتب عمر الی ابی موسی وصل العشاء ای اللیل شئت ولا تغفلہا
رواہ الطحاوی ورجالہ ثقات وعن عبید بن جریج انہ قال لابی ہریرۃ
ما افراط صلوۃ العشاء قال طلوع الفجر رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فجران

للنقایۃ والوقایۃ والدرر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواہب
وشرحہ البرہان وغیرہم مصرحین بان علیہ الفتوی وفی السراج
قولہما اوسع وقولہ احوط کذا فی رد المحتار ۔۱۲

[1] قولہ عامۃ اللیل وتکلم الطحاوی فی شرح الآثار ہہنا کلاما حسنا ملخصہ
انہ قال یظہر من مجموع الاحادیث ان آخر وقت العشاء حین یطلع الفجر وذلک
ان ابن عباس وابا موسی الاشعری وابا سعید الخدری رضی اللہ عنہم رووا ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرہا الی ثلث اللیل وروی ابوہریرۃ وانس
رضی اللہ عنہما انہ اخرہا حین انتصف اللیل وروی ابن عمر رضی اللہ عنہ
انہ اخرہا حین ذہب ثلثا اللیل وروت عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اعتم
بہا حتی ذہب عامۃ اللیل وکل ہذہ الروایات فی الصحیح قال فثبت بذلک

فاما الذی یکون کذنب السرحان فلا یحل الصلوٰة ولا یحرم الطعام واما الذی یذهب مستطیلا فی الافق فانه یحل الصلوٰة ویحرم الطعام رواه الحاکم فی المستدرک وفی روایة لمسلم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتها حین تطلع الشمس رواه احمد والترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوتر بلیل رواه احمد وابو یعلی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم زادنی ربی صلوٰة وهی الوتر وقتها ما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه احمد وعن عائشة قالت من کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول اللیل واوسطه واٰخره وانتهی وتره الی السحر متفق علیه وعن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب کل صلوٰة اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر رواه الترمذی وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم۔

باب تاخیر الصلوات وتعجیلها

عن خالد بن دینار صلی بنا امیرنا الجمعة ثم قال لانس کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الظهر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوٰة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰة رواه البخاری وعن انس بن مالک وابی مسعود ان رسول الله

ان اللیل کله وقت له قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجلها فی الشتاء ویؤخرها فی الصیف رواہ الطحاوی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلوٰۃ واذا کان البرد عجل رواہ النسائی ورجالہ ثقات من رجال الصحیح وقال علی القاری بھذا یجمع بین الاخبار المتعارضۃ الظاهر فی الظهر انه کان یعجلها وانه کان یؤخرها واما ما وقع فیها من التعجیل حتی عند شدۃ الحر فقال البیهقی انه منسوخ وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابی سعید بالظهر فان شدۃ الحر من فیح جهنم واشتکت النار الی ربها فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لها بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمهریر متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری فاشتد ما تجدون من الحر فمن سمومها واشد ما تجدون من البرد فمن زمهریرها۔ وعن ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الیوم الحار فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جهنم رواہ الطحاوی وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظهر بالهجیر ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جهنم فابردوا بالصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فاخبر المغیرۃ فی حدیثه هذا ان امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابراد بالظهر بعد ان کان یصلیها فی الحر فثبت بذلک نسخ تعجیل الظهر فی شدۃ الحر ووجب استعمال الابراد فی شدۃ الحر وعن ابی ذر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن فقال له ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد

ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول فقال النبي صلى الله
عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم رواه البخاری وعنه قال
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی منزل فاذن بلال فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مَهْ يا بلال ثم اراد ان يؤذن فقال مَهْ يا بلال ثم
اراد ان يؤذن فقال مَهْ يا بلال حتى رأينا فیٔ التلول ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا بالصلوٰة اذا
اشتد الحر رواه الطحاوی وروی الترمذی نحوه وقال معنى من ذهب
الى تاخير الظهر فی شدة الحر هو اولى واشبه بالاتباع واما ما ذهب
اليه الشافعی ان الرخصة لمن ينتاب من البعد وللمشقة على الناس
فان فی حديث ابی ذر ما يدل على خلاف ما قال الشافعی فلو كان الامر
على ما ذهب اليه الشافعی لم يكن للابراد فی ذٰلك الوقت معنى لاجتماعهم
فی السفر وكانوا لايحتاجون ان ينتابوا من البعد وعن عبد الواحد
بن نافع قال دخلت مسجد الكوفة فاذن مؤذن بالعصر وشيخ جالس
فلامه وقال ان ابی اخبرنی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر
بتاخير هذه الصلاة فسألت عنه فقالوا هذا عبد الله بن رافع بن خديج
رواه الدارقطنی والبيهقی وعن عبد الرحمٰن بن علی بن شيبان عن
ابيه عن جده قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة
فكان يؤخر العصر ما دامت الشمس بيضاء نقية رواه ابوداؤد وابن ماجة.
وعن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلا
للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه احمد والترمذی واسناده
صحيح رجاله على شرط الصحيح - وعن زياد بن عبد الله النخعی قال

کنا جلوسا مع علی رضی اللہ عنہ فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال الصلوٰۃ
فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذلک فقال علی ھذا الکلب یعلمنا
الصلوٰۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا
فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراآھا رواہ الحاکم وقال
صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وروی الدارقطنی مثلہ وعن عکرمۃ قال
کنا مع ابی ھریرۃ فی جنازۃ فلم یصل العصر وسکت حتی راجعناہ مرارا
فلم یصل العصر حتی رأینا الشمس علی رأس اطول جبل بالمدینۃ رواہ
الطحاوی۔ وعن حماد عن ابراھیم النخعی قال ادرکت اصحاب
ابن مسعود یصلون العصر فی اخر وقتھا رواہ محمد فی کتاب الحجج۔
وعن ابی قلابۃ قال انما سمیت العصر لتعصر رواہ الطحاوی وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلاۃ المنافق یجلس
یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر
اربعا لایذکر اللہ فیھا الا قلیلا رواہ مسلم وعن بریدۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکروا بالصلوۃ یوم الغیم فانہ من
ترک صلوٰۃ العصر حبط عملہ رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان
وعن مرثد بن عبد اللہ قال قدم علینا ابو ایوب غازیا وعقبۃ بن
عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیہ ابو ایوب فقال ما ھذہ
الصلوٰۃ یا عقبۃ قال شغلنا قال اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لاتزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ ما لم یؤخروا المغرب الی
ان تشتبک النجوم رواہ ابوداؤد وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوا صلوٰۃ المغرب مع سقوط الشمس بادروا بھا

طلوع النجم رواه الطبرانی فی الکبیر وعنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع النجم رواه احمد والدارقطنی
وعنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صلوا المغرب حین
فطر الصائم مبادرة طلوع النجم رواه ابن ابی شیبة وعن رافع بن خدیج
قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فینصرف احدنا
وانه لیبصر مواقع نبله متفق علیه وعن عبد العزیز بن رفیع قال قال
رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عجلوا صلوة النهار فی یوم غیم واخروا المغرب
رواه ابوداؤد فی مراسیله قال العزیزی اسناده قوی مع ارساله وحسنه
فی الجامع الصغیر بالرمز وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یؤخروا العشاء الی ثلث
اللیل او نصفه رواه احمد والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی حسن
صحیح وعن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین
ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیه وعن النعمان بن بشیر
قال انا اعلم بوقت هذه الصلاة صلاة العشاء الآخرة کان رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة رواه ابوداؤد والدارمی
وعن عبد اللّٰه بن عمر قال مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم صلاة العشاء الآخرة فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل
او بعده فلا ندری اشیء شغله فی اهله او غیر ذٰلک فقال حین خرج
انکم لتنتظرون صلاة ماینتظرها اهل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی
امتی لصلیت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة وصلی
رواه مسلم وعن جابر بن سمرة قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

يصلي الصلوات نحوا من صلاتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلاتكم شيأ وكان يخفف الصلوٰة رواه مسلم۔ وعن ابي سعيد قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلاة ما انتظرتم الصلاة ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوٰة الى شطر الليل رواه ابوداؤد والنسائي وعن عمرو بن دينار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن صلوٰة العشاء حتى يفوته وقتها فلا نامت عينه رواه ابن عساكر مرسلا وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الترمذي وابوداؤد والدارمي وليس عند النسائي فانه اعظم للاجر وقال الترمذي حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نوروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الطبراني في الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسفروا بالفجر يغفر لكم رواه الديلمي وعن ابي بكر الصديق عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال اصبحوا بالصبح فانه خير لكم رواه الطبراني في الكبير وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نور بالفجر نور الله في قبره وقلبه وقبل صلاته رواه الديلمي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتزال امتي على الفطرة ما اسفروا بصلوٰة الفجر رواه البزار والطبراني في الاوسط وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسفر وا بصلوۃ الصبح حتی یری القوم مواقع نبلہم رواہ الطیالسی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالصبح بقدر ما یبصر القوم مواقع نبلہم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر الفجر کاسمہا رواہ الطحاوی بسند صحیح۔ وعن ابراھیم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شئی ما اجتمعوا علی التنویر رواہ الطحاوی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتہا الا صلاتین صلاۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا بغلس رواہ مسلم وعن ابی اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن یزید یقول حج عبد اللہ فامرنی علقمۃ ان الزمہ فلما کانت لیلۃ مزدلفۃ وطلع الفجر قال اقم فقلت یا ابا عبد الرحمن ان ھذہ لساعۃ ما رأیتک تصلی فیہا قط فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی ھذہ یعنی ھذہ الصلوۃ الا ھذہ الساعۃ فی ھذا المکان من ھذا الیوم قال عبد اللہ ھما صلاتان تحولان عن وقتہما صلوۃ المغرب بعد ما یاتی الناس من مزدلفۃ وصلوۃ الغداۃ حین ینزغ الفجر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذلک رواہ الطحاوی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیہ وعن غضیف بن الحرث قال قلت لعائشۃ ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابۃ

فی اول اللیل ام فی آخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخرہ
قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یوتر اول اللیل
ام فی آخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ قلت اللہ اکبر
الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یجهر بالقراءۃ ام یخفت
قالت ربما جهر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل
فی الامر سعۃ رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الفصل الاخیر وعن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من
آخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلاۃ
آخر اللیل مشهودۃ وذلک افضل رواہ مسلم واحمد وعن الولید بن العیزار
قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب هذہ الدار واشار
الی دار عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل
احب الی اللہ تعالی قال الصلوٰۃ علی وقتها وبر الوالدین والجهاد فی
سبیل اللہ عز وجل رواہ النسائی وعن علی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا علی ثلاث لا تؤخرها الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا
حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا رواہ الترمذی وعن عائشۃ
رضی اللہ عنها قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ لوقتها
الآخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالی رواہ الترمذی وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک
امراء یمیتون الصلاۃ او یؤخرونها عن وقتها قلت فما
تأمرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتها فان ادرکتها معهم فصل
فانها لک نافلۃ رواہ مسلم وقال العلامۃ العینی

حدیث من ادرك رکعۃ منسوخ[۱] وعن عبادۃ بن الصامت قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء یشغلہم
اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا فقال
رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم رواہ ابوداؤد وعن نافع ان ابن عمر
کان یقول من صلی صلوٰۃ المغرب او الصبح ثم ادرکہما فلا یعید لہما غیر ما قد
صلاہما رواہ مالك وروی الدارقطنی عن ابن عمر نحوہ مرفوعا وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی[۲] صلاۃ او نام عنہا فکفارتہا
ان یصلیہا اذا ذکرہا وفی روایۃ لاکفارۃ لہا الا ذلك متفق علیہ وعن
ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط
فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلاۃ او نام عنہا فلیصلہا اذا ذکرہا
فان اللہ تعالی قال واقم الصلاۃ لذکری رواہ مسلم وعن ابی سعید
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل

---

[۱] قولہ منسوخ مضی تحقیقہ فی باب المواقیت ۱۲

[۲] قولہ من نسی صلاۃ او نام عنہا فکفارتہا ان یصلیہا اذا ذکرہا احتج بہ الشافعی
علی جواز قضاء الفوائت فی الوقت المنہی عن الصلوٰۃ فیہ وعندنا کرہ تحریما
صلوٰۃ مطلقا ولو قضاء او واجبۃ او نفلا فی ہذہ الاوقات المنہیۃ لانہ
لیس بلازم ان یصلی فی اول حال الذکر غایۃ ما فی الباب ان ذکرہ سبب
لوجوب القضاء فاذا ذکرہا فی الوقت المنہی واخرہا الی ان یخرج ذلك
وصلی یکون عاملا بالحدیثین احدہما ہذا والآخر حدیث النہی فی الوقت
المنہی عنہ اخذ تر من عمدۃ القاری ویؤیدہ حدیث التعریس الذی یأتی بعدہ ۱۲

اذا ذکرہ واذا استیقظ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من اخر اللیل عرس وقال لبلال اکلأ لنا الصبح فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلأ بلال ما قدر لہ ثم استند الی راحلتہ وھو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتھم الشمس ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال بلال یا رسول اللہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسك قال اقتادوا فبعثوا رواحلھم فاقتادوا شیأ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام الصلاة فصلی بھم الصبح ثم قال حین قضی الصلوٰة من نسی صلوٰة فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ عز وجل یقول اقم الصلوٰة لذکری رواہ مالك ومسلم وقال علماءنا ان اقتیادھم وخروجھم من ذلك الوادی کان لانہ انتبہ حین طلوع الشمس ومن السنة ان لا یصلی عند طلوعھا ولا عند غروبھا فلا یجوز اداء الفائتة فی الساعات التی نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰة فیھا وخص الذکر بالذکر فی غیر ھذہ الاوقات وعن شعبة قال سألت الحکم وحمادا عن الرجل ینام عن الصلوٰة فیستیقظ وقد طلع من الشمس شئ قالا لا یصلی حتی تنبسط الشمس رواہ الطحاوی وعن ابن عمر[۱] قال قال

---

[۱] قولہ وعن ابن عمر الخ ھذہ الاحادیث بیان الاحکام المتعلقة بقضاء الصلوات الفائتة لصاحب الترتیب ولابن الھمام فی فتح القدیر وصاحب البحر الرائق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ فلم یذکرھا الا وھو مع الامام فسلم من صلاتہ فاذا فرغ من صلاتہ فلیعد التی نسی ثم لیعد التی صلی مع الامام رواہ الدارقطنی والبیہقی وروی الطبرانی والخطیب نحوہ وعن حبیب وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب ونسی العصر فقال لاصحابہ ھل رأیتمونی صلیت العصر قالوا لا یا رسول اللہ ما صلیتہا فامر المؤذن فاذن ثم اقام فصلی العصر ونقض الاولی ثم صلی المغرب رواہ احمد والطبرانی وابونعیم وعن جابر ان عمر بن الخطاب یوم الخندق جعل یسب کفار قریش وقال یا رسول اللہ ماکدت اصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ ما صلیتہا فنزلنا الی بطحان فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوضأنا فصلی العصر بعد ما غربت الشمس وصلی بعدھا المغرب رواہ البخاری ومسلم وعن ابراھیم فی رجل نسی الظہر فذکرھا وھو فی العصر قال ینصرف فیصلی الظہر ثم یصلی العصر رواہ الطحاوی وعن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلا وقال علی القاری یعنی قبل فرض الصبح اذا کان صاحب ترتیب ان امکن والا فبعدہ ولو آخر العمر وعن ابی عبیدۃ عن ابیہ عبد اللہ بن مسعود

فی شرح المنار کلام طویل علی ما ذھب الیہ اصحابنا من اشتراط اداء القضاء قبل الاداء لصحۃ الاداء من شاء فلیراجع الیہما ۱۲ ۔

قال ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ما شاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظھر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء رواہ الترمذی والنسائی وروی ابن حبان والبزار نحوہ وقال علماءنا بھذہ الاحادیث احتج اصحابنا فی فرضیۃ الترتیب بین الوقتیات والفوائت وبین الفوائت بعضھا ببعض۔

باب فضائل الصلوٰة

وقول اللہ عز وجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی عن عمارة بن رویبة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر رواہ مسلم۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی البردین دخل الجنة متفق علیہ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنھار ویجتمعون فی صلاة الفجر وصلاة العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر[1]

---

[1] قولہ ولو یعلمون ما فی التھجیر الخ لایقال الامر بالابراد ینافی الامر بالتھجیر لان الابراد

لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما فى العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا متفق عليه
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس صلوٰة أثقل
على المنافقين من الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا
متفق عليه وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى العشاء فى جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح
فى جماعة فكانما صلى الليل كله رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لايغلبنكم الاعراب على اسم صلاتكم المغرب
قال وتقول الاعراب هى العشاء وقال لايغلبنكم الاعراب على اسم
صلاتكم العشاء فانها فى كتاب الله العشاء فانها تعتم بحلاب الابل رواه
مسلم. وعن جندب القسرى قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى صلاة الصبح فهو فى ذمة الله فلا يطلبنكم الله من ذمته
بشئ فانه من يطلبه من ذمته بشئ يدركه ثم يكبه على وجهه فى
نار جهنم رواه مسلم وفى بعض نسخ المصابيح القشيرى بدل القسرى
وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله تعالى ان
قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار
رواه الترمذى. وعن سلمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من غدا الى صلوٰة الصبح غدا براية الايمان ومن غدا الى
السوق غدا براية ابليس رواه ابن ماجة وعن ابى بكر بن سليمان
بن ابى حثمة ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابى حثمة

تاخير قليل لايخرج بذلك عن التهجير فان الهاجرة تطلق على الوقت الى ان يقرب العصر كذا فى المرقات ۱۲

فی صلوٰة الصبح وان عمر غدا الی السوق وکان منزل سلیمان بین السوق والمسجد فمر عمر علی ام سلیمان الشفاء فقال لم ار سلیمان فی الصبح فقالت بات یصلی فغلبته عیناه فقال عمر لان اشهد صلوٰة الصبح احب الی من ان اقوم لیلة رواه مالک وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال افضل الصلوٰة عند الله تعالی صلوٰة الصبح یوم الجمعة فی جماعة رواه ابو نعیم فی الحلیة والبیهقی فی شعب الایمان وعن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة الهجیر من صلوٰة اللیل رواه ابن نصر والطبرانی فی الکبیر وعن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰة الوسطیٰ صلاة العصر ملأ الله بیوتهم وقبورهم نارا متفق علیه وعنه رضی الله عنه قال قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوٰة العصر حتی کربت الشمس ان تغیب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللّٰهم املأ قلوب الذین شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ نارا واملأ بیوتهم نارا واملأ قبورهم نارا قال علی کنا نری انها صلوٰة الفجر رواه الطحاوی. وعن ابن مسعود وسمرة بن جندب قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الوسطیٰ صلاة العصر رواه الترمذی وعن ابی هریرة انه اقبل حتی نزل دمشق علی آل ابی کلثم الدوسی فاتی المسجد فجلس فی غربیه فتذاکروا الصلوٰة الوسطیٰ فاختلفوا فیها فقال اختلفنا فیها کما اختلفتم ونحن بفناء بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وفینا الرجل الصالح ابو هاشم بن عتبة بن ربیعة بن عبد شمس فقال انا اعلم لکم ذلک فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان

جریا علیه فاستاذن فدخل ثم خرج الینا فاخبرنا انها صلوٰۃ العصر رواہ الطحاوی وعن عبد الرحمن بن لبیبۃ الطائفی انہ سأل ابا ھریرۃ عن الصلوٰۃ الوسطیٰ فقال سأقرأ علیک القرآن حتی تعرفہا الیس یقول اللہ عزوجل فی کتابہ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الظہر الی غسق اللیل المغرب ومن بعد صلوٰۃ العشاء ثلث عورات لکم العتمۃ ویقول ان قرآن الفجر کان مشھودا الصبح ثم قال حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین ھی العصر ھی العصر رواہ الطحاوی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یفوتہ صلوٰۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ متفق علیہ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ رواہ البخاری وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتموا بھذہ الصلوٰۃ فانکم قد فضلتم بھا علی سائر الامم ولم تصلہا امۃ قبلکم رواہ ابوداؤد وعن امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ فقد اخذ حظہ من لیلۃ القدر رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

باب الاذان

وقول اللہ عزوجل واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوا ولعبا ذٰلک بانہم قوم لا یعقلون وقولہ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ۔ عن ابن عمر قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون للصلوٰۃ ولیس ینادی بھا احد فتکلموا

يوما فی ذلك فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم قرنا مثل قرن اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادی بالصلوٰة فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوٰة متفق عليه وقال علی القاری ای ناد بالصلوٰة جامعة لما فی مرسل عند ابی سعيد ان بلالا كان ينادی بقوله الصلوٰة جامعة ثم شرع الاذان وفی شرح مسلم عن القاضی عياض الظاهر انه اعلام واخبار بحضور وقتها وليس علی صفة الاذان الشرعی قال النووی هذا هو الحق انتهی وعن عبد الله بن زيد الانصاری قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم قد همه الاذن حتی هم ان يامر رجالا فيقومون علی الآطام فيرفعون ويشيرون الی الناس بالصلواة حتی رأيت فيما يری النائم كان رجلا عليه ثوبان اخضران علی سور المسجد يقول الله اكبر الله اكبر اربعا اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله مرتين حی علی الصلوٰة مرتين حی علی الفلاح مرتين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم قام فقال مثلها وقال فی آخرها قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة فاخبرت رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال اذهب فقصها علی بلال ففعلت فاقبل الناس سراعا ولا يدرون الا انه فرغ فاقبل عمر بن الخطاب وقال لولا ما سبقنی به لاخبرتك انه قد طاف بی الذی طاف به رواه ابو الشيخ وروی ابن ماجة وابوداؤد واحمد نحوه وصححه الترمذی وابن خزيمة والبخاری فيما حكاه عنه الترمذی فی العلل وعن ابن ابی ليلی قال حدثنا اصحابنا ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لقد اعجبنی

ان تکون صلوٰة المسلمین المؤمنین واحدة حتی لقد هممت ان ابث رجالا
فی الدور ینادون بالصلوة وحتی هممت ان آمر رجالا یقومون علی الآطام
ینادون المسلمین بحین الصلواة قال فجاء رجل من الانصار فقال یا
رسول الله انی لما راجعت لما رأیت من اهتمامك رأیت رجلا کان علیه
ثوبان اخضران فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها
الا انه یقول قد قامت الصلوٰة وساق الحدیث رواه ابوداؤد وعن
یحیی بن سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اراد
ان یتخذ خشبتین یضرب بهما لیجتمع الناس فی الصلوٰة فاری
عبد الله بن زید الانصاری خشبتین فی النوم فقال ان هاتین
لنحو ما یریده رسول الله صلی الله علیه وسلم فقیل الا تؤذنون
للصلوٰة فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین استیقظ فذکر
له ذٰلك فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالاذان رواه مالك
فی المؤطا وعن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار
قال اهتم رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوٰة کیف یجمع الناس
لها فقیل له انصب رأیة عند حضور الصلوٰة فاذا رأوها آذن
بعضهم بعضا فلم یعجبه ذٰلك قال وذکر له القُنع یعنی الشَّبُّور فلم یعجبه
ذٰلك وقال انه من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو من
امر النصاریٰ فانصرف عبد الله بن زید وهو مهتم لهم رسول الله
صلی الله علیه وسلم فأُرِیَ الاذان فی منامه قال فغدا علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی بعین نائم ویقظان اذ اتانی
آت فارانی الاذان قال وکان عمر بن الخطاب رآه قبل ذٰلك فکتمه عشرین

یوما قال ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما منعک ان تخبرنی
فقال سبقنی بہا عبد اللہ بن زید فاستحییت فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یأمرك بہ عبد اللہ بن زید فافعلہ
فاذن بلال قال ابو البشر الراوی واخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم
ان عبد اللہ بن زید لولا انہ کان مریضا یومئذ لجعلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا رواہ ابوداؤد وعن علقمۃ عن ابن بریدۃ
ان رجلا من الانصار مر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآہ حزینا
وکان الرجل اذا طعم تجمع الیہ فانطلق حزینا بما رأی من حزن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فترک طعامہ وما کان یجتمع الیہ
ودخل مسجدہ یصلی فبینما ھو کذلک اذ نعس فاتاہ آت فی النوم
فقال ھل علمت ما حزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قال
فھو لھذا التأذین فأتہ فمرہ ان یأمر بلالا ان یؤذن فعلمہ الاذان
اللہ اکبر اللہ اکبر مرتین اشھد ان لا الہ الا اللہ مرتین اشھد ان
محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوٰۃ مرتین حی علی الفلاح
مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم علمہ الاقامۃ مثل ذٰلك
وقال فی آخرہ قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ کاذان الناس واقامتھم فاقبل الانصاری فقعد علی باب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر ابوبکر فقال استاذن لی وقد رأی مثل
ذٰلك فاخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم استاذن الانصاری
فدخل فاخبر بالذی رأی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخبرنا
ابوبکر مثل ذٰلك فامر بلالا یؤذن بذٰلك رواہ امامنا ابو حنیفۃ وروی

الطبرانی فی الاوسط بسنده عنه نحوه وفی روایة ابن ابی شیبة وسعید
بن منصور عن ابی محذورة عن النبی صلی الله علیه وسلم الاقامة الله اکبر
الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوٰة
حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰة
قد قامت الصلوٰة الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال حدثنا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبد الله بن زید
الانصاری جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رأیت
فی المنام کان رجلا قائم وعلیه بردان اخضران علی جذمة حائط فاذن
مثنی واقام مثنی وقعد قعدة فسمع بذلك بلال فقام فاذن مثنی واقام
مثنی وقعد قعدة رواه ابن ابی شیبة وابو الشیخ وروی البیهقی فی سننه
عن وکیع نحوه قال فی الامام وهذا رجاله رجال الصحیح وهو متصل علی
مذهب الجماعة فی عدالة الصحابة وان جهالة اسماءهم لا تضر وعن
عبد الله بن زید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد هم بالبوق
وامر بالناقوس فنحت فأری عبد الله بن زید فی المنام قال رأیت رجلا
علیه ثوبان اخضران یحمل ناقوسا فقلت له یا عبد الله اتبیع الناقوس
قال وما تصنع به قلت انادی به فی الصلوٰة قال افلا ادلك علی خیر من
هذا قال وما هو قال تقول الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان
محمدا رسول الله حی علی الصلاة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی
الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله قال فخرج عبد الله بن زید حتی

اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما رأی قال یارسول اللہ رأیت رجلا علیہ ثوبان اخضران فقص القصۃ فقال رسول اللہ ان صاحبکم قد رأی رؤیا فاخرج مع بلال الی المسجد فألقہا علیہ فلینادِ بلال فانہ اندی صوتا منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت اُلقیہا علیہ وھو ینادی بہا قال فسمع عمر بن الخطاب بالصوت فخرج فقال یارسول اللہ لقد رأیت مثل الذی رأی رواہ ابن ماجۃ وروی ابوداؤد مثلہ وعن ابن عمر قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء اوحی الیہ بالاذان فنزل بہ فعلمہ جبریل رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال علماءنا ان الاسراء المذکور فی روایۃ الطبرانی غیر المعروف وانہ بروحہ او برؤیاہ للاسراء تعدد فیکون رأی فی منامہ ذلک ورؤیا الانبیاء وحی وعقب ذلک برؤیا الصحابۃ فاظہر موافقتہم لیسروا بموافقۃ رأیہم وکون ذلک ماثورا عنہم والا فھو حکم شرعی لا یثبت برؤیا غیرہ انتہی وعن عبید بن عمیر اللیثی ان عمر لما رأی الاذان جاء لیخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الوحی قد ورد بذلک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سبقک الوحی رواہ ابوداؤد فی المراسیل وعبد الرزاق فی مصنفہ وعن الاسود بن یزید قال سألت ابا محذورۃ کیف کنت تؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وای شئ کنت تجعل آخر اذانک قال کنت اثنی الاقامۃ کمثل الاذان واجعل آخر الاذان لا الہ الا اللہ رواہ ابو الشیخ وقال الامام ابن الھمام وروی الطبرانی فی الاوسط عن ابی محذورۃ یقول القی علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ ولم یذکر ترجیعا

وعن عبد اللہ بن زید قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شفعا شفعا فی الاذان والاقامۃ رواہ الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال کان عبد اللہ بن زید الانصاری مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یشفع الاذان والاقامۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن عبد اللہ بن زید
الانصاری قال کان اذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقامتہ مثنی مثنی
رواہ ابو الشیخ وعن الاسود عن بلال انہ کان یثنی الاذان ویثنی الاقامۃ
رواہ الطحاوی وعبد الرزاق والدارقطنی وعن ابراھیم قال کان
ثوبان یؤذن مثنی ویقیم مثنی رواہ الطحاوی وعن عبد العزیز بن رفیع
قال سمعت ابا محذورۃ یؤذن مثنی مثنی ویقیم مثنی رواہ الطحاوی
وعن مکحول ان ابن محیریز حدثہ انہ سمع ابا محذورۃ
یقول علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامۃ سبع عشر کلمۃ
رواہ الطحاوی وعن مجاھد فی الاقامۃ مرۃ مرۃ انما ھو شئی استخفہ
الامراء رواہ الطحاوی وقال الزیلعی فی تبیین الحقائق قال والفجر
کانت الاقامۃ مثنی مثنی فلما قام بنوا میۃ افردوا الاقامۃ وعن
ابراھیم قال کانت الاقامۃ مثل الاذان حتی کان ھؤلاء الملوک
فجعلوھا واحدۃ للسرعۃ اذا خرجوا انتھی وعن بلال انہ اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یؤذنہ بالصبح فوجدہ راقدا فقال الصلاۃ خیر من
النوم مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا یا بلال اجعلہ
فی اذانک رواہ الطبرانی فی الکبیر وروی ابن ماجۃ نحوہ وعن ابی محذورۃ
قال کنت اؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت اقول فی اذان الفجر الاول
حی علی الفلاح الصلاۃ خیر من النوم الصلاۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

رواه النسائی۔ وعن ابن سیرین قال من السنة ان یقول المؤذن فی اذان الفجر حی علی الفلاح الصلاة خیر من النوم رواه البیهقی وابن خزیمة وعن ابی بکرة قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم لصلاة الصبح فکان لایمر برجل الا ناداه بالصلاة اوحرکه برجله رواه ابوداؤد وقال علی القاری یؤخذ[1] منه مشروعیة التثویب فی الجملة وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانك واقامتك قدر مایفرغ الآکل من اکله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا[2] حتی ترونی رواه الترمذی وروی ابن ابی شیبة عن حماد ان انسا رضی الله تعالی عنه کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰة وکبر الامام وعن زیاد بن الحرث الصدائی قال امرنی رسول الله

---

[1] قوله یؤخذ منه مشروعیة التثویب فی الجملة وقال فی شرح النقایة والتثویب وهو الاعلام بالصلوٰة بین الاذان والاقامة بحسب ماتعارفه اهل کل بلد من لفظه حسن عندنا فی کل صلوٰة لتوانی الناس فی الامور الدینیة وکرهه مالك والشافعی مطلقا ۱۲۔

[2] قوله ولاتقوموا حتی ترونی لعله علیه السلام کان یخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن فی الاقامة ویدخل فی محراب المسجد عند قوله حی علی الصلوٰة ولذا قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰة ویشرع عند قد قامت الصلاة فی قول ابی حنیفة ومحمد وعند الفراغ من الاقامة فی قول ابی یوسف والمعنی اذا فرغ المؤذن من قوله قد قامت الصلوٰة شرع الامام فی الخلاصة هذا هو الاصح

صلی اللہ علیہ وسلم ان اذّن فی صلاۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن[1] اذن فھو یقیم رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن محمد بن عبد اللہ عن عمہ عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منھا شیئاً قال فاُرِیَ عبد اللہ بن زید الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال اَلقِہ علی بلال فاَلقَاہ علیہ فاذن بلال فقال عبد اللہ انا رأیتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وقال ابن عبد البر اسنادہ حسن وکذا قال الحازمی وعن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ عن جدہ انہ حین اُرِیَ الاذان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاذن ثم امر عبد اللہ فاقام رواہ الطحاوی وعن عبد الرحمن بن سعد ابن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی

وقیل معناہ انہ شرع فیھا قبل تمام ھذا القول وفی المحیط قال الامام الحلوانی ھذا ھو الصحیح وذکر فی خزانۃ انہ لو لم یشرع حتی فرغ من الاقامۃ فلا بأس بہ والکلام فی الاستحباب لا فی الجواز انتھی والجمھور علی قول ابی یوسف لیدرک المؤذن اول صلوٰۃ الامام وعلیہ عمل اھل الحرمین واللہ تعالیٰ اعلم وعند مالک والشافعی یؤخر الشروع الی الفراغ من الاقامۃ واستواء الصفوف المرقات وشرح النقایۃ ملتقط منھما ۱۲

[1] قولہ من اذن فھو یقیم ولا یکرہ عندنا اقامۃ غیر المؤذن برضاہ وبہ قال مالک وکرھھا الشافعیؒ اما لو لم یحضر فلا یکرہ اتفاقا نعم الافضل ان یکون المؤذن ھو المقیم لہ ھذا الحدیث ولنا الاحادیث الآتیۃ بعد شرح النقایۃ ملخصا ۱۲۔

ابی عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بلالا ان
یجعل اصبعیه فی اذنیه قال انه ارفع لصوتك رواه ابن ماجة وروی
الترمذی نحوه وعن عروة بن الزبیر عن امرأة من بنی النجار قالت
کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیه الفجر
فیأتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰه تمطی ثم قال اللهم
انی احمدك واستعینك علی قریش ان یقیموا دینك قالت ثم یؤذن
قالت والله ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات رواه
ابوداؤد وقال یؤخذ منه الاذان فوق المنارة اسناده حسن وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیؤذن لکم خیارکم
ولیؤمکم قراؤکم رواه ابوداؤد وعن وائل بن حجر قال حق وسنة
مسنونة ان لایؤذن الا وهو طاهر ولایؤذن الا وهو قائم رواه
ابوالشیخ وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
لایؤذن الا متوضئ رواه الترمذی وضعفه قال علماءنا فلا یدل
الا علی الاستحباب لانه قد انعقد الاجماع علی کون قراءة القرآن
بغیر وضوء غیر مکروه والقرآن اعظم حرمة من الاذان فلما لم
یکره قراءته وهو اعظم حرمة بدون الوضوء فکیف یکره التأذین بدونه
فتحمل روایات الوضوء علی الاستحباب قاله فی تعلیق اعلاء السنن وعن
ابراهیم قال لابأس بان یؤذن المؤذن وهو علی غیر وضوء رواه محمد
فی الاٰثار وقال به نأخذ لانری بذلك بأسا ونکره ان یؤذن جنبا۔
وعنه قال الاذان جزم والتکبیر جزم والتسلیم جزم والقرآن جزم
رواه سعید بن منصور وعن ابی الشعثاء قال کنا قعودا فی المسجد

مع ابی هریرة فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعه ابو هریرة
بصره حتی خرج من المسجد فقال ابو هریرة اما هذا فقد عصی ابا القاسم
صلی الله علیه وسلم رواه ابن ماجة وروی مسلم والنسائی والترمذی
نحوه وعن عثمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرکه
الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وهو لا یرید الرجعة فهو
منافق رواه ابن ماجة۔

باب فضل الاذان وافضلیة الامامة و اجابة المؤذن

وقول الله عز وجل ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خصلتان معلقتان
فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامهم وصلاتهم رواه ابن ماجة وعن
معاویة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المؤذنون
اطول الناس اعناقا یوم القیامة رواه مسلم وعن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نودی للصلاة ادبر الشیطان
له ضراط حتی لا یسمع التأذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب
بالصلاة ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه
یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یضل الرجل لا یدری
کم صلی متفق علیه وعن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم
یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلاة ذهب حتی یکون مکان

الروحاء قال الراوی والروحاء من المدينة على ستة وثلاثين ميلا
رواه مسلم وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شهد له
يوم القيامة رواه البخاری وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المؤذن يغفر له مدى صوته ويشهد له كل رطب ويابس
وشاهد الصلاة يكتب له خمس وعشرون صلاة ويكفر عنه ما بينهما
رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وروى النسائی الى قوله كل رطب
ويابس وقال وله مثل اجر من صلى وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اذن سبع سنين محتسبا كتب له
براءة من النار رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن ابن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اذن ثنتی عشرة سنة
وجبت له الجنة وكتب له بتأذينه فی كل يوم ستون حسنة ولكل اقامة
ثلاثون حسنة رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلاثة على كثبان المسك يوم القيامة عبد ادى حق الله وحق
مولاه ورجل ام قوما وهم به راضون ورجل ينادی بالصلوات الخمس
كل يوم وليلة رواه الترمذی وعن ابی سعيد الخدری ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم الناس ما فی التأذين
لتضاربوا عليه بالسيف رواه احمد وعن انس قال كان النبی
صلى الله عليه وسلم يغير اذا طلع الفجر وكان يستمع الاذان فان سمع اذانا
امسك والا اغار فسمع رجلا يقول الله اكبر الله اكبر فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم على الفطرة ثم قال اشهد ان لا اله الا الله فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم خرجت من النار فنظروا اليه فاذا هو من اهل معزى
رواه مسلم وعن عبد الله قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم عمر فقال الستم تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يصلي بالناس
فايكم تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر قالوا نعوذ بالله ان نتقدم ابا بكر
رواه النسائي قال الامام ابن الهمام الامامة[1] افضل من الاذان عندنا
لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليها وكذا الخلفاء الراشدون بعده
وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الناس
في المسجد الامام ثم المؤذن ثم من على يمين الامام رواه الديلمي في مسنده
وعن مالك بن الحويرث قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوا كما رأيتموني اصلي واذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم احدكم

---

[1] قوله الامامة افضل من الاذان عندنا الخ واستدلال الشافعي بحديث ابي هريرة الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين على فضل الاذان على الامامة لان حال الامين افضل من حال الضمين وفيه ان هذا الامين يتكفل الوقت فحسب وهذا الضامن يتكفل اركان الصلوة ويتعهد للسفارة بينهم وبين ربهم في الدعا فاين احدهما من الآخر وكيف لا والامام خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤذن خليفة بلال رضي الله عنه وان الدعاء بالارشاد اعلى من الدعاء بالمغفرة لان الغفران يستدعي سبق ذنب والارشاد يستدعي وصول البغية ويؤيده الاحاديث الآتية بعد كذا في المرقات ١٢

ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرحمۃ تنزل علی الامام ثم علی من علی یمینہ الاول فالاول رواہ ابو الشیخ وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن وروی الطبرانی نحوہ فی الکبیر وعن ابی ھریرۃ قال کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ رواہ النسائی وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال رجل یارسول اللّٰہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان المؤذنین والملبین یخرجون من قبورھم یؤذن المؤذن ویلبی الملبی رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا[1] مثل ما یقول ثم صلوا علیّ فانہ من صلی علیّ صلاۃ صلی اللّٰہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللّٰہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللّٰہ وارجوا ان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم

---

[1] قولہ فقولوا مثل ما یقول یعنی ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب الاجابۃ بالقدم ای لئلا تفوتہ الجماعۃ فیأثم قالہ فی الدر المختار وفی المقام تفصیل آخر موضع بسطہ ھو رد المحتار ۱۲

وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلاة قال[1] لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة رواه مسلم وعن علقمة بن ابي وقاص قال اني لعند معاوية اذ اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال مؤذنه حتى اذا قال حي على الصلاة قال لا حول ولا قوة الا بالله فلما قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك رواه احمد وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن يتشهد قال وانا وانا رواه ابوداود وعن ابي امامة او بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا اخذ في الاقامة فلما ان قال قد قامت الصلاة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقامها الله وادامها وقال في سائر الاقامة كنحو حديث

---

[1] قوله قال لا حول ولا قوة الا بالله اى يقول لا حول ولا قوة الا بالله وزاد فى عمدة المفتى ما شاء الله كان وخير بينهما فى الكافى وفصل فى المحيط بان ياتى بالحوقلة مكان الصلوٰة وبالمشيئة مكان الفلاح اسماعيل والمختار الاول نوح افندى كذا فى رد المحتار ۱۲ـ

عمر فی الاذان رواہ ابوداؤد وعن سعید بن ابی وقاص قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ
وحدہ لا شریك لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللّٰہ ربا وبمحمد
رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم وعن انس قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ
رواہ ابوداؤد والترمذی وعن سھل بن سعد قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء
وعند البأس حین یلحم بعضھم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ
ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر وعن جابر قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم
رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ
والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی
یوم القیامۃ رواہ البخاری وعن ابن عمر قال کنا نؤمر بالدعاء
عند اذان المغرب رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر وعن ام سلمۃ
رضی اللّٰہ عنھا قالت علمنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اقول عند
اذان المغرب اللھم ھذا اقبال لیلك وادبار نھارك واصوات دعائك
فاغفرلی رواہ ابوداؤد والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن ابن بریدۃ
عن عبد اللّٰہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ان عند کل اذانین رکعتین ما خلا[1] المغرب رواہ الدارقطنی وقال

---

[1] قولہ ما خلا المغرب والحاصل انہ یسن ان یصلی بین الاذان والاقامۃ

وهو المحفوظ وروى البزار عن بريدة نحوه وفي رواية صلاة إلا بدل ركعتين ما خلا وعن عثمان بن ابي العاص قال قلت يا رسول الله اجعلني امام قومي قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا رواه احمد وابوداؤد والنسائي وعن ابي محذورة انه قال فالقى على رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان فاذنت ثم اعطاني[1] حين قضيت التاذين صرة فيها شئ من فضة رواه ابن حبان وعقد ترجمة على الرخصة في ذلك ورواه النسائي ايضا وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط في دمه واذا مات لم يدود في قبره رواه الطبراني في الكبير وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية للجبل يؤذن بالصلوٰة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وادخلته الجنة رواه ابوداؤد والنسائي وعن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل بارض فلاة فحانت الصلاة

وكره ابوحنيفة النفل قبل المغرب بهذا الحديث كذا في المرقات ۱۲۔

[1] قوله ثم اعطاني الخ اختلف العلماء في اخذ الاجر على الاذان والاقامة والامامة فكرهه الشافعي ومنعه ابوحنيفة رحمه الله واصحابه واستدلوا بحديث عثمان بن ابي العاص واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا وهذا قول المتقدمين واما المتاخرون منهم فافتوا بجوازه واستدلوا بهذا الحديث والتفصيل مذكور في بذل المجهود فليراجع ۱۲۔

فليتوضأ فان لم يجد ماء فليتيمم فان اقام صلى معه ملكان وان اذن
واقام صلى خلفه من جنود الله مالايرى طرفاه رواه عبد الرزاق
هذا سند رجاله رجال الصحاح۔

باب

عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له لاتؤذن[1] حتى
يستبين لك الفجر هكذا ومد يده عرضا رواه ابوداؤد ولم يضعفه
وروى البيهقي نحوه قال في الامام رجال اسناده ثقات وفي رواية
عبد العزيز بن ابي رواد عن ابن عمر رضي الله عنه ان بلالا اذن قبل
الفجر فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن ابن عمر رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ماحملك على ذلك قال استيقظت

---

[1] قوله لاتؤذن حتى يستبين لك الفجر الخ يعني لايؤذن لصلوٰة قبل دخول وقتها
ويعاد في الوقت لان الاذان للاعلام وقبل الوقت تجهيل وقال ابو يوسف وهو قول
الشافعي رحيجوز للفجر في النصف الاخير من الليل لتوارث اهل الحرمين والحجة
على الكل هذا الحديث قاله في الهداية وقال في النهاية فان قيل جاء في الحديث
لايغرنكم اذان بلال ويعلم به انه كان يؤذن قبل الوقت قلنا هو حجة لنا
حيث لم يعتبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذانه وامر الناس بان لا
يعتبروا اذانه مثل اعتبارهم الاذان في الوقت وقال ولايغرنكم اذان بلال
فانه يؤذن ليرجع قائمكم ويتسحر صائمكم ويقوم نائمكم فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم
وكان هو اعمى لايؤذن حتى يسمع الناس يقول اصبحت ۱۲۔

وانا وسنان فظننت ان الفجر قد طلع فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان ينادي على نفسه الا ان العبد قد نام رواه البيهقي وروى ابو داؤد نحوه وعن مالك بن الحويرث قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم انا وابن عم لي فقال اذا سافرتما فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما رواه البخاري وعن بريد بن ابي مريم عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاسرينا ليلة فلما كان في وجه الصبح نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام ونام الناس فلم يستيقظ الا بالشمس قد طلعت علينا فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن فاذن[1] ثم صلى الركعتين قبل الفجر ثم امره فاقام فصلى بالناس ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة رواه النسائي وروى ابو داؤد والحاكم والبزار والطبراني والبيهقي نحوه وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني قد خرجت متفق عليه وفي الذخيرة اما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من وراء الصفوف

---

[1] قوله فاذن ثم صلى الركعتين قبل الفجر ثم امره فاقام الخ وقال في الهداية ويؤذن للفائتة ويقيم لانه عليه السلام قضى الفجر غداة ليلة التعريس باذان واقامة وهو حجة على الشافعي في اكتفائه بالاقامة انتهى وقال في العناية لا يقال قد روي ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بلالا فاقام من دون ذكر الاذان لان القصة واحدة فالعمل بالزيادة اولى وفيه نظر لان ذلك انما يكون اذا كان راويهما واحدا ولم يثبت ههنا كذلك والجواب ان الراوي اذا كان متعددا انما يعمل بخبرين اذا امكن العمل بهما ولا يمكن ههنا لكون القصة واحدة ۱۲۔

یقومون کما رأوا الامام وعبارۃ الدر المختار فی ھذا المقام وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ وعن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلاۃ فلا تأتوھا تسعون وأتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا[1] رواہ ابوداؤد والطحاوی وابن ابی شیبۃ[2] بسند صحیح عن ابی ذر وابن حزم بسند مثلہ عن ابی ھریرۃ والبیھقی بسند لا بأس بہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی روایۃ لمسلم فان احدکم اذا کان یعمد الی الصلوٰۃ فھو

---

[1] قولہ وما فاتکم فاقضوا اختلف العلماء فی القضاء والاتمام المذکورین ھل ھما بمعنی واحد او بمعنیین وترتب علی ذٰلک خلاف فیما یدرکہ الداخل مع الامام ھل ھو اول صلاتہ او اٰخرھا علی اقوال منھا انہ اول صلاتہ وانہ یکون بانیا علیہ فی الافعال والاقوال وھو قول الشافعی واسحاق والاوزاعی وروایۃ عن مالک واحمد واستدلوا بقولہ وما فاتکم فاتموا لان لفظ الاتمام واقع علی باق من شیء قد تقدم سائرہ ومنھا انہ اٰخر صلاتہ وانہ یکون قاضیا فی الافعال والاقوال وھو قول ابی حنیفۃ واحمد فی روایۃ وسفیان ومجاھد وابن سیرین وقال ابن بطال روی ذٰلک عن ابن مسعود وابن عمر وابراھیم النخعی والشعبی وابی قلابۃ واستدلوا علی ذٰلک بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما فاتکم فاقضوا والجواب عما استدل بہ الشافعیؒ ومن تبعہ وھو قولہ فاتموا ان صلاۃ المأموم مرتبطۃ بصلوٰۃ الامام فحمل قولہ فاتموا علی ان من قضی ما فاتہ فقد اتم لان الصلوٰۃ تنقص بما فات فقضاءہ اتمام لما نقص کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ وابن ابی شیبۃ وسیجیٔ فی باب الخطبۃ والصلوٰۃ ۱۲ منہ

فی صلاۃ وقال محمد لا تعجلن برکوع ولا افتتاح حتی تصل الی الصف
وتقوم فیہ وعن نافع ان ابن عمر سمع الاقامۃ وهو بالبقیع فاسرع
المشی رواہ محمد عن مالك وقال هذا لا بأس به مالم یجهد نفسه ۔

باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

وقول اللّٰہ عز وجل ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود
وقوله وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره وقوله ان اول بیت
وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وهدی للعالمین وقوله فی بیوت
اذن اللّٰہ ان ترفع وتذکر فیها اسمه وقوله انما یعمر مساجد اللّٰہ
من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر عن ابن عمر قال دخل النبی صلی اللّٰہ
علیه وسلم البیت ثم خرج وبلال خلفه فقلت لبلال هل صلی قال
لا فلما کان من الغد دخل فسألت بلالا هل صلی قال نعم صلی رکعتین
رواہ الدارقطنی وعن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتیت شیبۃ
بن عثمان فقلت یا ابا عثمان ان ابن عباس یقول ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیه وسلم دخل الکعبۃ فلم یصل قال بلی صلی رکعتین عند العودین
المقدمین ثم الزق بهما ظهره رواہ الطحاوی وروی ابو یعلی وابن عساکر
نحوه وعن ابن عمر قال دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
الکعبۃ والفضل واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ فکان اول من
لقیت بلالا فقلت این صلی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال بین
هاتین الساریتین رواہ ابن ابی شیبۃ وروی الطحاوی والبخاری
ومسلم نحوه ۔ وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم

مابین[1] المشرق والمغرب قبلۃ رواہ الترمذی وعن ابی ذر قال
قلت یارسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد
الحرام قال قلت ثم ای قال ثم المسجد الاقصٰی قلت کم بینہما قال
اربعون عاما ثم الارض لک مسجد فحیثما ادرکتک الصلوٰۃ فصل
متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلاۃ فی مسجدی ہذا خیر من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد
الحرام متفق علیہ وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلاۃ الرجل فی بیتہ بصلاۃ وصلاتہ فی مسجد القبائل
بخمس وعشرین صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمسمائۃ
صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلاۃ وصلاتہ فی مسجدی
بخمسین الف صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الحرام بمائۃ الف صلاۃ رواہ
ابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من جاء مسجدی ہذا لم یأت الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فہو
بمنزلۃ المجاہد فی سبیل اللہ ومن جاء لغیر ذلک فہو بمنزلۃ
الرجل ینظر الی متاع غیرہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل
فنظرت فاذا ہو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال اذہب فائتنی

---

[1] قولہ مابین المشرق والمغرب قبلۃ والظاہر انہا قبلۃ اہل المدینۃ فانہا واقعۃ
بین المشرق والمغرب وہذا الحدیث یؤید القول بالجہۃ یعنی للمکی اصابۃ
عینہا ولغیرہ ای غیر معاینہا اصابۃ جہتہا المرقات والدر المختار ملتقط منہا ۱۲

بهذين فجئته بهما فقال ممن انتما او من اين انتما قالا من اهل الطائف قال لو كنتما من اهل المدينة لاوجعتكما ترفعان اصواتكما فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه البخاری وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی هذا متفق علیه وعن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا فیصلی فیه رکعتین متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی متفق علیه وعن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد متفق علیه وعن جندب قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائهم وصالحیهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انهاکم عن ذلک رواه مسلم وعن عطاء بن یسار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب الله علی قوم اتخذوا قبور انبیائهم مساجد رواه مالک مرسلا وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب البلاد الی الله مساجدها وابغض البلاد الی الله اسواقها رواه مسلم وعن ابن عمر قال ان حبرا من الیهود سأل النبی صلی الله علیه وسلم ای البقاع خیر فسکت عنه وقال اسکت حتی یجیئ جبریل فسکت وجاء جبریل علیه السلام فسأل فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ولکن اسأل

بلی تبارک وتعالی ثم قال جبریل یا محمد انی دنوت من اللہ دنوا ما دنوت
منہ قط قال وکیف کان یا جبریل قال وکان بینی وبینہ سبعون الف
حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقہا وخیر البقاع مساجدھا رواہ
ابن حبان فی صحیحہ وروی احمد وابویعلی والحاکم والطبرانی والبزار
نحوہ وصححہ الحاکم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قیل یارسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال المساجد
قیل وما الرتع یارسول اللہ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر رواہ الترمذی وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ
وعن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد
فی الدور وان ینظف ویطیب رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ
وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل
طہورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وامرنا فقال
اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانہا بہذا الماء
واتخذوھا مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف
فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا رواہ النسائی وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید
المساجد قال ابن عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری رواہ
ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد رواہ ابوداؤد

والنسائی والدارمی وابن ماجة وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعن[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وفی روایة لمسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نہیتکم عن زیارة القبور فزوروھا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیّ اجور امتی حتی القذاة یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علیّ ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرأن او اٰیة اوتیہا رجل ثم نسیہا رواہ الترمذی وابوداؤد وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاھد المسجد فاشہدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الرجل فی الجماعة

---

[1] قولہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور فی شرح السنة ھذا کان قبل الترخص فلما رخص دخل فی الرخصة الرجال والنساء ومرادہ بالترخص قولہ علیہ السلام کنت نہیتکم عن زیارة القبور فزوروھا لانہا تذکر الاٰخرة قالہ فی المرقات وقال فی الدر المختار ورد المحتار لا بأس بزیارة القبور ولو للنساء لحدیث کنت نہیتکم اھ بل تندب کما فی البحر عن المجتبی للامر بہا فی الحدیث المذکور کما فی الامداد ولا تترک الزیارة لما یحصل عند قبور الاولیاء من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات لا تترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلہا وانکار البدع بل وازالتہا ان امکن ۱۲۔

تضعف علی صلاته فی بیته وفی سوقه خمسا وعشرین ضعفا وذلك انه اذا توضأ
فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجه الا الصلاة لم یخط خطوة
الا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطیئة فاذا صلی لم تزل الملائکة
تصلی علیه مادام فی مصلاه اللهم صل علیه اللهم ارحمه ولا یزال احدکم
فی صلاة ما انتظر الصلاة وفی روایة قال اذا دخل المسجد کانت الصلاة
تحبسه وزاد فی دعاء الملائکة اللهم اغفر له اللهم تب علیه ما لم یؤذ فیه
ما لم یحدث فیه متفق علیه وعن ابی امامة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ثلاثة کلهم ضامن علی الله رجل خرج غازیا فی
سبیل الله فهو ضامن علی الله حتی یتوفاه فیدخله الجنة او یرده
بما نال من اجر او غنیمة ورجل راح الی المسجد فهو ضامن علی الله
ورجل دخل بیته بسلام فهو ضامن علی الله رواه ابوداؤد وعنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من بیته متطهرا
الی صلاة مکتوبة فاجره کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی
لا ینصبه الا ایاه فاجره کاجر المعتمر وصلاة علی اثر صلاة لا لغو بینهما
کتاب فی علیین رواه احمد وابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد الله له
نزله من الجنة کلما غدا او راح متفق علیه وعن ابی موسی الاشعری
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلاة
ابعدهم فابعدهم ممشی والذی ینتظر الصلاة حتی یصلیها مع الامام
اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام متفق علیه وعن جابر قال خلت
البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمة ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلك النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد
قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذٰلک فقال یابنی سلمۃ دیارکم تکتب اٰثارکم
دیارکم تکتب اٰثارکم رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لاظل الاظلہ امام عادل
وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی
یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ
خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی
اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق
یمینہ متفق علیہ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ رواہ
الترمذی وابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن سھل بن سعد وانس وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشئ
فھو حظہ رواہ ابوداؤد وعن عثمان بن مظعون قال یارسول اللہ
ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا
من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ
قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترھب
فقال ان ترھب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلٰوۃ رواہ البغوی
فی شرح السنۃ وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم
الملأ الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا
بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذٰلک نری ابراھیم

ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين رواه الدارمي مرسلا وللترمذي
نحوه عنه وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فيه قال يا محمد هل تدري
فيم يختصم الملأ الاعلى قلت نعم في الكفارات والكفارات المكث في المساجد
بعد الصلوات والمشي على الاقدام الى الجماعات وابلاغ الوضوء في المكاره فمن
فعل ذٰلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه وقال
يا محمد اذا صليت فقل اللهم اني اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات
وحب المساكين فاذا اردت بعبادك فتنة فاقبضني اليك غير مفتون
قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة بالليل والناس
نيام وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات غداة عن صلاة الصبح حتى كدنا نتراأى عين الشمس
فخرج سريعا فثوب بالصلوٰة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز
في صلاته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انفتل
الينا ثم قال اما اني ساحدثكم ما حبسني عنكم الغداة اني قمت من الليل
فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلاتي حتى استثقلت فاذا
انا بربي تبارك وتعالٰى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال
فيم يختصم الملأ الاعلى قلت لا ادري قالها ثلاثا قال فرأيته وضع كفه
بين كتفي حتى وجدت بردانامله بين ثديي فتجلى لي كل شئ وعرفت
فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الاعلى قلت في الكفارات
قال وما هن قلت مشي الاقدام الى الجماعات والجلوس في المساجد
بعد الصلوات واسباغ الوضوء حين الكريهات قال ثم فيم قلت في الدرجات
قال وما هن قلت اطعام الطعام ولين الكلام والصلوٰة بالليل والناس نيام

قال سل قال قلت اللهم انی اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنة فی قوم فتوفنی غير مفتون واسألك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربنی الی حبك فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم انها حق فادرسوها ثم تعلموها رواه احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث صحيح وعن ابی اسيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم انی اسألك من فضلك رواه مسلم وعن فاطمة بنت الحسين عن جدتها فاطمة الكبری رضی الله عنها قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك رواه الترمذی واحمد وابن ماجة وفی روايتهما قالت اذا دخل المسجد وكذا اذا خرج قال بسم الله والسلام علی رسول الله بدل صلی علی محمد وسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اذا دخل المسجد اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم قال فاذا قال ذلك قال الشيطان حفظ منی سائر اليوم رواه ابوداود وعن كعب بن مالك قال كان النبی صلی الله عليه وسلم لايقدم من سفر الا نهارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فيه ركعتين ثم جلس فيه متفق عليه وعن ابی قتادة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد

فلیرکع[ا] رکعتین قبل ان یجلس متفق علیه وعن ابی ذر قال دخلت
المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس وحدہ فجلست الیہ
فقال یا ابا ذر ان للمسجد تحیۃ وان تحیتہ رکعتان فقم فارکعہما قال فقمت
فرکعتہما رواہ ابن حبان وصححہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا
اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا رواہ مسلم وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد
فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رأیتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا
لا رد اللہ علیک رواہ الترمذی والدارمی وعن حکیم بن حزام
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان ینشد
فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود رواہ ابو داؤد فی سننہ وصاحب
جامع الاصول فیہ عن حکیم وفی المصابیح عن جابر وعن عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ وان یتحلق الناس

[ا] قولہ فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس وقال فی الدر المختار ورد المحتار یسن تحیۃ
رب المسجد وہی رکعتان واداء الفرض اوغیرہ ینوب عنہا بلا نیۃ وتکفیہ لکل یوم مرۃ ولا
تسقط بالجلوس عندنا فانہم قالوا فی الحاکم اذا دخل المسجد للحکم ان شاء صلی التحیۃ
عند دخولہ او عند خروجہ لحصول المقصود کما فی الغایۃ واما حدیث الصحیحین
اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین فہو بیان للاولی لحدیث ابن
حبان فی صحیحہ یا ابا ذر ان للمسجد تحیۃ وان تحیتہ رکعتان فقم فارکعہما وتمامہ فی الحلیۃ ۱۲-

یوم الجمعة قبل الصلاة فی المسجد رواه ابوداؤد والترمذی وعن
الحسن مرسلا قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یأتی علی الناس
زمان یکون حدیثهم فی مساجدهم فی امر دنیاهم فلا تجالسوهم
فلیس للّٰه فیهم حاجة رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن عمر انه
بنی رحبة فی ناحیة المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان
یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوته فلیخرج الی هذه الرحبة رواه
مالك فی الموطا وعن جابر قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
وسلم من اکل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة
تتأذی مما یتأذی منه الانس متفق علیه وعن ابن عمر ان رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم قال فی غزوة خیبر من اکل من هذه الشجرة
یعنی الثوم فلا یأتین المساجد رواه مسلم وعن معاویة بن قرة
عن ابیه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نهی عن هاتین الشجرتین
یعنی البصل والثوم وقال من اکلهما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم
لابد اکلیهما فامیتوهما طبخا رواه ابوداؤد وعن ابی ذر رضی اللّٰه
عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عرضت علی اعمال امتی
حسنها وسیئها فوجدت فی محاسن اعمالها الأذی یماط عن الطریق ووجدت
فی مساوی اعمالها النخامة تکون فی المسجد لا تدفن رواه مسلم وعن
انس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم البزاق فی المسجد خطیئة
وکفارتها دفنها متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم اذا قام احدکم الی الصلاة فلا یبصق امامه فانما
یناجی اللّٰه ما دام فی مصلاه ولا عن یمینه فان عن یمینه ملکا ولیبصق

عن یساره او تحت قدمه فید فنها وفی روایة ابی سعید تحت قدمه
الیسریٰ متفق علیه وعن انس قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نخامة فی القبلة فشق ذٰلك علیه حتی رؤی فی وجهه فقام فحکه بیده
فقال ان احدکم اذا قام فی الصلاة فانما یناجی ربه وان ربه بینه وبین
القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته ولکن عن یساره او تحت قدمه
ثم اخذ طرف ردائه فبصق فیه ثم رد بعضه علی بعض فقال اویفعل
هٰکذا رواه البخاری وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیه وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلة ورسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقومه حین فرغ لا یصلی
لکم فاراد بعد ذٰلك ان یصلی لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فذکر ذٰلك لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فقال نعم وحسبت انه قال انك قد اٰذیت اللہ ورسوله رواه
ابوداؤد وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوها قبورا متفق علیه وعن
معاذ بن جبل قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یستحب الصلاة
فی حیطاٰن قال بعض رواته یعنی البساتین رواه احمد والترمذی
قال علی القاری ای فی جنب الجدران لئلا یمر علیه مار ولا یشغله
شئ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابوداؤد والترمذی
والدارمی وعن ابن عمر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
ان یصلی فی سبعة مواطن فی المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطریق

وفی الحمام وفی مواطن الابل وفوق ظہر بیت اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الترمذی۔

باب الستر

وقول اللہ عز وجل خذوا زینتکم عند کل مسجد وقولہ

ولا یبدین زینتھن الا ما ظہر منہا وقولہ یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیہن من جلابیبہن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ[1] منہ شئ متفق علیہ وعن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری

---

[1] قولہ لیس علی عاتقیہ منہ شئ والاظہر ان ضمیر منہ یعود الی مطلق الثوب فیفید سنیۃ وضع الرداء ونحوہ من طرف الازار وغیرہ علی الکتف وکراہیۃ ترکہ عند القدرۃ علیہ لذلک قال مالک وابوحنیفۃ والشافعی والجمہور ھذا النہی للتنزیہ لا للتحریم فلو صلی فی ثوب واحد ساتر عورتہ لیس علی عاتقہ منہ شئ صحت صلاتہ مع الکراھۃ واما احمد وبعض السلف فذھبوا الی انہ لا تصح صلاتہ عملا بظاہر الحدیث کذا فی المرقات ١٢

قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یصلی علی حصیر یسجد علیہ قال ورأیتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ رواہ البخاری وعن سعید بن الحارث قال سألنا جابر بن عبد اللہ عن الصلوٰۃ فی الثوب الواحد فقال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فجئت لیلۃ لبعض امری فوجدتہ یصلی وعلیّ ثوب واحد فاشتملت بہ وصلیت الی جانبہ فلما انصرف قال ما السُّریٰ یا جابر فاخبرتہ لحاجتی فلما فرغت قال ماھذا الاشتمال الذی رأیت قلت کان ثوبا قال فان کان واسعا فالتحف بہ وان کان ضیّقا فاتزر بہ رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان کان واسعا فخالف بین طرفیہ وان کان ضیّقا فاشددہ علی حقویک وعن محمد بن المنکدر قال صلی جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال لہ قائل تصلی فی ازار واحد فقال انما صنعت ذٰلک لیرانی احمق مثلک وایّنا کان لہ ثوبان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری وعن ابی بن کعب قال الصلوٰۃ فی الثوب الواحد سنۃ کنا نفعلہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعاب علینا فقال ابن مسعود انما کان ذاک اذا کان فی الثیاب قلۃ فاما اذا وسع اللہ فالصلوٰۃ فی الثوبین ازکی رواہ احمد وعن سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ انی رجل اصید فاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازررہ[1] ولو بشوکۃ رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ

[1] قولہ وازررہ ولو بشوکۃ وقال فی الدر المختار و رد المحتار والشرط ستر عورۃ

وعن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل
فی الصلوٰۃ وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداؤد والترمذی وعنہ قال
بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یارسول اللہ مالک
امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لایقبل
صلوٰۃ رجل مسبل ازارہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری اطالۃ الذیل
مکروہۃ عند ابی حنیفۃ والشافعی فی الصلوٰۃ وغیرہا وفی رد المحتار
ویکرہ للرجال السراویل التی تقع علی ظہر القدمین وعن عائشۃ
قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر
الی اعلامہا نظرۃ فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم
وأتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلاتی متفق علیہ وفی
روایۃ للبخاری قال کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلاۃ فاخاف ان یفتننی
وعن عقبۃ بن عامر قال اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا

عن غیرہ ای عن رؤیۃ غیرہ من الجوانب لا من الاسفل ولو حکما ای ولو کانت الرؤیۃ
حکمیۃ کما فی المکان المظلم او المکان الخالی فان العورۃ فیہ مرئیۃ حکما فیشترط سترہا
فیہ لا سترہا عن نفسہ بہ یفتی لانہ روی عن ابی حنیفۃ وابی یوسف نصا انہ
لا تفسد صلاتہ کما فی المنیۃ وغیرہا فلو رآہا من زیقہ لم تفسد وان کرہ لقولہ
فی السراج فعلیہ ان یزرہ لہذا الحدیث ومفادہ الوجوب المستلزم ترکہ للکراہۃ ولا
ینافیہ ما مر من نصہما علی انہا لا تفسد فکان ہذا ہو المختار کما فی شرح المنیۃ ۱۲۔

کالکاره ثم قال لاینبغی هذا للمتقین متفق علیه وعن انس قال کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتها فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم امیطی عنا قرامك هذا فانه لایزال تصاویره تعرض لی فی صلاتی رواه البخاری وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فان ما تحت السرة الی رکبته من العورة رواه الدارقطنی من حدیث طویل وفیه سوار بن داوٗد لینه العقیلی لکن وثقه ابن معین وعن عبد الله بن جعفر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما بین السرة الی الرکبة عورة رواه الحاکم فی المستدرك وفی روایة للدارقطنی عن النبی صلی الله علیه وسلم واسفل السرة من العورة وعن عقبة بن علقمة عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرکبة من العورة رواه الدارقطنی وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته فلاینظرن الی عورتها رواه ابوداوٗد وفی روایة للدارقطنی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم امته عبده او اجیره فلا ینظر الی ما دون السرة وفوق الرکبة فان ما تحت السرة الی الرکبة من العورة وروی عبد الرزاق عن انس ان عمر رضی الله عنه ضرب امة لآل انس رضی الله عنه رآها متقنعة فقال اکشفی رأسك لاتتشبهی بالحرائر وعن عائشة ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض عنها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لم یصلح لها ان یری منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه

وکفیه رواه ابوداؤد وعن قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ان الجاریة اذا حاضت لم تصلح ان یری منها الا وجهها ویداها
رواه ابوداؤد فی المراسیل وعن عائشة قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لاتقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداؤد
والترمذی وعن ام سلمة انها سألت رسول الله صلی الله علیه
وسلم اتصلی المرأة فی درع وخمار لیس علیها ازار قال اذا کان الدرع
سابغا یغطی[1] ظهور قدمیها رواه ابوداؤد وعن شداد بن اوس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفوا الیهود فانهم لایصلون
فی نعالهم ولاخفافهم رواه ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری
قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی باصحابه اذ خلع نعلیه
فوضعهما عن یساره فلما رأی ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضی رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلوٰته قال ماحملکم علی القائکم نعالکم قالوا رأینا لك
القیت نعلیك فالقینا نعالنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
جبریل اتانی فاخبرنی ان فیهما قذرا اذا جاء احدکم المسجد فلینظر فان
رأی فی نعلیه قذرا فلیمسحه ولیصل فیهما رواه ابوداؤد والدارمی۔
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی
احدکم فلایضع نعلیه عن یمینه ولا عن یساره فتکون

---

[1] قوله یغطی ظهور قدمیها وعن ابی حنیفة ان القدم عورة وبه قال الشافعی لهذا
الحدیث قاله فی شرح النقایة وقال فی الخانیة الصحیح ان انکشاف ربع القدم یمنع جواز
الصلوٰة کسائر الاعضاء التی هی عورة ۱۲

عن يمين غيره الا ان لا يكون عن يساره احد وليضعهما بين رجليه وفي رواية
او ليصل فيهما رواه ابوداؤد وروى ابن ماجة معناه وعن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حافيا
ومنتعلا رواه ابوداؤد۔

باب السترة

عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة
بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها رواه البخاري وعن
ابي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وهو بالابطح
في قبة حمراء من ادم ورأيت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه
وسلم ورأيت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شيئا تمسح
به ومن لم يصب اخذ من بلل يد صاحبه ثم رأيت بلالا اخذ عنزة
فركزها وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى الى
العنزة بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب يمرون بين يدي العنزة
متفق عليه وعن الفضل بن عباس قال اتانا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن في بادية لنا ومعه عباس فصلى في صحراء ليس بين يديه
سترة وحمارة لنا وكلبة تعبثان بين يديه فما بالى بذلك رواه ابوداؤد
وللنسائي نحوه وعن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يعرض راحلته فيصلي اليها متفق عليه وزاد البخاري قلت افرأيت
اذا هبت الركاب قال كان يأخذ الرحل فيعدله فيصلي الى اخرته وعن
طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع احدكم

بین یدیه مثل مؤخرة الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلك رواه مسلم
وفی روایة لابی داؤد ویجزئ عنه اذا مروا بین یدیه علی قذفة[1] بحجر۔
وعن ابی جهیم قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لو یعلم المار
بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیرا له من ان یمر
بین یدیه قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شهرا او سنة متفق
علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
لو یعلم احدکم ماله فی ان یمر بین یدی اخیه معترضا فی الصلوٰة کان
لان یقیم مائة عام خیر له من الخطوة التی خطا رواه ابن ماجة وعن
کعب الاحبار قال لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یخسف
به خیرا له من ان یمر بین یدیه وفی روایة اهون علیه رواه مالك وعن
ابی سعید قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یقطع الصلاة شیٔ
وادرؤا[2] ما استطعتم فانما هو شیطان رواه ابوداؤد وروی الطبرانی
مثله وعن سعید بن المسیب ان علیا وعثمان قالا لا یقطع صلوٰة

---

[1] قوله علی قذفة بحجر وفی النهایة الاصح انه لو صلی صلوٰة الخاشعین بان یکون بصره حال قیامه الی موضع سجوده لا یقع بصره علی المار لا یکره وهو مختار فخر الاسلام ورجح ابن الهمام ما ذکره فی النهایة من غیر تفصیل بین المسجد والصحراء کذا فی المرقات ۱۲۔

[2] قوله وادرؤا ما استطعتم وفی شرح المنیة ویدرأ المار اذا اراد ان یمر فی موضع سجوده او بینه وبین السترة بالاشارة او التسبیح لا بهما معا وقد نقل القاضی عیاض الاتفاق علی انه لا یحل له العمل الکثیر فی مدافعته قاله فی المرقات ۱۲۔

المسلم شیٔ وادرؤا[1] عنها ما استطعتم رواه الطحاوی والبیھقی وعن علی قال لا یقطع صلوٰۃ المسلم الکلب ولا الحمار ولا المرأۃ ولا ما سوی ذلک من الدواب وادرؤا ما استطعتم رواه الطحاوی وقال علماءنا حدیث القطع بمرور المرأۃ وغیرھا منسوخ بھذه الاحادیث وبالاحادیث الاٰتیة ذکره ابن الملک کما حققه فی الحلیة وقال الامام السرخسی ان الامر بالمقاتلة فی حدیث فلیقاتله فانه شیطان فھو منسوخ وایضا محمول علی الابتداء حین کان العمل فی الصلاة مباحا وعن عائشة رضی اللّٰه عنھا قالت کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی من اللیل وانا معترضة بینه وبین القبلة کاعتراض الجنازة متفق علیه وعنھا قالت کنت انام بین یدی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلیّ واذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح متفق علیه وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی بالناس بمنٰی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم[2] ینکر ذلک علی احد متفق علیه وعن

---

[1] قوله وادرؤا عنھا ما استطعتم قال محمد فی الموطا یکره ان یمر الرجل بین یدی المصلی فان اراد ان یمر بین یدیه فلیدرأ ما استطاع ولا یقاتله فان قاتله کان ما یدخل علیه فی صلاته من قتاله ایاه اشد علیه من ممر ھذا بین یدیه ولا نعلم احدا روی قتاله الا ما روی عن ابی سعید الخدری ولیست العامة علیھا ولکنھا علی ما وصفت لک انتھی ۱۲

[2] قوله فلم ینکر ذلک علیّ احد قال ابن الملک والغرض منه ان مرور الحمار بین یدیه لا یقطع الصلوٰۃ کذا فی المرقات ۱۲۔

ام سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجرة ام سلمة فمر بين يديه عبد الله او عمر بن ابي سلمة فقال بيده فرجع فمرت زينب بنت ام سلمة فقال بيده هكذا فمضت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن اغلب رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيأ فان لم يجد فلينصب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه رواه ابوداؤد وابن ماجة وقال ابن عابدين في رد المحتار يكفي كل من الوضع والخط اى يحصل به السنة فيسن الوضع كما نقله القدوري عن ابي يوسف ثم قيل يضعه طولا لا عرضا ليكون على مثال الغرز ويسن الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث ابي داؤد فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا وهو ضعيف لكنه يجوز العمل به في الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة اولى بالاتباع مع انه يظهر في الجملة اذ المقصود جمع الخاطر بربط الخيال به كيلا ينتشر كذا في البحر وشرح المنية قال في الحلية وقد يعارض تضعيفه بتصحيح احمد وابن حبان وغيرهما اه. وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه ابوداؤد وعن المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا رواه ابوداؤد۔

باب صفة الصلاة

وقول الله عزوجل وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین وقوله وربك فكبر وقوله وذكر اسم ربه فصلی وقوله وقوموا لله قانتین وقوله فاقرءوا ما تیسر من القرآن وقوله وانه لفی زبر الاولین وقوله واركعوا وقوله كفوا ایدیكم واقیموا الصلاة وقوله واسجدوا عن ابی هریرة ان رجلا دخل المسجد یصلی ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناحیة المسجد فجاء فسلم علیه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی ثم سلم فقال وعلیك ارجع فصل فانك لم تصل قال فی الثالثة فاعلمنی قال اذا قمت الی الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر واقرأ بما تیسر معك من القرآن ثم اركع حتی تطمئن راكعا ثم ارفع رأسك حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تستوی وتطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذلك فی صلوتك كلها رواه البخاری وزاد الترمذی والنسائی وابوداود فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شیأ انتقصت من صلوتك وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل فصلی فی المسجد ثم جاء فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم

---

[1] قوله وما امروا الا الخ ان الصلوة عبادة ایضاً والعبادة اخلاص العمل بكلیته لله تعالی والاخلاص لایحصل الا بالنیة فوجب اشتراطها لها قاله فی تعلیق اعلاء السنن

فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم اعد صلاتک فانك لم تصل فقال علمنی یا
رسول اللہ کیف اصلی قال اذا توجهت الی القبلة فکبر ثم اقرأ بام القرآن
وما شاء الله ان تقرأ فاذا رکعت فاجعل راحتیك علی رکبتیك ومکن
رکوعك وامدد ظهرك فاذا رفعت فاقم صلبك وارفع رأسك حتی
ترجع العظام الی مفاصلها فاذا سجدت فمکن للسجود فاذا رفعت فاجلس
علی فخذك الیسریٰ ثم اصنع ذٰلك فی کل رکعة وسجدة حتی تطمئن
هٰذا لفظ المصابیح ورواه ابوداؤد مع تغییر یسیر وروی الترمذی
والنسائی معناه وعن ابی هریرة قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم الظهر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلاة فلما سلم ناداه
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا فلان الا تتقی اللہ الا تری کیف تصلی
انکم ترون انه یخفی علی شئی مما تصنعون واللہ انی لاری من خلفی کما
اری من بین یدیّ رواه احمد وعن عائشة قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یستفتح الصلاة بالتکبیر والقراءة بالحمد للہ
رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوّبه ولکن بین ذٰلك
وکان اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع رأسه
من السجدة لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یقول فی کل رکعتین التحیة
وکان یفرش رجله الیسریٰ وینصب رجله الیمنی وکان ینهی عن
عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع
وکان یختم الصلاة بالتسلیم رواه مسلم وعن ابی هریرة قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قام الی الصلاة یکبر حین یقوم ثم
یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکعة

ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوی ثم يكبر حين يرفع
رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك
فی الصلاة كلها حتى يقضيها ويكبر حين يقوم من الثنتين بعد الجلوس
متفق عليه وعن عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد
قال وكان عندی اوثق من نفسی قال قال ابومسعود البدری الا اصلی
لكم صلوٰة رسول الله صلی الله عليه وسلم فصلی بنا اربع ركعات يكبر
فيهن كلما خفض ورفع وقال هكذا رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم
صلی رواه الطحاوی وعن سعيد بن الحارث بن المعلی قال صلی لنا
ابوسعيد الخدری فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين
سجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت النبی صلی الله عليه
وسلم رواه البخاری وعن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة
فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال
ثكلتك امك سنة ابی القاسم صلی الله عليه وسلم رواه البخاری وعن
عبد الجبار بن وائل عن ابيه انه رأى النبی صلی الله عليه وسلم اذا
افتتح الصلوٰة رفع يديه حتی تكادا بهاماه تحاذی شحمة اذنيه رواه
النسائی ولابی داؤد مثله عنه وروى الحاكم فی المستدرك والدارقطنی
والبيهقی فی سننه عن انس نحوه وقال الحاكم اسناده صحيح علی شرط
الشيخين ولا اعلم له علة وفی رواية لابی داؤد والنسائی والطبرانی
والدارقطنی ومسلم عن وائل بن حجر قال رأيت النبی صلی الله عليه
وسلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حيال اذنيه وعن بشير
بن نهيك قال قال ابوهريرة لوكنت قدام النبی صلی الله عليه وسلم

لم أيت ابطيه رواه ابوداؤد والنسائی وعن وائل بن حجر انه ابصر النبی صلی اللہ علیه وسلم حین قام الی الصلاة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه وحاذی ابهامیه اذنیه ثم کبر رواه ابوداؤد وفی روایة له یرفع ابهامیه الی شحمة اذنیه وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قام الی الصلاة استقبل القبلة ورفع یدیه وقال اللہ اکبر رواه ابن ماجة وعن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی رفع یدیه حتی تکون ابهاماه حذاء اذنیه رواه احمد واسحاق بن راهویه والدارقطنی فی سننه وابن ابی شیبة وزاد الدارقطنی فیه ثم لم یعد وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوه وعن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اول تکبیرة افتتاح الصلاة ولم یرفعهما فیما سوی ذلك رواه محمد قال اللہ عز وجل کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰة قال صاحب الکنز المدفون والفلك المشحون فیه الاستدلال علی ترك رفع الیدین فی الانتقالات وعن عبد اللہ قال الا اخبرکم بصلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد وفی روایة ثم لم یرفع رواه النسائی وقال العلامة الهاشم المدنی فی کشف الرین عن مسألة رفع الیدین ان اسناد النسائی علی شرط الشیخین وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلی بکم صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فصلی ولم یرفع یدیه الا مرة واحدة مع تکبیر الافتتاح رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعنه قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة رواه الترمذی وقال حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة وعنه عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود رواه الطحاوی وعن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مالی اراکم رافعین ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰة رواه مسلم وفی مسند امامنا ابی حنیفة عن سفیان بن عیینة قال اجتمع ابوحنیفة والاوزاعی فی دار الحناطین بمکة فقال الاوزاعی لابی حنیفة ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰة عند الرکوع وعند الرفع منه فقال ابوحنیفة لاجل انه لم یصح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فیه شیٔ قال کیف لا یصح وقد حدثنی الزهری عن سالم عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰة وعند الرکوع وعند الرفع منه فقال له ابوحنیفة وحدثنا حماد عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوٰة ولا یعود لشیٔ من ذٰلك فقال الاوزاعی احدثك عن الزهری عن سالم عن ابیه وتقول حدثنی حماد عن ابراهیم فقال له ابوحنیفة کان حماد افقه من الزهری وکان ابراهیم افقه من سالم وعلقمة لیس بدون ابن عمر فی الفقه وان کانت لابن عمر صحبة وله فضل صحبة فالاسود له فضل کثیر وعبد الله هو عبد الله فسکت الاوزاعی وعن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع

يديه الا فى التكبيرة الاولى من الصلوٰة رواه الطحاوى وقال فهذا ابن عمر
قد رأى النبى صلى الله عليه وسلم يرفع ثم قد ترك هو الرفع بعد النبى
صلى الله عليه وسلم فلايكون ذٰلك الا وقد ثبت عنده نسخ ماقد رأى
النبى صلى الله عليه وسلم فعله وقامت الحجة عليه بذٰلك وقال العلامة
العينى والذى يحتج به الخصم من الرفع محمول على انه كان فى ابتداء الاسلام
ثم نسخ والدليل عليه ان عبد الله بن الزبير رأى رجلا يرفع يديه فى
الصلوٰة عند الركوع وعند رفع رأسه من الركوع فقال له لا تفعل فان هٰذا
شئ فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تركه **وعن** ابراهيم
عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب رضى الله عنه يرفع يديه فى اول
تكبيرة ثم لايعود رواه الطحاوى والبيهقى وقال الطحاوى هٰذا حديث
صحيح **وعن** عاصم بن كليب الجرمى عن ابيه وكان من اصحاب
على ان على بن ابى طالب كرم الله وجهه كان يرفع يديه فى التكبيرة
الاولى التى يفتتح بها الصلوٰة ثم لا يرفعهما فى شئ من الصلوٰة رواه محمد
والطحاوى وابن ابى شيبة وقال العلامة العينى اسناده صحيح على شرط
مسلم ثم قال ولايجوز لعلى ان يرى ذٰلك من النبى صلى الله عليه وسلم
ثم يتركه هو ذٰلك الا وقد ثبت نسخ الرفع فى غير تكبيرة الاحرام **وعن**
علقمة عن عبد الله قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابى بكر وعمر فلم يرفعوا ايديهم الا عند استفتاح الصلوٰة رواه الدارقطنى
وابن عدى **وعن** ابراهيم قال كان عبد الله لايرفع يديه فى شئ
من الصلوٰة الا فى الافتتاح رواه الطحاوى وعنه قال لا ترفع يديك
فى شئ من الصلوٰة بعد التكبيرة الاولى رواه محمد فى الموطا والاٰثار

وعن حصين بن عبد الرحمن قال دخلت انا وعمرو بن مرة فى
ابراهيم النخعى قال عمرو حدثنى علقمة بن وائل الحضرمى عن ابيه
انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فراٰه يرفع يديه اذا كبر واذا ركع
واذا رفع قال ابراهيم ما ادرى لعله لم ير النبى صلى الله عليه وسلم
يصلى الا ذلك اليوم فحفظ هٰذا منه ولم يحفظه ابن مسعود واصحابه
ما سمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم فى بدأ الصلوة حين
يكبرون رواه محمد وعن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد
حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يرفع يديه قبل الركوع وبعده فذكرت ذلك
لابراهيم فغضب وقال راٰه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه
رواه الطحاوى وعن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل
انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة
واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فقال ان كان وائل راٰه مرة
يفعل ذلك فقد راٰه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك رواه
الطحاوى وقال واما حديث وائل فقد ضاده ابراهيم بما ذكر عن
عبد الله انه لم يكن رأى النبى صلى الله عليه وسلم فعل ما ذكر
فعبد الله اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وافهم بافعاله
من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يليه
المهاجرون ليحفظوا عنه وعن علقمة بن وائل عن ابيه قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما فى الصلوٰة قبض
بيمينه على شماله رواه النسائى وعن قبيصة بن هلب عن ابيه

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فیأخذ شمالہ بیمینہ رواہ الترمذی وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا معشر الانبیاء امرنا ان نعجل افطارنا ونؤخر سحورنا ونضع ایماننا علی شمائلنا فی الصلوٰۃ رواہ الطبرانی بسند صحیح والطیالسی وفی روایة لمسلم عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ الیمنی علی الیسری وعن عبد اللہ بن مسعود قال مربی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا واضع یدی الیسری علی الیمنی فاخذ بیدی الیمنی فوضعھا علی الیسری رواہ ابن ماجة والنسائی وعن سھل بن سعد قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلاۃ رواہ البخاری وفی روایة للنسائی عن وائل بن حجر انہ قال قلت لانظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ فقام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی کفہ الیسری والرسغ والساعد قال مشائخنا السنة ان یجمع بین الوضع والقبض جمیعا بین ما ورد فی الاحادیث المذکورۃ اذ فی بعضھا ذکر الاخذ وفی بعضھا ذکر وضع الید علی الید وفی البعض وضع الید علی الذراع فکیفیة الجمع ان یضع الکف الیمنی علی الکف الیسری ویحلق الابھام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلث علی الذراع فیصدق انہ وضع الید علی الید وعلی الذراع وانہ اخذ شمالہ بیمینہ والقاعدۃ الاصولیة انہ متی امکن الجمع بین المتعارضین ظاھرا لایعدل عن احدھما کذا فی الحلبی ورد المحتار وعن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ رواہ ابن ابی شیبة وفی عمدۃ الرعایة سندہ جید ورواتہ کلھم ثقات کذا قال الحافظ

قاسم بن قطلوبغا والشیخ عابد السندی وقال العلامة ابو الطیب المدنی
هذا حدیث قوی من حیث السند وعن علی قال من السنة وضع
الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة رواه ابوداؤد واحمد وابن ابی شیبة
والدارقطنی والبیهقی وعن ابراهیم النخعی انه کان یضع یده الیمنی علی
یده الیسری تحت السرة رواه محمد فی الآثار وعن جابر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افضل الصلاة طول القنوت رواه مسلم وعن
عباس بن سهل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکع فوضع
یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه رواه الترمذی
وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال عمر انما السنة الاخذ بالرکب
رواه النسائی وفی روایة للطبرانی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال یا بنی اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرج بین اصابعک وارفع
یدیک عن جنبیک وعن وابصة بن معبد قال رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصلی فکان اذا رکع سوّی ظهره حتی لو صب علیه
الماء لاستقر رواه ابن ماجة وعن عائشة قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذلک
رواه ابن ماجة والترمذی ومسلم وابن حبان وعنها قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما فاذا
سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یفترش رجله الیسری
رواه ابن ماجة وفی روایة لابی داؤد من حدیث ابی حمید ثم یهوی الی الارض

ساجدا فجافی یدیہ عن جنبیہ ویفتخ اصابع رجلیہ ثم یرفع رأسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم سجد وفی اخری لہ وفرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیءٍ من فخذیہ حتی فرغ وعن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن عازب این کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع وجہہ اذا سجد فقال بین کفیہ رواہ الترمذی والطحاوی وروی مسلم وابوداؤد وابن ابی شیبۃ نحوہ وعن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد کانت یداہ حیال اذنیہ رواہ الطحاوی وعبد الرزاق واسحاق بن راہویہ وفی روایۃ للنسائی ثم کبر سجد فکانت یداہ من اذنیہ علی الموضع الذی استقبل بہما الصلوٰۃ وعن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہض فی الصلوٰۃ علی صدور قدمیہ رواہ الترمذی وقال علیہ العمل عند اہل العلم وعن عیاش بن سہل الساعدی وکان فی مجلس فیہ ابوہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی المجلس ابوہریرۃ وابو اسید وابو حمید الساعدی والانصار رضی اللہ عنہم انہم تذاکروا الصلوٰۃ فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعت ذٰلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فارنا فقام یصلی وہم ینظرون فکبر ورفع یدیہ فی اول التکبیر ثم ذکر حدیثا طویلا ذکر فیہ انہ لما رفع رأسہ من السجدۃ الثانیۃ من الرکعۃ الاولی قام ولم یتورک رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن مسعود انہ کان ینہض فی الصلوٰۃ علی صدور قدمیہ ولم یجلس رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی وفی روایۃ لہما عن ابن عمر وابن الزبیر نحوہ وعن الشعبی قال کان عمر وعلی واصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہضون فی الصلوٰۃ علی صدور اقدامہم رواہ ابن ابی شیبۃ وعن النعمان بن ابی عیاش قال ادرکت غیر واحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا رفع احدھم رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الاولی والثالثۃ نہض کما ھو ولم یجلس رواہ ابن ابی شیبۃ وروی عبد الرزاق عن ابن مسعود وابن عباس وابن عمر نحوہ وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وعن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الصلوٰۃ اضجع رجلہ الیسری وقعد علیہا ونصب رجلہ الیمنی رواہ امامنا ابوحنیفۃ وروی الترمذی نحوہ وقال ھٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واھل الکوفۃ وعن عبد اللہ وھو ابن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال من سُنّۃ الصلوٰۃ ان تنصب القدم الیمنی واستقبالہ باصابعہا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ رواہ النسائی وعن رفاعۃ بن رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی فاذا جلست فاجلس علی رجلک الیسری رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہ۔ وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ھٰذا وقضیت ھذا فقد قضیت صلاتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد رواہ ابوداؤد والطحاوی وروی احمد والدارقطنی نحوہ وعن عبد اللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا رفع المصلی رأسه من آخر صلاته وقضی تشهده ثم احدث فقد تمت صلاته فلا يعود لها رواه الطحاوی وروی ابوداؤد والترمذی والدارقطنی والبیهقی عن ابن عمرو عن علی نحوه مرفوعا وموقوفا وقد سکت ابوداؤد عن هٰذا الحدیث وهو اذا سکت عن حدیث کان عنده حسنا او صحیحا وقد قال الترمذی کل ما ذکرته فی کتابی هٰذا حجة الا اربعة احادیث ولیس هٰذا الحدیث منها کذا فی السعایة وعن عبد الله قال التشهد انقضاء الصلوٰة والتسلیم اذن بانقضاءها رواه الطحاوی وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایمن وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر رواه النسائی وروی ابوداؤد والترمذی نحوه وعن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیك یقول ترفعها الی ربك مستقبلا ببطونها وجهك وتقول یارب یارب ومن لم یفعل ذٰلك فهو کذا وکذا وفی روایة فهو خداج رواه الترمذی وقال علی القاری الظاهر ان معنی الحدیث ان اقل الصلوٰة رکعتان فیفید نهی البتیراء کما هو مذهبنا۔

باب مایقرأ بعد التکبیر

وقول الله عزوجل وسبح بحمد ربك حین تقوم۔ عن ابی وائل قال کان عثمان اذا افتتح[1] الصلوٰة یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك

---

[1] قوله اذا افتتح الصلوٰة الخ واتفق الثلاثة علی ان دعاء الاستفتاح فی الصلوٰة

وتعالٰی جدك ولا الٰه غیرك یسمعنا ذٰلك رواه الدارقطنی ورواه مسلم عن عمر مثله وعن ابراهیم ان ناسا من اهل البصرة اتوا عند عمر بن الخطاب رضی الله عنه لم یأتوه الا لیسألوه عن افتتاح الصلوٰة قال فقام عمر بن الخطاب فافتتح الصلوٰة وهم خلفه ثم جهر فقال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالٰی جدك ولا الٰه غیرك رواه محمد فی الاٰثار وروی الدارقطنی نحوه وقال محمد وبهٰذا نأخذ فی افتتاح الصلوٰة ولکنا لا نری ان یجهر بذٰلك الامام ولا من خلفه وانما جهر بذٰلك عمر لیعلمهم ما سألوه عنه وقال الشیخ ابن الهمام ولما ثبت من فعل الصحابة کعمر رضی الله عنه وغیره الافتتاح بعده علیه الصلوٰة والسلام بسبحانك اللهم مع الجهر به لقصد تعلیم الناس لیقتدوا ویأنسوا کان دلیلا علی انه الذی کان علیه صلی الله علیه وسلم اٰخر الامر وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی بابهامیه اذنیه ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالٰی جدك ولا الٰه غیرك رواه الدارقطنی وقال رجال اسناده کلهم ثقات وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالٰی جدك ولا الٰه غیرك رواه الترمذی وابوداؤد واسناد ابی داؤد حسن رجاله موثقون ورواه ابن ماجة عن ابی سعید

مسنون وقال مالك لیس بسنة بل یکبر ویفتتح القراءة وصیغته عند ابی حنیفة واحمد ان یقول سبحانك اللهم وبحمدك الخ وصیغته عند الشافعی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا الاٰیتین الا انه یقول وانا من المسلمین وقال ابو یوسف المستحب ان یجمع بینهما قاله فی رحمة الامة وکذا فی شرح النقایة ۱۲

وقال الترمذی هذا حديث لا نعرفه الا من حارثة وقد تكلم فيه من قبل حفظه انتهى وقال التوربشتی هذا حديث حسن مشهور واخذ به من الخلفاء عمر رضي الله عنه والحديث مخرج فی كتاب مسلم عن عمر وقد اخذ به عبد الله بن مسعود وغيره من فقهاء الصحابة وذهب اليه كثير من علماء التابعين واختاره ابو حنيفة وغيره من العلماء فكيف ينسب هذا الحديث الى الضعف وقد ذهب اليه الاجلة من علماء الحديث كسفيان الثوری واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه واما ما ذكره الترمذی فهو كلام فی اسناد الحديث الذی ذكره ولم يقل ان اسناده مدخول من سائر الوجوه مع ان الجرح والتعديل يقع فی حق اقوام على وجه الخلاف فربما ضعف الراوی من قبل احد الائمة ووثق من قبل آخرين وهذا الحديث رواه الاعلام من ائمة الحديث واخذوا به ورواه ابو داؤد فی جامعه باسناد ذكره فيه وهو اسناد حسن رجاله مرضيون فعلم ان الترمذی انما تكلم فی الاسناد الذی ذكره كذا فی المرقات۔ وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال ايكم المتكلم بالكلمات فارم القوم فقال ايكم المتكلم بالكلمات فارم القوم فقال ايكم المتكلم بها فانه لم يقل بأسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رأيت اثنی عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها رواه مسلم وفی البحر الرائق ان ذلك كان فی اول الامر ويدل عليه ان عمر رضي الله عنه حين جهر جهر بالثناء فقط ليقتدی الناس به ويتعلموا منه فهو ظاهر فی انه الذی كان آخر الامر فی الفرائض وعن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكت بين تكبيره وبين القراءة اسكاتة فقلت بابی انت وامی يا رسول الله

اسکاتك بین التکبیر وبین القراءة ما تقول قال اقول اللهم باعد بینی وبین خطایای
کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض
من الدنس اللهم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیه وعن علی
رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوٰة وفی روایة
کان اذا افتتح الصلاة کبر ثم قال وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین
لا شریك له وبذلك امرت وانا من المسلمین اللهم انت الملك لا اله الا انت
انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انه لا
یغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت
واصرف عنی سیئها لا یصرف عنی سیئها الا انت لبیك وسعدیك والخیر کله
فی یدیك والشر لیس الیك انابك والیك تبارکت وتعالیت استغفرك واتوب
الیك واذا رکع قال اللهم لك رکعت وبك اٰمنت ولك اسلمت خشع لك سمعی
وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات
والارض ومابینهما وملء ماشئت من شیء بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت
وبك اٰمنت ولك اسلمت سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه
وبصره تبارك الله احسن الخالقین ثم یکون من اٰخر ما یقول بین التشهد
والتسلیم اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواه
مسلم وفی روایة للشافعی والشر لیس الیك والمهدی من هدیت انابك
والیك لا منجا منك ولا ملجأ الا الیك تبارکت وعن جبیر بن مطعم
انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلاة قال الله اکبر کبیرا الله اکبر

کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ
بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ رواہ ابوداؤد
وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر والحمد للہ کثیرا وذکر فی اٰخرہ من الشیطان الرجیم
وقال عمر رضی اللہ عنہ نفخہ الکبر ونفثہ الشعر وھمزہ الموتۃ وعن جابر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلاۃ کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین اللھم
اھدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت وقنی سیئ الاعمال
وسیئ الاخلاق لایقی سیئھا الا انت رواہ النسائی وعن محمد بن مسلمۃ قال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام یصلی تطوعا قال اللہ اکبر وجھت وجھی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل
حدیث جابر الا انہ قال وانا من المسلمین ثم قال اللھم انت الملک لا الہ الا
انت سبحانک وبحمدک ثم یقرأ رواہ النسائی وقال الحلبی ذٰلک کلہ محمول علی
التطوع والتھجد فان الامر فیہ واسع ویؤیدہ ما ثبت فی صحیح ابی عوانۃ
وسنن النسائی انہ علیہ السلام کان اذا قام یصلی تطوعا قال اللہ اکبر وجھت
الخ فیکون مفسرا لما فی غیرہ بخلاف سبحانک اللھم فان ما ذکرناہ یبین انہ
الامر المستقر علیہ فی الفرائض انتھی وفی رد المحتار والمرقات وما ورد محمول
علی النافلۃ بعد الثناء فی الاصح لحدیث البیھقی کان علیہ السلام اذا افتتح
الصلاۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک
وجھت وجھی الخ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت
لہ سکتۃ اذا افتتح الصلوۃ رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا نھض من الرکعۃ الثانیۃ استفتح القراءۃ بالحمد للہ
رب العالمین ولم یسکت رواہ مسلم

باب القرآءة فی الصلوٰة

وقول اللہ عز وجل فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم
قال اللہ عز وجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون
عن عبد اللہ بن مغفل انہ سئل اکل من سمع القرآن وجب علیہ الاستماع
والانصات قال انما انزلت ھذہ الآیۃ فاستمعوا لہ وانصتوا فی قراءۃ الامام رواہ
ابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی فی کتاب القراءۃ وعن
ابن عباس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ خلفہ قوم فخلطوا علیہ
فنزلت ھذہ الآیۃ رواہ ابن مردویہ والبیہقی وعن محمد بن کعب القرظی
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ فی الصلوٰۃ اجابہ من وراءہ اذا قال
بسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا مثل ما یقول حتی تنقضی فاتحۃ الکتاب والسورۃ
فنزلت رواہ سعید بن منصور وابن ابی حاتم والبیہقی وعن مجاھد
قال قرأ رجل من الانصار خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت رواہ عبد بن
حمید وابن ابی حاتم والبیہقی وعن ابن مسعود انہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی باصحابہ فسمع ناسا یقرؤن خلفہ فقال اما آن لکم ان تفھموا اما آن لکم ان
تعقلوا واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن
ابی حاتم وابو الشیخ والبیہقی وعن ابی ھریرۃ انہ قال نزلت ھذہ الآیۃ
فی رفع الاصوات وھم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ رواہ
ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی وابن عساکر
وعن الزھری نزلت ھذہ الآیۃ فی فتی من الانصار کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کلما قرأ شیأ قرأہ رواہ ابن جریر والبیہقی وعن ابی العالیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی باصحابہ فقرأ فقرأ اصحابہ فنزلت رواہ عبد بن حمید وابو الشیخ والبیہقی وعن ابراہیم کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ورجل یقرأ فنزلت رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ للبیہقی عن الامام احمد اجمع الناس علی ان ھذہ الآیۃ فی الصلوٰۃ وقال الشیخ ابن الہمام وغیرہ ان المامور بہ اثنان الاستماع والانصات فالاول فی الجہریۃ والثانی فی السریۃ فالمعنی اذا قریٔ القراٰن فاستمعوا لہ ان جہر بہ وانصتوا اسکتوا ان اسر بہ انتہی وبہ اخذ امامنا ابو حنیفۃ واصحابہ وقال بہ جابر بن عبد اللہ وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب وعمر بن الخطاب وعبد اللہ بن مسعود علی ما ھو الارجح فی الروایۃ عنہما وسفیان الثوری وسفیان بن عیینۃ وابن ابی لیلیٰ والحسن بن صالح بن حیی وابراھیم النخعی واصحاب ابن مسعود وغیرھم من مشاھیر الصحابۃ والتابعین کذا ذکرہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید وقال العینی وقد روی منع القراءۃ عن ثمانین نفرا من کبار الصحابۃ منہم المرتضی والعبادلۃ الثلاثۃ واسامیہم عند اھل الحدیث وقیل تجاوز عدد من افتی فی ذالک الزمان عن الثمانین فکان اتفاقہم بمنزلۃ الاجماع وذکر الشیخ الامام عبد اللہ بن یعقوب الحارثی السبذمونی فی کتاب کشف الاسرار عن عبد اللہ بن زید بن اسلم عن ابیہ قال عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہون عن القراءۃ خلف الامام اشد النہی ابوبکر الصدیق وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود وزید بن ثابت وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم انتہی وقال علماءنا فلا دلیل علی تخصیص الآیۃ بالجہریۃ لان

الاستماع والانصات حکمان علی حدۃ لیس مجموعہا حکما واحدا برأسہ حتی یختص بالجہریۃ ولو سلم ورود الآیۃ فی الجہریۃ فلا تخصیص ایضا بالجہریۃ لان العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ الا بقراءۃ[1] رواہ مسلم وعن ابی عثمان الہندی عن ابی ہریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرج فناد فی المدینۃ انہ لا صلوٰۃ الا بقراٰن ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد رواہ ابوداؤد وسکت عنہ ورجالہ کلہم ثقات مشہورون الا جعفر بن میمون فقد وثقہ الحاکم فی المستدرک وذکرہ ابن حبان وابن شاہین فی الثقات والحدیث صریح فی الدلالۃ علی عدم رکنیۃ الفاتحۃ فان لفظۃ ولو المتصلۃ یشیر الی عدم تخصیص الفاتحۃ ویؤمی الی تعمیم القراءۃ لہا ولغیرہا لذلک[2] قال ابوحنیفۃ بوجوبہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج فہی خداج رواہ الستۃ ومالک واحمد والدارقطنی والبیہقی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

---

[1] قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ الا بقراءۃ دلالۃ علی ان الصلوٰۃ لا تصح الا بالقراءۃ ظاہرۃ لان مطلق القراءۃ فرض ثابت بالکتاب فقولہ لا صلوٰۃ الخ محمول علی نفی الصحۃ قالہ فی تعلیق اعلاء السنن۔۱۲۔

[2] قولہ لذلک قال ابوحنیفۃ بوجوبہا واما مالک والشافعی واحمد فقالوا ہی رکن لحدیث عبادۃ بن الصامت وحدیث زیاد بن ایوب اجیب عن حدیث عبادۃ بان المراد بہ نفی الفضیلۃ نحو لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد واما الجواب عن روایۃ زیاد فبانہا شاذۃ اذ روایۃ غیر لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ وکان زیاد زاد فی المبنی وروی بالمعنی اخذتہ من شرح النقایۃ ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوٰۃ لایقرأ فیہا بام الکتاب فہی خداج رواہ ابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ **وفی السعایۃ** فہاتان الروایتان وامثالہما دلیل علی عدم رکنیۃ الفاتحۃ فان الخداج بفتح الخاء المعجمۃ بمعنی الناقص ولوکانت رکنا لقال فہی باطلۃ فان ترک الرکن انما یوجب البطلان والنقصان من موجبات الوجوب فعلم[1] ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃ **وعن** ابی سعید قال امرنا ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر رواہ ابوداؤد واسنادہ صحیح **وفی روایۃ** للترمذی وابن ماجۃ لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بالحمد وسورۃ وفی روایۃ ابن عدی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتجزئ المکتوبۃ الابفاتحۃ الکتاب وثلاث[2] اٰیات فصاعدا **وعن** عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ

---

[1] قولہ نعلم ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃ قال فی اوجز المسالک ان عامتہم یفہمون من الحنفیۃ انہم قالوا بجواز الصلوٰۃ بدون الفاتحۃ ولذا تعجب الحافظ فی الفتح اشد التعجب والحقیقۃ لیس کذلک والحنفیۃ ابداً ما قالوا بجوازہا بدون الفاتحۃ وللہ در الحنفیۃ ما قالوا الا ما ورد فی الحدیث ان ہذہ الصلوٰۃ ناقصۃ ذات خداج ونقصان یجب اعادتہا نعم من اثبت بہذا الحدیث بطلان الصلوٰۃ فہذا تحکم منہ فاسد لان الناقص لا یقال لہ معدوم ۱۲۔

[2] قولہ ثلاث اٰیات وقد عمل اصحابنا بکل الحدیث حیث اوجبوا قراءۃ الفاتحۃ وضم سورۃ او ثلاث اٰیات معہا لان ہذہ الاخبار اخبار اٰحاد فلا تثبت بہا الفرضیۃ ولیس الفرض عندنا الا مطلق القراءۃ لقولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القراٰن فامر لقراءۃ ما تیسر من القراٰن مطلقا وتقییدہ بالفاتحۃ زیادۃ علی مطلق النص وذا لایجوز فعملنا بالکل واوجبنا قراءۃ الفاتحۃ وضم سورۃ او ثلاث اٰیات معہا وقلنا ان قولہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب مثل معنی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا

وعن جابر بن عبد اللہ قال کان یقرأ فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ویقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب قال وکنا نتحدث انہ لا یجوز صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وشئ معہا رواہ البیہقی[1] ورواہ عبید اللہ بن مقسم عن جابر بن عبد اللہ انہ قال سنۃ القراءۃ فی الصلوٰۃ ان یقرأ فی الاولیین بام القراٰن وسورۃ وفی الاخریین بام القراٰن قال سفیان لمن یصلی وحدہ رواہ ابوداؤد وقال الترمذی واما احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اذا کان وحدہ واحتج بحدیث جابر بن عبد اللہ حیث قال من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القراٰن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام قال احمد فہذا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تأول قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ان ہذا اذا کان وحدہ انتہی وعن جابر بن عبد اللہ قال من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القراٰن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث

قولہ لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد وصح ایضا عن جماعۃ من الصحابۃ ایجاب ذلک قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲

[1] قولہ رواہ البیہقی رجالہ کلہم ثقات ما خلا شیخہ الحاکم ابی غانم ازہر بن احمد بن حمدون فقد ذکرہ البیہقی فی موضع الاحتجاج بہ فہو صالح لہ عندہ وہو نص صریح فی عدم جواز الصلوٰۃ بدون ضم شئ الی الفاتحۃ وقد فسرہ جابر بسورۃ وایضا یدل علی ان الفاتحۃ لیست برکن فی الصلوٰۃ لان جابرا جعلہا من السنۃ مثل السورۃ سواء بسواء من تعلیق اعلاء السنن ملخصا ۱۲

حسن صحیح وروی محمد ومالك وابن ابی شیبة مثله وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی رکعة فلم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام رواه الطحاوی وعنه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صلی صلوٰة لایقرأ فیها بام القرآن فهی خداج الا وراء الامام رواه البیهقی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلوٰة لا یقرأ فیها بفاتحة الکتاب الا ان یکون وراء الامام رواه البیهقی وعن ابی سعید قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل خلف الامام لایقرأ شیأ أیجزئه ذٰلك قال نعم رواه البیهقی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل صلوٰة لایقرأ فیها بفاتحة الکتاب فلا صلوٰة الا وراء الامام رواه البیهقی وعن کثیر بن مرة الحضرمی عن ابی الدرداء سمعه یقول سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم أفی کل صلوٰة قراءة قال نعم قال رجل من الانصار وجبت هذه فالتفت الیّ وکنت اقرب القوم منه فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا قد کفاهم رواه النسائی والطحاوی والبیهقی وقال النسائی فیه اکتفاء المأموم بقراءة الامام وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلوٰة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم آنفا قال رجل نعم یا رسول الله قال انی اقول مالی أنازع القرآن فانتهی الناس عن القراءة فیما جهر فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بالقراءة من الصلوٰة حین سمعوا ذٰلك رواه النسائی والترمذی وابوداؤد واحمد ومالك ومحمد وروی

له قوله الا وراء الامام وقال الشیخ الجنجوهی ان الروایات الواردة فی امر القراءة خلف الامام لایصح الاستدلال بها علی وجوب القراءة للمقتدی وان المؤتم کان القراءة له مباحا فی اوائل الاسلام ثم نسخ وبقی اباحة الفاتحة ثم نسخ بالمنع مطلقا کذا فی اوجز المسالك ۱۲

ابن ماجة نحوه وقال النسائی فیه ترك القراءة خلف الامام فیما جهر بہ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة وهذا حدیث صحیح وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لمسلم عن ابی هریرة وقتادة واذا قرأ فانصتوا وفی اخری له واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین قال علی القاری فیه اشارة الی السکوت والاستماع اه قیل وفیه دلالة علی ان المأموم لا یقرأ الفاتحة والا لکان الانسب ان یقول اذا قال احدکم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین وعن انس قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اقبل بوجهه فقال اتقرؤن والامام یقرء فسکتوا فسألهم ثلثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا رواه الطحاوی وعن ابن عمرو البیاضی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المصلی یناجی ربه فلینظر ما یناجیه به ولا یجهر[1] بعضکم علی بعض بالقرآن رواه احمد وعن عمران بن حصین قال صلی النبی صلی الله علیه وسلم الظهر فقرء رجل خلفه سبح اسم ربك الاعلی فلما صلی قال من قرأ سبح اسم ربك الاعلی قال رجل انا قال قد علمت ان بعضکم قد خالجنیها رواه النسائی وقال فیه ترك القراءة خلف الامام فیما لم یجهر فیه وعن عمر بن الخطاب قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما صلوٰة الظهر

---

[1] قوله لا یجهر بعضکم علی بعض بالقرآن قال الطحاوی فلما اختلفت هذه الآثار المرویة فی ذلك التمسنا حکمه من طریق النظر فرأیناهم جمیعا لا یختلفون فی الرجل یأتی الامام وهو راکع انه یکبر ویرکع معه ویعتد تلك الرکعة وان لم یقرأ فیها شیأ فلما اجزأه ذلك فی حال خوفه فوت الرکعة احتمل ان یکون انما اجزأه ذلك لمکان الضرورة واحتمل ان یکون انما اجزأه ذلك لان القراءة خلف الامام لیست علیه فرضا فاعتبرنا ذلك فرأیناهم لا یختلفون ان من جاء الی الامام وهو راکع فرکع قبل ان یدخل فی الصلوٰة

فقرأ رجل من الناس فی نفسه قال هل قرأ معی احد منکم قال ذٰلك ثلاثا فقال له الرجل نعم یا رسول الله انا کنت اقرأ سبح اسم ربك الاعلی قال مالی انازع القراٰن اما یکفی احدکم قراءة امامه انما جعل الامام لیؤتم به فاذا قرأ فانصتوا رواه البیهقی وعن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان[1] له امام فقراءة الامام قراءة له رواه ابن ماجة ورواه ابن حبان عن انس والدارقطنی عن ابی هریرة وقال فی فتح الملهم ثم البیهقی حمل هذا الحدیث ونظائره علی ترك الجهر بالقراءة خلف الامام وعلی قراءة السورة دون الفاتحة وهذا تخصیص بلا مخصص وبعید عن مضمون الحدیث بمراحل وناءٍ عن المقصود بمنازل لاتعلق له بالفاظه ولا اشارة فیها الیه اصلا کیف والواقعة واقعة صلوٰة الظهر والعصر علی مایشهد به روایة الامام فما معنی الجهر شخص فیهما بالقراءة خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولایقرأ الامام فیهما جهرا ولا سائر المقتدین وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة رواه محمد والدارقطنی والبیهقی عن امامنا ابی حنیفة وهو احسن طرقه حکم علیه

بتکبیر کان منه ان ذٰلك لایجزئه وان کان انما ترکه لحال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وغیر حال الضرورة فهذه صفات الفرائض التی لابد منها فی الصلوٰة ولاتجزئ الصلوٰة الابا صابتها فلما کانت القراءة مخالفة لذلك وساقطة فی حال الضرورة کانت من غیر جنس ذٰلك فکانت فی النظر انها ساقطة فی غیر حالة الضرورة فهذا هو النظر فی هذا ۱۲۔

[1] قوله من کان له امام فقراءة الامام قراءة له وفی الروض المربع من فقه الحنابلة ولا قراءة علی ماموم ای یتحمل الامام عنه قراءة الفاتحة لهذا الحدیث قاله فی اوجز المسالك ۱۲۔

ابن الہمام بانہ صحیح علی شرط الشیخین وقال العینی ھو حدیث صحیح اما
ابو حنیفة فابو حنیفة وموسی بن عائشة الکوفی من الثقات الاثبات من
رجال الصحیحین وعبد اللہ بن شداد من کبار الشامیین وثقاتھم وھو حدیث
صحیح انتھی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کان لہ امام فقراءة الامام لہ قراءة رواہ ابن عدی فی الکامل والطبرانی
فی الاوسط ورواہ الدارقطنی عن ابن عمر والطحاوی واحمد عن جابر وروی
احمد بن منیع فی مسندہ عن جابر مثلہ وقال الشیخ ابن الہمام اسناد حدیث
احمد بن منیع صحیح علی شرط مسلم وعن عبد اللہ بن شداد بن الھاد
قال ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصر قال فقرأ رجل خلفہ فغمزہ
الذی یلیہ فلما ان صلی قال لم غمزتنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قدامك فکرھت ان تقرأ خلفہ فسمعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
کان لہ امام فان قراءتہ لہ قراءة رواہ محمد والدارقطنی وروی الحاکم
فی مستدرکہ والبیہقی نحوہ قال العلامة العینی فی شرح البخاری فی بیان
ھذا الحدیث انہ رواہ جماعة من الصحابة وھم جابر بن عبد اللہ وابن عمر
وابو سعید الخدری وابو ھریرة وابن عباس وانس بن مالك رضی اللہ عنہم
وقال الشیخ العابد السندی مولدا والمدنی مہاجرا فی شرح المسند لامامنا
ابی حنیفة بعد ما ذکر ھذہ الروایة فنقول لما ثبت نہی العشرة المذکورة
ولم یثبت رد احد ھم علیہم عند توافر الصحابة کان اجماعا سکوتیا انتھی
ملخصا وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءة رواہ الدارقطنی وفی التعلیق الممجد ھذا
خلاصة الکلام فی طرق ھذا الحدیث وتلخص منہ ان بعض طرقہ صحیحة او

حسنة ليس فيه شئ يوجب القدح عند التحقيق و بعضها صحيحة مرسلة وان لم تصح مسندة والمراسيل مقبولة وبعضها ضعيفة يجبر ضعفها بضم بعضها الى بعض فارتقت الى مرتبة الحسن وبه ظهران قول الحافظ ابن حجر فى تخريج احاديث الرافعى ان طرقه كلها معلولة ليس على ماينبغى وكذا قول البخارى فى رسالة القراءة خلف الامام انه حديث لم يثبت عند اهل العلم من اهل الحجاز والعراق لارساله وانقطاعه انتهى لايخلوعن تحدشات واضحة انتهى وقال علماءنا يستفاد منه ان القراءة ثابتة من المقتدى شرعا فان قراءة الامام قراءة له فلوقرأ لكان له قراءتان فى صلوة واحدة وهو غير مشروع قاله ابن الهمام وان الحديث دل على ان قراءة الامام بدل وعوض عن قراءة المقتدى وخلف عنها فلوقرأ المقتدى ايضا لزم اجتماع الاصل والخلف والبدل والمبدل منه والعوض والمعوض عنه وهو غير جائز كما ترى كما لايجوز اجتماع الوضوء والتيمم انتهى وعن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القراءة خلف الامام فقال الامام يقرأ رواه البيهقى وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القراءة خلف الامام رواه البيهقى ورواه عبد الرزاق عن زيد بن اسلم وفى رواية لامامنا ابى حنيفة قال جابر قرأ رجل خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية عبد الرزاق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابابكر وعثمان كانوا ينهون عن القراءة خلف الامام وعن على قال سأل رجل النبى صلى الله عليه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لابل انصت فانه يكفيك رواه البيهقى وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكفيك قراءة الامام خافت اوجهر رواه الدارقطنى وعن عطاء بن يسار انه سأل

زید اعن القراءة مع الامام فقال لاقراءة مع الامام فی شیٔ رواہ مسلم فی باب سجود التلاوة وعن عبید اللہ بن مقسم انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لاتقرؤا خلف الامام فی شیٔ من الصلوات رواہ الطحاوی وعن جابر قال لایقرأ خلف الامام لاان جہر ولا ان خافت رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفہ وعن عبد اللہ بن مقسم قال سألت جابر بن عبد اللہ ایقرأ خلف الامام فی الظہر والعصر قال لا رواہ عبد الرزاق وعن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنہ من قرأ خلف الامام فلیس علی الفطرة رواہ الطحاوی وابن ابی شیبة وعبد الرزاق والدارقطنی وعن علی قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة والدارقطنی والبیہقی وعن ابی حمزة قال قلت لابن عباس اقرأ والامام بین یدی فقال لا رواہ الطحاوی وفی روایة لابن ابی شیبة عن رجل قال عہد الینا عمر بن الخطاب ان لانقرأ مع الامام وعن ابن عمر انہ کان اذا سئل ھل یقرأ احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام فحسبہ قراءة الامام وکان ابن عمر لایقرأ مع الامام رواہ محمد ھذا طریق جید الاسناد لایتصور فیہ الکلام اصلا وروی الطحاوی نحوہ ورواہ مالک وزاد واذا صلی وحدہ فلیقرأ وقال العینی وکان ابن عمر لایقرأ خلف الامام وکان اعظم الناس اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی وعن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ رواہ محمد ھذا سند جید لاکلام فیہ وعن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ سئل عن القراءة خلف الامام قال تکفیک قراءة الامام رواہ محمد وروی الدارقطنی عن احمد بن حنبل نحوہ لیس فی ھذا الاسناد ایضا شیٔ وعن ابی وائل

قال سئل عبد الله بن مسعود عن القراءة خلف الامام قال أنصت فان فی الصلوٰة شغلا سیکفیک ذاک الامام رواہ محمد هٰذا اسند جید لا کلام فیه وروی الطحاوی نحوه وعن ابراهیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم رواہ محمد رجاله کلهم ثقات وعن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الیّ من ان اقرأ خلف الامام رواہ محمد وذکر الرازی فی احکام القرآن قیل یستحب ان یکسر اسنانه وقال البلخی احب الی ان یملأ فمه من التراب انتهی وعن سعد بن ابی وقاص انه قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة رواہ محمد لیس فی هٰذا الاسناد ایضا شئ وعن محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا رواہ محمد هٰذا اسند جید لا کلام فیه وروی ابن ابی شیبة نحوه وعن ابن مسعود قال لیت الذی یقرأ خلف الامام مُلِئَ فوه ترابا رواہ الطحاوی وعن سعد بن ابی وقاص قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه حجر رواہ عبد الرزاق وفی التعلیق الممجد لا بأس بامثال هٰذا الکلام للتهدید والتشدید والتعذیب بعذاب الله ممنوع لا التهدید به وعن عمر و بن محمد بن زید عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت یحدثه عن جده انه قال من قرأ خلف الامام فلا صلوٰة له رواہ محمد ورواہ عبد الرزاق عن علی وقال البخاری فی رسالة القراءة انه لا یعرف لهٰذا الاسناد سماع بعضهم عن بعض ولا یصح مثله والجواب عنه اولا ان المعاصرة وامکان اللقی یکفی عند الجمهور فی صحة الاتصال ورفع الانقطاع وثبوت اللقی کما هو تشدد البخاری لا یجب عند الجمهور کما تقرر محققا فی اصول الحدیث والمعاصرة وامکان اللقی هٰهنا متحقق بین

داؤد وعمر وبین عمر وموسی وبینه وبین زید وهو یکفینا فی ثبوت اتصال السند **وثانیاً** ان الانقطاع الظاهر لایضر عندنا اذا کان الراوی ثقة یروی عن الثقات لاسیما فی القرون المشهود لها بالخیر انتهی **وقال الطحاوی** هٰؤلاء جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اجمعوا علی ترك القراءة خلف الامام قد وافقهم علی ذٰلك ما قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما قدمنا ذکره وشهد لهم النظر ما قد ذکرنا **وعن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر رضی الله عنهما کانوا یفتتحون الصلاة بالحمد لله رب العالمین رواه مسلم **وعن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نهض فی الثانیة استفتح بالحمد لله رب العالمین ولم یسکت رواه الطحاوی **وعنه** قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تعالی قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال الحمد لله رب العالمین قال تعالی حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال الله تعالی اثنی علی عبدی واذا قال مالك یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاك نعبد وایاك نستعین قال هٰذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال هٰذا لعبدی ولعبدی ما سأل رواه مسلم **وقال الحلبی** ولاشك ان المراد بالصلوٰة هنا الفاتحة فالبدایة بالحمد لله دلیل علی ان التسمیة[1] لیست من الفاتحة وانها سبع اٰیات بدونها حیث جعل الوسطی

---

[1] قوله ان التسمیة لیست من الفاتحة سیأتی تحقیقه فی کتاب فضائل القراٰن فی الباب الثانی

وهی ایاك نعبد و ایاك نستعین بینه سبحانه وبین عبده و الثلث قبلها لله تعالی خاصة والثلاث بعدها لعبده فقط و اذا لم تکن ایة من الفاتحة لم تکن اية من غیرها لعدم القائل به انتهی وقال ابن عبد البر هذا حدیث قد رفع الاشکال فی سقوط بسم الله الرحمن الرحیم من الفاتحة وهو نص لا یحتمل التأویل ولا اعلم حدیثا فی سقوط البسملة ابین منه انتهی وعن انس قال صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم الله الرحمن الرحیم رواه مسلم وعنه قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یسمعنا قرأءة بسم الله الرحمن الرحیم وصلی بنا ابوبکر وعمر فلم نسمعها منهما رواه النسائی وعن ابن عبد الله بن مغفل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوٰة اقول بسم الله الرحمن الرحیم فقال لی ای بنی محدث ایاك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ابغض الیه الحدث فی الاسلام یعنی منه وقال وقد صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم ومع ابی بکر وعمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم یقولها فلا تقلها اذا انت صلیت فقل الحمد لله رب العالمین رواه الترمذی وروی النسائی وابن ماجة وروی امامنا ابوحنیفة نحوه وقال الترمذی حدیث عبد الله بن مغفل حدیث حسن والعمل علیه عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم ومن بعدهم من التابعین وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق لا یرون ان یجهر ببسم الله الرحمن الرحیم قالوا ویقولها فی نفسه انتهی وعن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم وابوبکر وعمر لا یجهرون ببسم الله

الرحمٰن الرحیم رواہ امامنا ابوحنیفة وعنہ قال صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ عنہم فلم اسمع احدا منہم یجھر بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم رواہ احمد والنسائی باسناد علی شرط الصحیح وعنہ صلیت خلف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فکلہم یخفون بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم رواہ ابن ماجة وعنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یسر ببسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وابابکر وعمر وعثمان وعلیا رضی اللّٰہ عنہم رواہ الطبرانی رجالہ کلہم ثقات لایخفی علیک ان احادیث الاسرار بالتسمیة کما تدل علی کون اخفاءھا سنة تدل ایضا علی انہا لیست بجزء من الفاتحة ولا غیرھا من السور والا فلا معنی لاخفاءھا من بین الآیات مع کونہا جزأ منہا فان اجزاء السورة کلہا سواسیة فی حکم الجھر والاخفاء بہا کما لایخفی وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یتعوذ قبل القراءة رواہ احمد وعن ابی وائل قال کان عمر وعلی لایجھران ببسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتأمین رواہ الطحاوی۔

وعن ابن مسعود انہ کان یخفی بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم والاستعاذة وربنا لک الحمد رواہ ابن ابی شیبة وعن ابراھیم قال اربع یخافت بہن الامام سبحانک اللہم وبحمدک والتعوذ من الشیطان وبسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وآمین رواہ محمد فی الآثار وروی عبد الرزاق وابومعمر عن عمر بن الخطاب نحوہ وقال الطحاوی فلما ثبت عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعمن ذکرنا بعدہ ترک الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ثبت انہا لیست من القرآن ولو کانت من القرآن لوجب ان یجھر بہا کما یجھر بالقرآن سواھا الاتری ان بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم التی فی النمل یجھر بہا کما یجھر بغیرھا من القرآن لانہا من القرآن

فلما ثبت ان التی قبل فاتحة الکتاب یخافت بها ویجهر بالقراٰن ثبت انها لیست من القراٰن وثبت ان یخافت بها ویسر کما یسر التعوذ والافتتاح وما اشبههما انتهی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه متفق علیه وفی روایة قال اذا قال[1] الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا اٰمین فانه من وافق قوله قول الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه هٰذا لفظ البخاری ولمسلم نحوه وفی اخری للبخاری قال اذا امن القارئ فامنوا فان الملائکة تؤمن فمن وافق تأمینه تأمین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

---

[1] قوله اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا اٰمین دلالة الحدیث علی قول المأموم اٰمین بعد قول الامام ولا الضالین ظاهرة ویستفاد منه ان الامام یخفی بها لان تأمین الامام لو کان مشروعا بالجهر لما علق النبی صلی الله علیه وسلم تأمینهم بقوله ولا الضالین بل علق بقوله اٰمین فان قلت قد جاء فی الحدیث السابق اذا امن الامام فامنوا فیه علق تامین المأمومین بتأمینه وانهم لا یعلمون تأمینه الا ان یسمعوا قلت اجاب عنه فی التعلیق الحسن بان الجمهور حملوا قوله اذا امّن علی المجاز للجمع بینه وبین قوله صلی الله علیه وسلم اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا اٰمین وقالوا بان المراد اذا اراد التامین وهذا کما قال الله تعالی اذا قمتم الی الصلوٰة ای اذا اردتم اقامة الصلوٰة قال الحافظ ابن حجر فی الفتح قالوا فالجمع بین الروایتین یقتضی حمل قوله اذا امّن علی المجاز اهـ فاذا کان معناه اذا اراد التامین لا یستفاد منه الجهر بالتأمین للامام من تعلیق اعلاء السنن ملخصا ۱۲۔

اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا اٰمين يجبكم الله فاذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك قال واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم رواه مسلم وعن شعبة عن سلمة بن كهيل عن حجر ابى العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال اٰمين وخفض بها صوته رواه[له] الترمذى وعن

له قوله رواه الترمذى وقال الترمذى سمعت محمدا يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة فى هذا واخطأ شعبة فى مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابى العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انتهى قال علماءنا الحنفية مثل شعبة خطأ كيف وهو امير المؤمنين فى الحديث وفى الترجيح فيما بين سفيان وشعبة اقوال وكون سفيان الثورى مدلسا وقد اتى به معنعنا وكون شعبة غير مدلس وقد صرح فيه بالاخبار كما هو عند الطيالسى وجه حسن لترجيح شعبة على سفيان وحجر اسم ابيه عنبس وكنيته ككنية ابيه ابو العنبس ولا مانع من ان يكون له كنية اخرى وابو السكن لانه يكون لشخص واحد كنيتان وبهذا جزم ابن حبان فى كتاب الثقات وزاد فيه علقمة لا يضر لان الزيادة كان من الثقة مقبولة ولاسيما من قبل شعبة وبين فى بعض الروايات ان حجرا سمعه من علقمة عن وائل وقد سمعه من وائل نفسه كما اخرج احمد فى مسنده اما سماع علقمة عن ابيه فقد جاء مصرحا عند النسائى فى باب رفع اليدين عند الرفع

علقمة بن وائل عن ابيه انه صلى مع النبی صلى الله عليه وسلم فلما بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضآلين قال آمين وخفض بها صوته رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعنه عن ابيه انه صلى مع النبی صلى الله عليه وسلم فلما بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضآلين قال آمين واخفى بها صوته رواه احمد وابوداؤد الطيالسی وابويعلى والطبرانی والدارقطنی وعن

من الركوع وعند البخاری فی جزء رفع اليدين رواية ابی نعيم وعند مسلم من حديث القصاص من طريق سماك وعند الترمذی فی كتاب الحدود فتحليل البخاری هذا الحديث بكون حديث سفيان اصح من حديث شعبة وقوله انما هو حجر بن العنبس وقوله ليس فيه عن علقمة وقوله ولد علقمة بن وائل بعد موت ابيه بستة اشهر لم يثبت والذی ولد بعد موت ابيه انما هو عبدالجبار بن وائل انتهى هذا ملخص ما فی التعليق الحسن والبناية وما روی من الجهر بها يحمل على التعليم كما كان صلى الله عليه وسلم يجهر بالآية احيانا فی الظهر ومما يستأنس به لهذا القول ما اخرجه الحافظ ابوبشر الدولابی فی كتاب الاسماء والكنى عن وائل بن حجر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ من الصلوٰة حتى رأيت خده من هذا الجانب ومن هذا الجانب وقرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين يمد بها صوته ما اراه الا يعلمنا قيل فيه يحيى بن سلمة قواه الحاكم فيرجح الاخفاء بذلك وبالقياس على سائر الاذكار والادعية ولان آمين ليس من القرآن اجماعا فلا ينبغی ان يكون على صوت القرآن وباخفائها يقع التمييز بين القرآن وغيره فانه اذا جهر بها مع الجهر بالفاتحة يلبس انها من القرآن كما انه لا يجوز كتابته فی المصحف ولهذا اجمعوا على اخفاء التعوذ لكونه ليس من

ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی اللہ عنہما یجہران بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولا بأمین رواہ الطبرانی فی تہذیب الآثار وعن ابی زہیر النمیری قال خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیٔ
یختم قال بأمین رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین
الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول فی الرکعۃ الاولی ما لا یطیل
فی الرکعۃ الثانیۃ وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ وعن
علقمۃ بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجہر فیہ وفیما
یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحدہ قرأ فی الاولیین
بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخریین شیئا رواہ محمد وعن
علی وابن مسعود انہما قالا اقرأ فی الاولیین وسبح فی الاخریین رواہ ابن
ابی شیبۃ وفی التعلیق الممجد بہ اخذ اصحابنا فقالوا لا تجب قراءۃ
فی الاخریین فی الفرائض فان سبح فیہما او قام ساکتا اجزأہ وبہ قال
الثوری والاوزاعی وابراہیم النخعی وسلف اہل العراق انتہی وعن
عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواہ الترمذی
وعبد الرزاق وروی البیہقی نحوہ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بق والقرآن المجید ونحوھا وکانت

القرآن والخلاف بالجہر بالبسملۃ مبنی علی انہ من القرآن ام لا انتہی ھذا ملخص
ما فی المرقات والبنایۃ والتعلیق الحسن ۱۲۔

صلاته بعد تخفيفا رواه مسلم وعن عمرو بن حريث انه سمع النبی صلی الله
عليه وسلم يقرأ فی الفجر والليل اذا عسعس رواه مسلم وعن ابی هريرة
قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يقرأ فی الفجر يوم الجمعة بالٓمٓ تنزيل فی الركعة
الاولی وفی الثانية هل اتی علی الانسان متفق عليه قال العينی وفی المحيط
بشرط ان يقرأ غير ذلك احيانا لئلا يظن الجاهل انه لايجوز غيره وعن
ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يقرأ فی صلوٰة
الظهر فی الركعتين الاوليين فی كل ركعة قدر ثلثين اٰية رواه مسلم وفی
رواية للترمذی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قرأ فی الظهر قدر تنزيل
السجدة قال العينی وابن الهمام فدل علی انه كان يقرأ فی ركعتی الظهر مثل
مايقرأ فی الفجر انتهی وعن جابر بن سمرة ان رسول الله صلی الله عليه
وسلم كان يقرأ فی العصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما
رواه الترمذی وابوداؤد فدل علی ان النبی صلی الله عليه وسلم كان
يقرأ فی ركعتی العصر باوساط المفصل كما اشير اليه فی عمدة الرعاية والعناية
وعن عمر انه كتب الی ابی موسی ان اقرأ فی المغرب بقصار المفصل
رواه الترمذی وعبد الرزاق وروی ابن ابی شيبة نحوه وعن ابی بكر
انه قرأ فی المغرب بقصار المفصل رواه الترمذی وعن جابر بن سمرة
قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يقرأ فی صلاة المغرب ليلة الجمعة قل
يا ايها الكافرون وقل هو الله احد رواه البغوی فی شرح السنة ورواه
ابن ماجة عن ابن عمر الا انه لم يذكر ليلة الجمعة وعن عمر انه
كتب الی ابی موسی الاشعری ان اقرأ فی العشاء بوسط المفصل رواه
عبد الرزاق وعن عثمان بن عفان انه كان يقرأ فی العشاء بسور من

اوساط المفصل رواه الترمذی وعن البراء قال سمعت النبی صلی اللہ
علیه وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن
صوتا منه متفق علیه وعن سلیمان بن یسار عن ابی هریرة قال
ماصلیت وراء احد اشبه صلاة برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من فلان
قال سلیمان صلیت خلفه فکان یطیل الرکعتین الاولیین من الظهر و
یخفف الاخریین ویخفف العصر ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل ویقرأ
فی العشاء بوسط المفصل ویقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواه النسائی۔
وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال ما من المفصل سورة
صغیرة ولا کبیرة الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یؤم بها الناس
فی الصلاة المکتوبة رواه مالك وعن عبید اللہ بن ابی رافع قال
استخلف مروان ابا هریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابوهریرة
الجمعة فقرأ سورة الجمعة فی السجدة الاولی وفی الاٰخرة اذا جاءك
المنافقون فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقرأ بهما یوم الجمعة
رواه مسلم وعن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة بسبح اسم ربك الاعلی وهل اتاك
حدیث الغاشیة قال واذا اجتمع العید والجمعة فی یوم واحد قرأ بهما
فی الصلاتین رواه مسلم وعن عبید اللہ ان عمر بن الخطاب سأل
ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الاضحی
والفطر فقال کان یقرأ فیهما بقٓ والقراٰن المجید واقتربت الساعة رواه مسلم
وعن ابی هریرة قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قرأ فی رکعتی
الفجر قل یا ایها الکافرون وقل هو اللہ احد رواه مسلم وعن ابن عباس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا امنا باللہ وما انزل الینا والتی فی ال عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلاة الفجر بقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجة عن ابی ھریرة الا انہ لم یذکر بعد المغرب وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیھم سورة الرحمن من اولھا الی اخرھا فسکتوا فقال لقد قرأتھا علی الجن لیلة الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبأی الاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابوداؤد وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتھی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذٰلك من الشاھدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیامة فانتھی الی الیس ذٰلك بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبأی حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل امنا باللہ رواہ ابوداؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذٰلك من الشاھدین

قال علماءنا ان کلا من الامام والمقتدی فی مثل ھذہ الاشیاء سواء فلا یسأل المقتدی الجنة عند ایات الترغیب ولا یتعوذ من النار عند ایات الترھیب ولا یسبح عند ایات التسبیح ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عند سماع اسمه بل يستمع وينصت لاطلاق الآيات والاحاديث الدالة على الانصات ولان وظيفته الاستماع والانصات فلا يشتغل بما يخله وكذا الامام لا يشتغل بغير القرآن لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يفعله فيها وكذا الائمة من بعده الى يومنا هذا فكان من المحدثات ولانه ثقيل على القوم فيكره وما ورد حمل على النفل منفردا وعلى خارج الصلوٰة ايضاً هذا الملخص ما في رد المحتار وعمدة الرعاية۔

باب الركوع

وقول الله عز وجل فسبح باسم ربك العظيم **وقوله** سبح اسم ربك الاعلى **وقوله** يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله انى لاراكم من بعدى متفق عليه **وعن** ابى مسعود الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره فى الركوع والسجود رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى وقال الترمذى هذا حديث حسن صحيح **وعن** البراء قال كان ركوع النبى صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ماخلا القيام والقعود قريبا من السواء متفق عليه **وعن** انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم **وعن** ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوأ الناس سرقة الذى يسرق من صلاته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلاته قال لا يتم ركوعها

ولا سجودها رواه احمد وعن النعمان بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ما ترون فى الشارب والزانى والسارق وذلك قبل ان تنزل فيهم الحدود
قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفيهن عقوبة واسوأ السرقة الذى
يسرق من صلاته قالوا وكيف يسرق صلاته يارسول الله قال لايتم ركوعها
ولا سجودها رواه مالك واحمد وروى الدارمى نحوه وعن شقيق
قال ان حذيفة رأى رجلا لايتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلاته دعاه
فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولومت مت على غير
الفطرة التى فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وعن
طلق بن على الحنفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاينظر الله
عزوجل الى صلاة عبد لايقيم فيها صلبه بين خشوعها وسجودها
رواه احمد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الا انى نهيت ان اقرأ القرآن راكعا وساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب
واما السجود فاجتهدوا فى الدعاء فقمن ان يستجاب لكم رواه مسلم وعن
عائشة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول
فى ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لى يتأول القرآن
متفق عليه وعنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى ركوعه وسجوده
سبوح قدوس رب الملائكة والروح رواه مسلم وعن عوف بن مالك
قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة
البقرة يقول فى ركوعه سبحان ذى الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة
رواه النسائى وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم
ربك العظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها فى ركوعكم

فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها
في سجودكم رواه الترمذي وابوداؤد وابن ماجة والطحاوي والدارمي قال
الطحاوي يجوز ان يكون ما كان من النبي صلى الله عليه وسلم في الأثار الاول
انما كان قبل نزول الأيتين اللتين ذكرنا في حديث عقبة فصار ذلك ناسخا لما قد
تقدم منه قبل ذلك انتهى ملتقطا وفي الدر المختار لا يأتي في ركوعه وسجوده
بغيرالتسبيح على المذهب وما ورد محمول على النفل انتهى قال الحلبي فان الامر
فيه واسع انتهى وعن عبد الله بن ابي اوفى قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد
ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شيء بعد رواه مسلم وعن
ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه
من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت
من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه
مسلم وفي الدر المختار ليس بعد رفعه من الركوع دعاء وما ورد محمول على النفل
لمام وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق
قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه وفي رواية ابن
ماجة والنسائي اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك
الحمد قال علماءنا هذه قسمة لانه قسم التسميع والتحميد فجعل التسميع
للامام والتحميد للمأموم وانها تنافي الشركة فلهذا لا يأتي المؤتم بالتسميع
ولا الامام بالتحميد كذا في الهداية والبناية وعن ابي هريرة ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال ربنا ولک الحمد رواہ ابن ماجۃ وفی روایۃ للبخاری ومسلم عنہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکوع ثم یقول وھو قائم ربنا ولک الحمد **قال** علماءنا فھو محمول علی حالۃ الانفراد والمنفرد یجمع بین الذکرین کذا فی الھدایۃ والبنایۃ **وعن** عون بن عبد اللہ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعہ وذلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات فقد تم سجودہ وذلک ادناہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ **وعن** ابن جبیر قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال قال فحزرنا رکوعہ عشر تسبیحات وسجودہ عشر تسبیحات رواہ ابوداؤد والنسائی **قال** علماءنا بھذا الخبر وبحدیث ان اللہ وتر یحب الوتر یستدل لما ذکر صاحب الھدایۃ یستحب ان یزید علی الثلث فی الرکوع والسجود بعد ان یختم بالوتر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یختم بالوتر انتھی

باب السجود وفضلہ

وقول اللہ عزوجل **ویخرون للاذقان سجدا** وقولہ **واسجد واقترب** **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکف الثیاب ولا الشعر متفق علیہ **وعنہ** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة واشار بیده علی انفه والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولانکف الثیاب والشعر رواه البخاری فی باب السجود علی الانف قال علی القاری ظاهر الحدیث ان الجبهة والانف فی حکم عضو واحد لانه قال فی الحدیث سبعة فان جعلا عضوین صارت ثمانیا فمن ثم قال ابوحنیفة یجوز السجدة علی الانف فقط لوقوع اسم السجود علیه انتهی وفی جامع الأثار یعلم من الاشارة ان السجود علی الانف کالسجود علی الجبهة انتهی وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعة لا اکف الشعر ولا الثیاب الجبهة والانف والیدین والرکبتین والقدمین رواه النسائی قال العینی فی البنایة فی بعض طرق حدیث ابن عباس امر النبی صلی الله علیه وسلم ان یسجد علی سبعة اعظم الجبهة والانف هذا هو المراد من ذکر الجبهة والانف فی الروایة السابقة لئلا تصیر ثمانیة وعن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة أراب وجهه وکفاه ورکبتاه وقدماه رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح قال العینی فی شرح الهدایة ذکر الطبری فی تهذیب الأثار ان حکم الجبهة والانف سواء وعن طاؤس انه سئل عن الانف فقال الیس من الوجه وقال ابوهلال سئل ابن سیرین عن الرجل یسجد علی انفه فقال اوما تقرء فی القران ویخرون للاذقان سجدا الأیة فالله تعالی مدحهم علی خرورهم علی الاذقان فی السجود فاذا لم یسقط السجود بالذقن اجماعا یصرف الجواز الی الانف لانه اقرب الیه بخلاف الجبهة اذالانف فاصل بینهما وقال تقی الدین هو قول مالك وذکر

فی المبسوط جواز الاقتصار علی الانف عن ابن عمر انتہی ولکن لایجوز الاقتصار
علی الانف الامن عذر لما رواہ ابوداؤد والنسائی وغیرھما عن ابی حمید
حدیثا طویلا فی صفۃ صلاتہ فیہ ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ ونحی یدیہ
وعن وائل قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع انفہ مع جبہتہ
فی السجدۃ رواہ الطبرانی وابویعلی وعن ابی سعید الخدری ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من
صلاۃ صلاھا بالناس رواہ ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط
الکلب متفق علیہ وعن عبد الرحمن بن شبل قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل
المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وعن
البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع
کفیک وارفع مرفقیک رواہ مسلم وعن میمونۃ قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لو ان بھمۃ ارادت
ان تمر تحت یدیہ مرت رواہ ابوداؤد ولمسلم بمعناہ قالت کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سجد لوشاءت بھمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت وعن عبد اللہ
بن مالک بن بحینۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج
بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ متفق علیہ وعن وائل بن حجر
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد[1] وضع رکبتیہ قبل

---

[1] قولہ اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ وبہ قال ابوحنیفۃ والشافعی قالہ فی المرقات ۱۲

يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی
وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی هذا الحديث حسن غريب وقال الحاكم
صحيح على شرط مسلم وصححه ابن حبان وعن نافع ان ابن عمر كان يقول
من وضع جبهته بالارض فليضع كفيه على الذی وضع عليه جبهته ثم اذا
رفع فليرفعهما فان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه رواه مالك وعن
علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علی انی احب
لك ما احب لنفسی واكره لك ما اكره لنفسی لا تقع بين السجدتين رواه
الترمذی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكی يقول يا ويلتی امر ابن
آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلی النار رواه مسلم
وعن ربيعة بن كعب قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لی سل فقلت اسألك مرافقتك فی الجنة
قال اوغير ذلك قلت هو ذاك قال فاعنی على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم
وعن معدان بن طلحة قال لقيت ثوبان مولى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت اخبرنی بعمل اعمله يدخلنی الله به الجنة فسكت ثم سألته
فسكت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال عليك بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط
عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسألته فقال لی مثل

ك قوله واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه وبهذا قال ابوحنيفة وخالفه الشافعی لان مذهبه
انه يسن ان يعتمد فی قيامه على بطن راحتيه واصابعه مبسوطة على الارض كذا فی المرقات ١٢

ما قال لی ثوبان رواه مسلم وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء رواه مسلم وعنه قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجوده اللهم اغفر لی ذنبی کله دقه وجله واوله واٰخره وعلانیته وسره رواه مسلم وعن عائشة رضی اللہ عنها قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة من الفراش فالتمستهٗ فوقعت یدی علی بطن قدمیه وهو فی المسجد وهما منصوبتان وهو یقول اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذبك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك رواه مسلم وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی رواه ابوداؤد والترمذی وعن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رواه النسائی والدارمی وقال لیس بین السجدتین ذکر مسنون وکذا لایأتی فی سجوده بغیر التسبیح علی المذهب وما ورد محمول علی التنفل فان الامر فیه واسع کذا فی الدر المختار والکبیری ولکن قال ابن عابدین فی رد المحتار ینبغی ان یندب الدعاء بالمغفرة بین السجدتین خروجا من خلاف الامام احمد ولم ار من صرح بذلك عندنا لکن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف

باب التشهد

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی قال راٰنی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصا فی الصلوٰة فلما انصرف نهانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يصنع فقلت كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال اذا جلس
فى الصلوٰة وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار
باصبعه التى تلى الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى رواه ابوداؤد
ومسلم وقال امام ابن الهمام ولاشك ان وضع الكف مع قبض الاصابع لا
يتحقق فالمراد والله اعلم وضع الكف ثم قبض الاصابع بعد ذلك عند الاشارة
انتهى وعن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف يصلى فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث وفيه
ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى
وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورأيته
يقول هكذا وحلق بشر الابهام والوسطى واشار بالسبابة رواه ابوداؤد
وعن عبد الله بن الزبير قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها رواه ابوداؤد والنسائى وزاد ابوداؤد
ولا يجاوز بصره اشارته وفى رواية لاحمد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لهى اشد على الشيطان من الحديد وعن ابى هريرة قال ان
رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد
رواه الترمذى والنسائى والبيهقى فى الدعوات الكبير وعن عاصم بن
كليب عن ابيه عن جده قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم
وهو يصلى وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى
على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب
القلوب ثبت قلبى على دينك رواه الترمذى فى كتاب الدعوات عن
جامعه وفى السعاية فهذا الحديث يدل على ان النبى صلى الله عليه وسلم

بعد ما عقد استمر علیہ ولم یرجع الی ما کان علیہ انتہی وقال علی القاری
فی تزئیین العبارۃ والصحیح المختار عند جمہور اصحابنا ان یضع کفیہ علی
فخذیہ ثم عند وصولہ الی کلمۃ التوحید یعقد الخنصر والبنصر ویحلق
الوسطی والابہام ویشیر بالمسبحۃ رافعا لہا عند النفی واضعا عند الاثبات
ثم یستمر علی ذلک انتہی وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا نعلم شیأ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قولوا فی کل جلسۃ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رواہ النسائی وعن
ابی معمر قال سمعت عبد اللہ یقول علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن وکفہ بین یدیہ التحیات للہ والصلوٰت
والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و
رسولہ رواہ النسائی وروی البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن
ماجۃ نحوہ وقال الترمذی حدیث ابن مسعود قد روی عنہ من غیر وجہ
وھو اصح حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد والعمل علیہ
عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم
من التابعین وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق وقال
البزار اصح حدیث عندی فی التشہد حدیث ابن مسعود روی عن نیف وعشرین
وجہا ولا یعلم روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثبت منہ ولا اصح
اسنادا ولا اشہر رجالا ولا اشد تظافرا بکثرۃ الاسانید وقال مسلم

انما اجتمع الناس على تشهد ابن مسعود لان اصحابه لايخالف بعضهم بعضا وغيره قد اختلف اصحابه **وقال** محمد بن يحيى الذهلى حديث ابن مسعود اصح ماروى فى التشهد **وروى** الطبرانى فى الكبير عن بريدة بن الخصيب قال ماسمعت احسن من تشهد ابن مسعود كذا ذكره الحافظ ابن حجر **وعن** القاسم بن مخيمرة قال اخذ علقمة بيدى فحدثنى ان عبدالله بن مسعود اخذ بيده وان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد عبدالله فعلمه التشهد فى الصلوٰة رواه ابوداؤد ورواه امامنا ابوحنيفة وقال اخذ حماد بن سليمان بيدى وعلمنى التشهد وقال حماد اخذ ابراهيم بيدى وعلمنى التشهد وقال ابراهيم اخذ علقمة بيدى وعلمنى التشهد وقال علقمة اخذ عبدالله بن مسعود بيدى وعلمنى التشهد وقال عبدالله اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى وعلمنى التشهد كما يعلمنى السورة من القرآن ذكره ابن الهمام **وعن** عبدالله انه قال اخذت التشهد من فى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولقننيها كلمة كلمة رواه الطحاوى **وقال** محمد وكان عبدالله بن مسعود رضى الله عنه يكره ان يزاد فيه حرف اوينقص منه حرف **وعن** ابن عمر قال كان ابوبكر يعلمنا التشهد على المنبر كما تعلمون الصبيان الكتاب ثم ذكر مثل تشهد ابن مسعود سواء رواه الطحاوى **وعن** عائشة قالت هٰذا تشهد النبى صلى الله عليه وسلم التحيات لله الخ مثل تشهد ابن مسعود رواه البيهقى **وقال** النووى فى الخلاصة سنده جيد **وفى** السعاية وفيه فائدة حسنة وهى ان تشهده عليه الصلوٰة والسلام بلفظ

تشهدنا انتهى وعن خصيف انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال يارسول الله ان الناس قد اختلفوا في التشهد فقال عليك بتشهد ابن مسعود رواه الترمذي ذكره الزيلعي وابن الهمام وابن حجر والعيني وعن ابن مسعود كان يقول من السنة اخفاء التشهد رواه ابوداؤد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين الاولين كانه[1] على الرضف حتى يقوم رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وفي رواية لاحمد عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم ان كان في وسط الصلاة نهض حين يفرغ من تشهده۔

باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وفضلها

قال الله عز وجل ان الله وملائكته يصلون على النبي يايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما عن فضالة بن عبيد قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لي وارحمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت ايها المصلي اذا صليت فقعدت

---

[1] قوله كانه على الرضف حتى يقوم يعني لا يلبث في التشهد الاول كثيرا بل يخففه ويقوم مسرعا لكن هو قاعد على حجر حار فيكون مكتفيا بالتشهد دون الصلوة والدعاء على مذهبنا او مكتفيا بالتشهد والصلوة على الدعاء عند الشافعية كذا في المرقات ۱۲۔

فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذٰلک
فحمد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ایھا المصلی ادع تجب رواہ الترمذی وروی ابوداوٗد والنسائی نحوہ
وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ تعالیٰ ثم الصلاۃ
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم سل تعطہ سل تعطہ رواہ الترمذی وعن عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہا
شیٔ حتی تصلی علی نبیک رواہ الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتہا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھدھا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلنا یارسول اللہ کیف الصلاۃ علیکم اھل البیت فان اللہ
قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد
کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک
علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید
مجید متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر علی ابراھیم فی الموضعین وعن
ابی حمید الساعدی قال قالوا یارسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما
صلیت علی اٰل ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت
علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی

اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي الامی وازواجه امهات المؤمنين و ذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد رواه ابوداؤد وفي السعاية ان السنة المؤكدة هو مطلق الصلوٰة بعد التشهد لاخصوص بعض الفاظها واليه يشير كلام عامة فقهائنا الا انهم اختلفوا في ان اى لفظ مختار ففي غنية المستملى المختار في صفة الصلوٰة على ما ذكره في الكفاية والزاهدی فی القنية وشرح القدوری ان محمدا اسئل عنه فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد وهي الموافقة لما في الصحيحين من حديث كعب ونقل صاحب الذخيرة عن كتاب الحجج على اهل المدينة لعيسى بن ابان ان محمدا اسئل عن كيفية الصلوٰة فاجاب بما مر انتهى وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتى خشيت ان يكون الله تعالى قد توفاه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال مالك فذكرت له ذلك قال فقال ان جبريل عليه السلام قال لي الا ابشرك ان الله عزوجل يقول لك من صلى عليك صلاة صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه رواه احمد وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليّ واحدة صلى الله عليه عشرا رواه مسلم وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليّ صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات رواه النسائی وعن ابی طلحة ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجهه فقال جاءنی جبریل فقال ان ربك
یقول اما یرضیك یا محمد ان لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت
علیه عشرا ولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه عشرا رواه
النسائی والدارمی وعن عبد الله بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم
واحدة صلی الله علیه وملائكته سبعین صلاة رواه احمد وعن
رویفع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال
اللهم انزله المقعد المقرب عندك یوم القیامة وجبت له شفاعتی
رواه احمد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اولی الناس بی یوم القیامة اكثرهم علی صلاة رواه الترمذی وعن
ابیّ بن كعب قال قلت یا رسول الله انی اكثر الصلاة علیك فكم اجعل لك
من صلاتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك
قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت فالثلثین قال
ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت اجعل لك صلاتی كلها قال اذا تكفی
همك ویكفر لك ذنبك رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم یصل علی
ورغم انف رجل دخل علیه رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر له ورغم
انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة رواه
الترمذی وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم البخیل الذی من ذكرت عنده فلم یصل علی رواه الترمذی
ورواه احمد عن الحسین بن علی وقال الترمذی هذا حدیث
حسن صحیح غریب وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تجعلوا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ النسائی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیا ابلغتہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابوداؤد والبیھقی فی الدعوات الکبیر۔

باب الدعاء فی التشھد

قال اللہ عزوجل واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات وقال عزوجل رب اغفرلی ولوالدیّ ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلاۃ یقول اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذبک من المأثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشھد الأخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال رواہ مسلم وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن يقول قولوا اللهم انى اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات رواه مسلم۔ وعن ابى بكر الصديق رضى الله عنه قال قلت يا رسول الله علمنى دعاء ادعو به فى صلاتى قال قل اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم متفق عليه وعن معاذ بن جبل قال اخذ بيدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انى لاحبك يا معاذ فقلت وانا احبك يا رسول الله قال فلا تدع ان تقول فى دبر كل صلاة رب اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك رواه احمد وابوداؤد والنسائى الا ان اباداؤد لم يذكر قال معاذ وانا احبك وعن شداد بن اوس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى صلاته اللهم انى اسألك الثبات فى الامر والعزيمة على الرشد واسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك واسألك قلبا سليما ولسانا صادقا واسألك من خير ما تعلم واعوذ بك من شر ما تعلم واستغفرك لما تعلم رواه النسائى وروى احمد نحوه۔ وعن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى صلاته بعد التشهد احسن الكلام كلام الله واحسن الهدى هدى محمد رواه النسائى وعن عامر بن سعد عن ابيه قال كنت ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه وعن يساره حتى ارى بياض خده رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايمن

وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایسر
رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض
خدہ ورواہ ابن ماجۃ عن عمار بن یاسر قال الترمذی واصح الروایات
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمتان وعلیہ اکثر اہل العلم من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم انتہی وعن سمرۃ
قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان
یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابوداؤد وفی روایۃ البزار وان نسلم علی
ائمتنا وان یسلم بعضنا علی بعض فی الصلاۃ وعن سمرۃ بن جندب
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلاۃ اقبل علینا بوجہہ
رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن مسعود قال لایجعل احدکم
للشیطان شیأ من صلاتہ یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الا عن
یمینہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ
متفق علیہ وعنہ قال کان اکثر انصراف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
صلاتہ الی شقہ الایسر الی حجرتہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن
انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ رواہ مسلم
وعن البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ قال فسمعتہ یقول رب قنی
عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک رواہ مسلم وعن المغیرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایصلی الامام فی الموضع الذی صلی
فیہ حتی یتحول رواہ ابوداؤد وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر او عن یمینہ

او عن شماله فی الصلوٰة یعنی فی السبحة رواه ابو داؤد وعن ام سلمة
قالت ان النساء فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم کن اذا سلمن
من المکتوبة قمن وثبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن صلی من
الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله صلی الله علیه وسلم قام الرجال
رواه البخاری وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم حضهم
علی الصلاة ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلاة رواه ابو داؤد

باب الذکر بعد الصلوٰة

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کنت اعرف انقضاء صلوٰة رسول الله صلی الله
علیه وسلم بالتکبیر متفق علیه قال ابو الحسن بن بطال فی شرح البخاری یحتمل
ان یکون اراد به المجاهدین فان کان کذلک فهو الی الآن وعلیه العراق هو ان المجاهدین
اذا صلوا الخمس فیستحب لهم ان یکبروا جهرا یرفعون اصواتهم لیرهبوا العدو
فان لم یحمل علی ذلك فیکون منسوخا بالاجماع لانه لا نعلم احدا من
العلماء یقول به انتهی وفی البنایة قال ابو بکر الرازی قال مشائخنا
التکبیر جهرا فی غیر ایام التشریق لا یسن الا بازاء العدو واللصوص
وقیل وکذا فی الحریق والمخاوف کلها انتهی وعن عبد الله بن الزبیر
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سلم من صلوٰته یقول بصوته
الاعلی لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی
کل شئ قدیر لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه
له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصین له
الدین ولو کره الکافرون رواه مسلم وفی الاجمل ذلك علی سبیل التعلیم

فان حصل التعلیم امسک کذا فی المرقات وقال فی المدخل ویحذر واجیه
من الجهر بالذکر والدعاء عند الفراغ من الصلوٰۃ ان کان فی جماعۃ فان
ذلک من البدع انتهی وعن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللّٰہ ای
الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی
وعن الاسود عن ابیه قال صلیت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیه ودعا رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف
ویؤیدہ ما رواہ ابن السنی فی کتاب عمل الیوم واللیلۃ عن انس عن النبی
صلی اللّٰہ علیه وسلم انه قال ما من عبد بسط کفیه فی دبر کل صلوٰۃ ثم
یقول اللهم الهی واله ابراهیم واسحاق ویعقوب واله جبریل ومیکائیل
واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی
مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الا کان
حقا علی اللّٰہ عزوجل ان لا یرد یدیه خائبین فثبت هذہ الاحادیث
الدعاء ورفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المفروضۃ عن سید الانبیاء
واسوۃ الاتقیاء صلی اللّٰہ علیه وسلم کما لا یخفی علی العلماء الاذکیاء قاله
مولانا عبد الحی اللکنوی فی فتاواہ وعن عائشۃ رضی اللّٰہ عنها قالت
کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول
اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم
وعن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ قال صلیت
هذہ الصلوٰۃ او مثل هذہ الصلاۃ مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینه وکان رجل
قد شهد التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ فصلی نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم

ثم سلم عن یمینه وعن یساره حتی رأینا بیاض خدیه ثم انفتل کانفتال
ابی رمثة یعنی نفسه فقام الرجل الذی ادرك معه التکبیرة الاولی من
الصلاة یشفع فوثب عمر فاخذ بمنکبیه فهزه ثم قال اجلس فانه لن
یهلك اهل الکتاب الا انه لم یکن بین صلاتهم فصل فرفع النبی
صلی الله علیه وسلم بصره فقال اصاب الله بك یا ابن الخطاب رواه
ابوداؤد ۔ وفی شرح المنیة ان المکث مقدار اللهم انت السلام
الی آخره فصل ولا دلیل علی المکث اکثر من ذلك فیکره لمخالفة ما کان
دأبه علیه الصلوٰة والسلام کما هو مفهوم حدیث عائشة انتهی وعن
ثوبان رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انصرف
من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت
یا ذا الجلال والاکرام رواه مسلم وعن المغیرة بن شعبة ان النبی
صلی الله علیه وسلم کان یقول فی دبر کل صلاة مکتوبة لا اله الا الله
وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر اللهم لا مانع
لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد متفق علیه
وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال
قبل ان ینصرف ویثنی رجلیه من صلاة المغرب والصبح لا اله الا الله
وحده لا شریك له له الملك وله الحمد بیده الخیر یحیی ویمیت وهو علی
کل شئ قدیر عشر مرات کتب له بکل واحدة عشر حسنات ومحیت عنه
عشر سیات ورفع له عشر درجات وکانت له حرزا من کل مکروه وحرزا
من الشیطان الرجیم ولم یحل لذنب ان یدرکه الا الشرك وکان من
افضل الناس عملا الا رجلا یفضله یقول افضل مما قال رواه احمد

وروى الترمذى نحوه عن ابى ذر الى قوله الا الشرك ولم يذكر صلاة المغرب ولا بيده الخير وقال هٰذا حديث حسن صحيح غريب وعن كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معقبات لا يخيب قائلهن او فاعلهن دبر كل صلاة مكتوبة ثلاث وثلاثون تسبيحة وثلاث وثلاثون تحميدة واربع وثلاثون تكبيرة رواه مسلم وفى شرح المنية وقول عائشة رضى الله عنها مقدار ما يقول الخ يفيد انه ليس المراد انه كان يقول ذٰلك بعينه بل كان يقعد زمانا يسع ذٰلك المقدار ونحو ذٰلك من القول تقريبا لان المقدار المذكور من حيث التقريب والتخمين دون التحديد والتحقيق فلا ينافى ما فى هٰذه الاحاديث وعن ابى هريرة قال ان فقراء المهاجرين اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما ذاك قالوا يصلون كما نصلى ويصومون كما نصوم ويتصدقون ولا نتصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اعلمكم شيأ تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين مرة قال ابو صالح فرجع فقراء المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء متفق عليه وليس قول ابى صالح الى اخره الا عند مسلم وفى رواية للبخارى تسبحون فى دبر كل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا بدل ثلاثا وثلاثين وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من سبح اللہ فی دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین و
کبر اللہ ثلاثا وثلاثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر غفرت خطایاہ
وان کانت مثل زبد البحر رواہ مسلم وعن زید بن ثابت قال امرنا
ان نسبح فی دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین ونحمد ثلاثا وثلاثین ونکبر اربعا
وثلاثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل لہ امرکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلاۃ کذا وکذا قال الانصاری فی منامہ
نعم قال فاجعلوھا خمسا وعشرین واجعلوا فیہا التہلیل خمسا وعشرین
فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فافعلوا رواہ احمد والنسائی والدارمی وعن سعد
انہ کان یعلم بنیہ ھٰؤلاء الکلمات ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یتعوذ بہن دبر الصلاۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن
واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ
الدنیا وعذاب القبر رواہ البخاری وعن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل
صلاۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر وعن
علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اعواد ھٰذا المنبر
یقول من قرأ اٰیۃ الکرسی فی دبر کل صلاۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ
الا الموت ومن قرأھا حین یأخذ مضجعہ امنہ اللہ علی دارہ ودار جارہ
واھل دویرات حولہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی شرح المنیۃ
وما روی من الاحادیث فی الاذکار عقیب الصلوٰۃ فلا دلالۃ فیہا

علی الاتیان بہا عقیب الفرض قبل السنة بل یحمل علی الاتیان بہا بعد السنة ولا یخرجہا تخلل السنة بینہا وبین الفریضة عن کونہا بعدہا وعقیبہا لان السنة من لواحق الفریضة وتوابعہا ومکملاتہا فلم تکن اجنبیة منہا فما یفعل بعدہا یطلق علیہ انہ فعل بعد الفریضة وعقیبہا انتہی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسمٰعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعة رواہ ابوداؤد قال ابن الملك الحلاق الارقاء والعتق علیہم علی الفرض والتقدیر انتہی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم کثیرة واسرعوا الرجعة فقال رجل منا لم یخرج ما رأینا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنیمة من ھذا البعث فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی قوم افضل غنیمة وافضل رجعة قوم شہدوا صلاۃ الصبح ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنیمة رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة وعمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة رواہ الترمذی۔

باب ما لا يجوز من العمل في الصلوٰة وما يباح منه

وقول الله عز وجل وقوموا لله قانتين و قوله الذين هم في صلاتهم خاشعون عن معاوية بن الحكم قال بينا انا اصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بابصارهم فقلت واثكل امياه ما شانكم تنظرون الي فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبابي هو واُمّي ما رأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني قال ان هذه الصلوٰة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس انما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اني حديث عهد بجاهلية وقد جاءنا الله بالاسلام وان منا رجالا يأتون الكهان قال فلا تأتهم قلت ومنا رجال يتطيرون قال ذالك شئ يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذالك رواه مسلم وقال الشافعي وفيه ان كلام الجاهل بالحكم لا يبطل الصلوٰة اذ لم يأمره باعادة الصلوٰة وقال على القاري واطلاق الحديث دليل لنا في ان الكلام مطلقا يبطل الصلاة كما ذكره في الهداية انتهى وفي جامع الآثار عموم شئ لكونه نكرة ووقوعه

تحت النفی یشمل کل کلام بای وجه کان انتہی وقال الطحاوی فان سأل
سائل عن المعنی الذی له لم یأمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
معاویۃ بن الحکم باعادۃ الصلوٰۃ لما تکلم فیها قیل یجوز ان یکون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرہ باعادۃ الصلوٰۃ ولکن لم ینقل ذٰلک
فی حدیثه انتہی وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی الصلوٰۃ قبل ان نأتی ارض الحبشة فیرد علینا
فلما رجعنا من ارض الحبشة اتیته فوجدته یصلی فسلمت علیه فلم یرد
علیّ حتی اذا قضی صلاته قال ان اللہ یحدث من امرہ مایشاء وان مما
احدث ان لا تتکلموا فی الصلوٰۃ فرد علیّ السلام وقال انما الصلوٰۃ لقراءۃ
القراٰن وذکر اللہ فاذا کنت فیها فلیکن ذٰلک شأنک رواہ ابوداؤد
وعنه قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی الصلوٰۃ فیرد علینا
فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا فقلنا یارسول اللہ کنا
نسلم علیک فی الصلوٰۃ فترد علینا فقال ان فی الصلوٰۃ لشغلا متفق علیه
وعن زید بن ارقم قال کنا نتکلم فی الصلوٰۃ یکلم الرجل صاحبه وهو
الی جنبه فی الصلوٰۃ حتی نزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونهینا
عن الکلام رواہ مسلم وفی جامع الاٰثار اطلاق الکلام وکذا کونه منافیا
لشغل الصلوٰۃ یعم کل کلام انتہی وعن ابن عمر قال قلت لبلال کیف
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیهم حین کانوا یسلمون علیه وهو
فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ رواہ الترمذی وروایۃ النسائی نحوہ وعوض
بلال صهیب وقال فی شرح المنیة یکرہ ان یرد المصلی السلام بالاشارۃ
بیدہ اوراسه فیتعین حمل هٰذا الحدیث علی ما قبل نسخ الکلام فان الاشارۃ

فی معناہ کذا فی المرقات وصرح فی المنیۃ بانہ مکروہ ای تنزیہاً وفعلہ علیہ الصلاۃ والسلام لتعلیم الجواز فلا یوصف فعلہ بالکراھۃ کما حققہ فی الحلیۃ ومثلہ فی ردالمحتار وعن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلاۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثالثۃ فقال رفاعۃ انا یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا بضعۃ وثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی قال ابن الملک یدل الحدیث علی جواز الحمد للعاطس فی الصلاۃ یعنی علی الصحیح المعتمد بخلاف روایۃ البطلان فانہا شاذۃ لکن الاولی ان یحمد فی نفسہ او یسکت خروجا من الخلاف علی ما فی شرح المنیۃ والحدیث یمکن حملہ علی ما قبل نسخ الکلام فی الصلاۃ کذا فی المرقات وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نابہ شئ فی صلاتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیہ وعن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامداً الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی قال فی شرح النقایۃ وکرہ کل ہیئۃ فیہا ترک خشوع فیکرہ العبث بالثوب او بالجسد او بالشعر کتشبیک الاصابع وفرقعتہا وعن ابی ہریرۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخصر فی الصلوٰۃ متفق علیہ لذلک قال فی شرح النقایۃ

ویکرہ التخصر ای وضع الید علی الخاصرۃ وقیل التوکؤ علی المخصرۃ وھی
العصا وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما الاختصار فی الصلاۃ
راحۃ اھل النار رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن معیقیب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوّی التراب حیث یسجد قال ان
کنت[له] فاعلا فواحدۃ متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ
رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وفی الدر المختار یکرہ
کل عمل قلیل بلا عذر وعن جابر قال کنت اصلی الظھر مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فآخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی
اسجد علیھا لشدۃ الحر رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ قال الشیخ السندھی
فی شرح النسائی علم من ھٰذا جواز الفعل القلیل انتھی وعن ابی قتادۃ
قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص
علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا متفق علیہ۔ وفی
التعلیق الممجد ولیس فی الحدیث ما یخالف قواعد الشرع لان الآدمی
طاھر وثیاب الاطفال واجسادھم محمولۃ علی الطھارۃ والاعمال فی الصلوٰۃ
لا یبطلھا اذا قلّت او تفرقت وانما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیان
الجواز کذا فی شرح الزرقانی ومثلہ فی رد المحتار عن الحلیۃ وفی عمدۃ القاری
عن الید الثم لا یکرہ لواحد منا لو فعل ذٰلک عند الحاجۃ اما بدون الحاجۃ
فمکروہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا

[له] قولہ ان کنت فاعلا فواحدۃ لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ قلب الحصی ای تسویتہ لیسجد علیہ الا مرۃ

من الجن تفلت البارحۃ لیقطع علیّ صلاتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاردت ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوۃ اخی سلیمان رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا متفق علیہ قال ابن الملک یدل علی ان الشیطان عینہ غیر نجس وان لمسہ لا یبطل الصلوٰۃ وفیہ دلالۃ علی ان المصلی لا تبطل صلاتہ بخطور ما لیس من افعالہا ببالہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی معناہ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی[1] ثم رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداؤد

---

[1] قولہ ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکر فی الحلیۃ فی فصل المکروھات ان المشی لا یخلو اما ان یکون بلا عذر او بعذر فالاول ان کان کثیرا متوالیا تفسد وان لم یستدبر القبلۃ وان کان کثیرا غیر متوال بل تفرق فی رکعات او کان قلیلا فان استدبرھا فسدت صلاتہ للمنافی بلا ضرورۃ والا فلا وکرہ لما عرف ان ما افسد کثیرہ کرہ قلیلہ بلا ضرورۃ وان کان بعذر فان کان للطہارۃ عند سبق الحدث او فی صلاۃ الخوف لم یفسدھا ولم یکرہ قل او کثر استدبر اولا وان کان لغیر ما ذکر فان استدبر معہ فسدت قل او کثر وان لم یستدبر فان قل لم یفسد ولم یکرہ وان کان کثیرا متلاحقا افسد واما غیر المتلاحق ففی کونہ مفسدا او مکروھا خلاف فتأمل اھ ملخصا وقال فی ھذا الباب والذی یظہر ان الکثیر الغیر المتلاحق غیر مفسد ولا مکروہ اذا کان لعذر مطلقا ۱۲

والترمذی ۔ وروی النسائی نحوہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری عن ابی ھریرۃ قال اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ولا یقل ھا فانما ذٰلکم من الشیطان یضحک منہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التثاءب فی الصلاۃ من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع رواہ الترمذی وفی اخری لہ ولابن ماجۃ فلیضع یدہ علی فیہ وعن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والنعاس والتثاءب فی الصلاۃ والحیض والقیئ والرعاف من الشیطان رواہ الترمذی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلاۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ العبد متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اللہ عزوجل مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ مالم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ایاک والالتفات فی الصلاۃ فان الالتفات فی الصلاۃ ھلکۃ فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضۃ رواہ الترمذی وقال علی القاری والاظہر ان الحاصل من الحدیث ھو ان الکراھۃ فی النفل دون الکراھۃ فی الفرض وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلاۃ یمیناً وشمالاً ولا یلوی عنقہ خلف ظہرہ رواہ الترمذی والنسائی وفی الدر المختار ورد المحتار ان الالتفات فی الصلوٰۃ بصدرہ تفسد ویکرہ تحریما بوجہہ کلہ او بعضہ للنہی

وببصره یکره تنزیهاً وفی الزیلعی وشرح الملتقی للباقانی انه مباح لانه صلی الله علیه وسلم کان یلاحظ اصحابه فی صلاته بموق عینیه اھ ولا ینافی ما هنا لحمله علی عدم الحاجة وروی عن ابن عباس کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلوٰة لم ینظر الا الی موضع سجوده قاله فی عمدة القاری وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لینتهین اقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء فی الصلاة الی السماء او لتخطفن ابصارهم رواه مسلم وقال علی القاری ای خصوصا وقت الدعاء والا فرفع الابصار مطلقا فی الصلاة مکروه وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا انس اجعل بصرك حیث تسجد رواه البیهقی فی سننه الکبیر وفی روایة لابی داؤد لایجاوز بصره اشارته لحدیث ابی داؤد هٰذا ظاهرا یدل علی ان یکون نظره فی حال القعود الی حجره وقال فی رد المحتار المنقول فی ظاهر الروایة ان یکون منتهی بصره فی صلاته الی محل سجوده کما فی المضمرات وعلیه اقتصر فی الکنز وغیره وهٰذا التفصیل المذکور فی الدر المختار من تصرفات المشائخ کالطحاوی والکرخی وغیرهما کما یعلم من المطولات وعن ام سلمة قالت رأی النبی صلی الله علیه وسلم غلاما لنا یقال له افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجهك رواه الترمذی قال فی شرح النقایة وکره مسح جبهته من التراب فی الصلوٰة واما بعد الفراغ منها فلا یکره بل یستحب کتمانا للعبادة او خوفا من الریاء والسمعة وعن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن ابیه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی ولجوفه ازیز کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یصلی وفی صدره ازیز کازیز الرحی

من البكاء رواه احمد وروى النسائي الرواية الاولى وابو داؤد الثانية قال في شرح النقاية والحاصل ان نحو الانين والبكاء بصوت ان كان لغير امر الاٰخرة بان كان لوجع او مصيبة تفسد الصلوٰة لان فيه اظهار التأسف والجزع فصار كانه قال عينوني وان كان لامر الاٰخرة بان كان بخوف ورجاء لا تفسد لانه كالدعاء والثناء وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابه قئ او رعاف او قلس او مذى فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن[1] على صلاته وهو في ذٰلك لا يتكلم رواه ابن ماجة وروى عبد الرزاق والدارقطني والبيهقي عن علي نحوه موقوفا ورواه الدارقطني مرسلا ايضا قال في النقو وابن عياش قد وثقه ابن معين وزاد في الاسناد عن عائشة والزيادة من الثقة مقبولة والمرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة كذا في جامع الاٰثار وقال العيني في البناية فان قلت استدل المتم بحديثين احدهما مرسل والاٰخر ضعيف قلت لا يضرنا ارساله لان المرسل عندنا حجة ويقوى الضعيف بما نقل عن الصحابة رضي الله عنهم وهو ما اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه عن علي بن ابي طالب وابي بكر الصديق وسلمان وابن عمر وابن مسعود وروى من التابعين عن علقمة وطاؤس

---

[1] قوله ثم ليبن على صلاته الخ يعني من سبقه حدث سماوي من بدنه موجب الوضوء في الصلوٰة انصرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئ غير ضروري في وضوئه وبنى على صلاته عند الحنفية ان لم يعرض له ما ينافيها لهذا الحديث وان كان مقتديا لحكمه كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما فاته بلا قراءة وخالفنا الائمة الثلاثة فانهم قالوا اذا سبقه الحدث وهو في الصلوٰة من غير اختيار بطلت صلاته كذا في شرح المنية مع زيادة ۱۲

وسالم بن عبد اللہ وسعید بن جبیر والشعبی وابراھیم النخعی وعطاء
ومکحول وسعید بن المسیب وکیف یذھب الی القیاس بترک قول ھٰؤلاء
وقولھم فیما لایدرک بالقیاس کالنص فی کونہ راجحا علی القیاس حتی قال
بعضھم فی المسئلۃ اجماع الصحابۃ فانہ روی عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی
والعبادلۃ الثلاثۃ وانس وسلمان رضی اللہ عنھم جواز البناء والمراد
اجماع فقہائہم وبقولھم یترک القیاس ھٰذا وروی ایضا مثل ماقلنا عن الاوزاعی
وابن ابی لیلی والحسن البصری وسفیان الثوری وابی سلمۃ بن عبد الرحمن
رضی اللہ عنھم **وعن** ابراھیم فی الرجل یرعف فی الصلوٰۃ او یحدث
قال یخرج ولایتکلم الا ان یذکر اللہ یتوضأ ثم یرجع الی مکانہ فیقضی مابقی
علیہ من صلاتہ ویعتد بما صلی فان کان تکلم استقبل رواہ محمد فی الآثار
وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا رعف الرجل فی
صلوٰتہ او قاء فلیتوضأ ولایتکلم ولیبن علی صلاتہ ورجال ھٰذا السند علی
شرط الصحیح **وعن** طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فسا احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد
وروی الترمذی مع زیادۃ ونقصان **قال** علی القاری الامر بالاعادۃ
للوجوب اذا کان الحدث عمدا اما اذا سبقہ الحدث فالامر للاستحباب
فانہ افضل للخروج عن الخلاف **وعن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی صلوٰۃ من الصلوٰت ثم اشار الیھم بیدہ ان
امکثوا فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع وعلی جلدہ اثر الماء
فصلی رواہ محمد فی الموطا وقال وبھٰذا ناخذ من سبقہ حدث فی صلوٰۃ
فلاباس ان ینصرف ولایتکلم فیتوضأ ثم یبنی علی ماصلی وافضل ذٰلک

ان يتكلم ويتوضأ ويستقبل صلاته وعن عائشة رضى الله عنها انها قالت قال النبى صلى الله عليه وسلم اذا احدث احدكم فى صلاته فليأخذ بانفه ثم لينصرف رواه ابوداؤد وعن على قال اذا ام الرجل القوم فوجد فى بطنه رزأ اوقيأ اورعافا فليضع ثوبه على انفه وليأخذ بيد رجل من القوم فليقدمه رواه الدارقطنى وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث احدكم وقد جلس فى اخر صلاته قبل ان يسلم فقد جازت صلاته رواه الترمذى وقال على القارى لهذا الحديث طرق ذكرها الطحاوى وتعدد الطرق يبلغ الحديث الضعيف الى حد الحسن وقال ابن الهمام وقول من يقول فى حديث انه لم يصح ان سلم لم يقدح لان الحجة لا تتوقف على الصحة بل الحسن كاف۔

باب السهو

عن ابن عمر انه قال فى الذى لا يدرى صلى ثلاثا ام اربعا قال يعيد حتى يحفظ رواه ابن ابى شيبة وفى روايته عنه انه قال اما انا فاذا لم ادركم صليت فانى اعيد وفى رواية له عن ابن جبير والشعبى وشريح نحوه وعن طاؤس قال اذا صليت فلم تدركم صليت فاعدها مرة فان التبست عليك مرة اخرى فلا تعدها رواه ابن ابى شيبة وروى مالك عن عطاء نحوه وفى رواية للبخارى وابى داؤد عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال واذا شك احدكم فى صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم يسلم ثم يسجد سجدتين قال العلامة العينى تبويب ابى داؤد يدل على انه يبنى على اكبر رأيه حيث قال باب من قال يتم على اكبر ظنه

وعن عبد اللہ بن مسعود قال اذا شك احدكم فی صلوٰۃ فلا یدری
ثلاثا صلی ام اربعا فلیتحر فلینظر افضل ظنه فان كان اكبر ظنه انها ثلاث
قام فاضاف الیها الرابعة ثم تشهد فسلم و سجد سجدتی السهو وان كان افضل
ظنه انه صلی اربعا تشهد ثم سلم ثم سجد سجدتی السهو رواه محمد فی الآثار وعن
عمرو بن دینار قال سئل ابن عمر وابو سعید الخدری عن رجل سهی فلم
یدركم صلی قال یتحری اصوب ذٰلك فیتمه ثم یسجد سجدتین رواه الطحاوی
وعن ابراهیم فیمن نسی الفریضة فلا یدری اربعا صلی ام ثلاثا قال
ان كان اول نسیانه اعاد الصلوٰۃ وان كان یكثر النسیان یتحری الصواب وان
كان اكبر رأیه انه اتم الصلوٰۃ سجد سجدتی السهو وان كان اكبر رأیه انه صلی
ثلاثا اضاف الیها واحدة ثم سجد سجدتی السهو رواه محمد فی الآثار وعن
عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من صلی
صلاۃ یشك فی النقصان فلیصل حتی یشك فی الزیادة رواه احمد وفی
روایة الترمذی عنه قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول اذا
سها احدكم فی صلاته فلم یدر واحدة صلی او ثنتین فلیبن علی
واحدة فان لم یدر ثنتین صلی او ثلاثا فلیبن علی ثنتین فان لم
یدر ثلاثا صلی او اربعا فلیبن علی ثلاث ولیسجد سجدتین قال الترمذی
هٰذا حدیث حسن صحیح فالحاصل انه قد ثبت فی هٰذا الباب احادیث
ثلٰثة احدها اذا شك احدكم فی الصلوٰۃ فلیستانف او كما قال وثانیها من
شك فی صلاته فلیتحر الصواب وثالثها هٰذا الحدیث الناطق بالبناء علی ما
استیقن فجمع امامنا ابو حنیفة رحمه اللہ بینها بحمل الاول علی عروض الشك
اول مرة والثانی علی صورة وقوع التحری علی احد الجانبین والثالث علی

عدم وقوع التحری علیه وهذ الکمال الجامعیة الذی ابتنی مذهب امامنا
ابی حنیفة علیه کذا فی شرح المنیة **وعن** عبد الله بن جعفر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شك فی صلاته فلیسجد سجدتین
بعد ما یسلم رواه ابوداؤد **وعن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه
وسلم سجد فی وهمه بعد السلام رواه النسائی **وعن** علقمة عن ابن مسعود سجد
سجدتی السهو بعد السلام وذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم فعل ذلك
رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه **وعن** ابن سیرین عن ابی هریرة
قال صلی بنا رسول الله علیه وسلم احدی صلاتی العشی قال ابن سیرین
قد سماها ابوهریرة ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی
خشبة معروضة فی المسجد فاتکأ علیها کانه غضبان ووضع یده الیمنی
علی الیسری وشبك بین اصابعه ووضع خده الایمن علی ظهر کفه الیسری
وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلاة وفی القوم
ابوبکر وعمر رضی الله عنهما فهاباه ان یکلماه وفی القوم رجل فی یدیه طول
یقال له ذوالیدین قال یارسول الله انسیت ام قصرت الصلاة فقال لم انس
ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترك ثم سلم
ثم کبر وسجد مثل سجوده اواطول ثم رفع رأسه وکبر ثم کبر وسجد مثل سجوده
اواطول ثم رفع رأسه وکبر فربما سألوه ثم سلم فیقول نبئت ان عمران
بن حصین قال ثم سلم متفق علیه ولفظه للبخاری وفی اخری لهما فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذلك لم یکن فقال
قد کان بعض ذلك یارسول الله **وعن** عمران بن حصین ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلی العصر وسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام الیه

رجل يقال له الخرباق وكان في يديه طول فقال يا رسول الله فذكر له صنيعه فخرج غضبان يجر رداءه حتى انتهى الى الناس فقال اصدق هذا قالوا نعم فصلى ركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم رواه مسلم وعن محمد ابن صالح بن علي بن عبد الله بن عباس قال صليت خلف انس بن مالك صلاة فسها فيها فسجد بعد السلام ثم التفت الينا وقال اما اني لم اصنع الا كما رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصنع رواه الطبراني وفي رواية الترمذي وابي داود والنسائي عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم قال الترمذي هذا حديث حسن غريب وروى الحاكم وابن حبان نحوه وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين وفي عمدة الرعاية ويستفاد منه ان سجود السهو يرفع التشهد السابق فيتشهد بعده وعن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له ازيد في الصلوة فقال وما ذاك قال صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم رواه البخاري وابوداود وعن ثوبان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم رواه ابن ماجة وابوداود وروى احمد وعبد الرزاق والطبراني نحوه وعن الشعبي قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في ركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلوته سلم ثم سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذي فعل رواه الترمذي وعن المغيرة بن شعبة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسها فنهض في ركعتين فسبحنا به فمضى فلما اتم الصلوة وسلم سجد سجدتي السهو رواه الطحاوي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس وان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السهو رواه ابوداؤد وابن ماجة۔

باب سجود القرآن

وقول الله عز وجل واذا قرئ علیهم القرآن لا یسجدون[1] عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قرأ ابن ادم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویله امر[2] ابن ادم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواه مسلم وابن ماجة وفی جامع الاثار الامر للوجوب

[1] قوله واذا قرئ الخ قال فی المرقات تجب سجدة التلاوة بهذه الآیة والحدیث الآتی بعد علی القارئ والسامع ولو لم یکن مستمعا عند ابی حنیفة واصحابه وقال مالک والشافعی واحمد تسن علی القارئ والمستمع واختلفوا فیمن لم یکن مستمعا للقراءة بل حصل له سماع علی قولین هما وجهان لاصحاب الشافعی اصحهما فی الروضة الاستحباب ایضا انتهی قلت وجه الاستدلال بهذه الآیة علی وجوب سجدة التلاوة ان الله تعالی ذم اقواما بترک السجود فقال واذا قرئ الخ وانما یستحق الذم بترک الواجب اخذته من بعض الحواشی ۱۲۔

[2] قوله امر ابن ادم بالسجود الخ والاصل ان الحکیم اذا حکی عن غیر حکیم ولم یعقبه بالانکار دل علی انه صواب ففیه دلیل علی ان ابن آدم مامور بالسجدة والامر للوجوب مع ان آی السجدة تفیده ایضا فانها ثلاثة اقسام قسم فیه الامر الصریح وقسم یتضمن حکایة استنکاف الکفرة حیث امروا به وقسم فیه حکایة فعل الانبیاء بالسجود وکل من الامتثال والاقتداء ومخالفة الکفرة واجب الا ان یدل دلیل

ولتقرير الشارع للصحة وتقدم انفا مواظبته صلى الله عليه وسلم على بعض السجود ولا فارق بين سجدة وسجدة وعن ابن عمر انه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ عام الفتح سجدة فسجد الناس كلهم منهم الراكب والساجد على الارض حتى ان الراكب ليسجد على يده رواه ابوداؤد وعنه انه قال السجدة على من سمعها رواه ابن ابی شيبة وروى البخارى مثله تعليقا وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ السجدة ونحن عنده فيسجد ونسجد معه فنزدحم[1] حتى ما يجد احدنا لجبهته موضعا يسجد عليه متفق عليه وعنه انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا القرآن فاذا مر[2] بالسجدة كبر وسجد وسجدنا معه رواه ابوداؤد وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم سجد فى صلاة الظهر ثم قام فركع فرأوا انه قرأ تنزيل السجدة رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال سجد النبى صلى الله عليه وسلم بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والانس رواه البخارى وعن ابن مسعود ان النبى صلى الله عليه وسلم قرأ والنجم فسجد فيها وسجد من كان معه غير ان شيخا من قريش اخذ كفا من حصى او تراب فرفعه الى جبهته وقال يكفينى هذا قال عبد الله فلقد رأيته

فى معين على عدم لنى ومه لكن دلالتها فيه ظنية فكان الثابت الوجوب لا الفرض كذا فى شرح النقاية ۱۲

[1] قوله فنزدحم الخ هذا يدل على وجوب سجود التلاوة كذا فى المرقات ۱۲

[2] قوله فاذا مر بالسجدة كبر وسجد وسجدنا معه هذا يدل على انه لا يكبر الا للسجود وبه اخذ ابو حنيفة وعند الشافعى يرفع يديه ويكبر للاحرام ثم يكبر للسجود كذا فى المرقات ۱۲

بعد قتل کافر اً متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ وھو امیۃ بن خلف وعن ابی ھریرۃ قال سجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك رواہ مسلم وعن ابن عباس قال فی سجود الحج ان الاولی عزیمۃ والاخری تعلیم رواہ الطحاوی وقال نیقول ابن عباس ھذا نأخذ وقال الترمذی رأی بعضھم فیھا سجدۃ وھو قول سفیان الثوری ومالك واھل الکوفۃ وقال محمد کان ابن عباس لایری فی سورۃ الحج الا سجدۃ واحدۃ الاولی وبھذا نأخذ وعن ابن عباس انہ قال فی الحج سجدۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ عن ابن المسیب والحسن وابراھیم وسعید بن جبیر مثلہ وعن ابی سعید قال رأیت رؤیا وانا اکتب سورۃ صٓ فلما بلغت السجدۃ رأیت الدواۃ والقلم وکل شیٔ یحضرنی انقلب ساجداً فقال قصصتھا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یسجد بھا رواہ الامام احمد وفی جامع الآثار المواظبۃ من غیر ترك کما یدل علیہ ظاھر قولہ فلم یزل دال علی الوجوب کذا فی فتح القدیر وعن مجاھد قال قلت لابن عباس أأسجد فی صٓ فقرأ ومن ذریتہ داؤد وسلیمان حتی اتی فبھداھم اقتدہ فقال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی بھم رواہ البخاری وعن السائب بن یزید ان عثمان بن عفان قرأ صٓ وھو علی المنبر فنزل فسجد رواہ البیھقی وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ رأیتنی اللیلۃ وانا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ لسجودی فسمعتھا تقول اللھم اکتب لی بھا عندك اجراً وحط بھا عنی وزراً واجعلھا لی عندك ذخراً وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدك داؤد قال

ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر وتقبلھا منی کما تقبلتہا من عبدک داؤد وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب اوقات النہی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا وفی روایۃ قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی الشیطان متفق علیہ وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی تلک الساعات رواہ مالک واحمد والنسائی وعن عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب رواہ مسلم وفی جامع الآثار شمل باطلاقہ الامکنۃ والازمنۃ والصلوٰت کلھا کذا فی المرقات والھدایۃ وفی رد المحتار وما ورد من النھی لاجلۃ

شاذ لا یقبل فی معارضة المشهور وکذا روایة استثناء یوم الجمعة غریب فلا یجوز تخصیص المشهور به انتهی وفی التعلیق الممجد والاحادیث المفیدة لجواز التنفل یوم الجمعة وقت الاستواء لا تساوی احادیث النهی من حیث السند انتهی وفی البنایة عن ابی مسعود رضی الله عنه کنا نهینا عن ذلك یوم الجمعة وعن سعید المقبری ادرکت الناس وهم ینهون عن ذلك وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فقدمت المدینة فدخلت علیه فقلت اخبرنی عن الصلوٰة فقال صل صلاة الصبح ثم اقصر عن الصلاة حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانها تطلع حین تطلع بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لها الکفار ثم صل فان الصلاة مشهودة محضورة حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاة فان حینئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفیئ فصل فان الصلاة مشهودة محضورة حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلاة حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لها الکفار قال قلت یا نبی الله فالوضوء حدثنی عنه قال ما منکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق فیستنثر الا خرت خطایا وجهه وفیه وخیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه من اطراف لحیته مع الماء ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه من انامله مع الماء ثم یمسح رأسه الا خرت خطایا رأسه من اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان هو قام فصلی فحمد الله واثنی علیه ومجده بالذی هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطیئته کهیئته یوم ولدته امه رواه مسلم وعن ابی بصرة الغفاری قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمخمص صلاة العصر فقال ان هذه صلاة عرضت علی من کان قبلکم فضیعوها فمن حافظ علیها کان له اجره مرتین ولا صلاة بعدها حتی

يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم وعن ابي سعيد الخدري قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاةَ[1] بعد الصبح حتى ترتفع الشمس
ولا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه وعن ابن عباس
قال شهد عندي رجال مرضيون وارضاهم عندي عمر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى
تغرب متفق عليه وفي جامع الآثار شمل باطلاقه سنتي الفجر وادراك
الجماعة بعد الفراغ وعن ام سلمة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم العصر ثم دخل بيتي فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله صليت صلوٰة
لم تكن تصليها قال قدم على مال فشغلني عن ركعتين كنت اصليهما بعد
الظهر فصليتهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما اذا فاتتا قال لا رواه
الطحاوي وفي رواية للدارقطني دخل عليها بعد العصر فصلى ركعتين
فقلت يا رسول الله احدث بالناس شئ قال لا الا ان بلالا عجل الاقامة
فلم اصل الركعتين قبل العصر فانا اقضيهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما

---

[1] قوله لا صلوٰة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتى تغيب الشمس
الحاصل ان الاوقات المنهية فيها الصلوٰة خمسة وجعل ابوحنيفة طائفتين فقال
لا تحل الصلوٰة في وقت الغروب والطلوع والاستواء ثم ان صليت فيها ففيه تقسيم
البطلان وعدمه فتبطل الفريضة وكل ما هو دين في الذمة ووجب كاملا وتصح
النوافل مع الكراهة التحريمية واما تفسير لعينه ولغيره فعند ما هو ظاهر الهداية
من ان الواجب لعينه ما يكون مطلوبا لنفسه والواجب لغيره ما يكون مطلوبا
لغيره وقال الشارحون ان الواجب لعينه ما يكون من الله والواجب لغيره ما يكون

اذا فاتتنا قال لا وعن ذكوان مولى عائشة انها حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد العصر وينهى عنها ويواصل وينهى عن الوصال رواه ابوداؤد وفي رواية للدارقطني كان يصلي الركعتين بعد العصر وينهى عنهما وعن معاوية قال انكم لتصلون صلاة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأيناه يصليهما ولقد نهى عنهما

من جانب العبد وقال ابوحنيفة في الطائفة الثانية للاوقات المكروهة تجوز فيها الفرائض والواجبات لعينها لا النوافل والواجبات لغيرها ولم يفرق الشافعي بين الطائفتين وقال تصح الفرائض وذوات الاسباب من النوافل مثل التحيتين والخوف لا غيرها وتجوز السنن المؤكدة ايضا والوافي بمذهب الشافعي ما ذكره شارح الحاوي حيث قال ان كل صلوة لها سبب متقدم او مقارن فانها لا تكره في هذه الاوقات فمنها الفوائت سواء في ذلك قضاء الفوائت والسنن والنوافل التي اتخذها وردا ومنها صلوة الجنازة ومنها تحية المسجد اذا اتفق دخوله في هذه الاوقات لغرض غير التحية من انتظار صلوة وغيره اما اذا دخل المسجد لغرض التحية فيكره كما لو اخر الفائتة يقضيها فيها لكونه متحريا بالصلوة ومنها صلاة الاستسقاء لان الحاجة الداعية موجودة في الوقت ومنها صلوة الخوف اذ ربما يفوت بالانجلاء على تقدير التأخير ومنها الركعتان بعد الظهر وسجود الشكر وسجود التلاوة وانما يكره في هذه الاوقات صلوة لا سبب لها الا في حرم مكة وقالت الحنفية ان الفوائت وغيرها في الاوقات الثلثة انما لا تجوز لمعنى في الاوقات وهو ان الشمس اذا طلعت ومعها قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها فلذلك اثر في النقصان المتمكن في الوقت

یعنی الرکعتین بعد العصر رواہ البخاری وعن ابی مجلز قال دخلت المسجد فی صلوٰۃ الغداۃ مع ابن عمر وابن عباس والامام یصلی فاما ابن عمر فدخل فی الصف واما ابن عباس فصلی رکعتین ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر مکانہ حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین رواہ الطحاوی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعد ماتطلع الشمس رواہ الترمذی وعن عمر انہ طاف بعد صلوٰۃ الصبح فلم یصل وخرج من مکۃ حتی نزل بذی طوی فصلی بعد ماطلعت الشمس

فی حق الفرائض والنوافل واما النہی الوارد فی ہٰذین الوقتین فلم یکن لمعنی اتصل بالوقت وانما نہی عن صلوٰۃ النفل لاقامۃ ماہو اولی من النفل وہو مراعاۃ الوقت مشغولا بالفرض بما بقی من الوقت کانہ فی الصلوٰۃ بعد مراعات جعل الوقت مشغولا بالفرض اولی من اقامۃ النفل فاذا صرفہ فی النفل وہو دون الفرض کرہ لہ فاما الوقت فخال عن مایوجب النقصان فلما ادی القضاء فی ہٰذین الوقتین فقد صرفہ الی مقتضاہ فیجوز الاتری انہ لو نوی فرض الوقت فیہما جاز فکذا سائر الفرائض۔ا لنہایۃ والعرف الشذی ملتقط منہما ۱۲

لہ قولہ فلیصلہما بعد ما تطلع الشمس لذلک قال فی الہدایۃ واذا فاتتہ رکعتا الفجر لایقضیہما قبل طلوع الشمس لانہ یبقی نفلا مطلقا وہو مکروہ بعد الصبح انتہی والتحقیق ان الاصل فی السنن ان لاتقضی لافی الوقت ولابعدہ لکن لما ورد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تضی الرکعات التی قبل الظہر حکمنا بقضائہا ولما لم یرد قضاء سنۃ الفجر استقلالا قبل طلوع الشمس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایقیناہ علی اصلہ قالہ مولانا عبدالحی اللکنوی ۱۲۔

رواه الترمذی وروی مالك والطحاوی نحوه ورواه البخاری تعليقا وعن عائشة انها قالت اذا اردت الطواف بالبيت بعد صلوٰة الفجر او العصر فطف واخر الصلاة حتی تغيب الشمس او حتی تطلع فصل لكل اسبوع ركعتين رواه ابن ابی شيبة باسناد حسن۔

باب الجماعة وفضلها

وقول الله عز وجل واركعوا مع الراكعين عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة متفق عليه وقال علی القاری استدل به ابو حنيفة ومالك علی سنية الجماعة وعن ابی بن كعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله عليه وسلم يوما الصبح فلما سلم قال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوات علی المنافقين ولو تعلمون ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا علی الركب وان الصف الاول علی مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازكی من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكی من صلاته مع الرجل وما كثر فهو احب الی الله رواه ابو داؤد والنسائی وعن ابی بكر بن سليمان بن ابی حثمة قال ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابی حثمة فی صلاة الصبح وان عمر غدا الی السوق ومسكن سليمان بين المسجد والسوق فمر علی الشفاء ام سليمان فقال لها لم ار سليمان فی الصبح فقالت انه بات يصلی فغلبته عيناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی جماعة احب

الی من ان اقوم لیلۃ رواہ مالک وعن عبد اللہ بن مسعود قال لقد رأیتنا
وما یتخلف عن الصلاۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض
لیمشی بین رجلین حتی یأتی الصلاۃ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علمنا سنن الھدی وان من سنن الھدی الصلاۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ
وفی روایۃ قال من سرہ ان یلقی اللہ غدا مسلما فلیحافظ علی ھٰؤلاء الصلوات
الخمس حیث ینادی بھن فان اللہ شرع لنبیکم سنن الھدی وانھن من سنن الھدی
ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھٰذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم
ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وما من رجل یتطھر فیحسن الطھور ثم یعمد
الی مسجد من ھٰذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوھا حسنۃ
ورفعہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا سیئۃ ولقد رأیتنا وما یتخلف عنھا الا منافق
معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی بین الرجلین حتی یقام
فی الصف رواہ مسلم وعن ام الدرداء قالت دخل علیّ ابو الدرداء وھو
مغضب فقلت ما اغضبک قال واللہ ما اعرف من امر امۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم شیئا الا انھم یصلون جمیعا رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان
آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لھا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف
الی رجال وفی روایۃ لا یشھدون الصلاۃ فاحرق علیھم بیوتھم والذی نفسی
بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشھد العشاء
رواہ البخاری ولمسلم نحوہ وفی المرقات قال القاضی الحدیث یدل علی وجوب
الجماعۃ وظاھر نصوص الشافعی یدل علی انھا من فروض الکفایۃ قلت ظاھر
الحدیث یرد علیہ فانہ لو کان کفایۃ لما استحق بعض التارکین التعذیب انتھی

قال الشيخ ابن الهمام لا شك فی انها كانت تقام علی عهده عليه السلام فی مسجد ومع ذلك قال فی المتخلفين ما قال وهمّ بتحريقهم ولم يصدر مثله عنه فيمن تخلف عن الجنائز مع اقامتها بغيرهم انتهى وقال العلامة العينی ويدل علی وجوبها صلاة الخوف اذ فيها اعمال منافية للصلاة ولا يعمل ذلك لاجل فرض كفاية ولا سنة انتهى وعن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لولا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتيانی يحرقون ما فی البيوت بالنار رواه احمد وعنه قال اتی النبی صلی الله عليه وسلم رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لی قائد يقودنی الی المسجد فسأل رسول الله صلی الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلی فی بيته فرخص له فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم وعن عبد الله بن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع وانا ضرير البصر فهل تجد لی من رخصة قال هل تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم قال فحی هلا ولم يرخص رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما من ثلاثة فی قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة الا وقد استحوذ عليهم الشيطان فعليك بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية رواه احمد وابوداؤد والنسائی وقال علی القاری ظاهره يدل علی ان الجماعة فرض عين او واجب علی مختار مذهبنا ولا يدل علی انها فرض كفاية وانما لم يقل ائمتنا بفرضيته بل بوجوبه لان الدليل ظنی انتهى وقال علماءنا فيستفاد من هذه الاخبار كلها ان الجماعة سنة مؤكدة غاية التاكيد ای تشبه الواجب فی القوة كما فی مجمع الانهر والجواهر المنيفة وعن ابن عباس قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما
العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلاۃ التی صلی رواہ ابوداؤد
والدارقطنی وفی المرقات معنی عدم قبول الصلاۃ ان لاثواب لہ فیہا
وان کانت مجزئۃ فی سقوط الفرض عنہ کالصلوٰۃ فی الدار المغصوبۃ تسقط
الفرض ولا ثواب فیہا انتہی وعن ابن عمر انہ اذن بالصلوٰۃ فی لیلۃ
ذات برد وریح ثم قال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یأمر المؤذن اذا کانت لیلۃ ذات برد ومطر یقول الا صلوا فی الرحال
متفق علیہ وفی التعلیق الممجد ترک الجماعۃ فی البرد والریح ونحو ذٰلک رخصۃ
للترفیۃ منا من صاحب الشرع واختیار العزیمۃ افضل لورود کثیر من الاحادیث
بالتشدید فی ترک الجماعۃ والترغیب البالغ الیہا انتہی وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ
فابدؤا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام
ویقام الصلاۃ فلا یأتیہا حتی یفرغ منہ وانہ لیسمع قراءۃ الامام متفق علیہ
وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا صلوٰۃ بحضرۃ طعام ولا ہو یدافعہ الاخبثان رواہ مسلم
وعن عبد اللہ بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا اقیمت الصلاۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء رواہ الترمذی
وروی مالک وابوداؤد والنسائی نحوہ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یحل لاحد ان یفعلہن لا یؤمن رجل قوما
فیخص نفسہ بالدعاء دونہم فان فعل ذٰلک فقد خانہم ولا ینظر فی قعر بیت
قبل ان یستأذن فان فعل ذٰلک فقد خانہم ولا یصل وہو حقن حتی یتخفف

رواه ابوداؤد والترمذی نحوه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتؤخروا الصلاة لطعام ولالغیره رواه البغوی فی شرح السنة وقال ابن الملك یحمل هٰذا الحدیث علی ما اذاکان متماسکافی نفسه لایزعجه الجوع اوکان الوقت ضیقا یخاف فوته توفیقا بین الاحادیث انتهی وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اقیمت الصلاة فلاصلوٰة الاالمکتوبة الارکعتی الفجر رواه البیهقی وفیه حجاج وعبّاد قال العلامة العینی قال یعقوب ابن شیبة سألت ابن معین عن حجاج بن نصیر الفساطیطی البصری فقال صدوق وذکره ابن حبان فی الثقات وعباد بن کثیر کان من الصالحین انتهی وعن عبد الله بن ابی موسیٰ عن ابیه حین دعاهم سعید بن العاص دعا ابا موسی وحذیفة وعبد الله بن مسعود قبل ان یصلی الغداة ثم خرجوا من عنده وقد اقیمت الصلوٰة فجلس عبد الله الی اسطوانة من المسجد فصلی الرکعتین ثم دخل فی الصلوٰة رواه الطحاوی وقال فهٰذا عبد الله قد فعل هٰذا ومعه حذیفة وابوموسی لاینکران ذٰلك علیه فدل ذٰلك علی موافقتهما ایاه انتهی وعن ابی الدرداء انه کان یدخل المسجد والناس صفوف فی صلوٰة الفجر فیصلی الرکعتین فی ناحیة المسجد ثم یدخل مع القوم فی الصلوٰة رواه الطحاوی وعن ابی عثمان النهدی قال کنا نأتی عمر بن الخطاب قبل ان نصلی الرکعتین قبل الصبح وهو فی الصلوٰة فنصلی الرکعتین فی اٰخر المسجد ثم ندخل مع القوم فی صلاتهم رواه الطحاوی وعن الحسن انه کان یقول اذا دخلت المسجد ولم تصل رکعتی الفجر فصلهما وان کان الامام یصلی ثم ادخل مع الامام رواه الطحاوی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها

فی مخدعہا افضل من صلاتہا فی بیتہا رواہ ابوداؤد وعن ام سلمۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر مساجد النساء قعر بیوتہن رواہ
احمد وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس
انہوا نساءکم عن لبس الزینۃ والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا
حتی لبس نساءہم الزینۃ وتبختروا فی المساجد رواہ ابن عبد البر بسندہ
فی التمہید وعنہا لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ما احدث النساء
بعدہ لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم وفی جامع الآثار
دل الحدیث الاول علی کون الحضور مشروطا بشرط عدم الفتنۃ منہن او من
غیرہن والثانی علی فقدان ہذا الشرط فی ما بعد ذالک الزمان فیمنع عن
المشروط وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین
زانیۃ وان المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فہی کذا کذا یعنی زانیۃ
رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ وعن ابی ہریرۃ قال امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوۃ فلا
یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل
من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال ابوہریرۃ اما ہذا فقد عصی ابا القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وعن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم
خرج لم یخرج لحاجۃ وہو لا یرید الرجعۃ فہو منافق رواہ ابن ماجۃ۔
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اثنان[1] فما فوقہما جماعۃ رواہ ابن ماجۃ

[1] قولہ اثنان فما فوقہما جماعۃ لذالک قال فی الدر المختار واقلہا اثنان واحد مع الامام ۱۲

باب تسوية الصف

وقول الله عز وجل ان الله يحب الذين يقاتلون فى سبيله صفا كانهم بنيان مرصوص عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى رأى انا قد اقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا اذا قمنا الى الصلوٰة فاذا استوينا كبر رواه ابوداؤد وعن انس قال اقيمت الصلوٰة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال اقيموا صفوفكم وتراصوا فانى اراكم من وراء ظهرى رواه البخارى وفى المتفق عليه قال اتموا الصفوف فانى اراكم من وراء ظهرى وعنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقول استووا استووا استووا فوالذى نفسى بيده انى لاراكم من خلفى كما اراكم من بين يدى رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سوّوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوٰة متفق عليه الا ان عند مسلم من تمام الصلاة وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن يمينه اعتدلوا سووا صفوفكم وعن يساره اعتدلوا سوّوا صفوفكم رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذى نفسى بيده انى لارى الشيطان يدخل من خلل الصف كانها الحذف رواه ابوداؤد وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا فقلنا یارسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواہ مسلم وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال قوم یتأخرون عن الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ فی النار رواہ ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تأخرا فقال لہم تقدموا واْتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لایزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولاتذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ رواہ ابوداؤد وروی النسائی منہ قولہ ومن وصل صفا الیٰ اٰخرہ وعن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیہا یصل بہا صفا رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلاۃ رواہ ابوداؤد

باب الموقف

عن عبد اللہ بن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فقام رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقمت عن یسارہ فاخذ بیدی من وراء ظہرہ فعدلنی کذلک من وراء ظہرہ الی الشق الایمن متفق علیہ وعن سمرۃ بن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا ثلاثۃ ان یتقدمنا احدنا رواہ الترمذی وعن جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فجئت حتی قمت عن یسارہ فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ رواہ مسلم وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہ وبامہ او خالتہ قال فاقامنی عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا رواہ مسلم وعنہ قال صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلیم خلفنا رواہ مسلم وعنہ ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ فاکل منہ ثم قال قوموا فلنصل بکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول مالبس فنضحتہ بالماء فقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت علیہ انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی بنا رکعتین ثم انصرف رواہ الترمذی وعنہ انہ کان ہو ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہ وخالتہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل انسا عن یمینہ وامہ وخالتہ خلفہما رواہ النسائی ویستفاد من ہذہ الاحادیث ان النساء اذا صلین مع الرجال یجوز ولکن یقمن فی اخر الصفوف کذا قال العلامۃ العینی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اخروہن من حیث اخرہن اللہ رواہ الطبرانی وعبد الرزاق وعن ابی مالک الاشعری قال الا احدثکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اقام الصلاۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ
ثم قال ھکذا صلاۃ قال عبد الاعلی لا احسبہ الا قال امتی رواہ ابوداؤد
وعنہ انہ قال یا معشر الاشعریین اجتمعوا واجمعوا نساءکم وابناءکم
حتی اریکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمعوا واجمعوا ابناءھم
ونساءھم ثم توضأ واراھم کیف یتوضأ ثم تقدم فصف الرجال فی ادنی
الصف وصف الولدان خلفھم وصف النساء خلف الصبیان رواہ احمد
فی مسندہ وفی روایۃ الحارث بن ابی امامۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یصفھم فی الصلوۃ فیجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفھم
والنساء خلف الغلمان وعن ابی مسعود الانصاری قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلاۃ ویقول استووا ولا تختلفوا
فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم
قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم
الذین یلونھم ثلاثا وایاکم وھیشات الاسواق رواہ مسلم وعن قیس بن
عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذۃ
فنحانی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلاتی فلما انصرف اذا ھو ابی بن کعب
فقال یا فتی لا یسوءک اللہ ان ھذا عھد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الینا ان نلیہ ثم استقبل القبلۃ فقال ھلک اھل العقد ورب الکعبۃ
ثلاثا ثم قال واللہ ما علیھم آسی ولکن آسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب
ما تعنی باھل العقد قال الامراء رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا

آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها رواہ مسلم وعن امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال وعلی الثانی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوّوا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی اولاد الضأن الصغار رواہ احمد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف رواہ ابوداؤد وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواہ ابوداؤد وعن ابی بکرۃ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف ثم مشی الی الصف فذکر ذٰلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد رواہ البخاری وعن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ فلا یرکع دون الصف حتی یأخذ مکانہ من الصف رواہ الطحاوی وعن عمار انہ ام الناس بالمدائن وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ حذیفۃ فلما فرغ عمار من صلاتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مقام ارفع من مقامہم اونحو ذٰلک فقال عمار لذٰلک اتبعتک حین اخذت علی یدی رواہ ابوداؤد وعن سہل بن سعد الساعدی انہ سئل من ای شئی المنبر فقال ھو من اثل الغابۃ

عمله فلان مولی فلانة لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام علیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حین عمل ووضع فاستقبل القبلة وکبر وقام الناس
خلفه فقرأ ورکع ورکع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری فسجد علی الارض
ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری حتی سجد بالارض
هذا لفظ البخاری وفی المتفق علیه نحوه وقال فی آخره فلما فرغ اقبل علی الناس
فقال ایها الناس انما صنعت هذا لتأتموا بی ولتعلموا صلاتی وعن عائشة
قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من
وراء الحجرة رواه ابوداؤد وفی المرقات المراد بالحجرة کما قالوه المحل الذی
اتخذه علیه السلام فی المسجد من حصیر حین اراد الاعتکاف لاحجرة
عائشة والا قالت حجرتی وعن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان له حصیر یبسطه بالنهار ویحتجره باللیل فثاب الیه ناس فصفوا
وراءه رواه البخاری وعنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرة قصیر فرأی الناس شخص النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقام اناس یصلون بصلاته رواه البخاری وفی الدر المختار
والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه ولم یختلف المکان

باب الامامة

عن ابی موسی قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتد مرضه
فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقیق اذا قام
مقامك لم یستطع ان یصلی بالناس قال مری ابا بکر فلیصل بالناس
فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه

الرسول فصلى بالناس فی حیوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ومسلم
قلت تبویب البخاری یدل علی ان الاحق بالامامة ہو الاعلم حیث قال باب
اہل العلم والفضل احق بالامامة وقال علماءنا یستدل لھذا الحدیث
علی تقدم الاعلم علی الاقرأ لان ابا بکر کان اعلمہم وقدم علی ابی کان اقرأہم
دلیل الاول قول ابی سعید کان ابوبکر اعلمنا ودلیل الثانی قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقرأکم ابی وھذا اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون المعول علیہ کذا فی فتح القدیر وجامع الاٰثار وفی روایة للحاکم
والدارقطنی فافقہہم فی الدین فان کانوا فی الفقہ سواء فاقرأہم للقرآن
وفی روایة مسلم فاقدمہم ھجرة فان کانوا فی الھجرة سواء فاقدمہم سنا
ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ
وفی روایة اخری لہ ولا یؤمن الرجل الرجل فی اہلہ وعن ابی
عطیة العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأتینا الی مصلانا یتحدث
فحضرت الصلاة یوما قال ابو عطیة فقلنا لہ تقدم فصلہ قال لنا قدموا
رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمہم ولیؤمہم رجل منہم رواہ ابوداؤد
والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعن ابن عباس قال لا یؤم الغلام حتی یحتلم ولیؤذن لکم خیارکم
رواہ عبد الرزاق وفی روایة للاثرم عن ابن مسعود لا یؤم الغلام الذی
لا تجب علیہ الحدود وفی البنایة قال الخطابی کان الحسن یضعف حدیث
عمرو بن سلمة وقال مرة دعہ لیس بشئی بین وقال ابوداؤد قیل لاحمد
حدیث عمرو قال لا ادری ما ھذا فالعجب انہم لم یجعلوا قول ابی بکر وعمر

وكبار الصحابة حجة واستدلوا بفعل صبي ست سنين ولا يعرف فرائض الوضوء والصلاة فكيف يتقدم في الامامة ومنعه احوط في الدين كذا في المرقات وعن انس قال استخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداؤد وروى سعيد بن منصور نحوه عن غالب بن الهذيل قال دخلت مع سعيد بن جبير مسجدا فصلى معهم فاذا امامهم اعمى فجعلوا يلومونه فقال سعيد من ثم كره[له] عمر بن الخطاب الامام اعمى والمؤذن اعمى و روى ابن ابي شيبة عن سعيد بن جبير وانس نحوه وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وفيهم عمر وابوسلمة بن عبد الاسد رواه البخاري وفي رواية عن ابراهيم قال لا بأس بأن يؤمهم الاعرابي والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن رواه محمد في الآثار وقال وبه نأخذ اذا كان فقيها عالما بامر الصلوٰة وهو قول ابي حنيفة وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذي وعن ابن عمر قال قال رسول الله

له قوله كره عمر بن الخطاب الخ لان الاعمى لا يرى النجاسة ليتحرز عنها وقد ينحرف عن القبلة وهو لا يشعر واذا تاملنا وجدنا سبب الكراهة في الاعمى اخف من غيره ولذا لم يكره تقديمه عند الائمة الثلاثة قاله الحلبي في شرح منية المصلي وقال العلامة العيني في شرح كنز الدقائق لان الاعمى لا يتوقى النجاسة واذا كان لا يوازيه غيره في الفضيلة فهو اولى وقد استخلف النبي صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم على المدينة انتهى وقال الحلبي انما يكره تقديم الاعمى اذا كان غيره افضل منه وقد ثبت ان النبي صلى الله

صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له کارهون ورجل اتى الصلاة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة رواه ابو داؤد وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصادمان رواه ابن ماجة وعن سلامة بنت الحرث قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون[1] اماما يصلي بهم رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة وفي رواية مسلم اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم احدهم قال على القاری فيه اشارة الى جواز امامة المفضول انتهى وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر والصلوٰة[2] واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر والصلوٰة واجبة على كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر

عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابو داؤد ۱۲۔

[1] قوله لا يجدون اماما يصلي بهم قال على القاری ولذا اجاز المتأخرون من اصحابنا اخذ الاجرة على الامامة والاذان ونحوها من تعليم القرآن بخلاف المتقدمين فانهم كانوا يحرمون الاجرة على العبادة ۱۲

[2] قوله والصلوٰة واجبة عليكم خلف كل مسلم الخ قال على القاری في امره بالصلوٰة خلف الفاجر مع ان الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع مكروهة عندنا دليل على وجوب الجماعة فتأمل ۱۲۔

رواه ابوداؤد وعن عبيد الله بن عدى بن الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلى لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰة احسن مايعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم رواه البخارى ۔

باب ماعلى الامام

عن انس قال ماصليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبى صلى الله عليه وسلم وان كان يسمع بكاء الصبى فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق عليه وعن ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لادخل فى الصلاة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبى فاتجوز فى صلاتى مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه رواه البخارى وعن عثمان بن ابى العاص قال اخر ما عهد الىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اممت قوما فاخف بهم الصلاة رواه مسلم وفى رواية له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ام قومك قال قلت يارسول الله انى اجد فى نفسى شيأ قال ادنه فاجلسنى بين يديه ثم وضع كفه فى صدرى بين ثديي ثم قال تحول فوضعها فى ظهرى بين كتفى ثم قال ام قومك فمن ام قوما فليخفف فان فيهم الكبير وان فيهم المريض وان فيهم الضعيف وان فيهم ذا الحاجة فاذا صلى احدكم وحده فليصل كيف شاء وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ماشاء متفق عليه وعن قيس بن ابى حازم قال اخبرنى ابومسعود ان رجلا قال والله يارسول الله انى لأتأخر عن صلاة الغداة من اجل فلان

مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة متفق عليه **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين رواه ابوداؤد والترمذى والشافعى وفى اخرى له بلفظ المصابيح وروى احمد مثله مرفوعا وهذا اسند صحيح **وفى** البناية بيانه انه لم يرد انه ضامن لنفسه لان كل مصل ضامن بصلاة نفسه فتعين ان يكون الامام ضامنا للقوم ولايجوز ان يكون ضامنا للقوم وجوبا واداء لانه غير مراد بالاجماع فتعين[1] ان يكون صحة وفسادا **وعن** عثمان بن ابى العاص

---

[1] قوله فتعين الخ قال الطحاوى واما حكمه من طريق النظر فانا قد رأينا صلوة المأمومين مضمنة بصلاة امامهم بصحتها وفسادها يوجب ذلك النظر الصحيح من ذلك انا رأينا الامام اذا سها وجب على من خلفه لسهوه ما وجب عليه ولو سهوا هم ولم يسه هو لم يجب عليهم ما يجب على الامام اذا سها فلما ثبت ان المأمومين يجب عليهم حكم السهو لسهو الامام وينتفى عنهم حكم السهو بانتفائه عن الامام ثبت ان حكمهم فى صلاتهم حكم الامام فى صلاته وكان صلاتهم مضمنة بصلاته ولما كانت صلاتهم مضمنة بصلاته لم يجز ان يكون صلاتهم خلاف صلاته **وايضا** مما يدل عليه النظر انهم اجمعوا ان رجلا لو صلى خلف جنب وهو يعلم بذلك ان صلاته باطلة وجعلوا صلاته مضمنة بصلاة الامام فلما كان ذلك كذلك اذا كان يعلم بفساد صلوٰة امامه كان كذلك فى النظر اذا كان لا يعلم بها الا ترى ان المأموم لو صلى وهو جنب وهو يعلم او لا يعلم كانت صلاته باطلة فكان ما يفسد صلاته فى حال

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون رواہ محمد فی الآثار وعن ابی جعفر ان علیا رضی اللہ عنہ صلی بالناس وھو جنب اومحدث علی غیر وضوء فاعاد وامرھم ان یعیدوا رواہ عبد الرزاق وعن ابی امامۃ قال صلی عمر رضی اللہ عنہ بالناس وھو جنب فاعاد ولم یعد الناس فقال لہ علی قد کان ینبغی من صلی معک ان یعیدوا قال فرجعوا الی قول علی رضی اللہ عنہ رواہ عبد الرزاق وعن طاؤس ومجاھد فی امام صلی بقوم وھو علی غیر وضوء قالا یعیدون الصلاۃ جمیعا رواہ الطحاوی۔

باب ما علی المأموم من المتابعۃ وحکم المسبوق

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضآلین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد متفق علیہ الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضآلین وقال علی القاری مذھبنا ان المتابعۃ بطریق المواصلۃ واجبۃ والفاء التعقیبیۃ تشیر الیہ وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلاتہ اقبل

علمہ بہ ھو الذی یفسد صلاتہ فی حال جھلہ بہ وکان علمہ بفساد صلاۃ امامہ تفسد بہ صلاتہ فانظر علی ذلک ان یکون کذلک جھلہ بفساد صلاۃ امامہ ۱۲۔

علینا بوجهه فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی ارٰکم امامی ومن خلفی رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار متفق علیہ وعنہ انہ قال الذی یرفع رأسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید الشیطان رواہ مالک وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلاۃ من الصلوٰت وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ھو فی مرضہ القدیم ثم صلی بعد ذٰلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ قیام لم یأمرھم بالقعود وانما یؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون وزاد فی روایۃ فلا تختلفوا علیہ واذا سجد فاسجدوا وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ بالصلاۃ فقال مروا ابا بکر ان یصلی بالناس فصلی ابوبکر تلک الایام ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد فی نفسہ خفۃ فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابوبکر حسہ ذھب یتأخر فاومأ الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یتأخر فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابوبکر یصلی قائما وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدا یقتدی ابوبکر بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلاۃ

ابی بکر متفق علیہ وفی روایۃ لهما یسمع ابوبکر الناس التکبیر وعن علی ومعاذ
ابن جبل رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم
الصلاۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غریب وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم
الی الصلاۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیأ ومن ادرک رکعۃ فقد ادرک
الصلاۃ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک
السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القراٰن فقد فاتہ خیر کثیر رواہ مالک وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ
یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق
رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ مثل اجر
من صلاھا وحضرھا لا ینقص ذٰلک من اجورھم شیأ رواہ ابوداؤد والنسائی
وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ رواہ
الترمذی وابوداؤد وروی الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی بکرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل من نواحی المدینۃ یرید الصلوٰۃ فوجد
الناس قد صلوا فمال الی منزلہ فجمع[1] اھلہ فصلی بھم وقال الھیثمی رجالہ

---

[1] قولہ فجمع اھلہ فصلی بھم قال فی رد المحتار یکرہ تحریما تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان
واقامۃ الا اذا صلی بهما فیہ اولا غیر اھلہ او اھلہ لکن بمخافتۃ الاذان ولو کرر اھلہ
بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس لہ امام ومؤذن ویصلی الناس

ثقات وقال علماءنا ولو جاز تکرار الجماعة فی المسجد لما اختار الصلاة فی بیته علی الجماعة فی المسجد کذا فی رد المحتار وعن الاسود بن یزید التابعی انه کان اذا فاتته الجماعة فی مسجد قومه ذهب الی مسجد اٰخر رواه ابن ابی شیبة باسناد صحیح ورواه البخاری تعلیقا وما ورد من قوله علیه السلام من یتصدق لا یدل علی جواز التکرار المتکلم فیه وهو اقتداء المفترض بالمفترض اذ الثابت به اقتداء المتنفل بالمفترض ولا یحکم بکراهته بل ورد فی جوازه حدیث اٰخر

فیه فوجا فوجا فان الافضل ان یصلی کل فریق باذان واقامة علی حدة کما فی امالی قاضی خان اه ونحوه فی الدرر والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون کما فی الدرر وغیرها قال فی المنبع والتقیید بالمسجد المختص بالمحلة احتراز من الشارع وبالاذان الثانی احتراز عما اذا صلی فی مسجد المحلة جماعة بغیر اذان حیث یباح اجماعا اه ثم قال فی الاستدلال علی الامام الشافعی النافی للکراهة ما نصه ولنا هذا الحدیث ولو جاز تکرار الجماعة لما اختار الصلوٰة فی بیته علی الجماعة فی المسجد ولان فی الاطلاق هکذا تقلیل الجماعة معنی فانهم لا یجتمعون اذا علموا انها لا تفوتهم واما مسجد الشارع فالناس فیه سواء لا اختصاص له بفریق دون فریق اه ومثله فی البدائع وغیرها ومقتضی هذا الاستدلال کراهة التکرار فی مسجد المحلة ولو بدون اذان ویؤیده ما فی الظهیریة لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلی فیه اهله یصلون وحدانا وهو ظاهر الروایة اه وهذا مخالف لحکایة الاجماع المارة وقدمنا فی باب الاذان عن اٰخر شرح المنیة عن ابی یوسف انه اذا لم تکن الجماعة علی الهیئة الاولی لا تکره والا تکره وهو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الهیئة کذا فی البزازیة وفی التتارخانیة عن الولوالجیة وبه نأخذ تم کلام رد المحتار مختصرا ۱۲۔

من قوله عليه السلام اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما صلوٰة قوم فصليا معهم واجعلا صلوٰتكما معهم سبحة كما هو ظاهر وما رواه البخاری تعليقا عن انس محمول على مسجد الطريق اونحوه مما نقل فيه انه اذن واقام وهو مكروه عند العامة كذا يفهم من المرقات وغيره۔

باب من صلى صلاة مرتين

عن سليم رجل من بنی سلمة انه اتى النبی صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان معاذ بن جبل يأتينا بعد ما ننام ونكون فی اعمالنا بالنهار فينادی بالصلاة فنخرج اليه فيطوّل علينا فقال له صلى الله عليه وسلم يامعاذ لاتكن فتانا اما ان تصلی معی واما ان تخفف على قومك رواه احمد والطحاوی وقال الامام ابن الهمام فشرع له احد الامرين الصلاة معه ولا يصلی بقومه او الصلاة بقومه على وجه التخفيف ولايصلی معه هذا حقيقة اللفظ افاد منعه من الامامة اذا صلى معه صلى الله عليه وسلم ولاتمنع امامته بالاتفاق فعلم انه منعه من الفرض انتهى وقال العلامة العينیؒ به قال الزهری والحسن البصری وسعيد بن المسيب والنخعی وابوقلابة ويحيى بن سعيد الانصاری ومجاهد وطاؤس واجاب الطحاوی عن حديث معاذ الذی يدل على صحة اقتداء المفترض بالمتنفل بانه منسوخ ويستدل على ذٰلك بوجه حسن وذٰلك ان اسلام معاذ متقدم وقد صلى النبی صلى الله عليه وسلم بعد سنين من الهجرة صلاة الخوف غير مرة من وجهٍ وقع فيه مخالفة ظاهرة بالافعال المناقضة للصلاة فيقال لو جازت صلاة المفترض خلف المتنفل لامكن ايقاع الصلاة مرتين على وجه

لاتقع فيها المنافاة والمفسدات فی غیر هذه الحالة وحيث صليت على هذا الوجه
مع امكان دفع المفسدات على تقدير جواز اقتداء المفترض بالمتنفل دل على انه
لايجوز ذلك كذا فی عمدة القاری وعن الاسود بن جابر عن ابیه ان رجلين
صليا الظهر فی بيوتهما على عهد النبی صلى الله عليه وسلم وهما يريان ان الناس
قد صلوا ثم اتيا المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الصلاة فقعدا
فی ناحية المسجد وهما يريان ان الصلاة لاتحل لهما فلما انصرف النبی صلى الله
عليه وسلم رآهما فارسل اليهما فجيئ بهما وفرائصهما ترعد مخافة ان يكون
قد حدث فی امرهما شئ فسألهما فاخبراه الخبر فقال اذا فعلتما ذلك فصليا مع
الناس واجعلا الاولى هی الفريضة رواه امامنا ابوحنيفة وفی رواية محمد واجعلا
الاولى فريضة وهذه نافلة وفی رواية للبيهقی اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما
الامام فصليا معه فتكون لكما نافلة والتی فی رحالكما فريضة وفی رواية الترمذی
وابی داؤد والنسائی فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا كنا
قد صلينا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة
فصليا معهم فانها لكما نافلة وعن بسر بن محجن عن ابيه انه كان فی مجلس
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذن بالصلوٰة فقام رسول الله صلى الله
عليه وسلم فصلى ورجع ومحجن فی مجلسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما منعك ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلى يا رسول الله ولكنی
كنت قد صليت فی اهلی فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئت المسجد
وكنت قد صليت فاقيمت الصلاة فصل مع الناس وان كنت قد صليت رواه
مالك والنسائی وعن رجل من اسد بن خزيمة انه سأل ابا ايوب الانصاری
قال يصلی احدنا فی منزله الصلوٰة ثم يأتی المسجد وتقام الصلاة فاصلی معهم فاجد

فی نفسی شیأ من ذٰلک فقال ابوایوب سألنا عن ذٰلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداؤد وعن سلیمان مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وھم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا صلاۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وفی التعلیق الممجد معناہ لا تصلوا علی وجہ الافتراض بان تجعلوا کلتیھما فریضۃ بل الاولی فریضۃ والثانیۃ نافلۃ انتھی وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام فلا یعد لھما رواہ مالک وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوۃ فصلھا الا الفجر والمغرب رواہ الدارقطنی وقال الشیخ ابن الھمام قال عبد الحق تفرد برفعہ سھل بن صالح الانطاکی وکان ثقۃ واذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ لان زیادۃ الثقۃ مقبولۃ انتھی وعن ابن عمر قال ان کنت قد صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوۃ فی المسجد مع الامام فصل معہ غیر صلوۃ الصبح والمغرب فانھما لا یصلیان مرتین رواہ عبد الرزاق وعن ناعم بن اجیل مولی ام سلمۃ قال کنت ادخل المسجد لصلوۃ المغرب فاری رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فی اخر المسجد والناس یصلون فیہ قد صلوا فی بیوتھم رواہ الطحاوی وقال فھؤلاء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا لا یصلون المغرب فی المسجد لما کانوا قد صلوھا فی بیوتھم ولا ینکر ذٰلک علیھم غیرھم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً فذٰلک دلیل عندنا علی نسخ ما قد کان تقدمہ من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لا یجوز ان یکون مثل ذٰلک من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب

عليهم جميعا حتى يكونوا على خلافه ولكن كان ذٰلك منهم لما قد ثبت عندهم فيه من نسخ ذٰلك القول انتهى۔

باب السنن وفضائلها

وقول الله عز وجل فسبحه وادبار السجود و قوله فسبحه وادبار النجوم۔

عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فى يوم وليلة ثنتى عشرة ركعة بنى له بيت فى الجنة اربعا قبل الظهر و ركعتين بعدها و ركعتين بعد المغرب و ركعتين بعد العشاء و ركعتين قبل صلاة الفجر رواه الترمذى وفى رواية لمسلم انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلى لله كل يوم ثنتى عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا فى الجنة او الا بنى له بيت فى الجنة وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى[1] فى بيتى قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ثم يصلى بالناس العشاء ويدخل بيتى فيصلى ركعتين وكان يصلى من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلى ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وكان اذا قرأ قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين رواه مسلم وزاد ابو داؤد ثم يخرج

---

[1] قوله كان يصلى فى بيتى قال فى الدر المختار والافضل فى النفل غير التراويح المنزل الا لخوف شغل عنها والاصح افضلية ما كان اخشع واخلص ۱۲۔

فیصلی بالناس صلاۃ الفجر وفی روایۃ الترمذی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر مایکون ثلاثین او اربعین ایۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلك وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب رواہ الترمذی وعن ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظھر بعد الزوال تحسب بمثلھن فی صلاۃ السحر ومامن شئی الا وھو یسبح اللہ تلك الساعۃ ثم قرأ یتفیؤا ظللہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وھم داخرون رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وعن عبد اللہ بن السائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر وقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح رواہ الترمذی وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لایدع اربعا قبل الظھر ورکعتین قبل الغداۃ رواہ البخاری وعن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن ابواب السماء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرکع قبل الجمعۃ اربعا لایفصل فی شئی منھن رواہ ابن ماجۃ والطبرانی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعا رواہ مسلم وفی اخری لہ قال اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل

بعدها اربعا وروى ابن ماجة والترمذی نحوه وعن ابی عبد الرحمن قال
علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء علی بن ابی طالب علمهم
ان يصلوا ستا رواه الطحاوی وسعيد بن منصور وعن علی انه قال من
كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا رواه الطحاوی وروى ابو داؤد عن ابن
عمر نحوه وفی رواية الترمذی قال رأيت ابن عمر صلی بعد الجمعة ركعتين ثم
صلی بعد ذلك اربعا قال الطحاوی قال ابو يوسف احب الی ان يبدأ بالاربع
ثم يثنی بالركعتين لانه هو ابعد من ان يكون قد صلی بعد الجمعة مثلها علی
ما قد نهی عنه فان عمر كان يكره ان يصلی بعد صلاة الجمعة مثلها انتهی و
قال علی القاری ان تقديم الاربع اولی وذلك لان الاربع سنة بلا خلاف
فی المذهب انتهی وعن عمر وبن عطاء قال ان نافع بن جبير ارسله الی
السائب يسأله عن شئ رآه منه معاوية فی الصلاة فقال نعم صليت معه
الجمعة فی مقصورة فلما سلم الامام قمت فی مقامی فصليت فلما دخل ارسل
الی فقال لا تعد لما فعلت اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم
او تخرج فان رسول الله صلی الله عليه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل بصلاة
حتى نتكلم او نخرج رواه مسلم وفی رواية ابی داؤد عن عطاء قال كان ابن عمر
اذا صلی الجمعة بمكة تقدم فصلی ركعتين ثم يتقدم فيصلی اربعا وعن
كعب بن عجرة قال ان النبی صلی الله عليه وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشهل
فصلی فيه المغرب فلما قضوا صلاتهم رآهم يسبحون بعدها فقال هذه صلاة
البيوت رواه ابو داؤد وفی رواية الترمذی والنسائی قام الناس يتنفلون
فقال النبی صلی الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة فی البيوت وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم رحم الله امرأ صلی قبل العصر

اربعا رواه احمد والترمذی وابوداؤد وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملائکۃ
المقربین ومن تبعہم من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی وقال واختار
اسحاق بن ابراھیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بھذا الحدیث
وقال معنی قولہ انہ یفصل بینہن بالتسلیم یعنی التشھد انتہی وقال البغوی
المراد بالتسلیم التشھد دون السلام ای وسمی تسلیما علی من ذکر لاشتمالہ
علیہ وکذا قالہ ابن الملک قال الطیبی ویؤیدہ حدیث عبد اللہ بن مسعود
کنا اذا صلینا قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وکان ذلک
فی التشھد کذا فی المرقات وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال انما
صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ
عن الرکعتین بعد الظھر فصلاھما بعد العصر ثم لم یعد رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن وفی روایۃ للدارقطنی ولم ارہ عاد لھما وعن
ابی سعید الخدری انہ قال امرنی عمر بن الخطاب ان اضرب من کان یصلی
بعد العصر الرکعتین بالدرۃ رواہ الطحاوی وروی مسلم ومالک نحوہ وعن
جابر قال سألنا نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیتن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی الرکعتین قبل المغرب فقلن لا غیر ام سلمۃ قالت صلاھا
عندی مرۃ فسألتہ ما ھذہ الصلاۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم نسیت الرکعتین
قبل العصر فصلیتھما الآن رواہ الطبرانی واسنادہ حسن وعن حیان
ابن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل
اذانین صلوٰۃ الا المغرب رواہ البزار واسنادہ حسن وعن طاؤس

قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عهد
رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یصلیهما وساق الحدیث رواه ابوداؤد وعن
حماد قال سألت ابراهیم عن الصلوٰة قبل المغرب فنهانی عنها وقال ان النبی
صلی اللّٰه علیه وسلم وابابکر وعمر لم یصلوها رواه محمد فی الاٰثار ورجاله
ثقات مع ارساله وعن منصور عن ابیه قال ما صلی ابوبکر ولا عمر ولا
عثمان الرکعتین قبل المغرب رواه عبد الرزاق ومسدد وعن ابی هریرة
قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات
لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث عمر بن ابی خثعم
وسمعت محمد بن اسماعیل یقول هو منکر الحدیث وضعفه جدا وعن
عائشة قالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من صلی بعد المغرب عشرین
رکعة بنی اللّٰه له بیتا فی الجنة رواه الترمذی وعن مکحول یبلغ به
ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال من صلی بعد المغرب قبل ان یتکلم
رکعتین وفی روایة اربع رکعات رفعت صلاته فی علیین مرسلا وعن
حذیفة نحوه وزاد فکان یقول عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانهما ترفعان
مع المکتوبة رواهما رزین وروی البیهقی الزیادة عنه نحوها فی شعب الایمان
وعن ابن عباس قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یطیل القراءة
فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اهل المسجد رواه ابوداؤد وعن
عائشة قالت ما صلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم العشاء قط فدخل
علیّ الا صلی اربع رکعات او ست رکعات رواه ابوداؤد وعنها رضی اللّٰه
عنها قالت لم یکن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی شیء من النوافل

اشدّ[1] تعاھدا منہ علی رکعتی الفجر متفق علیہ وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا رواہ مسلم۔

باب صلاۃ اللیل

وقول اللہ عز وجل ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک وقولہ قم اللیل الا قلیلا وقولہ فاقرؤا ما تیسر من القران عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا فیسجد[2] السجدۃ من ذلک قدر ما یقرء احدکم خمسین اٰیۃ قبل ان یرفع رأسہ فاذا سکت المؤذن من صلاۃ الفجر وتبین لہ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع علی شقہ الایمن حتی یأتیہ المؤذن للاقامۃ فیخرج متفق[3] علیہ وفی روایۃ للبخاری ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام۔

---

[1] قولہ اشد تعاھدا الخ والسنن اٰکدھا سنۃ الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظہر فی الاصح لحدیث من ترکہا لم تنلہ شفاعتی ثم الکل سواء وقیل بوجوبہا فلا تجوز صلاتہا قاعدا ولا راکبا اتفاقا قالہ فی الدر المختار ۱۲

[2] قولہ فیسجد قال علی القاری والظاھر ان الفاء لتفصیل المجمل یعنی فیسجد کل واحدۃ من سجدات تلک الرکعات طویلۃ ۱۲

[3] قولہ متفق علیہ ای بمجموع الحدیث وان لم یکن بھذا السیاق فی حدیث واحد کذا حدیث مشکات الذی نقلہ صاحب المشکات اول ھذا الباب ۱۲

فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح وفی روایۃ ابی داؤد ثم اضطجع حتی یأتیہ المؤذن فیؤذنہ بصلاۃ الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاۃ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت لہ الی حاجۃ کلمنی[1] والا خرج الی الصلاۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح قال العلامۃ العینی فھذہ الاحادیث تدل علی انہ تارۃ یضطجع قبل السنۃ وتارۃ بعدھا وتارۃ لا یضطجع قلت فھی الضجعۃ للاستراحۃ لا للتشریع وعن عبد اللہ بن عمر انہ رای رجلا رکع رکعتی الفجر ثم اضطجع فقال ابن عمر ما شأنہ فقال نافع فقلت یفصل بین صلاتہ قال ابن عمر وای فصل افضل من السلام رواہ محمد وقال وبقول ابن عمر نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ واسنادہ صحیح وعن ابن مسعود قال ما بال الرجل اذا صلی الرکعتین یتمعک کما یتمعک الدابۃ والحمار اذا سلم فقد فصل رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابی الصدیق الناجی قال رأی ابن عمر قوما اضطجعوا بعد رکعتی الفجر فارسل الیھم فنھاھم فقالوا نرید بذلک السنۃ فقال ابن عمر ارجع الیھم فاخبرھم انھا بدعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابراھیم النخعی قال ھی ضجعۃ الشیطان رواہ ابن ابی شیبۃ وعن حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لارقبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[1] قولہ کلمنی قال علی القاری کلامہ علیہ السلام لا شک انہ من کلام الاخرۃ واما کلام الدنیا فلا شک انہ خلاف الاولی وانما فصلہا بین الصلاتین لان الحکمۃ فی وضع السنۃ ان یتھیأ لکمال الحالۃ وطرد الغفلۃ فیدخل فی الفریضۃ علی کمال الحضور واللذۃ ۱۲

وسلم للصلوٰۃ حتی اری فعله فلما صلی صلوٰۃ العشاء وهی العتمۃ اضطجع هویا
من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتی بلغ
الی انك لا تخلف المیعاد ثم اهوی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الی فراشه
فاستل منه سواکا ثم افرغ فی قدح من اداوۃ عنده ماء فاستن ثم قام
فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما
صلی ثم استیقظ ففعل کما فعل اول مرۃ وقال مثل ما قال ففعل رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم ثلاث مرات قبل الفجر رواه النسائی وعن عائشۃ
قالت کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ
منها الوتر ورکعتا الفجر رواه مسلم وعن مسروق قال سألت عائشۃ
عن صلاۃ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم باللیل فقالت سبع وتسع واحدی
عشرۃ رکعۃ سوی رکعتی الفجر رواه البخاری وعن کریب مولی ابن عباس
انه قال سألت ابن عباس کیف کانت صلاۃ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
باللیل قال بِتُّ عنده لیلۃ وهو عند میمونۃ فنام حتی اذا ذهب ثلث اللیل
او نصفه استیقظ فقام الی شَنٍّ فیه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت
الی جنبه علی یساره فجعلنی علی یمینه ثم وضع یده علی رأسی کانه یمس اُذنی
کانه یوقظنی فصلی رکعتین خفیفتین قلت قرأ فیهما بام القرآن فی کل رکعۃ
ثم سلّم ثم صلی حتی صلی احدی عشرۃ رکعۃ بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال
الصلاۃ یا رسول اللّٰه فقام فرکع رکعتین ثم صلی للناس رواه ابوداؤد۔
وعن ابن عباس انه رقد عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاستیقظ
فتسوك وتوضأ وهو یقول ان فی خلق السموات والارض حتی ختم السورۃ
ثم قام فصلی رکعتین اطال فیهما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی

نفخ ثم فعل ذٰلك ثلاث مرات ست ركعات كل ذٰلك يستاك ويتوضأ ويقرء هٰؤلاء الآيات ثم اوتر بثلاث رواه مسلم وفي رواية لابي داؤد ثم اوتر فاتاه بلال فاذنه بالصلاة حين طلع الفجر فصلى ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوٰة وفي رواية للبخاري ومسلم وكان في دعائه اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا وامامي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا وزاد بعضهم وفي لساني نورا وذكر وعصبي ولحمي ودمي وشعري وبشري وفي رواية لهما واجعل في نفسي نورا واعظم لي نورا وفي اخرى لمسلم اللهم اعطني نورا وعن زيد بن خالد الجهني انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة فصلى ركعتين[1] خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث[2] عشرة ركعة رواه مسلم وعن

---

[1] قوله ركعتين خفيفتين المراد بالركعتين الخفيفتين ركعتا الوضوء ويستحب فيها التخفيف لورود الروايات بتخفيفها قولا وفعلا كذا يفهم من الازهار ۱۲

[2] قوله فذلك ثلاث عشرة ركعة وفي المبسوط ان منتهى تهجده صلى الله عليه وسلم ثمان ركعات واقله ركعتان فانه قال روى انه صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل خمس ركعات سبع ركعات تسع ركعات احدى عشرة ركعة ثلاث عشرة ركعة فالذي قال خمس ركعات ركعتان صلاة الليل وثلاث وتر والذي قال سبع ركعات اربع صلاة الليل وثلاث وتر والذي قال تسع ست وثلاث والذي قال احدى عشرة ثمان وثلاث والذي قال ثلاث عشرة ثمان صلاة الليل وثلاث وتر وركعتان سنة الفجر كذا في فتح القدير ۱۲ـ

عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یصلی افتتح صلاتہ برکعتین خفیفتین رواہ مسلم وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح الصلاة برکعتین خفیفتین رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینہن فذکر عشرین سورة من اول المفصل علی تألیف ابن مسعود سورتین فی رکعة اٰخرہن حٰمٓ الدخان وعم یتسآءلون متفق علیہ وفی روایة لمسلم عن شقیق قال جاء رجل من بنی بجیلة یقال لہ نہیک بن سنان الی عبد اللہ فقال انی اقرأ المفصل فی کل رکعة فقال عبد اللہ ھذًّا کھذ الشعر لقد علمت النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہن سورتین[1] فی کل رکعة وعن حذیفة انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ فکان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثم رفع رأسہ من السجود وکان یقعد فی ما بین السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی فصلی اربع رکعات

---

[1] قولہ سورتین فی کل رکعة قال عیاض وھذا موافق لروایة عائشة ان قیامہ صلی اللہ علیہ وسلم کان احدی عشرة رکعة بالوتر وان ھذا قدر قراءتہ غالبا وتطویلہ بسبب التدبر وتطویل الارکان وقراءتہ البقرة والنساء نادر وانکار ابن مسعود علی الرجل یحضہ علی التأمل لانہ لایجوز قراءة المفصل فی رکعة کذا فی المرقات ۱۲۔

قرأ فیهن البقرة وآل عمران والنسآء والمائدة او الانعام شك شعبة رواه ابوداؤد وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة آية كتب من القانتين ومن قام بالف آية كتب من المقنطرين رواه ابوداؤد وعن ابی ذر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح باية والآية ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم رواه النسائی وابن ماجة وعن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبی صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبی صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت وما لكم وصلاته كان يصلی ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلی قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هی تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وعن ابی هريرة قال كانت قراءة النبی صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال كانت قراءة النبی صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه من فی الحجرة وهو فی البيت رواه ابوداؤد وعن ابی قتادة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فاذا هو بابی بكر يصلی يخفض من صوته ومر بعمر وهو يصلی رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبی صلى الله عليه وسلم قال يا ابا بكر مررت بك وانت تصلی تخفض صوتك قال قد اسمعت من ناجيت يا رسول الله وقال لعمر مررت بك وانت تصلی رافعا صوتك فقال يا رسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشيطان فقال النبی صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر ارفع من صوتك شيأ وقال لعمر اخفض من صوتك شيأ رواه ابوداؤد وروى الترمذی نحوه۔ وعن مسروق

قال سألت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم

قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ متفق علیہ

وعن انس قال ماکنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل

مصلیا الا رأیناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رأیناہ رواہ النسائی وعن عائشۃ

رضی اللہ عنہا قالت لما بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثقل کان اکثر صلاتہ

جالسا متفق علیہ۔

باب مایقول اذا قام من اللیل

وقول اللہ عزوجل واذکر اسم ربک عن ابن عباس قال کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال اللہم لک الحمد انت قیم

السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن

ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق

ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق

ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک

انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت

وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا

الہ غیرک متفق علیہ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قام من اللیل افتتح صلاتہ فقال اللہم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل

فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا

فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی

صراط مستقیم رواہ مسلم وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ رواہ الترمذی وابو داؤد
والنسائی وزاد ابو داؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الٰہ الا اللہ ثلاثا وفی
اٰخر الحدیث ثم یقرأ **وعن** ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند
حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ اذا قام من اللیل یقول سبحان
رب العالمین الھوی ثم یقول سبحان اللہ وبحمدہ الھوی رواہ النسائی وللترمذی
نحوہ وقال ھذا حدیث حسن صحیح **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل قال لا الٰہ الا انت سبحانک
اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی
بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابوداؤد **وعن**
شریق الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتھا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شئ ما سألنی عنہ احد
قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال
سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر اللہ عشرا وھلل اللہ عشرا ثم
قال اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ
عشرا ثم یفتتح الصلاۃ رواہ ابو داؤد **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ
ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفرلی او قال ثم
دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلاتہ رواہ البخاری **وعن** معاذ بن جبل

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعاً من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ احمد وابو داؤد۔

باب التحریض علی قیام اللیل

وقول اللہ عزوجل ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ واقوم قیلا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم اذا ھو نام ثلاث عقد یضرب علی کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان متفق علیہ وعن ابن مسعود قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقیل لہ مازال نائما حتی اصبح ما قام الی الصلاۃ قال ذلک رجل بال الشیطان فی اذنہ او قال فی اذنیہ متفق علیہ وعن ام سلمۃ قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فزعا یقول سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن وماذا انزل من الفتن من یوقظ صواحب الحجرات یرید ازواجہ لکی یصلین رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاٰخرۃ رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاٰخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم یبسط یدیہ ویقول من یقرض

غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اقرب مایکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاٰخر فان
استطعت ان تکون ممن یذکر الله فی تلك الساعة فکن رواه الترمذی وقال
هٰذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا وعن ابی امامة قال قیل یارسول الله
ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاٰخر ودبر الصلوات المکتوبات رواه الترمذی
وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول افضل
الصلوٰة بعد المفروضة صلاة فی جوف اللیل رواه احمد وعن جابر قال
سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان فی اللیل ساعة لایوافقها رجل
مسلم یسأل الله فیها خیرا من امر الدنیا والاٰخرة الا اعطاه ایاه وذٰلك کل لیلة
رواه مسلم وعن عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول کان لداؤد علیه السلام من اللیل ساعة یوقظ فیها اهله
یقول یا اٰل داؤد قوموا فصلوا فان هذه ساعة یستجیب الله عزوجل فیها
الدعاء الا لساحر او عشار رواه احمد وعن ابی امامة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم علیکم بقیام اللیل فانه دأب الصالحین قبلکم وهو قربة
لکم الی ربکم ومکفرة للسیاٰت ومنهاة عن الاثم رواه الترمذی وعن
ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة یضحك الله
الیهم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلاة والقوم اذا صفوا فی
قتال العدو رواه فی شرح السنة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله

لہ قوله افضل الصلوٰة الخ وقد یقال التهجد افضل من حیث زیادة مشقة علی النفس وبعده
عن الریاء والرواتب افضل من حیث الاٰکدیة فی المتابعة للمفروضة فلا منافاة کذا فی المرقات"

صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت
فان ابت نضح فی وجہھا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت
زوجھا فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ الماء رواہ ابوداؤد والنسائی وعن ابی سعید
وابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ایقظ الرجل اھلہ من اللیل
فصلیا اوصلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ
وعن ابن عمر ان اباہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان یصلی من اللیل
ماشاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اھلہ للصلاۃ یقول لھم الصلاۃ ثم یتلو
ھذہ الایۃ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیھا لانسئلک رزقا نحن نرزقک
والعاقبۃ للتقوی رواہ مالک وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا یری ظاھرھا من باطنھا وباطنھا من ظاھرھا
اعدھا اللہ لمن الان الکلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس
نیام رواہ البیھقی فی شعب الایمان وروی الترمذی عن علی نحوہ وفی روایتہ
لمن اطاب الکلام وعن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان فلانا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق فقال انہ ستنھاہ ما تقول
رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملۃ القران واصحاب اللیل رواہ البیھقی
فی شعب الایمان وعن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک
وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوۃ الی اللہ
صلاۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم

ثلثه وینام سدسه ویصوم یوما ویفطر یوما متفق علیه وعن عائشة قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ینام اول اللیل ویحیی اٰخره ثم ان کانت له حاجة الی اهله قضی حاجته ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیه الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوٰة ثم صلی رکعتین متفق علیه

باب القصد فی العمل

وقول اللہ عزوجل واقصد فی مشیك وقوله فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاذا اطمأننتم فاقیموا الصلوٰة عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یفطر من الشهر حتی نظن ان لایصوم منه شیأ ویصوم حتی نظن ان لایفطر منه شیأ وکان لاتشاء ان تراه من اللیل مصلیا الارأیته ولا نائما الارأیته رواه البخاری وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومها وان قل متفق علیه وعن ابی امامة قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول من اوی الی فراشه طاهرا وذکر اللہ حتی یدرکه النعاس لم یتقلب ساعة من اللیل یسأل اللہ فیها خیرا من الدنیا والاٰخرة الا اعطاه ایاه ذکره النووی فی کتاب الاذکار بروایة ابن السنی وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لایمل حتی تملوا متفق علیه وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیصل احدکم نشاطه واذا فتر فلیقعد متفق علیه وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا نعس احدکم

وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لايدرى
لعله يستغفر فيسب نفسه متفق عليه **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الاغلبه فسددوا
وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشئ من الدلجة رواه البخاری
وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عجب ربنا من رجلين رجل ثار عن وطائه ولحافه من بين حبه واهله الى
صلاته فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدى ثار عن فراشه ووطائه
من بين حبه واهله الى صلاته رغبة فيما عندى وشفقا مما عندى ورجل
غزا فی سبيل الله فانهزم مع اصحابه فعلم ما عليه فی الانهزام وما له
فی الرجوع فرجع حتى هريق دمه فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدى
رجع رغبة فيما عندى وشفقا مما عندى حتى هريق دمه رواه صاحب المصابيح
فی شرح السنة **وعن** عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة
الظهر كتب له كانما قرأه من الليل رواه مسلم **وعن** عمران بن حصين
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان
لم تستطع فعلى جنب رواه البخاری وفی رواية النسائی فان لم تستطع فمستلقيا[1]

---

[1] قوله فمستلقيا واعلم ان الاستلقاء فی مذهبنا افضل من الاضطجاع ولا ينتهض
حديث عمران حجة على العموم فانه خطاب له وكان مرضه البواسير وهو يمنع الاستلقاء
فلا يكون خطابه خطابا للامة فوجب الترجيح بالمعنى وهو ان المستلقی تقع اشارته
الى جهة القبلة وبه يتأدى الفرض بخلاف الآخر الا ترى انه لو حققه مستلقيا كان

لا يكلف الله نفسا الا وسعها وعنه انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا قال ان صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائما فله نصف اجر القاعد رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة قال فاتيته فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على رأسه فقال مالك يا عبد الله بن عمرو قلت حدثت يا رسول الله انك قلت صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم رواه مسلم وعن سالم بن ابي الجعد قال قال رجل من خزاعة ليتني صليت فاسترحت فكانهم عابوا ذلك عليه فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اقم الصلاة يا بلال ارحنا بها رواه ابو داؤد۔

باب الوتر

وقول الله عز وجل حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطىٰ وقوله

سجودا وركوعا الى القبلة ولو اتمه على جنب كان الى غير جهتها كذا في المرقات ۱۲۔

له قوله ومن صلى نائما الخ قال الخطابي ان المراد به المريض المفترض الذي يمكنه ان يتحامل فيقعد مع مشقة فجعل اجره ضعف اجره اذا صلى نائما ترغيبا له في القعود مع جواز صلاته نائما وكذا جعل صلاته اذا تحامل وقام مع مشقة ضعف صلاته اذا صلى قاعدا كذا في مجمع البحار وقال في المرقات وهل يجوز ان يصلي التطوع نائما مع القدرة على القيام او القعود فمذهب ابي حنيفة انه لا يجوز فقيل هذا الحديث في حق المفترض المريض الذي امكنه القيام او القعود مع شدة وزيادة في المرض ۱۲

والشفع والوتر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی[1] اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا متفق علیہ۔ وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدۃً یوتر بہا رواہ ابن عبد البر فی التمہید وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث رواہ الترمذی وقال قد ذہب قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الی ہذا ورأوا ان یوتر الرجل بثلاث وعن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث[2] ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرۃ رواہ ابو داؤد۔ وعن الکرخی قال اوتر سعد بن ابی وقاص برکعۃ فانکر علیہ ابن مسعود وقال ما ہذہ البتیراء التی لا نعرفہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ

---

[1] قولہ ثم یصلی اربعا فہذا الفصل یفید ان صلاۃ اللیل اربعا اربعا والا لقالت ثمانیا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن کذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[2] قولہ وثلاث قال العلامۃ العینی فقد نصت علی الوتر بثلاثۃ ولم تذکر الوتر بواحدۃ فدل علی انہ لا اعتبار للرکعۃ البتیراء انتہی وقال علی القاری وفی اتیانہا بثلاث فی کل عدد دلالۃ ظاہرۃ بان الوتر فی الحقیقۃ ہو الثلاث وما وقع قبلہ من مقدماتہ المسمی بصلاۃ التہجد فاطلاق الوتر علی الکل مجاز ویؤیدہ الحدیث الصحیح اجعلوا اخر صلاتکم باللیل وترا ۱۲۔

ابن ابی شیبة وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة المغرب وتر صلاة النهار فاوتروا صلاة الليل رواه النسائی وقال العلامة العینی وهذا السند علی شرط الشیخین وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر الليل ثلاث کوتر النهار صلاة المغرب رواه الدارقطنی والبیهقی وفی روایة للدارقطنی عن عائشة نحوه مرفوعا وعن ابی خالد قال سألت ابا العالية عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر مثل صلاة المغرب هذا وتر الليل وهذا وتر النهار رواه الطحاوی وعن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لایسلم فی رکعتی الوتر رواه النسائی وعنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث[له] لایسلم الا فی اخرهن رواه الحاکم فی مستدرکه وقال انه صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاه وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربك الاعلی وفی الرکعة الثانية بقل یا ایها الکافرون وفی الثالثة بقل هو اللہ احد ولایسلم الا فی اخرهن ویقول یعنی بعد التسلیم سبحان الملك القدوس ثلثا رواه النسائی وعن خارجة بن حذافة قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ امدکم بصلاة هی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعله اللہ لکم فیما بین صلاة العشاء الی ان یطلع الفجر رواه الترمذی وابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[له] قوله یوتر بثلاث قال العلامة العینی وممن قال یوتر بثلاث لایفصل بینهن عمر وعلی وابن مسعود وحذیفة وابی بن کعب وابن عباس وانس وابوامامة وعمر بن عبد العزیز والفقهاء السبعة انتهی وقال علی القاری فالعجب من جعل النووی الایتار بواحدة مذهب الجمهور ١٢ ۔

وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم وعن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیه وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجعلوا[1] اخر صلاتکم باللیل وترا رواه مسلم وعن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل ام فی اخره قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یوتر اول اللیل ام فی اخره قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یجهر بالقراءة ام یخفت قالت ربما جهر به وربما خفت قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة رواه ابوداؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن عائشة قالت من کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول اللیل واوسطه واخره وانتهی وتره الی السحر متفق علیه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اوله ومن طمع ان یقوم اخره فلیوتر اخر اللیل فان صلاة اخر اللیل مشهودة وذلک افضل رواه مسلم وعن بریدة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الوتر[2] حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن

---

[1] قوله اجعلوا الخ وقال علی القاری فیه الامر للندب ۱۲

[2] قوله الوتر حق قال العلامة العینی قوله الوتر حق ای واجب والدلیل علی هذا المعنی قوله فمن لم یوتر فلیس منا وهذا وعید شدید ولا یقال مثل هذا الا فی حق تارک فرض او واجب ولا سیما وقد تاکد ذلک بالتکرار ثلاث مرات ومثل هذا الکلام بهذه التاکیدات لم یأت فی حق السنن انتهی وقال فی المرقات ولما کان لیس منا تهدیدا یقال فی غیر الواجب کقوله علیه

لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه ابوداؤد والحاكم فی مستدركه وصححه وفی رواية للدارقطنی عن ابی ايوب عن النبی صلی الله عليه وسلم الوتر حق واجب وفی اسناد ابی داؤد ابو المنيب عبيد الله بن عبد الله وقد تكلم فيه البخاری قال ابن ابی حاتم سمعت ابی يقول هو صالح الحديث وانكر علی البخاری ادخاله فی الضعفاء وقال الحاكم وثقه ابن معين فهذا ابن معين امام هذا الشأن وكفی به حجة فی توثيقه اياه وعن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم الوتر واجب علی كل مسلم رواه البزار وفی رواية عبد الله بن احمد عن ابيه بسنده ان معاذ ابن جبل قدم الشام فوجد اهل الشام لا يوترون فقال لمعاوية مالی اری اهل الشام لا يوترون فقال معاوية اواجب ذلك عليهم فقال نعم سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول زادنی ربی صلوٰة وهی الوتر ووقتها ما بين العشاء الی طلوع الفجر وعن خارجة بن حذافة قال خرج[1] علينا رسول الله صلی الله عليه وسلم وقال ان الله

الصلوٰة والسلام ليس منا من استنجی من الريح وكقوله فی تارك النكاح مع القدرة مع انه سنة لا واجب اجماعا فمن رغب عن سنتی فليس منی وقد يقال فی الفرض كقوله تعالی ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا لست منهم فی شیء قلنا بوجوب الوتر لكون الدليل ظنيا ۱۲

[1] قوله خرج علينا الخ اما الاستدلال علی وجوب الوتر من متن الحديث فبوجوه الاول غاية الاهتمام بشأنه والاعتناء بمكانه حتی روی احمرار الوجه وصعود المنبر وتمهيد الحمد لله والثناء عليه والامر باجتماع الصحابة وبيان الخيرية من حمر النعم وغير ذلك وهذا كله من شواكل الفرائض والثانی ان متون بعض الطرق مصرحة بصيغة الامر او بلفظ الامر والامر حقيقة فی الوجوب ولا يعدل عنه الا بضرورة والثالث ان الزيادة علی شیء انما تحقق اذا كان من جنس المزيد عليه والمزيد عليه فرض فكذا الزائد الا ان الدليل غير قطعی فصار واجبا ۱۲۔

امدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعله الله لكم فيما بين صلاة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الترمذی وابوداؤد وروی ابن ماجة والحاكم في مستدركه واحمد في مسنده والدارقطني في سننه والطبراني في معجمه نحوه وصححه الحاكم فقال حديث صحيح الاسناد وسكت[1] ابوداؤد عنه وفي رواية لامامنا ابي حنيفة ان الله افترض عليكم وزادكم الوتر وفي رواية اخرى له ان الله زادكم صلوة وهي الوتر فحافظوا عليها وعن ابي سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا رواه مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وتر يحب الوتر فاوتروا[2] يا اهل القرآن رواه الترمذی وابوداؤد والنسائي وعن ابي سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن وتر او نسيه فليصله[3] اذا اصبح او ذكره رواه الحاكم في مستدركه وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ونقل تصحيحه ابن الحصار ايضا وروى الترمذی وابوداؤد وابن ماجة نحوه وعن مالك بلغه ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر أواجب هو فقال عبد الله قد اوتر[4]

---

[1] قوله سكت الخ من عادته اذا سكت عن حديث اخرجه يدل على صحته عنده ورضاه به ١٢

[2] قوله فاوتروا امر وهو للوجوب واهل القرآن بحسب اللغة يتناول كل من معه شئ من القرآن ولو كان آية فيدخل فيه الحفاظ وغيرهم على ان القرآن كان في زمنه صلى الله عليه وسلم مفرقا بين الصحابة ١٢

[3] قوله فليصله الخ وجه الاحتجاج ان وجوب القضاء فرع على وجوب الاداء وقال الطحاوي ان وجوب قضاء الوتر اجماع من الصحابة ١٢

[4] قوله قد اوتر الخ فمواظبته عليه الصلوة والسلام لاسيما مع مواظبة الصحابة والتابعين دليل على وجوب الوتر ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یرد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون رواہ فی الموطا وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا راقدۃ معترضۃ علی فراشہ فاذا اراد ان یوتر ایقظنی[1] فاوترت رواہ البخاری وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ ویوتر بالارض ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک کان یفعل رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن خالد بن ابی عمران قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی مضر اذ جاءہ جبریل فاومأ الیہ ان اسکت فسکت فقال یا محمد ان اللہ لم یبعثک سبابا ولا لعانا وانما بعثک رحمۃ للعالمین لیس لک من الامر شئ ثم علمہ القنوت اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونخضع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک ان عذابک الجد بالکفار ملحق رواہ ابوداؤد فی المراسیل والطبرانی دروی ابن ابی شیبۃ بسند صحیح موقوفا من قول ابن مسعود اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک نخلع[2] ونترک من یفجرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی عذابک الجد ونرجو رحمتک ان عذابک الجد بالکفار ملحق ورواہ البیہقی فی السنن الکبیر لہ موقوفا من قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] قولہ ایقظنی الخ قال العلامۃ العینی فیہ الدلالۃ علی وجوب الوتر ۱۲

[2] قولہ نخلع وقد اسقط الواو فی الحادی القدسی من نخلع والظاہر ثبوتہا کما فی روایۃ الطحاوی قالہ فی البحر الرائق ۱۲۔

وعن ابن عباس ان عمر بن الخطاب کان یقنت بالسورتین اللھم انا نستعینک اللھم ایاک نعبد رواہ ابن ابی شیبۃ والطحاوی وعن عبد اللہ بن زریر الغافقی قال لی عبد الملک بن مروان لقد علمت ما حملک علی حب ابی تراب الا انک اعرابی جاف فقلت واللہ لقد جمعت القراٰن من قبل ان یجتمع ابواک ولقد علمنی منہ علی بن ابی طالب سورتین علمہما ایاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمتہما انت ولا ابواک اللھم انا نستعینک ونثنی علیک القراٰن ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق رواہ الطبرانی فی الدعاء وعن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی قنوت الوتر اللھم[1] اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وعن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی اٰخر وترہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس رواہ ابوداؤد

---

[1] قولہ اللھم اھدنی الخ فی شرح المنیۃ والصحیح ان عدم التوقیت فیما عدا الماثور لان الصحابۃ اتفقوا علیہ ولانہ ربما یجری علی اللسان ما یشبہ کلام الناس اذا لم یوقت ثم ذکر اختلاف الالفاظ الواردۃ فی اللھم انا نستعینک الخ ثم ذکر ان الاولی ان یضم الیہ اللھم اھدنی الخ قالہ الشامی ۱۲

والنسائی وزاد ثلاث مرات یطیل وفی روایة للنسائی عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیه قال کان یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ثلاثا ویرفع صوته بالثالثة وعن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وهو جالس فاذا بقی من قراءته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیة قام وقرأ وهو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعة الثانیة مثل ذلک رواه مسلم وعن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواه الترمذی وزاد ابن ماجة خفیفتین وهو جالس وفی روایة لابن ماجة ثم یرکع رکعتین یقرأ فیهما وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع وعن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان هذا السهر جهد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا له رواه الدارمی وعن ابی امامة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیهما اذا زلزلت وقل یا ایها الکافرون رواه احمد ۔

باب القنوت

وقول الله عز وجل قوموا لله قانتین ۔ وقوله لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیهم او یعذبهم عن ابی بن کعب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع رواه ابن ماجة باسناد صحیح وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث رکعات کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة بقل یا ایها الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد ویقنت قبل الرکوع رواه النسائی وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

رواہ الخطیب فی کتاب القنوت لہ وذکرہ ابن الجوزی فی التحقیق وسکت عنہ
وعن ابن عباس قال اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فقنت فیہا قبل
الرکوع رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع رواہ الطبرانی فی الاوسط
وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الوتر قبل
الرکوع رواہ ابن ابی شیبۃ وعنہ قال بت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لانظر کیف یقنت فی وترہ فقنت قبل الرکوع ثم بعثت امی ام عبد فقلت
بیتی مع نسائہ فانظری کیف یقنت فی وترہ فاتتنی فاخبرتنی انہ قنت قبل الرکوع
رواہ الدارقطنی وعن علقمۃ ان ابن مسعود واصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع رواہ ابن ابی شیبۃ وعن سوید بن
غفلۃ قال سمعت ابا بکر وعمر وعثمان وعلیا یقولون قنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی اٰخر الوتر وکانوا[1] یفعلون ذٰلک رواہ الدارقطنی والبیہقی وعن
عاصم الاحول قال سألت انس بن مالک عن القنوت فی الصلوٰۃ کان قبل الرکوع
اوبعدہ قال قبلہ انما قنت[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا

---

[1] قولہ کانوا یفعلون ذٰلک لاشک ان فیما قدمنا من الاحادیث ما ھو نص علی المواظبۃ علی قنوت الوتر اشار الیہ الشیخ ابن الھمام ۱۲

[2] قولہ قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا الخ یعنی لایقنت لغیر الوتر الالنازلۃ قالہ فی الدر المختار وقال فی رد المحتار عن البنایۃ اذا وقعت نازلۃ قنت الامام فی الصلوٰۃ الجھریۃ لکن فی الاشباہ عن الغایۃ قنت فی صلوٰۃ الفجر ویؤید ہ ما فی شرح المنیۃ حیث قال بعد کلام فتکون شرعیتہ ای شرعیۃ القنوت فی النوازل مستمرۃ وھو محمل قنوت

انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه وعن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت فى صلاة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم رواه ابن حبان باسناد صحيح وعن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم اودعا عليهم رواه الخطيب فى كتاب القنوت وقال صاحب تنقيح التحقيق هذا سند صحيح وعن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقنت فى الفجر قط الا شهرا واحدا لم ير قبل ذلك ولا بعده وانما قنت فى ذلك الشهر يدعو على الناس من المشركين رواه امامنا ابو حنيفة وقال الشيخ ابن الهمام هذا سند لا غبار عليه وعن ابى مالك الاشجعى قال قلت لابى

من قنت من الصحابة بعد وفاته عليه الصلوة والسلام وهو مذهبنا وعليه الجمهور وقال الحافظ ابو جعفر الطحاوى انما لا يقنت عندنا فى صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا بأس به فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم واما القنوت فى الصلوات كلها للنوازل فلم يقل به الا الشافعى وكأنهم حملوا ما روى عنه عليه الصلوة والسلام انه قنت فى الظهر والعشاء كما فى مسلم وانه قنت فى المغرب ايضا كما فى البخارى على النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردين فى الفجر عنه عليه الصلوة والسلام اهـ وهو صريح فى ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلوة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية او السرية وظاهر تقييدهم بالامام انه لا يقنت المنفرد وهل المقتدى مثله ام لا وهل القنوت هنا قبل الركوع ام بعده لم اره والذى يظهر لى ان المقتدى يتابع امامه الا اذا جهر فيؤمن وانه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل ان ما استدل به الشافعى على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماءنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالى

يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان
وعلى ههنا بالكوفة نحوا من خمس سنين اكانوا يقنتون قال اى بنى محدث
رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة وقال الترمذى هذا حديث حسن صحيح
وعنه عن ابيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم
يقنت وصليت خلف ابى بكر فلم يقنت وصليت خلف عمر فلم يقنت وصليت
خلف عثمان فلم يقنت وصليت خلف على فلم يقنت ثم قال يا بنى انها بدعة رواه
النسائى وعن ابن عباس انه قال القنوت فى صلاة الصبح بدعة رواه
الدارقطنى والبيهقى وعن غالب بن فرقد الطحان قال كنت عند انس بن
مالك رضى الله عنه شهرين فلم يقنت فى صلاة الغداة رواه الطبرانى وعن
الاسود بن يزيد انه صحب عمر بن الخطاب سنتين فى السفر والحضر فلم يره قانتا
فى الفجر رواه محمد وقال الشيخ ابن الهمام هذا سند لا غبار عليه وعن انس
ابن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قنت شهرا ثم تركه[1] رواه ابو داؤد وروى
النسائى نحوه وعن عبد الله قال لم يقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى الصبح الا شهرا ثم تركه لم يقنت قبله ولا بعده رواه الطحاوى والطبرانى
وابن ابى شيبة والبزار وعنه قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
شهرا يدعو على عصية وذكوان فلما ظهر عليهم ترك القنوت رواه البيهقى والبزار
وابو يعلى الموصلى والطبرانى فى الكبير وعن ام سلمة قالت نهى[2] رسول الله

فى مراقى الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموى انه قبله والاظهر ما قلناه ١٢
[1] قوله ثم تركه قال العلامة العينى فقوله ثم تركه يدل على ان القنوت فى الفرائض كان ثم نسخ ١٢
[2] قوله نهى الخ هذه الاحاديث تدل على ان ما روى من القنوت فى الصلوات منسوخ ١٢ منه

صلی اللہ علیہ وسلم عن القنوت فی الفجر رواه ابن ماجة۔

باب قیام شهر رمضان

وقول اللہ عز وجل انا انزلناه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم۔ فصل[1] عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یأمرهم بعزیمة امر فیه فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه النسائی۔ وعن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخاری وعن عبد الرحمن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه رواه النسائی والبیهقی وابن ماجة وابن ابی شیبة وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه رواه النسائی وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان لم یأت فراشه حتی ینسلخ رواه البیهقی فصل[2] عن ابی ذر قال صمت

---

[1] قوله فصل ههنا امور الاول ان نفس قیام رمضان سنة مؤکدة لانه علیه الصلاة والسلام رغب الیه والاحادیث التی فی هذا الفصل تدل علیه ۱۲ منه

[2] قوله فصل الامر الثانی قیام رمضان بالجماعة سنة مؤکدة لانه علیه الصلاة والسلام قام فی بعض اللیالی مع الجماعة ولو لم یکن له خوف الافتراض لداوم علیه فصار سنة لما واظب علیه حکما وما واظب علیه حکما سنة ایضا وایضا الخلفاء الراشدون امروا بقیام التراویح بالجماعة

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان ولم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر فلما كانت الليلة السابعة خرج فصلى بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لم يصل بنا السادسة حتى خرج ليلة الخامسة فصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتى ينصرف كتب لهم قيام تلك الليلة ثم لم يصل بنا الرابعة حتى اذا كانت ليلة الثالثة خرج وخرج باهله فصلى بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور رواه الطحاوي وروى ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة نحوه وعن ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء اناس ليس معهم قران وابي بن كعب[1] يصلي وهم يصلون بصلاته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا رواه ابوداؤد ولا يقال هذا الحديث ضعيف بمسلم بن خالد انه ضعيف كما نص عليه ابوداؤد لانا نقول مسلم بن خالد ليس متفقا على تركه حتى يترك روايته وثقه ابن معين في رواية عنه وابن حبان واخرج له غير حديث في صحيحه وقال ابن عدي ارجو لا بأس به وهو حسن الحديث وعن عبد الله بن مسعود قال ما راٰه[2] المسلمون حسنا فهو عند الله حسن رواه احمد والطبراني والطيالسي والبزار وابو نعيم موقوفا وذكره الرازي والعيني مرفوعا وعن العرباض بن سارية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين

وجعلوا للرجال والنساء اماما ورضوا به وحسنوه وقد وردت فيه هذه الاخبار ١٢-

[1] قوله وابي بن كعب الخ وفي التعليق الممجد قد استخرجت لذلك اصلا لطيفا وهو انه قد علم ان ابيا كان يصلي بالناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحب عمر ان يجمع الناس به ١٢

[2] قوله ما راه المسلمون الخ المراد بالمسلمين الصحابة فقط او اهل الاجتهاد الذين هم الكاملون

المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابوداؤد والبيهقي وروى الترمذي وابن ماجة نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن حذيفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر رواه الترمذي واحمد وابن ماجة وحسنه الترمذي وصححه ابن حبان والحاكم وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير ان يأمرهم فيه بعزيمة فيقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك ثم كان الامر على ذلك في خلافة ابي بكر وصدرا من خلافة عمر على ذلك رواه مسلم وعن عبد[1] الرحمن بن عبدٍ القاري قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط فقال عمر اني لوجمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على ابي بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم قال عمر نعمت البدعة[2] هذه والتي تنامون

في صفة الاسلام صرفا للمطلق الى الكامل لان المطلق عند عدم القرينة ينصرف الى الفرد الكامل وهو المجتهد فيكون المعنى ما رآه الصحابة او اهل الاجتهاد حسنا فهو عند الله حسن وما رآه الصحابة او اهل الاجتهاد قبيحا فهو عند الله قبيح ۱۲

[1] قوله وعن عبد الرحمن بن عبدٍ بالتنوين قاله الطيبي وقوله القاري بالياء المشددة نسبة الى قبيلة قارة وهم عضل والديش قال المؤلف والمشهور ان عبد الرحمن تابعي من اجلة تابعي المدينة يقال ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس له منه سماع ولا رؤية وعده الواقدي من الصحابة فيمن ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في المرقاة ۱۲

[2] قوله نعمت البدعة هذه قال ابن تيمية اما التراويح فليست ببدعة في الشريعة

عنها افضل من التی تقومون یرید اٰخر اللیل وکان الناس یقومون اوله رواه
البخاری وعن عبد الله بن ابی بکر قال سمعت ابیا یقول کنا ننصرف فی رمضان
من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفی اخری مخافة الفجر

بل سنة بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وفعله فانه قال ان الله فرض علیکم صیام
رمضان وسننت لکم قیامه ولا صلوتها جماعة بدعة بل سنة فی الشریعة بل قد
صلاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجماعة لیلتین بل ثلثا وقال ان الرجل اذا
صلی مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة لما قام بهم حتی حسبوا ان یفوتهم
الفلاح رواه اهل السنن وفی هذا ترغیب لقیام رمضان خلف الامام وذلك اوکد من
ان تکون سنة وکان الناس یصلونها جماعات فی المسجد علی عهده صلی الله علیه وسلم
ویقرهم واقراره سنة منه صلی الله علیه وسلم واما قول عمر رضی الله عنه نعمت
البدعة هذه فالتسمیة لغویة لان العمل الذی دل علیه الکتاب او السنة لیس
ببدعة فی الشریعة وان سمی بدعة فی اللغة وقد علم ان قول النبی صلی الله علیه
وسلم کل بدعة ضلالة لم یرد به کل عمل مبتدأ وانما اراد ما ابتدأ من الاعمال التی
لم یشرعها هو صلی الله علیه وسلم واذا کان کذلك فقد کانوا یصلون قیام رمضان
علی عهده جماعة وفرادی وقد قال لهم فی اللیلة الثالثة او الرابعة لما اجتمعوا انه
لم یمنعنی من الخروج الیکم الا کراهة ان یفرض علیکم فصلوا فی بیوتکم فعلل عدم الخروج
خشیة الافتراض فعلم بذلك ان المقتضی قائم وانه لولا خوف الافتراض لخرج الیهم
فلما کان فی عهد عمر جمعهم علی قارئ واحد واسرج فی المسجد فصارت هذه الهیئة
وهی اجتماعهم فی المسجد علی امام واحد مع الاسراج عملا لم یعملوا به من قبل فسمی
بدعة لانه فی اللغة سمی بذلك ولم یکن بدعة شرعیة لان السنة اقتضت انه عمل

رواه مالك **فصل**[1] عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان بعشرين ركعة في غير جماعة والوتر رواه البيهقي والطبراني وابن ابي شيبة والبغوي وعبد بن حميد وفيه ضعف وعن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة رواه مالك وقال في آثار السنن اسناده مرسل قوي وعن عمر انه جمع الناس على ابي بن كعب وكان يصلي بهم عشرين ركعة رواه البيهقي وابن ابي شيبة وعن السائب بن يزيد قال كنا[2] نقوم في عهد عمر بعشرين ركعة والوتر رواه البيهقي في المعرفة بالاسناد الصحيح قال النووي في الخلاصة اسناده صحيح وفي رواية للبيهقي وعلى عهد عثمان وعلي مثله وعن شبرمة وكان من اصحاب علي انه كان يؤمهم في رمضان فيصلي خمس ترويحات رواه البيهقي وعن ابي عبد الرحمن السلمي ان عليا دعا القراء في رمضان فامر رجلا بان يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي يوتر بهم رواه البيهقي

صالح لولا خوف الافتراض وقد زال بموته صلى الله عليه وسلم فانتفى المعارض فصار هذا كجمع المصحف وغيره ۱۲

[1] قوله فصل الامر الثالث ان مجموع عشرين ركعة في التراويح سنة مؤكدة لانه مما واظب عليه الخلفاء وقد سبق ان سنة الخلفاء ايضا لازم الاتباع وتاركها آثم والروايات التي في هذا الفصل دالة عليه ۱۲

[2] قوله كنا نقوم الخ وقد علم ان قول الصحابي كنا نفعل وامرنا ونهينا محمول على انه امر الله ولرسوله ونهي عن الله ورسوله لان الصحابي انما يقصد الاحتجاج به لاثبات شرع وتحليل وتحريم وحكم يوجب كونه مشروعا وقد اختلفوا في هذه الصيغة والراجح ان حكمها الرفع لما ذكرنا قاله العلامة العيني ۱۲-

فصل[1] عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاذا هو بالبقيع فقال أكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله انى ظننت انك أتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب رواه الترمذى وابن ماجة وزاد رزين ممن استحق النار وعنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال هل تدرين ما فى هذه الليلة يعنى ليلة النصف من شعبان قالت ما فيها يا رسول الله فقال فيها ان يكتب كل مولود بنى آدم فى هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بنى آدم فى هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم فقالت يا رسول الله ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى فقال ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى ثلاثا قلت ولا انت يا رسول الله فوضع يده على هامته فقال ولا انا الا ان يتغمدنى الله منه برحمته يقولها ثلاث مرات رواه البيهقى فى الدعوات الكبير وعن ابى موسى الاشعرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه ابن ماجة ورواه احمد عن عبد الله بن عمرو بن العاص وفى رواية الا اثنين مشاحن وقاتل نفس وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا يومها فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول الا من مستغفر فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع

---

[1] قوله فصل فيه قيام ليلة النصف من شعبان ۱۲

الفجر رواہ ابن ماجۃ

باب صلاۃ الضحیٰ

وقول اللہ عزوجل والشفع والوتر عن زید بن ارقم انہ رأی قوما یصلون من الضحی فقال لقد علموا ان الصلوٰۃ فی غیر ھذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلٰوۃ الاوابین حین ترمض الفصال رواہ مسلم وعن معاذ بن انس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلاۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحیٰ لایقول الاخیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ ویجزیٔ من ذٰلک رکعتان یرکعھما من الضحیٰ رواہ مسلم وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلاث مائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل

لہ قولہ صلٰوۃ الاوابین حین ترمض الفصال وقال فی الدر المختار وندب اربع فصاعدا فی الضحی علی الصحیح من بعد الطلوع الی الزوال ووقتھا المختار بعد ربع النھار وفی المنیۃ اقلھا رکعتان واکثرھا اثنا عشر واوسطھا ثمان وھو افضلھا کما فی الذخائر الاشرفیۃ لثبوتہ بفعلہ وقولہ علیہ السلام واما اکثرھا فبقولہ فقط ۱۲۔

منه بصدقة قالوا ومن يطيق ذلك يا نبي الله قال النخاعة في المسجد تدفنها والشئ تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحى تجزئك رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه احمد والترمذي وابن ماجة وعن ابي الدرداء وابي ذر رضي الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى انه قال يا ابن آدم اركع لي اربع ركعات من اول النهار اكفك آخره رواه الترمذي ورواه ابوداؤد والدارمي عن نعيم ابن همار الغطفاني واحمد عنهم وعن معاذة قالت سألت عائشة كم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الضحى قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه مسلم وعن ام هانئ قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم ار صلاة قط اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود وقالت في رواية اخرى وذلك ضحى متفق عليه وعن عائشة انها كانت تصلي الضحى ثماني ركعات ثم تقول لو نشر لي ابواي ما تركتها رواه مالك وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا من ذهب في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها رواه الترمذي۔

باب التطوع

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلاة الفجر

یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین یدیّ
فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة
من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب لی ان اصلی متفق علیه
وفی روایة الترمذی وما اصابنی حدث قط الا توضأت عنده ورأیت
ان للہ علیّ رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بهما وعن
جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور
کما یعلمنا السورة من القرآن یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین
من غیر الفریضة ثم لیقل اللهم انی استخیرك بعلمك واستقدرك
بقدرتك واسألك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم
ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی
فی دینی ومعاشی وعاقبة امری اوقال فی عاجل امری واجله فاقدره
لی ویسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی
ومعاشی وعاقبة امری اوقال فی عاجل امری واجله فاصرفه عنی واصرفنی
عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به قال ویسمی حاجته رواه
البخاری وعن علی قال حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی
ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ له ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشة اوظلموا انفسهم
ذکروا اللہ فاستغفروا الذنوبهم رواه الترمذی وابن ماجة الا ان ابن ماجة
لم یذکر الآیة وعن حذیفة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا حزبه امر صلی
رواه ابوداؤد وعن عبداللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم من کانت له حاجة الی اللہ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ

فلیحسن الوضوٗ ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب
العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم
مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ
ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ
الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھٰذا حدیث غریب۔

(صلوٰۃ التسبیح)

عن ابی وھب قال سألت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح
فیہا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک
ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ
ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع
فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولہا عشرا ثم یسجد فیقولہا عشرا ثم یرفع
رأسہ ویقولہا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولہا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھٰذا
فذٰلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ
تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داؤد قال
فانک لو کنت اعظم اھل الارض ذنباً غفر لک بذٰلک وفی روایۃ لابن ماجۃ
فلو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن لم یستطع
یقولہا فی یوم قال قلہا فی جمعۃ فان لم تستطع فقلہا فی شھر حتی قال
فقلہا فی سنۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضته شئ قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذٰلك وفي رواية ثم الزكوٰة مثل ذٰلك ثم تؤخذ الاعمال على حسب ذٰلك رواه ابوداؤد ورواه احمد عن رجل وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد فى شئ افضل من الركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام فى صلاته وما تقرب العباد الى الله بمثل ما خرج منه رواه احمد والترمذى وقال ابونصر الراوى يعنى القراٰن۔

باب صلوٰة السفر

وقول الله عزوجل واذا ضربتم فى الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا وقوله ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقوله فاينما تولوا فثم وجه الله عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذى الحليفة ركعتين متفق عليه وعن ابى حرب بن ابى الاسود الديلى ان عليا رضى الله تعالى عنه خرج من البصرة فصلى الظهر اربعا ثم قال انا لوجاوزنا هذا الخص لصلينا ركعتين رواه ابن ابى شيبة وروى عبد الرزاق نحوه وعن حارثة بن وهب الخزاعى قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن اكثر ما كنا قط واٰمنه بمنى ركعتين متفق عليه وعن يعلى بن امية قال

قلت لعمر بن الخطاب انما قال الله تعالیٰ ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا[1] صدقته رواه مسلم وعن انس قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من المدینة الی مکة فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینة قیل له اقمتم بمکة شیأ قال اقمنا بها عشرا[2] متفق علیه وعن مجاهد ان ابن عمر کان اذا اجمع علی اقامة خمسة عشر یوما اتم الصلوٰة رواه ابن ابی شیبة وعن عبد الله بن عمر قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسك علی اقامة خمسة عشر یوما فاتمم الصلوٰة وان کنت لا تدری متی تظعن فاقصر رواه محمد فی کتاب الاثار عن امامنا ابی حنیفة قال فی اثار السنن اسناده حسن وعن ابن عباس وابن عمر رضی الله عنهم قال اذا قدمت بلدة وانت مسافر وفی نفسك ان تقیم خمس عشرة لیلة فاکمل الصلوٰة بها وان کنت لا تدری متی تظعن فاقصرها رواه الطحاوی وعن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بتبوك عشرین یوما یقصر الصلوٰة رواه ابوداؤد وعن ابن عمر

---

[1] قوله فاقبلوا وامر فاقبلوا ظاهره الوجوب فیؤید قول ابی حنیفة ان القصر عزیمة والاتمام اساءة قاله فی المرقات ١٢

[2] قوله اقمنا بها عشرا هذا الحدیث مما یدل علی فساد التحدید باربعة ایام لانه انما هو فی حجة الوداع فتعین انهم نووا الاقامة اکثر من اربعة ایام لاجل قضاء النسك قاله فی التعلیق الممجد وقال فی المرقات والحدیث بظاهره ینافی مذهب الشافعی من انه اذا قام اربعة ایام یجب الاتمام وقال ابوحنیفة یقصر ما لم ینو الاقامة خمسة عشر یوما

قال ادبج علينا الثلج ونحن باذربيجان ستة اشهر فی غزاة فكنا نصلی ركعتين رواه البيهقی فی المعرفة باسناد صحيح وعن انس بن مالك انه كان مع عبد الملك ابن مروان بالشام شهرين يصلی ركعتين ركعتين رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال صليت مع النبی صلی الله عليه وسلم الظهر فی السفر ركعتين وبعدها ركعتين وفی رواية قال صليت مع النبی صلی الله عليه وسلم فی الحضر والسفر فصليت معه فی الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه فی السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيأ والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلاث ركعات ولا ينقص فی حضر ولا سفر وهی وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذی وعن البراء قال صحبت رسول الله صلی الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك ركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابوداؤد وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر كان يری ابنه عبيد الله يتنفل فی السفر فلا ينكر عليه رواه مالك وعن ابن عباس قال قد فرض لرسول الله صلی الله عليه وسلم الصلوٰة فی الحضر اربعا وفی السفر ركعتين فكما يتطوع ههنا قبلها ومن بعدها فكذلك يصلی فی السفر قبلها وبعدها رواه الطحاوی وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال ما رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم صلی صلاة لغير وقتها الا بجمع فانه جمع بين المغرب والعشاء بجمع وصلی صلاة الصبح فی الغد قبل وقتها متفق عليه

يوما وهو مأثور عن ابن عباس وابن عمر ۱۲

له وقوله بعدها ركعتين وفی الدر المختار ويأتی المسافر بالسنن ان كان فی حال امن وقرار والا بان كان فی خوف وفرار لا يأتی بها هو المختار لانه ترك لعذر ۱۲ -

وروی ابوداؤد والطحاوی نحوہ وفی روایۃ لابی داؤد عن ابن عمر نحوہ وعن ابی قتادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط علی من[1] لم یصل الصلوٰۃ حتی یجئ وقت الصلوٰۃ الاخری رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ ان یؤخر صلوٰۃ حتی یدخل وقت صلوٰۃ اخری وروی الطحاوی نحوہ وعن عثمان بن عبداللہ بن موھب قال سُئل ابوھریرۃ ما التفریط فی الصلوٰۃ قال ان تؤخر حتی یجئ وقت الاخری رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظھر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء رواہ الطحاوی واحمد والحاکم واسنادہ حسن وفی روایۃ احمد وابن ابی شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤخر الظھر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فی السفر وفیہ مغیرۃ بن زیاد وثقہ ابن معین وابوزرعۃ وعن ابن شھاب قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأتہ صفیۃ بنت ابی عبید فقلت لہ الصلوٰۃ فقال سِر فقلت لہ الصلوٰۃ فقال سِر حتی سار میلین او ثلثۃ ثم نزل فصلی ثم قال ھٰکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اذا اعجلہ السیر وقال عبداللہ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر یقیم المغرب فیصلیھا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیھا رکعتین ثم یسلم رواہ البخاری قال العلامۃ العینی لیس المراد منہ ان یصلیھما فی وقت العشاء ولکن المراد منہ ان یؤخر المغرب الی اٰخر وقتھا ثم یصلیھا ثم یصلی العشاء وھو جمع بینھما

---

[1] قولہ من لم یصل الخ وفی جامع الاٰثار قلت ودخل فی عموم مَنْ المسافر الذی یجمع جمع تأخیر والمقدم والمؤخر سواء فی المنع ۱۲

صورة لا وقتا وعن عمر بن الخطاب انه كتب فى الآفاق ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاتين ويخبرهم ان الجمع بين الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر رواه محمد فى المؤطا وصححه وعن سعيد بن جبير قال كان ابن عمر يصلى على راحلته تطوعا فاذا اراد ان يوتر نزل فاوتر على الارض رواه الدارقطنى واحمد وعن نافع عن ابن عمر انه كان يصلى على راحلته ويوتر بالارض ويزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كذالك كان يفعل رواه الطحاوى باسناد صحيح وعن مجاهد انه صحب عبد الله بن عمر رضى الله عنه من مكة الى المدينة يصلى على راحلته يومى ايماء الا المكتوبة والوتر فانه كان ينزل لهما فسألته عن صلاته على راحلته ووجهه قبل المدينة فقال لى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى على راحلته تطوعا حيث[1] كان وجهه يومى ايماء رواه امامنا ابو حنيفة وروى محمد فى المؤطا نحوه وعن محمد بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى التطوع وهو راكب فى غير القبلة رواه البخارى وعن انس بن مالك حين قدم من الشام فلقيناه بعين التمر فرأيته يصلى على حمار وجهه

---

[1] قوله حيث كان وجهه يتنفل المقيم والمسافر راكبا خارج المصر محل القصر مؤميا الى اى جهة توجهت دابته ولو ابتداء عندنا يعنى انه لا يشترط استقبال القبلة فى الابتداء لانه لما جازت الصلوة الى غير جهة الكعبة جاز الافتتاح الى غير جهتها بحر واحترز عن قول الشافعى رحمه الله تعالى فانه يقول يشترط فى الابتداء ان يوجهها الى القبلة كما فى الشرنبلالية قلت وذكر فى الحلية عن غاية السروجى ان ما هذا رواية ابن المبارك ذكرها فى جوامع الفقه ثم ذكر بعد سياقه الاحاديث ان الاشبه استحباب ذلك عند عدم الحرج عملا بحديث انس الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲ -

من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلۃ فقلت رأیتک تصلی بغیر القبلۃ فقال لولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ متفق علیہ وعن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجتہ فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق ویجعل السجود اخفض من الرکوع رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر[1] فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر رواہ مسلم وعنھا قالت فرض اللہ الصلوٰۃ حین فرضھا رکعتین ثم اتمھا فی الحضر فاقرت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولی رواہ مسلم وعن ابن عباس قال فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم وعنہ قال افترض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین فی السفر کما افترض فی الحضر اربعا رواہ الطبرانی وعن ابن عمر قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی صلوٰۃ المسافر وابوبکر وعمر وعثمان ثمان سنین او قال ست سنین رواہ مسلم وفی روایۃ لہ صلی فی السفر ولم یقل بمنی وعنہ قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ[2] اللہ

---

[1] قولہ فی الحضر والسفر قال اما منا ابوحنیفۃ سفر الطاعۃ والمعصیۃ سواء فی الرخص لاطلاق نصوص الرخصۃ ولانہ فلما کان حکم الاتمام یجب لہ فی الاقامۃ بالاقامۃ خاصۃ لابطاعۃ ولا بغیرھا کان کذالشیئ فی النظران یکون حکم التقصیر یجب لہ فی السفر بالسفر خاصۃ لابطاعۃ ولا غیرھا قیاسا کذا فی فتح القدیر والطحاوی ۱۲۔

[2] قولہ حتی قبضہ اللہ فیستفاد منہ المواظبۃ علی القصر ووجوبہ کذا فی جامع الاثار ۱۲۔

وصحبت ابابكر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله وصحبت عمر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله وصحبت عثمان فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله تعالى وقد قال تعالى لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة رواه البخاری وابن ماجة وروی مسلم وابوداؤد نحوه۔ وعن سعيد بن شفی قال جعل الناس يسألون ابن عباس عن الصلوٰة فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج من اهله لم يصل الا ركعتين حتى يرجع اليهم رواه الطحاوی وعن عون بن ابی جحيفة عن ابيه ان النبی صلى الله عليه وسلم خرج مسافرا فلم يزل يصلی ركعتين ركعتين حتى رجع رواه الطحاوی وعن عمر قال صلوٰة السفر ركعتان وصلوٰة الاضحى ركعتان وصلوٰة الفطر ركعتان وصلوٰة الجمعة ركعتان تمام غير قصر على لسان محمد صلى الله عليه وسلم رواه النسائی وابن ماجة وابن حبان فی صحيحه وروی الطحاوی نحوه وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتانا ونحن ضلال يعلمنا فكان فيما علمنا ان الله عزوجل امرنا ان نصلی ركعتين فی السفر رواه النسائی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المتمم الصلاة فی السفر كالمقصر فی الحضر رواه الدارقطنی فی سننه وعن مورق العجلی قال سئل ابن عمر رضی الله عنهما عن الصلوٰة فی السفر فقال ركعتين ركعتين من خالف السنة كفر رواه عبد الرزاق وعنه قال سأل صفوان بن محرز ابن عمر عن الصلوٰة فی السفر فقال اخشى ان تكذب علی ركعتان من خالف السنة كفر رواه الطحاوی والبيهقی وعن همام بن الحارث ان عمر صلى بمكة ركعتين ثم قال يا اهل مكة اتموا صلاتكم فانا قوم سفر رواه الطحاوی وعن علی بن ربيعة الوالبی قال سألت عبد الله ابن عمر الی كم نقصر الصلوٰة فقال اتعرف السويداء قال قلت لا ولكنی

قد سمعت بها قال هی ثلث لیال قواصد فاذا خرجنا الیها قصرنا الصلوٰۃ رواہ محمد فی الاثار وقال فی آثار السنن اسنادہ صحیح

باب الجمعة

وقول اللہ عز وجل والیوم الموعود وشاھد ومشهود عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاٰخرون السابقون یوم القیامة بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناہ من بعدھم ثم ھٰذا یومھم الذی فرض علیہم یعنی الجمعة فاختلفوا فیه فھدانا اللہ له والناس لنا فیه تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد متفق علیه وفی روایة مسلم قال نحن الاٰخرون الاولون یوم القیامة ونحن اول من ید خل الجنة بید انہم وذکر نحوہ الی اٰخرہ وفی اخری له عنه وعن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر الحدیث نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لھم قبل الخلائق وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق اٰدم وفیه ادخل الجنة وفیه اخرج منها

لہ قوله هی ثلاث لیال ذهب اصحابنا الی التقدیر بثلاثة ایام اخذا من حدیث الصحیحین لا تسافر المرأة ثلاثة ایام الا مع ذی رحم محرم ومن حدیث یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلاثة ایام ولیالیها ومن ھٰذا الحدیث کذا فی التعلیق الممجد وقال فی المرقات قال ابن الهمام ویدل علی القصر لمسافة اقل من ثلاثة ایام حدیث ابن عباس عنه علیه الصلوٰۃ والسلام قال یا اھل مکة لا تقصروا فی ادنی اربعة برد من مکة الی عسفان فانه یفید القصر فی اربعة برد وهی تقطع فی اقل من ثلاثة ایام واجیب بضعف الحدیث بضعف روایة عبد الوهاب ابن مجاهد فبقی قصر الاقل بلا دلیل ۱۲-

ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة رواہ مسلم وعن ابن عباس انه قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الآیة وعندہ یهودی فقال لو نزلت هٰذہ الآیة علینا لاتخذناها عیدا فقال ابن عباس انها نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعة ویوم عرفة رواہ الترمذی وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلة الجمعة لیلة اغر ویوم الجمعة یوم ازهر رواہ البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیوم الموعود یوم القیامة والیوم المشهود یوم عرفة والشاهد یوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منه فیه ساعة لا یوافقها عبد مومن یدعو الله بخیر الا استجاب الله له ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ منه رواہ احمد والترمذی وعن ابی لبابة بن عبد المنذر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان یوم الجمعة سید الایام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من یوم الاضحی ویوم الفطر فیه خمس خلال خلق الله فیه آدم واهبط الله فیه آدم الی الارض وفیه توفی الله آدم وفیه ساعة لا یسأل العبد فیها شیئا الا اعطاہ ما لم یسأل حراما وفیه تقوم الساعة ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا هو مشفق من یوم الجمعة رواہ ابن ماجة وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخبرنا عن یوم الجمعة ماذا فیه من خیر قال فیه خمس خلال وساق الی آخر الحدیث وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجمعة لساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیه وزاد مسلم قال وهی ساعة خفیفة وفی روایة لهما قال ان فی الجمعة لساعة لا یوافقها مسلم قائم یصلی یسأل الله خیرا الا اعطاہ ایاہ وعن ابی بردة بن ابی موسیٰ

قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی شأن ساعة
الجمعة هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰة رواہ مسلم وعن
ابی هریرة قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معه فحدثنی
عن التوراة وحدثته عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکان فیما حدثته
ان قلت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیه الشمس
یوم الجمعة فیه خلق اٰدم وفیه اهبط وفیه تیب علیه وفیه مات وفیه تقوم
الساعة وما من دابة الا وهی مصیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع
الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیه ساعة لا یصادفها عبد مسلم
وهو یصلی یسأل اللّٰہ شیأ الا اعطاه ایاه قال کعب ذٰلك فی کل سنة یوم فقلت
بل فی کل جمعة فقرأ کعب التوراة فقال صدق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قال ابوهریرة لقیت عبد اللّٰہ بن سلام فحدثته بمجلسی مع کعب الاحبار وما
حدثته فی یوم الجمعة فقلت له قال کعب ذٰلك فی کل سنة یوم قال عبد اللّٰہ
ابن سلام کذب کعب فقلت له ثم قرأ کعب التوراة فقال بل هی فی کل جمعة
فقال عبد اللّٰہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللّٰہ بن سلام قد علمت
ایة ساعة هی قال ابوهریرة فقلت اخبرنی بها ولا تضن علیّ فقال عبد اللّٰہ
ابن سلام هی اٰخر ساعة فی یوم الجمعة قال ابوهریرة فقلت وکیف تکون اٰخر
ساعة فی یوم الجمعة وقد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یصادفها
عبد مسلم وهو یصلی فیها فقال عبد اللّٰہ بن سلام الم یقل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰة فهو فی صلاة حتی یصلی قال ابوهریرة
فقلت بلی قال فهو ذٰلك رواہ مالك وابوداود والترمذی والنسائی وروی احمد
الی قوله صدق کعب وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم التمسوا

الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس رواہ الترمذی وعن
ابی ھریرۃ قال قیل للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان
فیھا طبعت طینة ابیك آدم فیھا الصعقة والبعثة وفیھا البطشة وفی آخر
ثلاث ساعات منھا ساعة من دعا اللّٰہ فیھا استجیب لہ رواہ احمد وعن اوس
بن اوس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم
الجمعة فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخة وفیہ الصعقة فاکثروا علیّ
من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم معروضة علیّ قالوا یا رسول اللّٰہ وکیف تعرض
صلاتنا علیك وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللّٰہ حرم علی الارض
اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیھقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اکثروا الصلوٰۃ علیّ یوم الجمعة فانہ مشھود یشھدہ الملائکة وان احدا لم یصل
علیّ الا عرضت علیّ صلاتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللّٰہ حرم
علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللّٰہ حیّ یرزق رواہ ابن ماجة ۔
وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من مسلم
یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاہ اللّٰہ فتنة القبر رواہ احمد والترمذی

باب وجوبها

وقول اللّٰہ عزوجل یا ایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعة
فاسعوا الی ذکر اللّٰہ عن ابن عمر وابی ھریرۃ انھما قالا سمعنا رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعھم
الجمعات او لیختمن اللّٰہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم

وعن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لایمحی ولایبدل وفی بعض الروایات ثلاثا رواہ الشافعی وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد هممت[1] ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق[2] بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی عبد الرحمن السلمی انہ قال قال علی

---

[1] قولہ لقد هممت ان آمر رجلا الخ فان قلت کیف یترک الفرض ویشتغل بہم قلت لایلزم من جعل الخلیفۃ ترک فرض الجمعۃ مطلقا فانہ یتصور تکرارها ففی شرح المنیۃ انما تجوز اقامۃ الجمعۃ فی المصر فی موضع واحد لا اکثر فی ظاهر الروایۃ عن ابی حنیفۃ وعنہ کقول محمد انہا تجوز فی مواضع متعددۃ قیل وهو الاصح وعن ابی یوسف یجوز بموضعین لاغیر وقال ابن الهمام قال السرخسی الصحیح من مذهب ابی حنیفۃ جواز اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین واکثر وبہ نأخذ لاطلاق لاجمعۃ الا فی مصر فاذا تحقق تحقق فی کل منہا قال ابن الهمام وهو الاصح فارتفع الاشکال من اصلہ قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فلیتصدق بدینار الخ لان الحسنات یذهبن السیآت والظاهر ان الامر للاستحباب ولذلک جاء التخییر بین الدینار والنصف ولابد من التوبۃ مع ذلک فانہا الماحیۃ للذنب واللہ تعالی اعلم قالہ السندی ۱۲

رضی اللہ عنہ لاجمعة ولا تشریق الا فی مصر[1] جامع رواہ ابن ابی شیبة بسند صحیح
موقوفا وروی عبد الرزاق والبیهقی وابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب
الجمعة مثله موقوفا والموقوف فی مثل هذا کالمرفوع وقال العلامة العینی ان
ابا زید زعم فی الاسرار ان محمد بن الحسن قال رواہ مرفوعا معاذ وسراقة بن مالک
رضی اللہ تعالی عنهما ثم قال العلامة العینی فان قلت قال النووی حدیث علی
ضعیف متفق علی ضعفه وهو موقوف علیه بسند ضعیف منقطع قلت
کانه لم یطلع الاعلی الاثر الذی فیه الحجاج بن ارطاة ولم یطلع علی طرق جریر
عن منصور فانه سند صحیح **وعن** الحارث عن علی رضی اللہ عنه قال لاجمعة ولا
تشریق ولا صلاة فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة رواہ ابن
ابی شیبة موقوفا وصححه ابن حزم **وعن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم
قال الجمعة[2] علی من اواہ اللیل الی اهله رواہ الترمذی **وعن** رجل من
اهل قباء عن ابیه وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم قال امرنا النبی
صلی اللہ علیه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء رواہ الترمذی **وعن** جابر بن
عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال یا ایها الناس توبوا
الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا وصلوا الذی

---

[1] قوله الا فی مصر جامع ای شرط لادائها المصر لهذه الآثار ولانه کان لمدینة النبی صلی اللہ
علیه وسلم قری کثیرة ولم ینقل انه صلی اللہ علیه وسلم امر باقامة الجمعة فیها قاله فی شرح النقایة
[2] قوله الجمعة علی من اواہ اللیل الی الخ وما مر من الاحادیث فی شرط المصر الذی تصح اقامة
الجمعة فیه والکلام هنا فی حد المکان الذی من کان فیه یلزمه الحضور الی المصر لیصلیها
فیه وقال العلامة الشامی قد علمت بنص الحدیث والاثر والروایات عن ائمتنا الثلاثة

بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له وكثرة الصدقة فى السر والعلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا واعلموا ان الله قد افترض عليكم الجمعة فى مقامى هذا فى يومى هذا فى شهرى هذا من عامى هذا الى يوم القيامة فمن تركها فى حياتى او بعدى وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله شمله ولا بارك له فى امره الا ولا صلوٰة له ولا زكوٰة له ولا حج له ولا صوم له ولا برّ له حتى يتوب فمن تاب تاب الله عليه رواه ابن ماجة والبيهقى فى السنن والبزار وروى الطبرانى فى الاوسط عن ابن عمر نحوه وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حق واجب على كل مسلم فى جماعة[2] الا على اربعة عبد مملوك

والمختار المحققين من اهل الترجيح انه لا عبرة ببلوغ النداء ولا بالغلوة والاميال انتهى وقال فى الدر المختار ورجح فى البحر اعتبار عوده لبيته بلا كلفة وفى قاضيخان عن ابى يوسف هو رواية عنه من ثلاثة فراسخ وعنه اذا شهد الجمعة فان امكنه المبيت باهله لزمه الجمعة واختاره كثير من مشائخنا ۱۲

[2] قوله فى جماعة اى شرط لادائها الجماعة اجماعا على خلاف فى عددها اى ثلث رجال سوى الامام عند ابى حنيفة ومحمد وبالامام عند ابى يوسف لان الاثنين مع الامام جمع ولهما ان الجماعة شرط على حدة والامام شرط اخر فيعتبر جمع سوى الامام لقوله تعالى اذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله فهٰذا يقتضى مناديا وذاكرا وهما المؤذن والامام وساعيين لان قوله تعالى فاسعوا لايتناول ما دون المثنى ثم ما دون الثلاث ليس بجمع متفق عليه فان اهل اللغة فصّلوا بين التثنية والجمع فالمثنى وان كان فيه معنى الاجتماع من وجه فليس بجمع مطلقا واشتراط الجماعة هنا ثابت مطلقا وشرط الشافعى وجود اربعين احرارا مكلفين مقيمين

او امرأة او صبي او مريض رواه ابو داؤد وفي شرح السنة بلفظ المصابيح عن رجل من بني وائل وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه الجمعة يوم الجمعة الا مريض او مسافر او امرأة او صبي او مملوك فمن استغنى بلهو او تجارة استغنى الله عنه والله غني حميد رواه الدارقطني

باب التنظيف والتبكير

وقول الله عز وجل فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع[1] عن ابي سعيد وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة ولبس من احسن ثيابه ومس من طيب ان كان عنده ثم اتى الجمعة فلم يتخط اعناق الناس ثم صلى ما كتب الله له ثم انصت اذا خرج امامه حتى يفرغ من صلاته كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها رواه ابو داؤد وروى الطحاوي نحوه وفي رواية لاحمد لايؤذي احدا فان لم يجد الامام خرج صلى ما بدا له وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتى يقضي الامام جمعته وكلامه رجاله رجال الصحيح خلا شيخ احمد وهو ثقة قاله في مجمع الزوائد وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحضر الجمعة ثلاثة نفر فرجل حضرها بلغو فذلك حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا الله ان شاء اعطاه وان شاء

في موضع لا يتخلون عنه صيفا ولا شتاء الا الحاجة سامعين الخطبة لقول جابر مضت السنة ان في كل ثلاثة اماما وفي كل اربعين فما فوقه جمعة واضحى وفطرا قلنا هو ضعيف حتى قال البيهقي لا يحتج بمثله كذا في شرح النقاية ١٢۔

[1] قوله وذروا البيع فيه اشارة الى التبكير ١٢۔

منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة
الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلاثة ايام وذلك بان الله يقول من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها رواه ابوداؤد وعن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام
رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن وعن علي وابن عباس وابن عمر
رضي الله عنهم انهم كانوا يكرهون الصلوٰة والكلام بعد خروج الامام رواه
ابن ابي شيبة ورجاله ثقات وروى الطحاوي نحوه عن ابن عمر وابن عباس
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة
والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول له انصت ليس له جمعة
رواه احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع
ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الترمذي
وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وعن عبيد بن السباق مرسلا قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هٰذا يوم جعله الله
عيدا فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك
رواه مالك ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلا وعن البراء قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس
احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب رواه احمد والترمذي وقال
هٰذا حديث حسن وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ
فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة
ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا کان یوم الجمعة وقفت الملائکة علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المهجر کمثل الذی یهدی بدنة ثم کالذی یهدی بقرة ثم کبشا ثم دجاجة ثم بیضة فاذا خرج الامام طووا صحفهم ویستمعون الذکر متفق علیه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقیمن احدکم اخاه یوم الجمعة ثم یخالف الی مقعده فیقعد فیه ولکن یقول افسحوا رواه مسلم وعن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعده ویجلس فیه قیل لنافع فی الجمعة قال فی الجمعة وغیرها متفق علیه وعن عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعة سوی ثوبی مهنته رواه ابن ماجة. ورواه مالک عن یحیی بن سعید وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لایزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها رواه ابوداؤد وعن ابی هریرة لان یصلی احدکم بظهر الحرة خیر له من ان یقعد حتی اذا قام الامام جاء یتخطی رقاب الناس رواه مالک فی المؤطا وعن جابر بن عبد الله ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فجعل یتخطی الناس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجلس فقد اذیت وانیت رواه ابن ماجة وعن ابی الزاهریة قال کنا مع عبد الله بن بسر صاحب النبی صلی الله علیه وسلم یوم الجمعة فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبد الله بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعة والنبی صلی الله علیه وسلم یخطب فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اجلس فقد اذیت رواه ابوداؤد والنسائی باسناد جید وفی روایة احمد عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ان الذی یتخطی

رقاب الناس ويفرق بين اثنين بعد خروج الامام كالجار قصبه في النار وفي رواية للطبراني نحوه وفيه رأيتك تخطى رقاب الناس وتؤذيهم من اذى مسلما فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله عز وجل وعن يعلى بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمّع بنا فنظرت فاذا جُلُّ من في المسجد اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فرأيتهم محتبين والامام يخطب رواه ابوداؤد وقال كان ابن عمر يحتبي والامام يخطب وانس بن مالك وشريح وصعصعة بن صوحان وسعيد بن المسيب وابراهيم النخعي ومكحول واسمعيل بن محمد بن سعد ونعيم بن سلامة قال لا بأس بها وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك رواه الترمذي

باب الخطبة[له] والصلوٰة

وقول الله عز وجل فاسعوا الى ذكر الله[له] وقوله وتركوك قائما وقوله فاذا قضيت الصلوٰة فانتشروا وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الجمعة

له قوله الخطبة فوع الخطبة يشتمل على فروض وسنن اما الفرض فشيأن الوقت وهو ما بعد الزوال وقبل الصلوٰة حتى لو خطب قبل الزوال او بعد الصلوٰة لا يجوز واما السنن فخمسة عشر الطهارة حتى كره من الجنب والمحدث والقيام واستقبال القوم بوجهه والقعود قبل الخطبتين قاله ابو يوسف والبداية بالحمد لله والثناء عليه بما هو اهله وكلمتا الشهادة والصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم والموعظة والتذكرة وقرأة القرآن وتاركها مسيئ والجلوس بين الخطبتين واعادة التحميد والثناء على الله تعالى في الخطبة الثانية وزيادة الدعاء للمسلمين والمسلمات في الثانية وتخفيف الخطبتين بقدر سورة

حین تمیل[۱] الشمس رواه البخاری وعن سهل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعة متفق علیه وعن السائب بن یزید قال کان الندا یوم الجمعة اوله اذا جلس الامام علی المنبر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء رواه البخاری وعن جابر بن سمرة قال کانت للنبی صلی الله علیه وسلم خطبتان یجلس بینهما یقرأ القرآن ویذکر الناس فکانت صلاته قصدا وخطبته قصدا رواه مسلم وعن عمار قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان طول صلاة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطیلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة وان من البیان سحرا رواه مسلم وعن جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خطب احمرت عیناه وعلا صوته واشتد غضبه حتی کانه منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعة کهاتین ویقرن بین اصبعیه

من طوال المفصل واما الخطیب فمن السنن فیه طهارته واستقباله بوجهه الی القوم وترك السلام من وقت خروجه الی دخوله فی الصلوٰة وترك الکلام قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة وقال فی الدر المختار ویکره تکلمه فیها الا لامر بمعروف لانه منها ۱۲۔

[۲] قوله الی ذکر الله ای الی الخطبة عند الجمهور وبه استدل ابو حنیفة رضی الله عنه علی ان الخطیب اذا اقتصر علی الحمد لله جاز قاله فی المدارك ۱۲۔

[۱] قوله حین تمیل الشمس الخ قال العلامة الشامی جزم فی الاشباه من فن الاحکام انه لا یسن لها الابراد وقال الجمهور لیس بمشروع لانها تقام بجمع عظیم فتأخیرها مفض الی الحرج ولا کذلك الظهر وموافقة الخلف لاصله من کل وجه لیس بشرط انتهی وقال العلامة العینی قالوا ندب الابراد لاتی الجمعة لشدة الخطر فی فواتها ولان الناس یبکرون الیها فلا یتأذون بالحر ۱۲۔

السابة والوسطى رواه مسلم وعن يعلى بن امية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك متفق عليه وعن ام هشام بنت
حارثة بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن المجيد الا عن لسان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقرأها كل جمعة على المنبر اذا خطب الناس رواه مسلم وعن ابن عمر
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى
يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم[1] فيخطب ثم يجلس ولا يتكلم ثم يقوم فيخطب رواه ابوداؤد۔
وعن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا
حوله رواه البخاري وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة
على المنبر قال جلسوا فسمع ذٰلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فراٰه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود رواه ابوداؤد۔ وعن عمرو بن حريث
ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه
يوم الجمعة رواه مسلم وعن عبد الله بن وهب قال سمعت معاوية بن صالح يحدث
عن ابي الزاهرية عن عبد الله بن بسر قال كنت جالسا الى جنبه يوم الجمعة
فقال جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اجلس فقد آذيت وآنيت رواه الطحاوي وروى النسائي وابوداؤد باسناد
جيد نحوه وقال الطحاوي افلا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر في
هٰذا الحديث هذا الرجل بالجلوس ولم يأمره بالصلوٰة وعن جابر قال جاء

---

[1] قوله ثم يقوم فيخطب اى يخطب الامام بسيف فى بلدة فتحت به كمكة والا لا كالمدينة ونقل القهستاني عن عيد المحيط ان اخذ العصا سنة كالقيام كذا التقطناه من الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

سليك الغطفانی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد علی المنبر فقعد سليك قبل ان یصلی فقال له صلی اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین قال لا قال قم فارکعهما رواه النسائی فی سننه الکبیر وبوب فیه علی هذا الحدیث وقال باب الصلوٰة قبل الخطبة وعن انس قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم فارکع رکعتین وامسك عن الخطبة حتی فرغ من صلوته رواه الدارقطنی وفی روایة له عن احمد بن حنبل عن معتمر عن ابیه قال جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال یا فلان اصلیت قال لا قال قم فصل ثم انتظره حتی صلی وعن محمد بن قیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث امره ان یصلی رکعتین امسك عن الخطبة حتی فرغ من رکعتیه ثم عاد الی خطبته رواه ابن ابی شیبة وعن عقبة بن عامر قال الصلوٰة والامام علی المنبر معصیة رواه الطحاوی وفیه عبد اللہ بن لهیعة وثقه احمد وکفی به ذلك وعن ثعلبة بن ابی مالك القرظی ان جلوس الامام علی المنبر یقطع الصلوٰة رواه الطحاوی باسناد صحیح وعن ابن شهاب فی الرجل یدخل المسجد یوم الجمعة والامام یخطب قال یجلس ولا یسبح ای لا یصلی رواه الطحاوی باسناد صحیح فقد روینا فی هذه الاثار ان خروج الامام یقطع الصلوٰة وان عبد اللہ بن صفوان جاء وعبد اللہ بن الزبیر یخطب فجلس ولم یرکع فلم ینکر ذلك علیه عبد اللہ بن الزبیر ولا من کان بحضرته من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتابعیهم ثم قد کان شریح یفعل ذلك وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ثوب بالصلوٰة فلا یسعی الیها احدکم ولکن لیمش وعلیه السکینة والوقار صل ما ادرکت واقض[1] ما سبقك

---

[1] قوله واقض ما سبقك وفی شرح المنیة من ادرك الامام فیها صلی معه ما ادرك وبنی علیه الجمعة وان ادرکه فی التشهد او سجود السهو وقال محمد ان ادرك معه رکوع الثانیة بنی علیها الجمعة

رواہ مسلم وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا
ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم رواہ ابوداؤد وفی روایۃ لہ ولیقض وروی احمد عنہ
وما فاتکم فاقضوا ورواہ ابن ابی شیبۃ بسند جید عن ابی ذر والبیہقی بسند
لاباس بہ وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی
علی المنبر استقبلناہ بوجوھنا رواہ الترمذی وفی المبسوط یستحب للقوم ان یستقبلوا
الامام عند الخطبۃ وعن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انہ کان اذا فرغ المؤذن من
اذانہ ادار وجھہ الی الامام وعن علی بن ثابت کان علیہ الصلوٰۃ والسلام
اذا خطب استقبلہ اصحابہ بوجوھھم ذکرہ ابن بطال فی شرح البخاری لکن الرسم
الاٰن انہم یستقبلون القبلۃ للحرج فی تسویۃ الصفوف لکثرۃ الزحام کذا فی شرح
الھدایۃ للسروجی قالہ فی غنیۃ المستملی وقال العلامۃ العینی قال ابن المنذر
وھذا ای استقبالہم الامام کالاجماع وعن عمارۃ بن رویبۃ انہ رأی بشر بن مروان
علی المنبر رافعا یدیہ فقال قبح اللہ ھاتین الیدین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہ ھکذا واشار باصبعہ المسبحۃ رواہ مسلم

وان ادرکھا فیما بعد ذلک بنی علیہا الظہر قال صاحب الھدایۃ لہا اطلاق
قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخرجہ الستۃ فی کتبہم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تأتوھا وانتم
تسعون وأتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا
وفی روایۃ فاقضوا وقال ابن الھمام وما رواہ من ادرک رکعۃ من الجمعۃ اضاف
الیہا رکعۃ اخری والا صلی اربعا لم یثبت اھ واما لفظ المشکاۃ علی تقدیر ثبوتہ فلا دلالۃ
لہ علی صحۃ المخالفۃ لان معنی من فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا ای من لم یدرک
شیأ منہما فلیصل الظہر ای لاقضاء الجمعۃ ملخص من المرقات ۱۲

باب صلوٰة الخوف

وقول الله عز وجل واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتأت طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة وقوله فان خفتم فرجالاً[1] او ركبانا عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه واقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاؤا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين وروى نافع نحوه وزاد فان كان خوف هو اشد من ذلك صلوا رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة او غير مستقبليها قال نافع لا ارى ابن عمر ذكر ذلك الا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وفي رواية له فليصلوا قياما وركبانا

---

[1] قوله فرجالا استدل الشافعية برجالا على صحة صلوٰة الخائف ماشيا فلما صح يفترض عنده وقت المسايفة ايضا واجاب علمائنا انه جمع راجل بمعنى الكائن على رجليه ولو واقفا فانه مشترك معنوي بين الماشي والواقف ولما كان المشي عملا كثيرا ولم يدل نص على تجويزه كان مفسد الصلوٰة للاطلاق ولما لم يصح ماشيا تؤخر وقت العجز والمسايفة كما اخر عليه السلام يوم الاحزاب وقد نزلت صلوٰة الخوف قبل ذلك في ذات الرقاع كما نقله في روح المعاني عن ابن اسحاق وغيره من اهل السير قاله في بيان القرآن ۱۲۔

وفی روایۃ لمسلم فصل راکبا او قائما تومئ ایماء وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال صلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فقاموا صفا خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعۃ ثم جاء الآخرون فقاموا مقامہم واستقبل ھٰؤلاء العدو فصلی بہم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام[1] ھٰؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام اُولٰئک مستقبلی العدو ورجع اولٰئک الی مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا رواہ ابوداؤد والبیہقی وفیہ ابوعبیدۃ اخرج لہ البخاری محتجا بہ فی غیر موضع وروی لہ مسلم وقال ابوداؤد کان ابوعبیدۃ یوم مات ابوہ ابن سبع سنین ممیزا و ابن سبع سنین یحتمل السماع والحفظ وھٰذا یؤمر الصبی ابن سبع سنین بالصلوٰۃ تخلقا و تأدبا وفی اسنادہ خصیف ایضا وثقہ ابوزرعۃ والعجلی وابن معین وابن سعد وقال النسائی صالح وعن عبد اللّٰہ بن عباس قال اذا صلی الامام باصحابہ فلتقم طائفۃ منہم مع الامام وطائفۃ بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفۃ الذین معہ رکعۃ

---

[1] قولہ فقام ھٰؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ الخ وقال فی شرح النقایۃ اذا اشتد خوف العدو جعل الامام امۃ نحو العدو وصلی باخری رکعۃ فی الثنائی سواء کان فجرا او قصرا ورکعتین فی غیرہ ای غیر الثنائی ومشت ھٰذہ التی صلت الیہ ای الی وجہ العدو وجاءت تلک ای التی کانت نحو العدو وصلی بہم ما بقی وھو رکعۃ فی الثنائی والمغرب ورکعتان فی غیرہ وسلم الامام وحدہ ومشت الی العدو وفی المحیط ولو کانت الطائفۃ الثانیۃ حین سلم الامام قضوا رکعتین فی مکانہم ثم انصرفوا جاز والافضل ما ذکرنا قلت ویؤید الاول اقتصارہ سبحانہ فی الآیۃ علی ما تقدم وحدیث عبد اللّٰہ بن عباس الآتی وجاءت الاخری وھی الاولی واتمت بلا قراءۃ لانہا لاحقۃ واللاحق فی حکم المقتدی ومشت الی وجہ العدو وثم جاءت الاخری وھی الثانیۃ

ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الامام من غير ان يتكلموا حتى يقوموا فى مقام اصحابهم وتأتى الطائفة الاخرى فيصلون مع الامام الركعة الاخرى ثم ينصرفون من غير ان يتكلموا حتى يقوموا فى مقام اصحابهم وتأتى الطائفة الاولى حتى يصلوا ركعة وحدانا ثم ينصرفون فيقومون مقام اصحابهم وتأتى الطائفة الاخرى حتى يقضوا الركعة التى بقيت عليهم وحدانا رواه محمد فى كتاب الآثار عن امامنا ابى حنيفة وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل بين ضجنان وعسفان فقال المشركون لهؤلاء صلوة هى احب اليهم من ابائهم وابنائهم وهى العصر فاجمعوا امركم فتميلوا عليهم ميلة واحدة وان جبرئيل اتى النبى صلى الله عليه وسلم فامره ان يقسم اصحابه شطرين فيصلى بهم وتقوم طائفة اخرى وراءهم وليأخذوا حذرهم واسلحتهم فتكون لهم ركعة ولرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان رواه الترمذى والنسائى۔

باب صلوة العيدين

وقول الله عز وجل ولتكبروا الله على ما هداكم وقوله فصل لربك وانحر

واتمت بها اى بقراءة لانها مسبوقة والمسبوق فى حكم المنفرد ۱۲

ك قوله تأتى الطائفة الاولى الخ وهذه الزيادة مندوبة عند الحنفية واصل الكيفية هو المروى فى احديث ابن عمر وابن مسعود قاله فى جامع الآثار ۱۲۔

ك قوله ولتكبروا الله الخ المراد به صلاة العيد والامر للوجوب كذا فى عمدة القارى ۱۲

ك قوله فصل لربك وانحر والمراد به صلوة عيد النحر فتجب بالامر قاله فى عمدة القارى ۱۲۔

عن ابی سعید الخدری[1] قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شئ یبدأ به الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم ویوصیهم ویأمرهم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یأمر بشئ امر به ثم ینصرف متفق علیه وسئل ابن عباس اشهدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامة ثم اتی النساء فوعظهن وذکرهن وامرهن بالصدقة فرأیتهن یهوین الی اذانهن وحلوقهن یدفعن الی بلال ثم ارتفع هو وبلال الی بیته متفق علیه وعن جابر بن سمرة قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرة ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامة رواه مسلم وعن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألته یعنی عطاء بعد حین عن ذلك فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰة یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شئ لا نداء یومئذ ولا اقامة رواه مسلم وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبة متفق علیه وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ

---

[1] قوله یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی بصیغة المجهول هو موضع فی الصحراء یصلی فیه صلوٰة العیدین ویقال له الجبانة ومطلق الخروج من بیته الی الصلوٰة وان کان واجبا بناء علی ان مالا یتم به الواجب واجب لکن الخروج الی الجبانة سنة مؤکدة وان وسعهم المسجد الجامع فان صلوا فی مساجد المصر من غیر عذر جازت صلاتهم وترکوا السنة

بالصلوٰۃ فاذا صلی صلوٰتہ قام فاقبل علی الناس وھم جلوس فی مصلاھم فان کانت لہ حاجۃ یبعث ذکرہ للناس اوکانت لہ حاجۃ بغیر ذٰلک امرھم بھا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یدہ کانہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوٰۃ فلما رأیت ذٰلک منہ قلت این الابتداء بالصلوٰۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم قلت کلا والذی نفسی بیدہ لا تأتون بخیر مما اعلم ثلاث مرار ثم انصرف رواہ مسلم وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی قبل العید شیئا فاذا رجع الی منزلہ صلی رکعتین رواہ ابن ماجۃ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس انھوا[1] نساءکم عن لبس الزینۃ والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساؤھم الزینۃ والتبختر فی المساجد

ھذا ھو الصحیح کما فی الظھیریہ قالہ فی عمدۃ الرعایہ ۱۲

[1] قولہ انھوا نساءکم وروی عن ابن المبارک انہ قال اکرہ الیوم الخروج للنساء فی العیدین فان ابت المرأۃ الا ان تخرج فلیأذن لھا زوجھا ان تخرج فی اطمارھا ولا تتزین فان ابت ان تخرج کذلک فللزوج ان یمنعھا عن الخروج ویروی عن عائشۃ قالت لو رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدثت النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل ویروی عن سفیان الثوری انہ کرہ الیوم الخروج للنساء الی العید قالہ الترمذی وقال فی المرقات قال ابو حنیفۃ ملازمات البیوت لا یخرجن ووجہہ الطحاوی بان ذلک کان اول الاسلام والمسلمون قلیلون فارید التکثیر بھن ترھیبا للعدو ومرادہ ان المسبب یزول بزوال السبب ولذا اخرجت المؤلفۃ قلوبھم من مصرف الزکاۃ

رواہ ابن عبد البر بسندہ فی التمہید وعنہا لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رأی ما احدثت النساء بعدہ لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم
وعنہا قالت ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان
وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ
علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن وجہہ فقال دعہما یا ابا بکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر ان لکل قوم
عیدا وھذا عیدنا متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری ولیستا بمغنیتین وقالت
الحنفیۃ ان الدف ایضا حرام وھو ظاہر الروایۃ وما ورد من ضرب الدف
فھو منسوخ وتمام تحقیقہ فی باب اعلان النکاح فراجعہ وعن انس قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات
ویأکلہن وترا رواہ البخاری وعن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی رواہ الترمذی
وابن ماجۃ والدارمی وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی
وعن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ

ولیس مرادہ ان ھذا صار منسوخا ۱۲

له - قولہ ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر الخ ھذا الحدیث
یشتمل علی بیان وقت الاضحیۃ فاجمع العلماء علی انہ لا یجوز ذبحہا قبل طلوع الفجر
من یوم النحر ثم ذھب جماعۃ الی ان وقتہا یدخل اذا ارتفعت الشمس قدر رمح

به فی یومنا هٰذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذٰلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما هو شاة لحم عجله لاهله لیس من النسك فی شئ متفق علیه وفی روایة للبخاری عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی الله علیه وسلم یوم الاضحی بعد الصلوٰة فقال من صلی صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوٰة فانه قبل الصلوٰة ولا نسك له وعن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فلیذبح مكانها اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم الله متفق علیه وعن البراء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فانما یذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوٰة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمین متفق علیه وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواه البخاری وعن انس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة ولهم یومان یلعبون فیهما فقال ما هٰذان الیومان قالوا كنا نلعب فیهما فی الجاهلیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد ابدلكم الله بهما خیرا منهما یوم الاضحی ویوم الفطر رواه ابوداوٗد وعن سعید بن عمرو بن العاص انه سأل ابا موسی الاشعری

ومضی بعده قدر ركعتین وخطبتین خفیفتین فان ذبح بعده جاز سواء صلی الامام اولم یصل فان ذبح قبله لم یجز سواء كان فی المصر اولم یكن وهو مذهب الشافعی وذهب ابوحنیفة الی ان الاضحیة واجبة ووقتها بعد صلوٰة الامام فی حق المصری وظاهر الحدیث حجة علی الشافعی ودلیل لابی حنیفة ومالك واحمد فی شرط صحة الاضحیة ان یصلی الامام ویخطب كذا فی المرقات ۱۲

وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابوموسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنازۃ فقال حذیفۃ صدق فقال ابوموسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیھم رواہ ابوداؤد والطحاوی وسکت ابوداؤد عنہ ثم المنذری فی مختصرہ وفی اسنادہ عبد الرحمن بن ثوبان وثقہ غیر واحد وقال ابن معین لیس بہ بأس وفی سندہ ابوعائشۃ ایضاً قال فی التعلیق الحسن عن الخلاصۃ ابوعائشۃ الاموی مولاھم عن ابی موسی وابی ھریرۃ وعنہ مکحول وخالد بن معدان فارتفعت الجھالۃ بروایۃ اثنین عنہ ورواہ عبد الرزاق عن ابن مسعود باسناد صحیح وعن ابی عبد الرحمن قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فکبر اربعا واربعا ثم اقبل علینا بوجھہ حین انصرف فقال لاتنسوا کتکبیر الجنائز واشار باصابعہ وقبض ابھامہ رواہ الطحاوی وقال ھٰذا حدیث حسن الاسناد وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال تسع تکبیرات خمس فی الاولی واربع فی الاخرۃ مع تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال الامام ابن الھمام فی فتح القدیر والمراد بالخمس تکبیرۃ الافتتاح والرکوع وثلاث زوائد وبالاربع بتکبیرۃ الرکوع وعن جمزۃ ابی عمارۃ قال سمعت الشعبی رحمہ اللہ یقول ثلاثا ثلاثا سوی تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وعن عامر ان عمر وعبد اللہ رضی اللہ عنھما اجتمع[1] رأیھما فی تکبیر العیدین علی تسع تکبیرات خمس فی الاولی

[1] قولہ اجتمع الخ قال الطحاوی ثم نظرنا فی عدد التکبیر فیھما فرأینا سائر الصلوات خالیۃ من ھٰذا التکبیر ورأینا صلوٰۃ العیدین قد اجمع ان فیھما تکبیرات زائدۃ علی غیرھما من الصلوات فکان النظر ان لایزاد فی الصلوٰۃ للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرھا الا ما اتفق علی زیادتہ فکل قد اجمع علی زیادۃ تسع تکبیرات علی ما ذھب الیہ ابن مسعود وحذیفۃ

واربع فی الاخرۃ ویوالی بین القراءتین رواہ الطحاوی وعن عبد اللّٰہ بن قیس
عن ابیہ ان سعید بن العاص رضی اللّٰہ عنہ دعاھم یوم عید فدعا الاشعری
وابن مسعود وحذیفۃ بن الیمان رضی اللّٰہ عنہم فقال ان الیوم عیدکم فکیف
اصلی قال حذیفۃ سل الاشعری وقال الاشعری سل عبد اللّٰہ فقال عبد اللّٰہ
تکبیر وذکر الحدیث وھو یکبر تکبیرۃ ویفتتح بھا الصلوٰۃ ثم یکبر بعدھا ثلثا ثم
یقرأ ثم یکبر تکبیرۃ یرکع بھا ثم یسجد ثم یقوم فیقرأ ثم یکبر ثلثا ثم یکبر تکبیرۃ
یرکع بھا رواہ الطحاوی وروی عبد الرزاق نحوہ وروی الطحاوی عن ابن عباس
نحوہ ایضاً وعن علقمۃ والاسود ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا
اربعا قبل القراءۃ ثم یکبر فیرکع وفی الثانیۃ یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع
رواہ عبد الرزاق واسنادہ صحیح وروی الترمذی عن ابن مسعود نحوہ وقال
وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نحو ھذا
وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ نحوہ وقال فی فتح القدیر وھذا اثر صحیح
قالہ بحضرۃ جماعۃ من الصحابۃ ومثل ھذا یحمل علی الرفع لانہ
مثل نقل اعداد الرکعات وعن ابراھیم النخعی قال ترفع الایدی فی
سبع مواطن فی افتتاح الصلوٰۃ وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین الحدیث
رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح وعن البراء ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نُوّل یوم
العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابوداؤد وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللّٰہ علیہ
وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی وعن جابر قال

وابن عباس وابو موسی ومن سمینا معھم رضی اللّٰہ عنہم واختلفوا فی الزیادۃ علی ذالک فوجدنا فی
ھذہ الصلوٰۃ ما اتفق علی زیادتہ فیھا ونفینا عنھا ما لم یتفق علی زیادتہ فیھا ۱۲

شهدت الصلاة مع النبی صلی الله علیه وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة بغیر اذان ولا اقامة فلما قضی الصلوٰة قام متکأً علی بلال فحمد الله واثنی علیه ووعظ الناس وذکرهم وحثهم علی طاعته ومضی الی النساء ومعه بلال فامرهن بتقوی الله ووعظهن وذکرهن رواه النسائی وعن ابی هریرة انه اصابهم[1] مطر فی یوم عید فصلی بهم النبی صلی الله علیه وسلم صلوٰة العید فی المسجد رواه ابوداؤد وعن ابی الحویرث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الی عمرو بن حزم وهو بنجران عجل[2] الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواه الشافعی ۔ وعن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی الله علیه وسلم یشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاهم رواه ابوداؤد والنسائی والدارقطنی وابن ماجة وقال الدارقطنی اسناده حسن وصححه عبد الحق والبیهقی وعنه قال اخبرنی عمومتی من الانصار ان الهلال خفی علی الناس فی اخر لیلة من شهر رمضان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم فاصبحوا صیاما فشهدوا عند النبی صلی الله علیه وسلم بعد زوال الشمس انهم راوا الهلال اللیلة الماضیة فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس بالفطر فافطروا تلك الساعة وخرج بهم من الغد فصلی بهم صلوٰة العید رواه الطحاوی ۔

---

[1] قوله اصابهم مطر الخ والاصل فیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یخرج الی المصلی ولم یصل صلوٰة العید فی مسجده مع شرفه الامرة بعذر المطر کما بسطه ابن القیم فی زاد المعاد والقسطلانی فی مواهب اللدنیة وغیرهما کذا فی عمدة الرعایة ۱۲ ۔

[2] قوله ان عجل الاضحی الخ الافضل ان یعجل الاضحی ویؤخر الفطر کذا فی الخلاصة قاله فی العالمگیری ۱۲ ۔

باب فی الاضحیة

وقول الله عزوجل فصلّ[1] لربک وانحر وقوله ومن یعظّم[2] شعائر الله فانها من تقوی القلوب عن انس قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده وسمی وکبر قال رأیته واضعا قدمه علی صفاحهما ویقول بسم الله والله اکبر متفق علیه وعن ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویأکل فی سواد ویمشی فی سواد رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وعن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم ضحی بکبشین اشعرین املحین احدهما عن نفسه والاخر[3] عمن شهد ان لا اله الا الله من امته رواه امامنا ابوحنیفة و

---

[1] قوله فصل الخ ای صل صلوٰة العید وانحر النسک قاله فی المرقات ۱۲۔

[2] قوله ومن یعظم الخ قال فی التفسیر الاحمدی فهٰذه الایة اصل فی انه ینبغی ان یکون الهدایا متصفة بالاوصاف المذکورة ولعله لهذا المعنی لم یجوز الفقهاء فی الاضحیة العمیاء والعوراء والعجفاء والعرجاء التی لایمشی الی المنسک ومقطوع یدها و رجلها وما ذهب اکثر من ثلث اذنها او ذنبها اوعینها اوالیتها وذٰلک لان الاضحیة کالهدایا واجب التعظیم وهٰذه المذکورات متصفات بالعیب والنقصان فضلا عن ان یکون معظمة اذ التعظیم علی ماذکر امر زائد علیه فتقیم الایة دلیلا علی استخراجها عن الجواز بخلاف الجماء والخصی والثولاء لانها لاتبلغ فی حد النقصان الی ماذکر فیجوز التضحیة بها ۱۲۔

[3] قوله والاخر عمن شهد ان لا اله الا الله من امته لما کان بعض الاحادیث دالا علی

ورواه محمد فی الآثار وروی الحاکم وابن ماجة واحمد نحوه وصححه الحاکم علی
شرط مسلم وفی روایةٍ لابن ماجة عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتاه رجل فقال ان علیّ بدنة وانا موسر بها ولا اجدها فاشتریها فامره

ان الشاة الواحدة تجزیٔ عن الرجل واهل بیته اوّله محمد فی الموطاء وقال کان الرجل
یکون محتاجا فیذبح الشاة الواحدة یضحی بها عن نفسه فیأکل ویطعم اهله
فاما شاة واحدة تذبح عن اثنین اوثلاثة اضحیة فهٰذه لایجزیٔ ولایجوز شاة
الا عن الواحد وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا وقال فی التعلیق
الممجد اوّله محمد الی انه محمول علی ما اذا کان الرجل محتاجا الی اللحم او فقیرا
لایجب علیه الاضحیة فیذبح الشاة الواحدة عن نفسه ویطعم اللحم اهل
بیته اویشرکهم فی الثواب فذٰلک جائز فاما الاشتراک فی الشاة الواحدة
فی الاضحیة الواجبة فلا وقال الطحاوی انه منسوخ او مخصوص فمادل علی ذٰلک
ان الکبش لما کان یجزیٔ عن غیر واحد لاوقت فی ذٰلک ولاعدد کانت البقرة والبدنة
احری ان تکون تجزیٔان عن غیر واحد لاوقت فی ذٰلک ولاعدد ثم قد روینا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد دل علی خلاف ذٰلک مما قد ذکرناه فی الباب الذی
قبل هٰذا من نحر اصحابه معه الجزور عن سبعة والبقرة عن سبعة وکان ذٰلک
عند اصحابه علی التوقف منه لهم علی ان البقرة والبدنة لاتجزیٔ واحدة منهما
عن اکثر مما ذبحت عنه یومئذ وتواترت عنهم الروایات بذٰلک فلما جعلت البقرة
عن سبعة وکان ذٰلک مما قد وقف علیه ولم یجعل لنا ان نعدو ذٰلک الی ماهو اکثر
منه کانت الشاة احری ان لاتجزیٔ عن اکثر مما تجزیٔ عنه البقرة من ذٰلک فلما ثبت
ان الشاة لاتجزیٔ عن اکثر من سبعة انتفی بذٰلک قول من قال انها تجزیٔ عن جمیع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذبحهن وفی روایۃ
عبد الرزاق وفی کل ضحی شاۃ وقال الطحاوی اما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ
فی الاضحیۃ الواجبۃ فهو منسوخ واولہ محمد رضی اللہ عنہ الی انہ محمول علی ما
اذا کان الرجل فقیرا لا یجب علیہ الاضحیۃ یشرکهم فی الثواب فذلک جائز
اما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ فی الاضحیۃ الواجبۃ فلا وعن ابراهیم انہ
کان یکرہ ان یذکر اسم انسان مع اسم اللہ علی ذبیحتہ ان یقول بسم اللہ تقبل
من فلان رواہ محمد فی الآثار ویؤیدہ ما قال فی الهدایۃ عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ جردوا التسمیۃ وعن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ضحی
اشتری کبشین عظیمین املحین حتی اذا خطب الناس وصلی اُتی باحدهما
وهو قائم فی مصلاہ فذبحہ بیدہ ثم قال اللهم هذا عن امتی جمیعا من شهد
لک بالتوحید وشهد لی بالبلاغ ثم یؤتی بالآخر فیذبحہ ثم یقول اللهم هذا عن محمد

من ذبحت عنہ ممن لا وقت لهم ولا عدد ولا یجاوز الی غیرہ ثبت ضدہ وهو قول من
قال ان الشاۃ لا تجزئ الا عن واحد وقد ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الباب الذی قبل هذا ان رجلا قال لہ ان علی ناقۃ وقد عزبت عنی فامرہ ان
یجعل مکانها سبعا من الغنم فدل ذلک علی ما ذکرنا ایضا فلما کانت البدنۃ اعظم
ما یهدی ثبت انها اعظم ما یضحی بہ ولما کانت باتفاقهم لا تجزئ فی الاضحیۃ عما فوق
السبعۃ کانت الشاۃ احری ان لا تجزئ عن ذلک ولما انتفی ان تجزئ الشاۃ عما فوق
السبعۃ ثبت انها لا تجزئ الا عن خاص من الناس وقد اجمعوا علی انها مجزئۃ عن
الواحد واختلفوا فیما هو اکثر منہ فلا یدخل فیما قد ثبت لہ حکم الخصوصیۃ الا ما
قد اجمعوا علی دخولہ فیہ فثبت بما ذکرنا انہ لا یجوز ان یضحی بالشاۃ الواحدۃ

وآل محمد رواہ الطحاوی وقال فی الدر المختار فان فصل صورۃ ومعنی کالدعاء قبل الاضجاع والدعاء قبل التسمیۃ او بعد الذبح لا بأس بہ وقال فی رد المحتار ای لا یکرہ وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین فی یوم عید فقال حین وجھہما وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض الی اخر الایۃ اللھم منک ولک عن محمد وامتہ ثم سمی وکبر وذبح رواہ الطحاوی وروی احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی نحوہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتذبحوا الامسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن رواہ مسلم وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعمت الاضحیۃ الجذع من الضأن رواہ الترمذی وعن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمھا علی صحابتہ ضحایا فبقی عتود[1] فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت وفی روایۃ قلت یارسول اللہ اصابنی جذع قال ضح بہ متفق علیہ وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی[2] رواہ البخاری۔

عن اثنین ولا عن اکثر من ذلک وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیھم اجمعین ۱۲

[1] قولہ عتود فی النھایۃ بفتح العین المھملۃ ھو الصغیر من اولاد المعز اذا قوی واتی علیہ حول وفیہ دلیل علی جواز التضحیۃ بالمعز اذا کان لہ سنۃ وھو مذھبنا قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ بالمصلی قال السید قدم ھذا الحدیث بروایۃ ابن عمر ایضاً فی صلوۃ العید ذکرہ ھنا لبیان مکان الذبح اذ الذبح فی المصلی افضل لاظھار الشعار وذکرثمہ لبیان

وعن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة رواه مسلم وابوداؤد واللفظ له وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل العشر واراد بعضكم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیأ وفی روایة فلا یأخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایة من رأی هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یأخذ من شعره ولا من اظفاره رواه مسلم۔ وعن یزید بن عبد الله بن قسیط ان عطاء بن یسار وابا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وابا بكر بن سلیمان كانوا لا یرون بأسا ان یأخذ الرجل من شعره ویقلم اظفاره فی عشر ذی الحجة رواه الطحاوی وعن محمد بن ربیعة قال رأنی عمر بن الخطاب رضی الله عنه طویل الشارب وذلك بذی الحلیفة وانا علی ناقتی وانا ارید الحج فامرنی ان اقص من شعری ففعلت رواه الطحاوی۔

وقت الاضحیة لانه اذا ذبح بالمصلی علم ان الافضل الذبح بعد الصلوة قاله فی المرقات ۱۲

له قوله اراد الخ وفی شرح السنة فی الحدیث دلالة علی ان الاضحیة غیر واجبة لانه فوض الی ارادته حیث قال واراد ولو كانت واجبة لم یفوض انتهی وتبعه ابن حجر قلت یرد علیه قوله علیه الصلوٰة والسلام من اراد الحج فلیعجل وقوله من اراد الجمعة فلیغتسل قاله فی المرقات ۱۲

له قوله فلا یمس قال فی المرقات وظاهر كلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة فمعنی قوله رخص ان النهی للتنزیه فخلافه خلاف الاولی ولا كراهة فیه خلافا للشافعی وقال الطحاوی واحتجوا فی ذلك بما قد ذكرناه فی كتاب الحج عن عائشة رضی الله عنها انها قالت كنت افتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیبعث بها ثم یقیم فینا حلالا لا یجتنب شیئا مما یجتنبه المحرم حتی یرجع الناس ففی ذلك دلیل علی اباحة ما قد حظر هذا الحدیث ۱۲

وعن جندب بن عبد اللہ قال شہدت الاضحی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلاتہ وسلم فاذا ہو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانہا[1] اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ وعن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی[2] رواہ الترمذی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن[3] مصلانا رواہ ابن ماجۃ والحاکم واحمد قال الحاکم صحیح الاسناد وعن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول یا ایہا الناس ان علی کل[4] اہل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ہل تدرون ما العتیرۃ ہی التی تسمونہا الرجبیۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ وقال ابو داؤد والعتیرۃ منسوخۃ قال صاحب المشکوۃ فی ہذا المقام وقال

---

[1] قولہ مکانہا اخری وقال العلی القاری ہذا اصرح فی الوجوب ۱۲

[2] قولہ عشر سنین یضحی قال فی المرقات ومما یدل علی الوجوب مواظبتہ علیہ الصلوۃ والسلام عشر سنین مدۃ اقامتہ بالمدینۃ وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام فیما سبق فلیذبح اخری مکانہا فانہ لا یعرف فی الشرع الامر بالاعادۃ الا للوجوب ۱۲

[3] قولہ فلا یقربن وقال العلامۃ العینی مثل ہذا الوعید لا یلحق بترک غیر الواجب ۱۲

[4] قولہ علی کل اہل بیت قال فی الازہار تمسک ابو حنیفۃ بہذا الحدیث علی ان الاضحیۃ واجبۃ علی کل مقیم ای فی مصر وہو مالک النصاب قالہ فی المرقات ۱۲۔

الترمذی هٰذا حدیث غریب ضعیف الاسناد قال میرك ولکن عبارة الترمذی هٰکذا هذا حدیث غریب لانعرف هٰذا الحدیث مرفوعا الامن هٰذا الوجه من حدیث ابن عون ولیس فی الترمذی حکم بضعف اسناد هذا الحدیث کذا فی کثیر من النسخ الحاضرة وکذا نقله عنه صاحب التخریج وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهٰذه الامة قال له رجل یا رسول الله ارأیت ان لم اجد الا منیحة[1] انثی افاضحی بها قال لا[2] ولکن خذ[3] من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذٰلك تمام اضحیتك عند الله رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مامن ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هٰذه الایام العشر قالوا یارسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الارجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذٰلك بشیٔ رواه البخاری وعن عائشة

---

[1] قوله منیحة قال السندی اصل المنیحة ما یعطیه الرجل غیره لیشرب لبنها ثم یردها علیه ثم یقع علی کل شاة لان من شانها ان تمنح بها وهو المراد ههنا وانما منعه لانه لم یکن عنده غیرها ینتفع به قلت ویحتمل ان المراد ههنا ما اعطاه غیره لیشرب اللبن ومنعه لانه ملك الغیر وقول الرجل لزعمه ان المنحة لاترد ولذٰلك قال صلی الله علیه وسلم المنحة مردودة ۱۲

[2] قوله قال لا ثم ظاهر الحدیث وجوب الاضحیة الا علی العاجز وقال ابوحنیفة لایجب الا علی من یملك نصابا قاله فی المرقات ۱۲

[3] قوله خذ قال السندی کأنه ارشده الی ان یشارك المسلمین فی العید والسرور وازالة الوسخ فذٰلك یکفیه اذا لم یجد الاضحیة والله تعالی اعلم ۱۲۔

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب
الی اللہ من اھراق الدم وانہ لیأتی یوم القیامة بقرونہا واشعارھا واظلافہا
وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بہا نفسا رواہ الترمذی
وابن ماجة وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام
احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منہا
بصیام سنة وقیام کل لیلة منہا بقیام لیلة القدر رواہ الترمذی وابن ماجة
وعن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ
ما ھٰذہ الاضاحی قال سنة ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیہا
یا رسول اللہ قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل
شعرة من الصوف حسنة رواہ احمد وابن ماجة وعن حنش قال رأیت
علیا یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھٰذہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی
نحوہ وعن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا
یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربع العرجاء البین ظلعہا والعوراء
البین عورھا والمریضة البین مرضہا والعجفاء التی لا تنقی رواہ مالک
واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والطحاوی
وعن ابی الضحاک عبید بن فیروز مولی بنی شیبان قال قلت للبراء
حدثنی عما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدی اقصر من یدہ فقال اربع لا یجزین
العوراء البین عورھا والمریضة البین مرضہا والعرجاء البین
ظلعہا والکسیرة التی لا تنقی قلت انی اکرہ ان تکون فی

القرن[1] نقص وان یکون فی السن[2] نقص قال ما کرهته فدعه ولا تحرمه علی احد رواه النسائی وفی روایة ابن ماجة قال فانی اکره ان یکون نقص فی الاذن قال فما کرهت منه فدعه ولا تحرمه علی احد وروی الطحاوی نحوها وعن حجیة بن عدی عن علی قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت والعرجاء قال اذا بلغت المنسك فاذبح قلت فمکسورة القرن قال لا بأس امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف العینین والاذنین رواه الدارمی والنسائی وابن ماجة والدارقطنی والبیهقی وابوداؤد الطیالسی والترمذی والحاکم فی المستدرک وقال الترمذی حسن صحیح وعن قتادة قال قلت یعنی لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه رواه ابوداؤد وروی الترمذی نحوه وفی روایة الطحاوی عن قتادة فقلت لسعید[3] بن المسیب ما عضباء الاذن قال اذا کان النصف فاکثر من ذلك مقطوعا وعن ابی سعید الخدری قال ابتعنا کبشا نضحی به فاصاب الذئب من الیتیه واذنه فسألنا النبی صلی الله علیه وسلم فامرنا[4] ان نضحی به رواه ابن ماجة وعن ابراهیم

---

[1] قوله فی القرن قال فی رد المحتار ویضحی بالجماء هی التی لا قرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر وغیره فان بلغ الکسر الی المخ لم یجز قهستانی ۱۲

[2] قوله فی السن قال فی التلخیص الحبیر ونقل القاضی الحسین عن الشافعی انه قال لا یحفظ عن النبی صلی الله علیه وسلم فی نقص الاسنان شئ یعنی فی النهی ۱۲

[3] قوله لسعید بن المسیب الخ قال الطحاوی وبین سعید بن المسیب عضباء الاذن المنهی عن ذبحها فی الاضحیة فقال هی المقطوعة نصف اذنها ۱۲

[4] قوله فامرنا الخ وفی انجاح الحاجة قلت لعل هذا العیب ما کان مانعا عن الاضحیة لان الاکثر حکما لکل کذا فی الدر ۱۲

انه قال الاضحية واجبة على اهل[1] الامصار الا الحاج رواه امامنا ابو حنيفة ۔
وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال
وبلغني عن علي بن ابي طالب مثله وعن ابن عباس قال الاضحى ثلثة ايام
يومان بعد يوم النحر رواه الطحاوي بسند جيد ورواه امامنا ابو حنيفة
عن ابراهيم نحوه وعن انس قال الذبح بعد يوم النحر يومان رواه البيهقي

باب العتيرة

وقول الله عز وجل فذرهم وما يفترون عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج
لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة في رجب متفق عليه وعن علي
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نسخت الزكوة كل
صدقة في القرآن ونسخ صوم رمضان كل صوم ونسخ غسل الجنابة
كل غسل ونسخت الاضاحي كل ذبح رواه الدارقطني والبيهقي وقال ابو داؤد
والعتيرة منسوخة[2] ۔

باب صلوٰة الخسوف

وقول الله عز وجل وما نرسل بالآيات الا تخويفا عن عبد الله بن
عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودي

---

[1] قوله على اهل الامصار الخ ويستفاد منه ان الاضحية واجبة على المقيم ولا تجب على المسافر ۱۲
[2] قوله منسوخة وقال علي القاري ثم وقع النهي العام للتشبه باهل الاصنام انتهى قلت
فلا تستحب ايضاً ۱۲

ان الصلوٰۃ جامعۃ رواہ البخاری وروی ابوداؤد عن عائشۃ نحوہ۔ وعن ابی قلابۃ[1] عن النعمان بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون[2] رکعۃ وسجدتین رواہ الطحاوی وابوداؤد والنسائی وعنہ عن قبیصۃ البجلی قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی کما تصلون رواہ الطحاوی وعن ابی بکرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت الشمس فقام الی المسجد یجر رداءہ من العجلۃ وثاب الناس الیہ فصلی کما تصلون رواہ الطحاوی وروی البخاری نحوہ وفی روایۃ ابن حبان وقال رکعتین مثل صلاتکم وفی روایۃ للحاکم نحو ابن حبان

---

[1] قولہ ابی قلابۃ الخ وقال البیہقی ابوقلابۃ لم یسمع من النعمان والحدیث مرسل قلت صرح فی الکمال بسماعہ عن النعمان وقال ابن حزم ابوقلابۃ ادرک النعمان وروی ھٰذا الخبر عنہ وصرح ابن عبد البر بصحۃ ھٰذا الحدیث وقال من احسن حدیث ذھب الیہ الکوفیون حدیث ابی قلابۃ عن النعمان وابوقلابۃ احد الاعلام واسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری وقال فی التعلیق الحسن قال ابن الترکمانی فی الجوہر النقی ولو صح الطریق الذی ذکرہ البیہقی وفیہ عن ابی قلابۃ عن رجل عن النعمان لم یدل علی انہ لم یسمعہ من النعمان بل یحتمل انہ سمعہ منہ ثم من رجل عنہ وقال ابن حزم ابوقلابۃ ادرک النعمان فروی ھٰذا الخبر عنہ ثم رواہ عن اٰخر عنہ فحدث بکلتا روایتیہ ۱۲

[2] قولہ کما تصلون رکعۃ وسجدتین وقال الطحاوی وھو النظر عندنا لانا رأینا سائر الصلوٰت من المکتوبات والتطوع مع کل رکعۃ سجدتین فالنظر علی ذلک ان یکون ھٰذہ الصلوٰۃ کذلک ۱۲

وقال الحاکم انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ واقر علیہ الذھبی وعن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس نحوا من صلاتکم یرکع ویسجد رواہ احمد والنسائی واسنادہ صحیح وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حین انکسفت الشمس مثل صلاتنا یرکع ویسجد وعن ابراھیم کانوا یقولون اذا کان ذلک فصلوا کصلاتکم حتی تنجلی رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح وعن عطاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوعا واحدا رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم والترمذی فی الشمائل وقال الحاکم صحیح وعطاء قال ایوب ھو ثقۃ وعن محمود بن لبید قال کسفت الشمس یوم مات ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کسفت الشمس لموت ابراھیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ عزوجل الا وانھما لاینکسفان لموت احد ولالحیاتہ فاذا رأیتموھما کذلک فافزعوا الی المساجد ثم قام فقرأ فیما نری بعض الر کتاب ثم رکع[1] ثم اعتدل ثم سجد سجدتین ثم قام ففعل مثل مافعل فی الاولی رواہ احمد واسنادہ حسن وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد رجالہ رجال الصحیح وعن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر قال انکسفت

---

[1] قولہ ثم رکع وقال الشیخ ابن الھمام واحادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین کما تقدم ومنھم من روی ثلاث رکوعات انتھی وقال علی القاری فان احادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین ومنھم من روی ثلاثا ومنھم من روی اربعا ومنھم من

الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
لم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع ثم رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع ثم
رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع ثم رفع وفعل في الركعة الاخرى مثل
ذلك رواه ابو داؤد والنسائي والترمذي في الشمائل والحاكم والطحاوي واسناده
حسن وقال الحاكم صحيح ولم يخرجاه وقال الشيخ الامام ابن الهمام وقد اخرج البخاري لعطاء
مقرونا بابي بشر وقال ايوب هو ثقة وعن ابي قلابة عن قبيصة الهلالي
قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فزعا يجر ثوبه

روى خمسا والاضطراب موجب للضعف فوجب ترك روايات التعدد كلها الى روايات
غيرها وقال علي القاري ايضا في موضع اخر واجاب الشافعي والبخاري بانه لا مساغ لحمل
هذه الاحاديث على بيان الجواز الا اذا تعددت الواقعة وهي لم تتعدد لان مرجعها
كلها الى صلوته صلى الله عليه وسلم في كسوف الشمس يوم مات ابنه ابراهيم وحينئذ
يجب ترجيح اخبار الركوعين فقط لانها اصح واشهر قلت بل يجب ترجيح اخبار الركوع
فقط لانها الاصل وقد ورد به الخبر قولا وفعلا كما سبق وسائر الاخبار مضطرب
مختلف الاثار انتهى وفي تابع الاثار وما روى من خلافه من تعدد الركوع فلما لم
ينقل تاريخ فعله المتأخر يرجح ما هو الموافق للمعهود ثم يترجح بانه ورد فيه القول
انتهى وفي البدائع قال ابو منصور اختلاف الروايات محمول على النسخ دون التخيير
لاختلاف الائمة ولو كان على التخيير لما اختلفوا قاله العلامة العيني في شرح الهداية
وقال في المرقات وفق بعض مشائخنا بحمل روايات التعدد على انه لما اطال في الركوع
اكثر من المعهود جدا ولا يسمعون له صوتا على ما تقدم في رواية رفع من خلفه
متوقعين رفعه وعدم سماعهم الانتقال فرفع الصف الذي يلي من رفع فلما

وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال
انما ھٰذہ الایات یخوف اللہ عزوجل بہا فاذا رأیتموھا فصلوا کاحدث صلوٰۃ صلیتموھا
من المکتوبۃ رواہ ابوداؤد والطحاوی والنسائی واسنادہ صحیح وعن النعمان بن
بشیر قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین
رکعتین ویسأل عنہا حتی انجلت الشمس رواہ ابوداؤد وعن سمرۃ بن جندب
قال بینما انا وغلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین
او ثلاثۃ فی عین الناظر من الافق اسودت حتی آضت کانہا تنومۃ فقال احدنا
لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شان ھذہ الشمس لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ھو بارز فاستقدم فصلی
فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلوٰۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم رکع بنا کاطول ما
رکع بنا فی صلوٰۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی
صلوٰۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذٰلک قال فوافق تجلی
الشمس جلوسہ فی رکعۃ الثانیۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی والنسائی نحوہ
واسنادہ صحیح وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رأی من خلفہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یرفع فلعلھم انتظروہ علی توھم انہ یدرکھم فیہ فلما
یئسوا من ذٰلک رجعوا الی الرکوع فظن من خلفہم انہ رکوع بعد رکوع منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرووا کذٰلک ثم لعل روایات الثلاث والاربع بناء علی اتفاق تکرر الرفع من الذی خلف الاول کذا
قال العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ ۔۱۲

لہ قولہ کاحدث وفی جامع الآثار واراد باحدث صلوٰۃ صلوٰۃ الفجر فان الکسوف کان عند
ارتفاع الشمس قید رمحین کذا فی فتح القدیر وزاد فیہ قدر رمحین علی ما فی حدیث سمرۃ ۱۲

لہ قولہ لا نسمع لہ صوتا وما روی من الجہر محمول علی ما کان من عادتہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی کسوف لا نسمع له صوتا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال صلیت الی جنب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم کسفت الشمس فلم اسمع له قراءۃ رواہ الطبرانی والبیہقی واسنادہ حسن وروی احمد وابو یعلی وابو نعیم نحوہ وعن ابی موسی قال خسفت الشمس فی زمان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقام فزعاً یخشی ان تکون الساعۃ حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیتہ یفعله فی صلوٰۃ قط ثم قال ان ھٰذہ الایات التی یرسل اللّٰہ عز وجل لا تکون لموت احد ولا لحیاتہ ولکن اللّٰہ عز وجل یرسلها یخوف بها عبادہ فاذا رأیتم شیأً منها فافزعوا الی ذکر اللّٰہ ودعائہ واستغفارہ رواہ الطحاوی وروی البخاری ومسلم نحوہ وفی روایۃ لهما قالت عائشۃ ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منه وفی روایۃ لهما عن عائشۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللّٰہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذٰلك فاذکروا[۱] اللّٰہ وکبروا وصلوا وتصدقوا وفی روایۃ لهما

من الجهر بآیۃ او آیتین فی السریۃ للتعلیم فظنه الراوی البعید ان کل القراءۃ لعله کان جهرا وهو لم یسمع فروی الجهر قاله فی تابع الآثار وقال الشیخ الامام ابن الهمام واذا حصل التعارض من وجب الترجیح بان الاصل فی صلوٰۃ النهار الاخفاء ۱۲

[۱] قوله فاذکروا اللّٰہ قال ابو حنیفۃ ومالك واحمد لا خطبۃ فیها قالوا لان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم امرهم بالصلوٰۃ والتکبیر والصدقۃ ولم یأمرهم بالخطبۃ ولو کانت سنۃ لامرهم بها ولانها صلوٰۃ کان یفعلها المنفرد فی بیته فلم یشرع لها خطبۃ وانما خطب صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم بعد الصلوٰۃ لیعلمهم حکمها وکأنه مختص به وقیل خطب بعدها لا لها بل لیردهم عن قولهم ان الشمس کسفت لموت ابراهیم کما فی الحدیث قاله فی عمدۃ القاری ۱۲

عن عبد اللہ بن عباس ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلک فاذکروا اللہ قالوا یارسول اللہ رأیناک تناولت شیأ فی مقامک ھذا ثم رأیناک تکعکعت فقال انی رأیت الجنۃ فتناولت منہا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا ورأیت النار فلم ارکالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اھلہا النساء قالوا بم یارسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لواحسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک شیأ قالت ما رأیت منک خیرا قط وفی روایۃ لہما عن عائشۃ ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما مستعجلا الی المسجد وقد انکسفت الشمس فصلی حتی انجلت ثم قال ان اھل الجاھلیۃ کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان الا لموت عظیم من عظماء اھل الارض وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما خلیقتان من خلقہ یحدث اللہ فی خلقہ ما شاء فایہما انخسف فصلوا حتی ینجلی او یحدث اللہ امرا وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس رواہ البخاری۔

لہ قولہ وقد تجلت قال فی البحر وما ورد من خطبتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یوم مات ابنہ ابراھیم وکسفت الشمس فانما کان للرد علی من قال انہا کسفت لموتہ لا لانہا مشروعۃ لہ ولذا خطب علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد الانجلاء ولو کانت سنۃ لہ لخطب قبلہ کالصلوٰۃ والدعاء قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

باب فی سجود الشکر

عن ابی بکرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر سرورا او یسر بہ خر ساجدا[1] شاکرا للہ تعالیٰ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن غریب وعن ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا من النغاشین فخر ساجدا رواہ الدارقطنی مرسلا وفی شرح السنة لفظ المصابیح وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکة نرید المدینة فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعة ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعة ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعة ثم خر ساجدا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاٰخر فخررت ساجدا لربی شکرا رواہ احمد وابوداؤد۔

باب الاستسقاء

وقول اللہ عز وجل استغفروا ربکم انہ کان غفارا

[1] قولہ ساجدا وفی الدر المختار وسجدة الشکر مستحبة بہ یفتی وقال فی رد المحتار وھی لمن تجددت عندہ نعمة ظاھرة او رزقہ اللہ تعالیٰ مالا او ولدا او اندفعت عنہ نقمة ونحو ذالک یستحب لہ ان یسجد للہ تعالیٰ شکرا مستقبل القبلة یحمد اللہ تعالیٰ فیھا ویسبحہ ثم یکبر فیرفع رأسہ کما فی سجدة التلاوة انتھیٰ وفی اٰخر شرح المنیة فیکبر مستقبل القبلة ویسجد ویحمد اللہ ویشکرہ ویسبح ثم یکبر فیرفع رأسہ

يرسل[1] السماء عليكم مدرارا فصل[2] عن شريك بن عبد الله بن ابی نمر انه سمع انس بن مالك يذكر ان رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان وجاه المنبر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فقال يارسول الله هلكت المواشی وانقطعت السبل فادع الله ان يغيثنا قال فرفع[3] رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم اسقنا اللهم اسقنا اللهم اسقنا قال انس فلا والله ما نرى فی السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيأ وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت قال فوالله ما رأينا الشمس سبتًا ثم دخل رجل من ذلك الباب فی الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يارسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله ان يمسكها قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والجبال والظراب والاودية ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشی فی الشمس قال شريك فسألت انسا أهو الرجل الاول قال لا ادری متفق عليه وعن شرحبيل بن السمط انه قال لكعب يا كعب بن مرة حدثنا عن

---

[1] قوله يرسل علق نزول الغيث بالاستغفار لا بالصلوٰة فكان الاصل فيه الدعاء والتضرع دون الصلوٰة قاله فی عمدة القاری ۱۲

[2] قوله فصل الخ هذه الاحاديث والآثار كلها تشهد لابی حنيفة ان الاستسقاء استغفار ودعاء ۱۲

[3] قوله فرفع فيه لا تحويل ولا استقبال وفيه حجة واضحة لابی حنيفة ان الاستسقاء دعاء و استغفار ولا صلاة فيه قاله العلامة العينی فی عمدة القاری ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد رقال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللھم اسقنا غیثا مریئا مریعا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار قال فما جمعوا حتی احیوا قال فاتوہ فشکوا الیہ المطر فقالوا یا رسول اللہ تھدمت البیوت فقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فجعل السحاب ینقطع یمینا وشمالا رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یواکئی فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل قال فاطبقت علیھم السماء رواہ ابو داؤد وعن عمیر مولی آبی اللحم انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ لا یجاوز بھما رأسہ رواہ ابو داؤد وروی الترمذی والنسائی نحوہ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابو داؤد وروی البیھقی والطبرانی نحوہ وعن عطاء بن ابی مروان الاسلمی عن ابیہ قال خرجنا مع عمر بن الخطاب یستسقی فما زاد علی الاستغفار رواہ ابن ابی شیبۃ وروی سعید بن منصور فی سننہ بسند جید نحوہ وعن ابراھیم انہ خرج مع المغیرۃ بن عبد اللہ الثقفی یستسقی قال فصلی المغیرۃ فرجع ابراھیم حیث راٰہ یصلی رواہ ابن ابی شیبۃ وعن انس بن مالک ان رجلا شکا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلاک المال وجھد العیال فدعا اللہ یستسقی ولم یذکر انہ حول رداءہ ولا استقبل القبلۃ متفق علیہ وعن جابر قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحول رداءہ

ليتحول[1] القحط رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعن هشام بن اسحاق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال سألت ابن عباس عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس على المنبر فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيدين رواه النسائي والترمذي وابو داؤد وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه الا في الاستسقاء فانه يرفع حتى يرى بياض ابطيه متفق عليه وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء رواه مسلم فصل[2] عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول

---

[1] قوله ليتحول وقال في الهداية وما رواه كان تفاولا قال ابن الهمام اعتراف بروايته ومنع استنانه لانه فعل لامر لا يرجع الى معنى العبادة والله اعلم ثم قال واعلم ان كون التحويل كان تفاؤلا جاء مصرحا به في المستدرك من حديث جابر وصححه قال وحول رداءه ليتحول القحط وفي طوالات الطبراني من حديث انس وقلب رداءه لكي ينقلب القحط الى الخصب قاله في المرقات ۱۲ ـ

[2] قوله فصل والجواب عن هذه الاحاديث التي فيها الصلوة انه صلى الله عليه وسلم فعلها مرة وتركها اخرى وذا لا يدل على السنية وانما يدل على الجواز فلذا ابو حنيفة لم يقل ان الصلوة فيه غير مشروعة بل يقول انها ليست بسنة كذا قال العلامة العيني في عمدة القاري ۱۲

رداءہ حین استقبل القبلۃ متفق علیہ وعن عبد اللہ بن ابی بکر سمع عباد بن تمیم عن عمہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی یستسقی واستقبل القبلۃ فصلی رکعتین وقلب رداءہ رواہ البخاری وعن عائشۃ قالت شکا الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر وحمد اللہ ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستئخار المطر عن ابان زمانہ عنکم وقد[1] امرکم اللہ ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الٰہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ فلم یترک الرفع حتی بدا بیاض ابطیہ ثم حول الی الناس ظھرہ وقلب وحول رداءہ وھو رافع یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشأ اللہ سحابۃ فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن اللہ فلم یأت مسجدہ حتی سالت السیول فلما رأی سرعتھم الی الکن ضحک حتی بدت نواجذہ فقال اشھد ان اللہ علی کل شیء قدیر وانی عبد اللہ ورسولہ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ ابن الھمام حدیث غریب وفی اسنادہ جید

---

[1] قولہ وقد امرکم قال الشیخ ابن الھمام الخ وذلک الکلام ھو المراد بالخطبۃ کما قالہ بعضھم ولعل الامام احمد اعلہ بھذہ الغرابۃ او بالاضطراب فان الخطبۃ فیہ مذکورۃ قبل الصلوٰۃ فیما تقدم من حدیث ابی ھریرۃ بعدھا وکذا فی غیرہ انتھی وفی تابع الائمۃ وما روی من الخطبۃ یحمل علی الدعاء والذکر مجازا ۱۲

وعن عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی المصلی فاستسقی وحوّل رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ
الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ
رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ
خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یأخذ اسفلہا فیجعلہ اعلاہا فلما ثقلت قلبہا
علی عاتقیہ رواہ احمد وابوداؤد فصل عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا
رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس
یستسقی فاذا ہو بنملۃ رافعۃ بعض قوائمہا الی السماء فقال ارجعوا فقد
استجیب لکم من اجل ہذہ النملۃ رواہ الدارقطنی وعن عائشۃ قالت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رأی المطر قال اللہم صیبا نافعا
رواہ البخاری وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر
فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم

باب فی الریاح

وقول اللہ عز وجل انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا وقولہ وارسلنا
علیہم الریح العقیم وقولہ وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا و
اہلکت عاد بالدبور متفق علیہ وعن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم فکان اذا رأی
غیما او ریحا عرف فی وجھہ متفق علیہ وعنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما
ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ واذا تخیلت
السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت
ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما رأوہ عارضا
مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا وفی روایۃ ویقول اذا رأی المطر
رحمۃ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من
خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیھقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مأمورۃ وانہ من لعن شیأ لیس لہ
باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وعن ابی بن کعب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا
اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ
ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی
وعن ابن عباس قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا
ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا
وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
رواہ الشافعی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن عائشۃ قالت کان النبی

صلى الله عليه وسلم اذا ابصرنا شيئا من السماء تعني السحاب ترك عمله واستقبله وقال اللهم اني اعوذبك من شر ما فيه فان كشفه حمد الله وان مطرت قال اللهم سقيا نافعا رواه ابوداؤد والنسأى وابن ماجة والشافعي واللفظ له وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللهم لاتقتلنا بغضبك ولاتهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك رواه احمد والترمذي وعن عبد الله بن الزبير انه كان اذا سمع الرعد ترك الحديث وقال سبحان الذي يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته رواه مالك وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الغيب خمس ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث الأية رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست السنة بان لاتمطروا ولكن السنة ان تمطروا ولاتنبت الارض شيئا رواه مسلم۔

كتاب الجنائز

وقول الله عز وجل اذا بلغت التراقي وقيل من راق وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق الى ربك يومئذ المساق۔

باب عيادة المريض وثواب المرض

وقول الله عز وجل انا نكتب ما قدموا واثارهم وقوله الم تر الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت وقوله قل لن ينفعكم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لاتمتعون الا قليلا عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المريض

وفکوا[1] العانی رواہ البخاری وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ المریض واتباع الجنائز واجابۃ
الدعوۃ وتشمیت العاطس متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست قیل ماھن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ
فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ
فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم وعن البراء بن عازب
قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع امرنا بعیادۃ المریض
واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابۃ الداعی وابرار المقسم
ونصر المظلوم ونہانا عن خاتم الذہب وعن الحریر والاستبرق والدیباج
والمیثرۃ الحمراء والقسی وآنیۃ الفضۃ وفی روایۃ وعن الشرب فی الفضۃ
فانہ من شرب فیہا فی الدنیا لم یشرب فیہا فی الآخرۃ متفق علیہ وعن انس
قال کان غلام یہودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعودہ فقعد عند رأسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عندہ فقال
اطع ابا القاسم فاسلم[2] فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ
الذی انقذہ من النار رواہ البخاری وعن ابن عباس قال من السنۃ تخفیف
الجلوس وقلۃ الصخب فی العیادۃ عند المریض قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما کثر لغطہم واختلافہم قوموا عنی رواہ رزین وعن انس

---

[1] قولہ فکوا العانی ای اعتقوا الاسیر ای الرقیق قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فاسلم الخ ظاہر الحدیث یؤید مذہب الامام ابی حنیفۃ حیث یقول بصحۃ
اسلام الصبی کذا فی المرقات ۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیأ فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ وعنہ قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیامۃ یا ابن اٰدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذٰلک عندی یا ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذٰلک عندی رواہ مسلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادی مناد

من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه ابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد
اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابوداؤد وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة
حتى يجلس فاذا جلس اغتمس فيها رواه مالك واحمد وعن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابي يعوده وكان اذا دخل على مريض يعوده قال
لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله قال كلا بل حمى
تفور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبي صلى الله عليه وسلم فنعم اذا رواه
البخاري وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم
على المريض فنفسوا له في اجله فان ذلك لا يرد شيأ ويطيب بنفسه رواه الترمذي
وابن ماجة وعن ابي هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا
فقال ابشر فان الله تعالى يقول هي ناري اسلطها على عبدي المؤمن في الدنيا
لتكون حظه من النار يوم القيامة رواه احمد وابن ماجة والبيهقي في شعب
الايمان وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى
منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافي
لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل اللهم اشف
عبدك ينكألك عدوا او يمشي لك الى جنازة رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت
كان اذا اشتكى الانسان الشئ منه اوكانت به قرحة اوجرح قال النبي صلى الله
عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا باذن
ربنا متفق عليه وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى نفث على نفسه

بالمعوذات ومسح عنه بیده فلما اشتکی وجعه الذی توفی فیه کنت انفث علیه
بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیه وسلم متفق علیه
وفی روایة لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اهل بیته نفث علیه بالمعوذات
وعن عثمان بن ابی العاص انه شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وجعا یجده
فی جسده فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ضع یدك علی الذی یألم
من جسدك وقل بسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزة اللہ وقدرته
من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذهب اللہ ما کان بی رواه مسلم وعن
ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا محمد اشتکیت
فقال نعم قال بسم اللہ ارقیك من کل شئ یؤذیك من شر کل نفس او عین
حاسد اللہ یشفیك بسم اللہ ارقیك رواه مسلم وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذ کما بکلمات اللہ التامة من کل شیطان
وهامة ومن کل عین لامة ویقول ان اباکما کان یعوذ بها اسمعیل واسحق رواه البخاری
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات
اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك الا شفی الا ان یکون قد حضر
اجله رواه ابوداؤد والترمذی وعنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یعلمهم من
الحمی ومن الاوجاع کلها ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق
نعار ومن شر حر النار رواه الترمذی وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یقول من اشتکی منکم شیأ او اشتکاه اخ له فلیقل ربنا اللہ الذی
فی السماء تقدس اسمك امرك فی السماء والارض کما رحمتك فی السماء فاجعل
رحمتك فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من
رحمتك وشفاء من شفائك علی هذا الوجع فیبرأ رواه ابوداؤد وعن زید بن ارقم

قال عادني[1] النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعيني رواه احمد ابو داؤد وفي رواية البيهقي والطبراني مرفوعا ثلاثة ليس لهم عيادة العين والرمد والضرس وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يصب منه رواه البخاري وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرب سبحانه وتعالى يقول وعزتي وجلالي لا اخرج احدا من الدنيا اريد اغفر له حتى استوفي كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه واقتار في رزقه رواه رزين وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياه متفق عليه وعن عامر الرام قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابه السقم ثم عافاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال رجل يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواه ابو داؤد وعن يحيى بن سعيد قال ان رجلا جاءه الموت في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيأ له مات ولم يبتل بمرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك ما يدريك لو ان الله ابتلاه بمرض فكفر عنه من سيأته رواه مالك مرسلا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد وعن عبد الله بن مسعود

---

[1] قوله عادني الخ فانه محمول على انه من السنن الغير المؤكدة وخلاصة الكلام انه لا يلزم فيها العيادة لا انه منهي عنها قاله في المرقات ١٢

قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یارسول اللہ
انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک
رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی
من مرض فما سواہ الا حط اللہ تعالی بہ سیآتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا متفق علیہ
وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت علی
مریض فمرہ یدعولک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ تعالی بعبدہ الخیر عجل
لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی
یوافیہ بہ یوم القیامۃ رواہ الترمذی وعن عطاء بن ابی رباح قال قال لی
ابن عباس الا اریک امرأۃ من اھل الجنۃ قلت بلی قال ھذہ المرأۃ السوداء
اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ انی اصرع وانی
اتکشف فادع اللہ فقال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ
ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لہا
متفق علیہ وعن عبد اللہ بن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل
ابن آدم والی جنبہ تسع وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الھرم حتی
یموت رواہ الترمذی وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریاح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری
حتی یأتی اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبہا شئ حتی
یکون انجعافہا مرۃ واحدۃ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن
یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تھتز حتی تستحصد متفق علیہ

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا الوجع عليه اشد من رسول الله صلی الله
عليه وسلم متفق عليه وعنها قالت مات النبی صلی الله عليه وسلم بين حاقنتی
وذاقنتی فلا اكره شدة الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی الله عليه وسلم
رواه البخاری وعنها قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذی رأيت من
شدة موت رسول الله صلی الله عليه وسلم رواه الترمذی والنسائی وعنها
قالت رأيت النبی صلی الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو
يدخل يده فی القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعنی علی منكرات
الموت اوسكرات الموت رواه الترمذی وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عزوجل اذا
احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذی
وابن ماجة وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لايزال
البلاء بالمؤمن اوالمؤمنة فی نفسه وماله وولده حتی يلقی الله تعالی وما عليه
من خطيئة رواه الترمذی وروی مالك نحوه وقال الترمذی هذا حديث
حسن صحيح وعن محمد بن خالد السلمی عن ابيه عن جده قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله
ابتلاه الله فی جسده اوفی ماله اوفی ولده ثم صبره علی ذلك حتی يبلغه
المنزلة التی سبقت له من الله رواه احمد وابوداؤد وعن جابر قال
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيامة حين
يعطی اهل البلاء الثواب لوان جلودهم كانت قرضت فی الدنيا بالمقاريض
رواه الترمذی وعن سعد قال سئل النبی صلی الله عليه وسلم
ای الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلی الرجل علی حسب

دينه فان كان فى دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان فى دينه رقة هون عليه فما زال كذلك حتى يمشى على الارض ماله ذنب رواه الترمذى وابن ماجة والدارمى وقال الترمذى هذا حديث حسن صحيح وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام السائب فقال مالك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبى الحمى فانها تذهب خطايا بنى آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم وعن ابى هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبها رجل فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا تسبها فانها تنفى الذنوب كما تنفى النار خبث الحديد رواه ابن ماجة ۔ وعن على بن زيد عن أمية انها سألت عائشة عن قول الله عز وجل ان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله وعن قوله من يعمل سوأ يجز به فقالت ما سألنى عنها احد منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذه معاتبة الله العبد بما يصيبه من الحمى والنكبة حتى البضاعة يضعها فى يد قميصه فيفقدها فيفزع لها حتى ان العبد ليخرج من ذنوبه كما يخرج التبر الاحمر من الكير رواه الترمذى ۔ وعن ابى موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب عبدا نكبة فما فوقها اودونها الا بذنب وما يعفوا الله تعالى عنه اكثر وقرأ وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير رواه الترمذى وعن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار فليطفئها عنه بالماء فليستنقع فى نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلاة الصبح قبل طلوع الشمس

وليغمس فيه ثلاث غمسات ثلاثة ايام فان لم يبرأ في ثلاث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وعن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد او سافر كتب له بمثل ما كان يعمل مقيما صحيحا رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا كان على طريقة حسنة من العبادة ثم مرض قيل للملك الموكل به اكتب له مثل عمله اذا كان طليقا حتى اطلقه او اكفه الي رواه في شرح السنة وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ابتلى المسلم ببلاء في جسده قيل للملك اكتب له صالح عمله الذي كان يعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفر له ورحمه رواه في شرح السنة وعن شداد بن اوس والصنابحي انهما دخلا على رجل مريض يعودانه فقالا له كيف اصبحت فقال اصبحت بنعمة الله قال شداد ابشر بكفارات السيآت وحط الخطايا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يقول انا اذا ابتليت عبدا من عبادي مؤمنا فحمدني على ما ابتليته فانه يقوم من مضجعه ذلك كيوم ولدته امه من الخطايا ويقول الرب تبارك وتعالى انا قيدت عبدي وابتليته فاجروا له ما كنتم تجرون له وهو صحيح رواه احمد وعن شقيق قال مرض عبد الله بن مسعود فعدناه فجعل يبكي فعوتب فقال اني لا ابكي لاجل المرض لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المرض كفارة وانما ابكي انه اصابني على حال فترة ولم يصبني في حال اجتهاد لانه يكتب للعبد من الاجر اذا مرض

ما كان يكتب له قبل ان يمرض فمتعه منه المرض رواه رزين وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة كل مسلم
متفق عليه وعن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم الى ربنا عز وجل فى الذين
يتوفون من الطاعون فيقول الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا
ويقول المتوفون اخواننا ماتوا على فرشهم كما متنا فيقول ربنا انظروا
الى جراحتهم فان اشبهت جراحهم جرح المقتولين فانهم منهم
ومعهم فاذا جراحهم قد اشبهت جراحهم رواه احمد والنسائى وعن
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون
والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد فى سبيل الله متفق عليه ۔
وعن سليمان بن صرد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتله
بطنه لم يعذب فى قبره رواه احمد والترمذى وعن جابر بن عتيك
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل فى سبيل الله
المطعون شهيد والغريق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون
شهيد وصاحب الحريق شهيد والذى يموت تحت الهدم شهيد والمرأة
تموت بجمع شهيد رواه مالك وابوداؤد والنسائى وعن عبد الله بن عمرو
قال توفى رجل بالمدينة ممن ولد بها فصلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم
فقال يا ليته مات بغير مولده قالوا ولم ذاك يا رسول الله قال ان الرجل
اذا مات بغير مولده قيس له من مولده الى منقطع اثره فى الجنة رواه النسائى
وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت غربة
شهادة رواه ابن ماجة وعن طارق بن شهاب قال كنا نتحدث الى ابى موسى الاشعرى

فقال لنا ذات يوم لا عليكم ان تخفوا عنى فان هذا الطاعون قد وقع فى اهلى فمن شاء منكم ان يتنزه فليتنزه واحذروا اثنين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فاصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم ال فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما اصيب ال فلان وانى سأحدثكم ما ينبغى للناس فى الطاعون انى كنت مع ابى عبيدة وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابى هذا فانى اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسى حتى تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الى فقد عرضت لى اليك حاجة لا غنا لى عنك فيها فلما قرأ ابو عبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان يستبقى من ليس بباق فكتب اليه ابو عبيدة انى فى جند من المسلمين الى فررت من المناة والسرلن ارغب بنفسى عنهم وقد عرفنا حاجة امير المؤمنين فحللنى من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل له توفى ابو عبيدة قال لا وكان قد كتب اليه عمر ان الاردن ارض عمقة وان الجابية ارض نزهة فانهض[1] بالمسلمين الى الجابية فقال لى ابو عبيدة انطلق فبوئ المسلمين

---

[1] قوله فانهض وفى شرح معانى الآثار فهذا عمر رضى الله عنه قد امر الناس ان يخرجوا من الطاعون ووافقه على ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عبد الرحمن بن عوف عن النبى صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهب اليه من ذلك انتهى وقال صاحب الدر المختار فى مسائل شتى منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلى به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهى فى الحديث الشريف مجمع الفتاوى

منزلهم فقلت لا استطيع قال فذهب ليركب وقال لي رحل الناس قال فاخذه اخذة فطعن فمات وانكشف الطاعون رواه الطحاوی وفی روایة لابن عساکر وکان قد کتب الیه عمران الاردن ارض وبیة عمقة وان الجابیة ارض نزهة فاظهر بالمهاجرين اليها قال ابوعبيدة حين قرأ الكتاب اماهذا فنسمع فيه امر امير المؤمنين ونطيعه فامرني ان اركب وابوئ الناس منازلهم فطعنت امرأتي فجئت اباعبيدة فانطلق ابوعبيدة يبوئ الناس منازلهم فطعن فتوفی وانکشف الطاعون وروی سفیان بن عیینة فی جامعه نحو ابن عساكر اخصر منه وقال صاحب الدر المختار فی مسائل شتی منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلى به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهی فی الحدیث الشریف وعن انس قال قال رجل یا رسول الله انا کنا فی دار کثر فیها عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیها عددنا واموالنا فقال صلی الله علیه وسلم ذروها ذمیمة رواه ابوداؤد وعن یحیی بن عبدالله بن بحیر قال اخبرنی من سمع فروة بن مسیک یقول قلت یا رسول الله عندنا ارض یقال لها ابین وهی ارض ریفنا ومیرتنا وان وباءها شدید فقال دعها[1] عنک فان من القرف

انتهی وقال فی الاشباه والنظائر وفی البزازیة اذا تزلزلت الارض وهو فی بیته یستحب له الفرار الی الصحراء لقوله تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة وفیه قیل الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین انتهی ویفید جواز الفرار من الطاعون اذا نزل ببلدة انتهی قول الاشباه والنظائر ۱۲ [1] قوله دعها عنک مثله ذروها ذمیمة قال علی القاری

التلف رواہ ابو داؤد وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ متفق علیہ وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رحمہ اللہ الباری لیس ہذا من باب العدوی وانما ہو من باب الطب فان استصلاح الاہواء من اعون الاشیاء علی صحۃ الابدان وفساد الہواء من اسرع الاشیاء الی الاسقام ۱۲ لہ قولہ فلا تقدموا علیہ الخ قال الشیخ النووی فی شرح مسلم وفی ہذہ الاحادیث منع القدوم علی بلد الطاعون ومنع الخروج منہ فرارا من ذلک اما الخروج لعارض فلا بأس بہ وہذا الذی ذکرناہ ہو مذہبنا ومذہب الجمہور قال القاضی ہو قول الاکثرین قال حتی قالت عائشۃ الفرار منہ کالفرار من الزحف قال ومنہم من جوز القدوم علیہ والخروج منہ فرارا قال وروی ہذا عن عمر بن الخطاب وانہ ندم علی رجوعہ من سرغ وعن ابی موسی الاشعری ومسروق والاسود بن ہلال انہم فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن ہذا الرجز فی الشعاب والاودیۃ ورؤس الجبال فقال معاذ بل ہو شہادۃ ورحمۃ ویتأول ہؤلاء النہی علی انہ لم ینہ عن الدخول علیہ والخروج منہ مخافۃ ان یصیبہ غیر المقدر لکن مخافۃ الفتنۃ علی الناس لئلا یظنوا ان ہلاک القادم انما حصل بقدومہ وسلامۃ الفار انما کانت بفرارہ قالوا وہو من نحو النہی عن الطیرۃ والقرب من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنۃ علی المقیم والفار اما الفار فیقول فررت فنجوت واما المقیم فیقول اقمت فمت وانما فر من لم یات اجلہ واقام من حضر اجلہ انتہی وذکر الطحاوی فی مشکل الآثار ہذا الحدیث فقال تأویلہ

عن الطاعون فاخبرلی انه عذاب یبعثه الله علی من یشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابرا محتسبا یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر شهید رواه البخاری وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیه له اجر شهید رواه احمد وعن انس قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول قال الله سبحانه وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه ثم صبر عوضته منهما الجنة یرید عینیه رواه البخاری۔

باب تمنی الموت وذکرہ

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعله ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعله ان یستعتب رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع به من قبل ان یأتیه انه اذا مات انقطع عمله وانه لا یزید المؤمن عمره الا خیرا

انه اذا کان بحال لو دخل وابتلی به وقع عنده انه ابتلی بدخوله ولو خرج ونجا وقع عنده انه نجا بخروجه فلا یدخل ولا یخرج صیانة لاعتقاده فاما اذا کان یعلم ان کل شیء بقدر الله وانه لا یصیبه الا ما کتبه الله فلا بأس بان یدخل ویخرج کذا فی الظهیریة قاله فی العالمگیریة ۱۲۔

لہ قوله لا یتمنی احدکم الموت الخ قال فی رد المحتار قال فی النهر ویکره تمنی الموت بضرر نزل به النهی عن ذلک فان کان ولا بد فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی کذا فی السراج ۱۲۔

رواہ مسلم وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتمنوا الموت
فان هول المطلع شدید وان من السعادة ان یطول عمر العبد ویرزقه الله
عز وجل الانابة رواہ احمد وعن ابی امامة قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یا لیتنی
مت فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم یا سعد أعندی تتمنی الموت فردد ذلك
ثلاث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنة فما طال عمرك وحسن من
عملك فهو خیر لك رواہ احمد وعن حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب
وقد اکتوی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول
لا یتمن احدکم الموت لتمنیته ولقد رأیتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم ما املك درهما وان فی جانب بیتی الآن لاربعین الف درهم قال
ثم اتی بکفنه فلما راٰہ بکی وقال لکن حمزة لم یوجد له کفن الا بردة ملحاء
اذا جعلت علی رأسه قلصت عن قدمیه واذا جعلت علی قدمیه قلصت
عن رأسه حتی مدت علی رأسه وجعل علی قدمیه الاذخر رواہ احمد
والترمذی الا انه لم یذکر ثم اتی بکفنه الی اٰخرہ وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابه
فان کان لابد فاعلا فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی
اذا کانت الوفاة خیرا لی متفق علیه وعن عبادة بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ
لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشة او بعض ازواجه انا لنکرہ الموت
قال لیس ذلك ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامته
فلیس شئ احب الیه مما امامه فاحب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ

وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شئ اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ متفق علیہ وفی روایۃ عائشۃ والموت قبل لقاء اللہ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم انبأتکم ما اول مایقول اللہ للمؤمنین یوم القیامۃ وما اول مایقولون لہ قلنا نعم یارسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یاربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وھو فی الموت فقال کیف تجدک قال ارجو اللہ یارسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ مایرجوا منہ وامنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لایموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح اومستراح منہ فقالوا یارسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب اوعابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلاتنتظر الصباح واذا اصبحت فلاتنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ الترمذی

والنسائی وابن ماجۃ وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یانبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الآخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی۔

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یموت بعرق الجبین رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ۔ وعن عبید اللہ بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت الفجاءۃ اخذۃ الاسف رواہ ابوداؤد وزاد البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ اخذۃ الاسف للکافر ورحمۃ للمؤمن۔

باب ما یقال عند من حضرہ الموت

وقول اللہ عز وجل ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الہون وقولہ النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا وقولہ کذلک یجزی اللہ المتقین الذین تتوفہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم[1] لا الہ الا اللہ رواہ مسلم

---

[1] قولہ لقنوا موتاکم الخ قال فی الدر المختار ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشہادتین لان الاولی لا تقبل بدون الثانیۃ عندہ قبل الغرغرۃ من غیر امرہ بہا لئلا یضجر د

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ رواہ ابوداؤد وعن عبد اللّٰہ بن جعفر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم الحمد للّٰہ رب العالمین قالوا یا رسول اللّٰہ کیف للاحیاء قال اجود واجود رواہ ابن ماجۃ وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللّٰہ وھو یموت فقلت اقرأ[1] علی

اذا قالہا مرۃ کفاہ ولا یکرر علیہ ما لم یتکلم لیکون اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللّٰہ ویندب قراءۃ یٰسٓ والرعد ولا یلقن بعد تلحیدہ وان فعل لا ینہی عنہ وفی الجوہرۃ انہ مشروع عند اہل السنۃ ویکفی قولہ یا فلان یا ابن فلان اذکر ما کنت علیہ وقل رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم نبیا قیل یا رسول اللّٰہ فان لم یعرف اسمہ قال ینسب الی اٰدم وحواء ومن لا یسأل ینبغی ان لا یلقن انتہی وقال فی رد المحتار وقد اطال فی الفتح فی تائید حمل موتاکم فی الحدیث علی حقیقتہ مع التوفیق بین الادلۃ علی ان المیت یسمع او لا لکن قال فی شرح المنیۃ ان الجمہور علی ان المراد منہ مجازہ ثم قال وانما لا ینہی عن التلقین بعد الدفن لانہ لا ضرر فیہ بل فیہ نفع فان المیت یستأنس بالذکر علی ما ورد فی الاٰثار الخ ثم ذکر ان من لا یسأل ثمانیۃ الشہید والمرابط والمطعون والمیت زمن الطاعون بغیرہ اذا کان صابرا محتسبا والصدیق والاطفال والمیت یوم الجمعۃ او لیلتہا والقاری کل لیلۃ تبارک الملک وبعضہم ضم الیہا السجدۃ والقاری فی مرض موتہ قل ھو اللّٰہ احد اھ واشار الشارح الی انہ یزاد الانبیاء علیہم السلام لانہم اولی من الصدیقین ۱۲۔

[1] قولہ اقرأ الخ قال الشرنبلالی وھکذا علیہ تبلیغ السلام الی حضرۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الذی امرہ بہ قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة وعن عبد الرحمٰن بن
كعب عن ابيه قال لما حضرت كعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء بن معرور
فقالت يا ابا عبد الرحمن ان لقيت فلانا فاقرأ عليه منى السلام فقال غفر الله لك
يا ام بشر نحن اشغل من ذلك فقالت يا ابا عبد الرحمٰن اما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان ارواح المؤمنين فى طير خضر تعلق بشجر الجنة قال بلى قالت فهو
ذاك رواه ابن ماجة والبيهقى فى كتاب البعث والنشور وعن عائشة قالت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قبّل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكى حتى
سال دموع النبى صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان رواه الترمذى وابوداؤد
وابن ماجة وعنها قالت ان ابا بكر قبل النبى صلى الله عليه وسلم وهو ميت
رواه الترمذى وابن ماجة وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون
رواه مسلم وعنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابى سلمة وقد
شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج ناس من اهله
فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال
اللهم اغفر لابى سلمة وارفع درجته فى المهديين واخلفه فى عقبه فى الغابرين
واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له فى قبره ونور له فيه رواه مسلم وعنها
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول
ما امره الله به انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرنى فى مصيبتى واخلف لى خيرا
منها الا اخلف الله له خيرا منها فلما مات ابو سلمة قلت اى المسلمين خير من ابى سلمة

لہ قوله قبل وفى المجتبى ولا بأس بتقبيل الميت قال فى بحر الرائق وكذا فى عمدة القارى ١٢

اول بیت هاجر الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثم انی قلتها فاخلف اللّٰه لی رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم رواه مسلم ـ وعن عائشة قالت ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
حین توفی سجی ببرد حبرة متفق علیه وعن حصین بن وحوح ان طلحة بن البراء
مرض فاتاه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث
به الموت فآذنونی به وعجلوا فانه لا ینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی اهله
رواه ابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المیت تحضره
الملائکة فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتها النفس الطیبة کانت فی الجسد
الطیب اخرجی حمیدة وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال
لها ذلك حتی تخرج ثم یعرج بها الی السماء فیفتح لها فیقال من هذا فیقول
فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبة کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة
وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لها ذلك حتی تنتهی
الی السماء التی فیها اللّٰه فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتها النفس الخبیثة
کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمة وابشری بحمیم وغساق وآخر من
شکله ازواج فما تزال یقال لها ذلك حتی تخرج ثم یعرج الی السماء فیفتح لها
فیقال من هذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثة کانت فی الجسد الخبیث
ارجعی ذمیمة فانها لا تفتح لك ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر
رواه ابن ماجة وعنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا خرجت روح
المؤمن تلقاها ملکان یصعدانها قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسك قال
ویقول اهل السماء روح طیبة جاءت من قبل الارض صلی اللّٰه علیك وعلی
جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم یقول انطلقوا به الی آخر الاجل
قال وان الکافر اذا خرجت روحه قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول

اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض فيقال انطلقوا به الى اخر الاجل
قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ريطة كانت على انفه هكذا رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملائكة الرحمة
بحريرة بيضاء فيقولون اخرجي راضية مرضيا عنك الى روح الله وريحان ورب غير
غضبان فتخرج كاطيب ريح المسك حتى انه ليناوله بعضهم بعضا حتى يأتوا به
ابواب السماء فيقولون ما اطيب هذه الريح التى جاءتكم من الارض فيأتون به
ارواح المؤمنين فلهم اشد فرحا به من احدكم بغائبه يقدم عليه فيسألونه ماذا
فعل فلان ماذا فعل فلان فيقولون دعوه فانه كان فى غم الدنيا فيقول قد مات
اما اتاكم فيقولون قد ذهب به الى امه الهاوية وان الكافر اذا احضر اتته ملائكة
العذاب بمسح فيقولون اخرجي ساخطة مسخوطا عليك الى عذاب الله عز وجل
فتخرج كانتن ريح جيفة حتى يأتون به الى باب الارض فيقولون ما انتن هذه الريح
حتى يأتون به ارواح الكفار رواه احمد والنسائى وعن البراء بن عازب قال خرجنا
مع النبى صلى الله عليه وسلم فى جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما
يلحد فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كأن على رؤسنا الطير وفى
يده عود ينكت به فى الارض فرفع رأسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر
مرتين او ثلاثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا كان فى انقطاع من الدنيا واقبال من
الأخرة نزل اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس معهم
كفن من اكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم
يجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الطيبة
اخرجي الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من السقاء
فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها فى يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها

فی ذلك الكفن وفی ذلك الحنوط ويخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض
قال فيصعدون بها فلا يمرون يعنی بها على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح
الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسمائه التی كانوا يسمونه بها فی الدنيا حتی
ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء
مقربوها الى السماء التی تليها حتی ينتهی به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل
اكتبوا كتاب عبدی فی عليين واعيدوه الى الارض فانی منها خلقتهم وفيها
اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخری قال فتعاد روحه فی جسده فيأتيه ملكان
فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربی الله فيقولان له ما دينك فيقول
دينی الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فيكم فيقول هو رسول الله
صلی الله عليه وسلم فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت
به وصدقت فينادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة
والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها
فيفسح له فی قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب
طيب الريح فيقول ابشر بالذی يسرك هذا يومك الذی كنت توعد فيقول له
من انت فوجهك الوجه يجیئ بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة
رب اقم الساعة حتی ارجع الى اهلی ومالی قال وان العبد الكافر اذا كان فی انقطاع
من الدنيا واقبال من الآخرة نزل اليه من السماء ملائكة سود الوجوه معهم المسوح
فيجلسون منه مد البصر ثم يجیئ ملك الموت حتی يجلس عند رأسه فيقول
ايتها النفس الخبيثة اخرجی الى سخط من الله قال فتفرق فی جسده فينتزعها
كما ينزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها واذا اخذها لم يدعوها فی يده
طرفة عين حتی يجعلوها فی تلك المسوح ويخرج منها كانتن ريح جيفة وجدت

علی وجہ الارض فیصعدون بہا فلا یمرون بہا علی ملأ من الملائکۃ الا قالوا ما ھذا الروح الخبیث فیقولون فلان بن فلان باقبح اسمائہ التی کان یسمی بہا فی الدنیا حتی ینتہی بہ الی السماء الدنیا فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول اللہ عز وجل اکتبوا کتابہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم قرأ ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ ویأتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فیقولان لہ ما دینک فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فیقولان لہ ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فینادی منادمن السماء ان کذب فافرشوہ من النار وافتحوا لہ بابا الی النار فیأتیہ من حرھا وسمومھا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ ویأتیہ رجل قبیح الوجہ قبیح الثیاب منتن الریح فیقول ابشر بالذی یسوءک ھذا یومک الذی کنت توعد فیقول من انت فوجہک الوجہ یجئ بالشر فیقول انا عملک الخبیث فیقول رب لا تقم الساعۃ وفی روایۃ نحوہ وزاد فیہ اذا خرج روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وفتحت لہ ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللہ ان یعرج بروحہ من قبلہم وتنزع نفسہ یعنی الکافر مع العروق فیلعنہ کل ملک بین السماء والارض وکل ملک فی السماء وتغلق ابواب السماء لیس من اھل باب الا وھم یدعون اللہ ان لا یعرج روحہ من قبلہم رواہ احمد ورواہ ابوداؤد فی سننہ والحاکم فی مستدرکہ وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والبیہقی فی کتاب عذاب القبر والطیالسی وعبد[1] فی مسندیہما وھناد بن السری فی الزھد وابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہ من طرق

[1] قولہ عبد اراد بقولہ عبد عبد بن حمید اول من کتب فی التفسیر کذا فی المرقات ۱۲ –

صحیحة وقال میرك حدیث احمد حدیث حسن۔ وعن عبد الرحمن بن کعب عن ابیه انه کان یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما نسمة المؤمن طیر تعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله فی جسده یوم یبعثه رواه مالك والنسائی والبیهقی فی کتاب البعث والنشور۔

باب غسل المیت وتکفینه

عن ام عطیة قالت دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاٰخرة کافورا او شیأ من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا اٰذناه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها ایاه وفی روایة اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بمیامنها ومواضع الوضوء منها متفق علیه وفی روایة عبد الرزاق عن عائشة انها رأت امرأة یکدون رأسها بمشط فقالت علام تنصون[1] میتکم وروی امامنا ابوحنیفة عنها انها رأت میتا یسرح رأسه فقالت علی ما تنصون میتکم وعن ابی سلمة انه قال سألت عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقلت لها فی کم کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت فی ثلاثة اثواب سحولیة رواه مسلم وعن ابن عباس قال کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب نجرانیة الحلة ثوبان وقمیصه الذی مات فیه رواه ابوداؤد وسکت عنه وذلك دلیل رضاه بصحته وفی سنده یزید ابن ابی زیاد وان مسلما قد اخرج له فی المتابعات

---

[1] قوله علام تنصون میتکم قال الشافعی یسرح شعرها ویجعل ثلاث ظفائر ویجعل خلف ظهرها اربعة قال احمد بن حنبل قلنا لیس فی الحدیث الذی استدل به الشافعی واحمد

وفی الکافی روی له مسلم وابوداؤد والترمذی قاله فی شرح الهدایة وعن جابر قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد الله بن ابی بعد ما ادخل حفرته فامر به فاخرج فوضعه علی رکبتیه فنفث فیه من ریقه والبسه[1] قمیصه قال وکان کسا عباسا قمیصا متفق علیه وعن سماک عن جابر بن سمرة قال کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثلاثة اثواب قمیص وازار ولفافة رواه ابن عدی فی الکامل وعن ابراهیم النخعی ان النبی صلی الله علیه وسلم کفن فی حلة یمانیه وقمیص رواه محمد فی کتاب الاثار مرسلا وروی عبد الرزاق فی مصنفه نحوه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه رواه مسلم وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تغالوا فی الکفن فانه یسلب سلبا سریعا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانه ینبت الشعر ویجلو البصر رواه

اشارة من النبی صلی الله علیه وسلم الی ذلک وانما المذکور فیه الاخبار من ام عطیة انها مشطت شعرها ثلاثة قرون وکونها فعلت ذلک بامر النبی صلی الله علیه وسلم احتمال والحکم لا یثبت به ولان ما ذکره زینة والمیت مستغن عنها قاله فی عمدة القاری وحدیث عبد الرزاق واما منا ابی حنیفة الذی ذکر فی هذا الکتاب یؤید مذهبنا ۱۲۔

[1] قوله والبسه قمیصه وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فیه دلالة علی الکفن فی القمیص وفیه جواز اخراج المیت من قبره لحاجة او لمصلحة ونفث الریق فیه قاله الکرمانی وقال ابن وهب اذا سوی علیه التراب فات اخراجه وقاله یحیی بن یحیی وقال اشهب اذا اهیل علیه التراب فات اخراجه ویصلی علیه فی قبره انتهی ۱۲۔

ابوداؤد والترمذی وروی ابن ماجة الی موتاکم۔ وعن ابی سعید الخدری انه لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها رواه ابوداؤد وبوب علیه ما یستحب من تطهیر ثیاب المیت عند الموت وعن عائشة رضی الله عنها قالت لما احتضر ابوبکر رضی الله عنه تمثلت بهذا البیت اعاذل ما یغنی الثراء عن الفتی * اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر فقال لها یا بنیة لیس کذلك ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذلك ما کنت منه تحید ثم انظروا ثوبی هذین فاغسلوها ثم کفنونی فیها فان الحی احوج الی الجدید رواه احمد فی کتاب الزهد وروی عبد الرزاق نحوه وفی روایة البخاری ومسلم عن عبد الله بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی الله علیه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغسلوه بماء وسدر[1] وکفنوه فی ثوبیه وفی روایة للدارقطنی عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المحرم یموت خمروه ولا تشبهوه بالیهود وفی روایة لمالك عن عائشة رضی الله عنها اصنعوا به ما تصنعون بموتاکم وفی روایة له ان ابن عمر لما مات ابنه واقد وهو محرم کفنه وخمر رأسه[2] ووجهه وقال لولا انا محرمون لحنطناك

---

[1] قوله وسدر وفیه غسله بالسدر وهذا یدل علی انه خرج من الاحرام لانه لا یجوز غسل المحرم بسدر من عمدة القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قوله وخمر رأسه الخ قال طاوس یغیب رأس المحرم اذا مات وقال الحسن اذا مات المحرم فهو حلال ومن حدیث مجالد عن عامر اذا مات المحرم ذهب احرامه ومن حدیث ابراهیم عن عائشة اذا مات المحرم ذهب احرام صاحبکم رواه عکرمة بسند جید وحکی ابن حزم انه صح عن عائشة تحنیط المیت المحرم اذا مات وتطییبه وتخمیر رأسه وعن جابر

يا واقد وفي رواية ابن ماجة اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة وخير الاضحية الكبش الاقرن رواه ابوداؤد ورواه الترمذي وابن ماجة عن ابي امامة وعن خباب بن الارت

عن ابي جعفر قال المحرم يغطي رأسه ولا يكشف قاله العلامة العيني في عمدة القاري ۱۲ -

له قوله انقطع عمله الخ وقال بعض الاعلام يشكل بالحديث الصحيح تجويز شائخنا تخمير وجه الميت محرما ورأسه لحديث ليس لي قوة هذا قاله في شرح النقاية وقال العلامة في هامشه هذا الاشكال مبني على عدم الفرق بين احكام الدنيا واحكام الآخرة وشتان ما بينهما فتدبر في قوله صلى الله عليه وسلم يظهر لك ان الاحرام له اثر قوي في ستر الرأس فلذا رتب ستر الرأس عليه وقال فانه يبعث الخ واحكام الدنيا تنقطع عن الاموات فيغطى رأس المحرم اذا مات لانقطاع عمله واما هذا المحرم فعدم تغطية الرأس من خصوصياته الا ترى انه عليه الصلوة والسلام قال فانه يبعث الخ ولو كان كما ذهب اليه من يخالفنا لكان نسق الكلام فان المحرمين يبعثون او كل محرم يبعث ولو رتب على وصف الاحرام لعرفنا انه عدم تغطية الرأس اثر الاحرام بعد الموت ايضا فان قلت ان الضمير في فانه يبعث راجع الى المحرم قلت كلا بل الى ذات المحرم فان الضمائر ترجع الى الذوات بخلاف اسماء الاشارات فانها تلاحظ فيه المشار اليه مع صفته فحاصل الكلام ان عدم تغطية الرأس ثمرة الاحرام كما هو ظاهر من قوله عليه الصلوة والسلام واما المحرمون بعد الموت فلا ... لانقطاع اعمالهم في الدنيا

له قوله الحلة الحلة ... على الثوبين والمقصود والله اعلم انه لا ينبغي الاقتصار على الثوب الواحد والثوبان خير منه وان اريد المسدة

قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله تعالى فوقع اجرنا على الله فمنا من مضى لم يأكل من اجره شيئاً منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد فلم يوجد له ما يكفن فيه الا نمرة فكنا اذا غطينا رأسه خرجت رجلاه واذا غطينا رجليه خرج رأسه فقال النبي صلى الله عليه وسلم غطوا بها[1] رأسه واجعلوا على رجليه من الاذخر ومنا من اينعت له ثمرته فهو يهدبها متفق عليه وعن سعد بن ابراهيم عن ابيه ان عبد الرحمن بن عوف اتى بطعام وكان صائماً فقال

والكمال فثلث على ما عليه الجمهور قاله في حاشية ابي داؤد ۱۲ -

[1] قوله غطوا بها رأسه الخ هذا دليل على ان كفن الضرورة ثوب واحد وعلى ان ستر جميع الميت واجب قاله في المرقات وفي الدر المختار وكفن الضرورة لهما ما يوجد واقله ما يعم البدن وعند الشافعي ما يستر العورة كالحي وقال في رد المحتار ان ما لا يستر البدن لا يكفي عند الضرورة ايضا بل يجب ستر باقيه بنحو حشيش كالاذخر ولذا قال الزيلعي بعد سوقه حديث مصعب وهذا دليل على ان ستر العورة وحدها لا يكفي خلافا للشافعي وقال في شرح المنية ولا يجوز الجمع بين اثنين في كفن واحد عندنا خلافا للشافعية والحنابلة حيث جوزوه عند الضرورة لما روى انس قلنا معناه انه كان يقسم الواحد بين الجماعة فيكفن كل واحد ببعضه للضرورة وان لم يستر الا بعض بدنه وليس المراد ان يلاصق بدناهما لان فيه مباشرة عورة احدهما للآخر ولا يجوز ان يدفن اثنان او اكثر في قبر واحد الا عند الضرورة وحينئذ يجعل بينهما حاجز من التراب انتهى وفي عمدة القاري عن العلامة ابن تيمية معنى الحديث انه كان يقسم الثوب الواحد بين الجماعة فيكفن كل واحد ببعضه للضرورة وان لم يستر الا بعض بدنه يدل عليه تمام الحديث انه كان يسأل عن اكثرهم قرآنا فيقدمه في اللحد فلو انهم في ثوب واحد جملة يسأل

قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی رأسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا رأسہ واراہ قال وقتل حمزۃ وھو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط او قال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواہ البخاری وعن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائہم وثیابہم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ للبخاری ولم یغسلھم۔

باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا

وقول اللہ عزوجل ولا تصل علی احد منہم مات ابدا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونھا الیہ وان تک سوی ذٰلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاھلہا یا ویلہا این تذھبون بہا یسمع صوتہا کل شیئ الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی جنازۃ ثم جلس بعد ذٰلک وامرنا بالجلوس رواہ احمد

عن افضلہم قبل ذٰلک کیلا یؤدی الی نقض التکفین واعادتہ ۱۲

والطحاوی وفی روایة مالك وابی داؤد قام فی الجنازة ثم قعد بعد وفی روایة محمد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقوم فی الجنازة ثم جلس بعد قال محمد وبهذا ناخذ لانری القیام للجنازة کان هذا شیأ فترك وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه وعن محمد بن سیرین قال ان جنازة مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن الیس قد قام رسول الله صلی الله علیه وسلم لجنازة یهودی قال نعم ثم جلس رواه النسائی وعن ابن سخبرة قال کنا قعودا مع علی بن ابی طالب ننتظر جنازة فمر بجنازة اخری فقمنا فقال ماهذا القیام فقلت ما تأتونا به یا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم قال ابوموسی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم جنازة مسلم او یهودی او نصرانی فقوموا فانکم لستم لها تقومون انما تقومون لمن معها من الملائکة فقال علی انما صنع ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم مرة واحدة کان یتشبه باهل الکتاب فی الشیٔ فاذا نهی عنه ترکه رواه الطحاوی وعن ابن ابی سعید الخدری عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتبعتم الجنازة فلا تجلسوا حتی توضع رواه ابوداؤد وفی روایة له حتی توضع بالارض وروی الترمذی وابوداؤد وابن ماجة عن عبادة الصامت قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تبع جنازة لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض له حبر من الیهود فقال له انا هکذا نصنع یا محمد قال فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال خالفوهم[1] وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتبع

---

[1] قوله خالفوهم لذلك قال فی شرح النقایة وکره الجلوس قبل وضعها ای

جنازة مسلم ایمانا واحتسابا وکان معه حتی یصلی علیها ویفرغ من دفنها فانه
یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیها ثم رجع قبل
ان تدفن فانه یرجع بقیراط متفق علیه **وعنه** ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی[1] فصف[2] بهم

عن اعناق الرجال موافقة لهم واستعدادا لاعانتهم فاذا وضعت علی الارض فلا بأس بالجلوس ۱۲
[1] قوله المصلی وفیه حجة للحنفیة والمالکیة فی منع الصلاة علی المیت فی المسجد لانه
صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج بهم الی المصلی فصف بهم وصلی علیه ولو ساغ ان یصلی
علیه فی المسجد لما خرج بهم الی المصلی قاله فی عمدة القاری ۱۲
[2] قوله فصف بهم الخ ذهب الشافعی الی جواز الصلوٰة علی الغائب وعند ابی حنیفة
لا تجوز ولا تصح واما صلوٰته علیه الصلوٰة والسلام علی النجاشی لانه رفع سریره له
حتی راٰه بحضرته فتکون صلوٰة من خلفه علی میت یراه الامام وبحضره دون
المأمومین وهذا غیر مانع من الاقتداء وذکر الحافظ ابن حجر العسقلانی ناقلا
عن اسباب النزول للواحدی بغیر اسناد عن ابن عباس قال کشف للنبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم عن سریر النجاشی حتی راٰه وصلی علیه وفی مغازی الواقدی لما التقی
الناس بموتة جلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی المنبر وکشف له ما بینه
وبین الشام فهو ینظر الی معترکهم فقال علیه السلام اخذ الرایة زید بن حارثة
فمضی حتی استشهد وصلی علیه ودعا له وقال استغفروا له دخل الجنة وهو یسعی ثم
اخذ الرایة جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم ودعا له وقال استغفروا له دخل الجنة فهو یطیر فیها بجناحین حیث شاء ویدل
علی ذلک انه توفی خلق کثیر من اصحابه صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اعزهم علیه القراء

وکبّر[1] اربع تکبیرات متفق علیہ وروی ابن حبان فی صحیحہ عن عمران بن الحصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ وفی روایۃ ابی عوانۃ فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا وروی الطبرانی فی معجمہ الاوسط عن ابی امامۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبوک فنزل جبریل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ان معاویۃ بن معاویۃ المزنی مات بالمدینۃ اتحب ان تطوی لک الارض فتصلی علیہ قال نعم فضرب بجناحہ علی الارض ورفع لہ سریرہ فصلی علیہ وخلفہ صفان من الملائکۃ فی کل صف سبعون الف ملک ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل علیہ السلام بما ادرک ھذا قال بحبہ سورۃ قل ھو اللہ احد وقراءتہ ایاھا جائیا وذاھبا وقائما وقاعدا وعلی کل حال وعن سلمان المؤذن قال توفی ابو شریحۃ فصلی علیہ زید بن ارقم فکبر علیہ اربعا فقلنا ماھذا فقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل رواہ الطحاوی وعن ابراھیم النخعی ان الناس کانوا یصلون علی الجنائز خمسا وستا واربعا حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم کبروا کذلک فی ولایۃ ابی بکر الصدیق ثم ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ففعلوا ذلک فقال

ولم ینقل عنہ انہ صلی علیہم مع حرصہ علی ذلک حتی قال لا یموتن احد منکم الا اذنتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ لہ ھذا احاصل مافی المرقات والدر المختار ورد المحتار وشرح المنیۃ وفتح القدیر ۱۲

[1] قولہ وکبر اربع تکبیرات یدل علی ان تکبیرات الجنازۃ اربع کذا فی عمدۃ القاری ۱۲

لهم عمر انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متى تختلفون تختلف الناس بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شئ يجمع عليه من بعدكم فاجمع رأى اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حتى قبض فيأخذون به ويرفضون ما سواه فنظروا فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا رواه محمد وروى احمد والطحاوى نحوه وعن ابن عباس قال آخر ما كبر النبي صلى الله عليه وسلم على الجنائز اربع تكبيرات وكبر عمر على ابى بكر اربعا وكبر ابن عمر على عمر اربعا وكبر الحسن بن على على على اربعا وكبر الحسين بن على على الحسن اربعا وكبرت الملائكة على آدم اربعا رواه الحاكم فى المستدرك والبيهقى فى سننه والطبرانى وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان لا يقرأ[1] فى الصلوٰة على الجنازة رواه مالك

[1] قوله كان لا يقرأ فى الصلوٰة على الجنازة وقال فى تابع الآثار وما روى من القراءة محمول على ما كان نية الدعاء وقال فى الدر المختار وعين الشافعى الفاتحة فى الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام قال ابن الملك بحديث الترمذى قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب قال الشافعى قلت مع عدم تعيين دلالته على ان القراءة كانت على الميت او فى الصلوٰة عليه او بعد اى تكبيرة من تكبيراتها والحديث لا يصح الاستدلال به وقال فى رد المختار والظاهر ان الفاتحة بنية الدعاء تقوم مقام الثناء على ظاهر الرواية من انه يسن بعد الاولى التحميد وتكره بنية القراءة قال فى البحر عن التجنيس والمحيط لا يجوز لانها محل الدعاء دون القراءة اهـ ومثله فى الولوالجية والتاترخانية وظاهره ان الكراهة تحريمية وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز اى لو قرأها

روی عن ابن مسعود انه قال لم یوقت النبی صلی اللہ علیه وسلم شیأ من القرآن فی صلوٰة الجنازة وقال ابن بطال وممن کان لا یقرأ فی الصلوٰة علی الجنازة وینکر عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وابن عمر وابو هریرة ومن التابعین عطاء وطاؤس وسعید بن المسیب وابن سیرین وسعید بن جبیر والشعبی والحکم وقال ابن المنذر وبه قال مجاهد وحماد والثوری وقال مالک قراءة الفاتحة لیست معمولا بها فی بلد نا فی صلاة الجنازة قاله فی عمدة القاری وقال فی شرح النقایة

وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا صلیتم[1] علی المیت فاخلصوا له الدعاء رواه ابو داؤد وابن ماجة وعنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی علی الجنازة قال اللّٰهم[2] اغفر لحینا ومیتنا

بنیة الدعاء لیوافق ما ذکره غیره وارادبالجواز الصحة علی ان کلام القنیة لا یعمل به اذا عارضه غیره فقول الشرنبلالی فی رسالته انه نص علی جواز قراءتها فیه نظر ظاهر لما علمته وقوله وقول ملا علی القاری ایضا یستحب قراءتها بنیة الدعاء خروجا من خلاف الامام الشافعی فیه نظر ایضا لانها لا تتم عنده الا بنیة القرآن ولیس له ان یقرأها بنیة القراءة ویرتکب مکروه مذهبه لیراعی مذهب غیره کما مر تقریره اول الکتاب

[1] قوله اذا صلیتم الخ ای لا تجب ولا تسن عندنا قراءة القرآن فیها ای بنیة القرآن فلو قرأ الفاتحة بنیة الثناء جاز کذا فی الاشباه والاصل فیه هذا الحدیث کذا فی عمدة الرعایة ۱۲

[2] قوله اللهم اغفر الخ وفی فتح القدیر ویدعو فی الثالثة للمیت ولنفسه ولابویه وللمسلمین ولا توقیت فی الدعاء سوی انه بامور الآخرة وان دعا بالمأثور فما احسنه وابلغه انتهی ۱۲۔

وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه احمد وابو داؤد والترمذى وابن ماجة ورواه النسائى عن ابراهيم الاشهلى عن ابيه وانتهت روايته عند قوله وانثانا وفى رواية ابى داؤد فاحيه على الايمان وتوفه على الاسلام وفى اخره ولا تضلنا بعده وعن عوف بن مالك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفى رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم وعن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان فى ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابو داؤد وابن ماجة وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الصلوٰة على الجنازة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها الى الاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابو داؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فى المسجد فلا

لہ قولہ من صلى على جنازة الخ وقال الطحاوى ان الروايات لما اختلفت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

شئ له رواه ابوداؤد واحمد والطحاوي وقال في البناية وسكت ابوداؤد عنه فهذا دليل رضاه به وانه صحيح عنده انتهى وحقق ابن القيم في زاد المعاد وغيره ان سنده حسن محتج به ويؤيده ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن من عادته الصلوٰة على الجنازة في مسجده مع شرفه بل كان يخرج الى المصلى قاله في عمدة الرعاية وقال محمد في موطأه لايصلى على جنازة في المسجد وكذلك بلغنا عن ابي هريرة وموضع الجنازة بالمدينة خارج من المسجد وهو الموضع الذي كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة فيه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة في المسجد فليس له شئ رواه ابن ماجة

في هذا الباب فاحتجنا الى كشف ذلك لنعلم المتأخر منها فنجعله ناسخا لما تقدم فحديث عائشة رضي الله عنها اخبار عن فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم في حال الاباحة التي لم يتقدمها نهي وحديث ابي هريرة اخبار عن نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي قد تقدمته الاباحة فصار حديث ابي هريرة ناسخا لحديث عائشة وانكار الصحابة عليها مما يؤيد ذلك قاله العلامة العيني في شرح الهداية ملخصا وفي العناية ولنا ماروى ابوهريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى على جنازة في المسجد فلا اجر له وحديث عائشة مشترك الالزام لان الناس في زمانها المهاجرون والانصار قد عابوا عليها فدل على ان كراهة ذلك كانت معروفة فيما بينهم وتأويل صلاته صلى الله عليه وسلم على جنازة سهيل في المسجد انه كان معتكفا في ذلك الوقت فلم يمكنه الخروج فامر بالجنازة فوضعت خارج المسجد انتهى وقال في فتح القدير ومما يقطع بعدم مسنونيته انكارهم وتخصيصها رضي الله عنها في الرواية ابني بيضاء اذ لو كان سنة في كل ميت ذلك كان هذا مستقرا عندهم لاينكرونه لانهم كانوا حينئذ يتوارثونه

واسناده حسن وفی روایة الطیالسی وابن ابی شیبة فلا صلاة له۔ وعن ابی غالب قال صلیت خلف انس علی جنازة فقام حیال[1] صدره رواه احمد فیه ابو غالب قال فی فتح القدیر ابو غالب الباهلی الخیاط البصری قال ابن معین صالح وابو حاتم شیخ وذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابراهیم قال یقوم الرجل الذی یصلی علی الجنازة عند صدرها رواه الطحاوی وعن ابی هریرة ان امرأة سوداء کانت تقم المسجد او شاب ففقدها رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأل عنها او عنه فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی قال فکأنهم صغروا امرها او امره فقال دلونی علی قبره فدلوه فصلی[2] علیها ثم قال ان هذه القبور مملوأة ظلمة علی اهلها وان الله

ولقالت کان صلی الله علیه وسلم یصلی علی الجنائز فی المسجد ۱۲۔

[1] قوله حیال صدره وما روی من القیام عند رأس الرجل او عند عجیزة المرأة او فی الوسط فاما اتفاق او کان لمصلحة وایضا الوسط یحتمل الصدر ومن المصلحة عدم التعرض لذلک کما نقله صاحب الفتح عن ابی داؤد قاله فی تابع الآثار ۱۲۔

[2] قوله فصلی علیها فهذا یفید ان للسلطان الاعادة ولو لم یکن حاضرا علی ما یفهم من رد المحتار وقال فی فتح القدیر واما ما روی انه علیه الصلوٰة والسلام صلی علی قبر بعد ما صلی علیه اهله فلانه علیه السلام کان له حق التقدم فی الصلوٰة انتهی وقال محمد فی موطأه ولا ینبغی ان یصلی علی جنازة قد صلی علیها ولیس النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا کغیره الا یری انه صلی علی النجاشی بالمدینة وقد مات بالحبشة فصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم برکة وطهور فلیست کغیرها من الصلوات وهو قول ابی حنیفة انتهی وقال فی التعلیق الممجد حاصله انه من خصوصیات النبی صلی الله علیه وسلم لان صلاته علی امة برکة وطهور کما یفیده ما ورد فی صحیح مسلم وابن حبان

ینورھا لھم بصلاتی علیھم متفق علیہ ولفظہ لمسلم وروی ابن حبان نحوہ وقال
فی التعلیق المجد ان الصلوٰۃ علی الجنازۃ بعد ما صلی علیہ من خصوصیات النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لأن صلاتہ علی امتہ برکۃ وطہور کما یفیدہ ما ورد فی ھذا الحدیث
وعن کریب مولی بن عباس عن عبد اللہ بن عباس انہ مات لہ ابن بقدید او
بعسفان فقال یا کریب انظر ما اجتمع لہ من الناس قال فخرجت فاذا ناس
قد اجتمعوا لہ فاخبرتہ فقال تقول ھم اربعون قال نعم قال اخرجوہ فانی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ
اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ رواہ مسلم وعن عائشۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین
یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ رواہ مسلم وعن مالک بن ھبیرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ
ثلاثۃ صفوف من المسلمین الا اوجب فکان مالک اذا استقل اھل الجنازۃ
جزأھم ثلاثۃ صفوف لھذا الحدیث رواہ ابوداؤد وفی روایۃ الترمذی
قال کان مالک ابن ھبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیھا جزأھم
ثلاثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ
ثلاثۃ صفوف اوجب وروی ابن ماجۃ نحوہ وعن انس قال مروا بجنازۃ
فاثنوا علیھا خیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم مروا باخری فاثنوا

فصلی علی القبر ثم قال ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم
بصلاتی علیھم وفی حدیث زید فان صلوتی علیہ رحمۃ وھذا لا یتحقق فی غیرہ
کما انہ صلی علی النجاشی مع انہ قد صلی علیہ فی بلدہ ومع غیبوبۃ الجنازۃ ۱۲

عليها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض متفق عليه وفي رواية المؤمنون شهداء الله في الارض وروى الحاكم نحوه وفيه فقال نعم يا ابا بكر ان لله ملائكة تنطق على لسان بني آدم بما في المرء من الخير والشر وقال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم شهد له اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاري وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا رواه البخاري وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابو داؤد والترمذي وعن عقبة بن عامر الجهني ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد صلوته على الميت ذكره الحاكم في المستدرك وقال قد اتفقا جميعا على اخراجه وعن عطاء بن ابي رباح ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد رواه ابو داؤد في المراسيل[1] وفي الباب عن جابر رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد وعن ابن مسعود رواه احمد وعن ابن عباس رواه الدارقطني وعن جابر قال فقد رسول الله صلى الله عليه وسلم حمزة حين فاء الناس من القتال فقال رجل رأيته عند تلك الشجرة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه فلما رآه ورأى ما مثل به شهق وبكى فقام رجل من الانصار فرمى عليه بثوب ثم جئى بحمزة فصلى عليه

---

[1] قوله في المراسيل وقال في فتح القدير ونمنع اصل المخالف في تضعيف المراسيل ولو سلم فعنده اذا اعتضد يرفع معناه ۱۲ -

ثم بالشهداء فيوضعون الى جانب حمزة فيصلى عليهم ثم يرفعون ويترك حمزة حتى صلى على الشهداء كلهم وقال صلى الله عليه وسلم حمزة سيد الشهداء عند الله يوم القيامة رواه الحاكم[1] وعن ابن عباس قال اتى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلى على عشرة عشرة وحمزة هو كما هو يرفعون وهو كما هو موضوع[2] رواه ابن ماجة وروى الطحاوى نحوه وعن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبى صلى الله عليه وسلم بعض اصحابه فلما كانت غزوة غَنِمَ النبى صلى الله عليه وسلم سبيا فقسم وقسم له فاعطى اصحابه مَاقسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك النبى صلى الله عليه وسلم فاخذه فجاء به الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا اتَّبَعْتُكَ ولكنى اتّبعت على ان اُرمىٰ الى ههنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة

---

[1] قوله رواه الحاكم الخ وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه الا ان فى سنده مفضل بن صدقة ابو حماد الحنفى وهو وان ضعفه يحيى والنسائ فقد قال الاهوازى كان عطاء بن مسلم يوثقه وكان احمد بن محمد بن شعيب يثنى عليه ثناء تاما وقال ابن عدى ما ارى به بأسا فلا يقصر الحديث عن درجة الحسن وهو حجة استقلالا فلا اقل من صلاحيته عاضدا لغيره قاله فى فتح القدير[12]

[2] قوله موضوع فان قلت روى ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على حمزة سبعين مرة وكان الفرض قد تأدى بالاولى قلت اجيب عنه انه كان موضوعا بين يديه فيوتى بعشرة عشرة من الذين استشهدوا وكان عليه السلام يصلى عليهم صلاة فظن الراوى انه عليه السلام صلى على حمزة فى كل مرة فقال صلى على حمزة سبعين مرة مثله قال العلامة العينى فى شرح الهداية[12]

فقال ان تصدق اللّٰہ یصدقک فلبثوا قلیلا ثم نهضوا فی قتال العدو فاتی به النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یحمل قد اصابه سهم حیث اشار فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اهو هو قالوا نعم قال صدق اللّٰہ فصدقه ثم کفنه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی جبة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ثم قدمه فصلی علیه فکان مما ظهر من صلاته اللهم هذا عبدک خرج مهاجرا فی سبیلک فقتل شهید انا شهید علی ذلک رواه النسائی والطحاوی واسناده صحیح وعن سعید بن عبد اللّٰہ قال سمعت مکحولا یسأل عبادة بن اوفی النمیری عن الشهداء یصلی علیهم فقال عبادة[1] نعم رواه الطحاوی وعن طاؤس قال ما مشی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم حتی مات الا خلف الجنازة رواه عبد الرزاق واسناده مرسل صحیح وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع لیس معها من تقدمها رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة قال الترمذی وابو ماجد الراوی رجل مجهول وقال علی القاری جهل الراوی المتأخر لا یضر للمجتهد حیث ثبت الحدیث عنده وقال به وعن عبد الرحمن بن ابزی قال کنت امشی فی جنازة فیها ابو بکر وعمر وعلی فکان ابو بکر وعمر یمشیان امامها وعلی یمشی خلفها یدی فی یده فقال علی اما ان فضل الرجل یمشی خلف الجنازة علی الذی یمشی امامها کفضل صلوٰة الجماعة علی صلوٰة

---

[1] قوله فقال عبادة وقال الطحاوی فهذا عبادة بن اوفی یقول هذا ومغازی اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بعد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انما کان جلها هناک نحو الشام فلم یکن یخفی علی اهله ما کانوا یصنعون بشهدائهم من الغسل والصلوٰة وغیر ذلک ۱۲۔

الفذ وانهما لیعلمان من ذٰلک مثل الذی اعلم ولکنهما سهلان یسهلان علی الناس رواه الطحاوی وعبد الرزاق وابن ابی شیبة واسناده صحیح قاله فی اٰثار السنن وذکر ابن حجر فی الفتح اسناده حسن وهو موقوف فی حکم المرفوع وعن عبد الله ابن عمرو بن العاص ان اباه قال له کن خلف الجنازة فان مقدمها للملائکة وخلفها لبنی اٰدم رواه ابوبکر بن ابی شیبة واسناده حسن وعن نافع قال خرج عبد الله بن عمر وانا معه فی جنازة فرآی معها نساء فوقف ثم قال ردهن فانهن فتنة الحی والمیت ثم مضی فمشی خلفها فقلت یا اباعبد الرحمن کیف المشی فی الجنازة امامها ام خلفها فقال اما ترانی امشی خلفها رواه الطحاوی وعن ابراهیم قال کان الاسود اذا کان معها نساء اخذ بیدی فتقدمنا نمشی امامها فاذا لم یکن معها نساء مشینا خلفها رواه الطحاوی وعنه قال کانوا یکرهون السیر امام الجنازة رواه الطحاوی وفی روایة لابی داؤدمن

لہ قوله انهما لیعلمان الخ قال الطحاوی ففی هذا الحدیث تفضیل علی رضی الله عنه المشی خلف الجنازة علی المشی امامها وقوله ان ابابکر وعمر یعلمان مثل ما اعلم وانهما انما یترکان ذٰلک التسهیل علی الناس لالان ذٰلک افضل من غیره وهذا مما لا یقال بالرأی انما یقال بما قد وقفهم علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلمهم ایاه من ذٰلک ۱۲

ﷺ قوله کان الاسود الخ وقال الطحاوی فهذا الاسود بن یزید علی طول صحبته لعبد الله بن مسعود وعلی صحبة لعمر قد کان تصدره فی المشی مع الجنازة الی المشی خلفها الا ان یعرض له عارض فیمشی امامها لذٰلک العارض لالان ذٰلک افضل عنده من غیره فکذٰلک عمر ما رویناه عنه فیما فعله فی جنازة زینب هو علی هذا المعنی عندنا والله اعلم ۱۲

ﷺ قوله کانوا یکرهون الخ وقال الطحاوی فهذا ابراهیم یقول هذا واذا قال کانوا

المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة
وعن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال
الا تستحيون ان ملائكة الله على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب رواه الترمذي
وابن ماجة وللي ابو داود نحوه وقال الترمذي وقد روى عن ثوبان موقوفا
وعن جابر بن سمرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بفرس معرورى فركبه حين
انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله رواه مسلم وعن جابر ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل
رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة الا انه لم يذكر ولا يورث وصححه ابن حبان
والحاكم وقال انه على شرط الشيخين وروى الحاكم نحوه وقال الشيخ ابن الهمام اسناده
صحيح وعن ابي عبيدة قال قال عبد الله بن مسعود من اتبع جنازة فليحمل
بجوانب السرير كلها فانه من السنة ثم ان شاء فليتطوع وان شاء فليدع رواه
ابن ماجة واسناده مرسل جيد وروى البيهقي والطيالسي عنه وابن ابي شيبة
عن ابي الدرداء نحوه وفي رواية عبد الرزاق عن ابي هريرة رضي الله عنه قال من

قوله يعني بذلك اصحاب عبد الله فقد كانوا يكرهون هذا ثم يفعلونه للعذر لان ذلك
هو افضل من مخالطة النساء اذا قربن من الجنازة فاما اذا بعدن منها او لم يكن معها نساء
فان المشي خلفها افضل من المشي امامها وعن يمينها وعن شمالها وهذا قول ابي حنيفة
وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى ١٢

قوله بجوانب السرير كلها وما روى انه عليه الصلوة والسلام حمل جنازة سعد بن معاذ
بين العمودين ضعيف الاسناد قال النووي ليس في حملها بين العمودين نص ثابت عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله في شرح المنية ١٢ -

حمل الجنازۃ بجوانبہا الاربع فقد قضی الذی علیہ وعن ابی الدرداء قال من تمام اجر الجنازۃ ان تشیعہا من اہلہا وان تحمل بارکانہا الاربعۃ وان تحثو فی القبر رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی وعن علی الازدی قال رأیت ابن عمر فی جنازۃ تحمل بجوانب السریر الاربع رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل بجوانب السریر الاربع کفر اللہ عنہ اربعین کبیرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن منصور بن المعتمر قال من السنۃ حمل الجنازۃ بجوانب السریر الاربع رواہ محمد وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد المؤمنین فی جبل[1] فی الجنۃ یکفلہم ابراہیم وسارۃ حتی یردہم الی آبائہم یوم القیامۃ رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ذراری المؤمنین فی الجنۃ یکفلہم ابراہیم علیہ السلام رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وروی البیہقی من حدیث ابی ہریرۃ انہ اذا کان المیت طفلا استحب ان یقول المصلی اللہم اجعلہ لنا سلفا وفرطا واجرا وعن البخاری تعلیقا ویقول اللہم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا وعن ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیئ[2] والناس خلفہ یعنی سفل منہ رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز۔

---

[1] قولہ فی جبل فی الجنۃ وقال فی الدر المختار والاصح ان الانبیاء لا یسألون والاطفال المؤمنین ۱۲

[2] قولہ فوق شیئ قال ابن الہمام ولا تجوز الصلاۃ والمیت علی دابۃ او ایدی الناس لانہ کالامام واختلاف المکان مانع من الاقتداء وقال فی موضع آخر وشرط صحتہا اسلام المیت وطہارتہ ۱۲

باب دفن الميت

(قول الله تعالى ثم اماته فاقبره) عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد ابن ابی وقاص قال فی مرضه الذی هلك فیه الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم وعن عروة بن الزبیر قال كان بالمدینة رجلان احدهما یلحد والاخر لا یلحد فقالوا ایهما جاء اولا عمل عمله فجاء الذی یلحد فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم رواه فی شرح السنة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة ورواه احمد عن جریر ابن عبد الله وقال الترمذی وقد روی عن ابن عباس انه كره[له] ان یلقی تحت المیت فی القبر شیئ وعن سفیان التمار انه رأی قبر النبی صلی الله علیه وسلم مسنما رواه البخاری وعنه دخلت البیت الذی فیه قبر النبی صلی الله علیه وسلم فرأیت قبر النبی صلی الله علیه وسلم وقبر ابی بكر وعمر مسنمة رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه وعن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر

ووضعه امام المصلی فلهذا القید لا تجوز علی غائب ولا حاضر علی دابة وغیرها ولا موضوع یتقدم علیه المصلی وهو كالامام من وجه قاله فی المرقات ۱۲

له قوله كره الخ فالكراهة تحریمیة لذا قال فی الدر المختار ولا یجوز ان یوضع فیه مضربة انتهی وما روی انه جعل فی قبره علیه الصلوة والسلام قطیفة فغیر ثابت عند بعض وقیل ان ذلك من خواصه علیه الصلوة والسلام فلا یحسن فی غیره ملتقط من المرقاة ورد المختار ۱۲

وان يبنى عليه وان يقعد عليه رواه مسلم وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يجلس احدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر رواه مسلم وعن ابى الهياج الاسدى قال قال لى على الا ابعثك على ما بعثنى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سويته رواه مسلم وعن ابى مرثد الغنوى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم وعن هشام بن عامر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة فى قبر واحد وقدموا اكثرهم قرانا رواه احمد والترمذى وابو داؤد والنسائى وروى ابن ماجة الى قوله واحسنوا وعن جابر قال لما كان يوم احد جاءت عمتى بابى لتدفنه

له قوله وان يبنى عليه قال الطيبى فى البناء الكراهة ان كان فى ملكه والحرمة فى المقبرة المسبلة وقال بفضل الشراح من علمائنا ولاضاعة المال وقد اباح السلف البناء على قبر المشائخ والعلماء المشهورين ليزورهم الناس ويستريحوا بالجلوس فيه كذا فى المرقات ورد المختار ۱۲

ك قوله ولا قبرا مشرفا الخ قال ابن الهمام هذا الحديث محمول على ما كانوا يفعلونه من تعلية القبور بالبناء العالى وليس مرادنا ذلك بتسنيم القبر بل بقدر ما يبدو من الارض يتميز عنها قال فى المرقات وفيه ايضا ولا دلالة فيه لا على التسطيح كما قاله ابن حجر ولا على التسنيم كما قاله غيره بل فيه مبالغة للزجر على البناء والا فلا يجوز تسويته بالارض حقيقة اذ السنة ان يعلم القبر وان يرفع شبرا كقبره عليه الصلوة والسلام كما رواه ابن حبان فى صحيحه ۱۲ ۔

فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ردوا القتلى[1] الى مضاجعهم

رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي والدارمي ولفظه للترمذي وعن عبد الله بن

ابي مليكة قال لما توفي عبد الرحمن بن ابي بكر بالحبشي وهو موضع فحمل

الى مكة فدفن بها فلما قدمت عائشة اتت قبر عبد الرحمن بن ابي بكر فقالت

وكنا كندماني جذيمة حقبة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كأني ومالكا لطول اجتماع لم نبت ليلة معا ثم

قالت والله لو حضرتك ما دفنت الا حيث مت ولو شهدتك[2] ما زرتك رواه الترمذي

وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ من قبل القبلة واستقبل استقبالا

رواه ابن ماجة وعن ابن بريدة عن ابيه قال الحد للنبي صلى الله عليه وسلم

واخذ من قبل القبلة ونصب عليه اللبن نصبا رواه ابو حنيفة وعن

ابراهيم النخعي ان النبي صلى الله عليه وسلم ادخل القبر من قبل القبلة

ولم يسل سلا رواه ابن ابي شيبة وابو داود في المراسيل وعن ابن عباس

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل قبرا ليلا فاسرج له بسراج فاخذه

من قبل القبلة وقال رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن وكبر عليه

اربعا رواه الترمذي وقال حديث حسن[3] وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

---

[1] قوله ردوا القتلى الى مضاجعهم ويستحب في القتيل والميت دفنه في المكان الذي مات فيه في مقابر اولئك القوم وان نقل قبل الدفن قدر ميل او ميلين فلا بأس به لانه نقل عن سعد بن ابي وقاص انه مات في ضيعته على اربعة فراسخ من المدينة فحمل على اعناق الرجال اليها هذا حاصل ما في شرح المنية وفتح القدير ١٢ — [2] قوله ولو شهدتك ما زرتك تحقيقه في باب زيارة القبور فراجعه ١٢ — [3] قوله حديث حسن قال في فتح القدير ١٢

وابوبکر وعمر یدخلون المیت من قبل القبلة رواه الطبرانی فی الکبیر وفی اسناده عبد الله بن خراش وثقه ابن حبان وعن علی انه ادخل یزید بن المکفف من قبل القبلة رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبة وصححه ابن حزم فی المحلی وعن ابن الحنفیة انه ولی ابن عباس فکبر علیه اربعا وادخله من قبل القبلة رواه ابن ابی شیبة وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله رواه احمد والترمذی وابن ماجة وعن جعفر بن محمد عن ابیه مرسلا ان النبی صلی الله علیه وسلم حثی علی المیت ثلاث حثیات بیدیه جمیعا وانه رش علی قبر ابنه ابراهیم ووضع علیه حصباء رواه فی شرح السنة وروی الشافعی من قوله رش وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی علی جنازة ثم اتی القبر فحثی علیه من قبل رأسه ثلاثا رواه ابن ماجة وعن جابر قال رش قبر النبی صلی الله علیه وسلم وکان الذی رش الماء علی قبره بلال بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتی انتهی الی رجلیه رواه البیهقی فی دلائل النبوة وعنه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبور وان یکتب[له] علیها وان توطأ رواه الترمذی۔ وعن المطلب بن ابی وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته

فیه الحجاج بن ارطاة ومنهال بن خلیفة وقد اختلفوا فیهما وذلک یحط الحدیث عن درجة الصحیح الی الحسن ۱۲

له قوله ان یکتب علیها فصل فی المحیط فقال وان احتیج الی الکتابة حتی لا یذهب الاثر ولا یمتهن فلا بأس به فاما الکتابة بغیر عذر فلا اھ حتی انه یکره کتابة شیء علیه من القرآن او الشعر او اطراء مدح له ونحو ذلک حلیة ملخصا قاله فی رد المحتار ۱۲

قال فن امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یأتیہ بحجر فلم یستطع حملہا فقام الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسر عن ذراعیہ قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم بہا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اہلی رواہ ابوداؤد وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وزاد فی اخرہ کأن علی رؤسنا الطیر وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابوداؤد وابن ماجۃ وعن عمرو بن حزم قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب ہذا القبر اولا تؤذہ رواہ احمد وعن انس قال شہدنا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرأیت عینیہ تدمعان فقال ہل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابو طلحۃ

لہ قولہ اعلم بہا وفی قاضیخان ولا بأس بوضع الاحجار لیکون علامۃ قالہ العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بہا قبر اخی قال فی الدر المختار لا بأس بالکتابۃ اھ وقال فی رد المحتار لان النہی عن الکتابۃ وان صح ولکن لیس العمل علیہا فان ائمۃ المسلمین من الشرق الی الغرب مکتوب علی قبورہم وہو عمل اخذ بہ الخلف عن السلف ویتقوی بہذا الحدیث فان الکتابۃ طریق الی تعرف القبر بہا نعم یظہر ان محل ہذا الاجماع العملی علی الرخصۃ فیہا ما اذا کانت الحاجۃ داعیۃ الیہ فی الجملۃ کما اشار الیہ فی المحیط ۱۲۔

انا قال فانزل فی قبرها فنزل[1] فی قبرها رواه البخاری وعن عمرو بن العاص قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمها حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع به رسل ربی رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوه واسرعوا به الی قبره ولیقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انه موقوف علیه۔

باب البكاء على الميت

وقول الله عز وجل وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون اولئك علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون وقوله تعالی واستعینوا بالصبر والصلوة وانها لکبیرة الا علی الخاشعین الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم الیه راجعون عن انس قال دخلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراهیم فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ابراهیم فقبله وشمه ثم دخلنا علیه بعد ذلك وابراهیم یجود بنفسه فجعلت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم تذرفان

---

[1] قوله فنزل قال الشیخ ابن الهمام لا یدخل احد من النساء القبر ولا یخرجهن الا الرجال ولو کانوا اجانب لان مس الاجنبی لها بحائل عند الضرورة جائز فی حیاتها فکذا بعد موتها فاذا ماتت ولا محرم لها دفنها اهل الصلاح عن جیرانها فان لم یکونوا فالشباب الصلحاء اما ان کان لها محرم ولو من رضاع او مصاهرة نزل والحدها ۱۲۔

فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت یا رسول الله فقال یا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون متفق علیه وعن اسامة بن زید قال ارسلت ابنة النبی صلی الله علیه وسلم الیه ان ابنا لی قبض فأتنا فارسل یقرئ السلام ویقول ان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل عنده باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیه تقسم علیه لیأتینها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبی ونفسه تتقعقع ففاضت عیناه فقال سعد یا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله فی قلوب عباده فانما یرحم الله من عباده الرحماء متفق علیه وعن ابی هریرة قال مات میت من آل رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجتمع النساء یبکین علیه فقام عمر ینهاهن ویطردهن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعهن یا عمر فان العین دامعة والقلب مصاب والعهد قریب رواه احمد والنسائی وعن عبد الله بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادة شکوی له فاتاه النبی صلی الله علیه وسلم یعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل علیه وجده فی غاشیة فقال قد قضی قالوا لا یا رسول الله فبکی النبی صلی الله علیه وسلم فلما رأی القوم بکاء النبی صلی الله علیه وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان الله لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بهذا واشار الی لسانه او یرحم وان المیت[1] لیعذب ببکاء اهله علیه متفق علیه وعن المغیرة بن شعبة

[1] قوله ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه وفی الدر المختار لا یعذب المیت ببکاء اهله اذا

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه فانه يعذب بما نيح عليه يوم القيامة متفق عليه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن الاوله بابان باب يصعد منه عمله و باب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله تعالى فما بكت عليهم السماء والارض رواه الترمذی وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية متفق عليه وعن عمران بن حصين وابی برزة قالا خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی جنازة فرأى قوما قد طرحوا اردیتهم يمشون فی قمص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبفعل الجاهلية تأخذون أو بصنيع الجاهلية تشبهون لقد هممت ان ادعو عليكم دعوة ترجعون فی غير صوركم قال فاخذوا اردیتهم ولم يعودوا لذلك رواه ابن ماجة وعن ابی بردة قال اغمی على ابی موسى الاشعری فاقبلت امرأته ام عبد الله تصيح برنة ثم افاق فقال الم تعلمی وكان يحدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا برئ ممن حلق وصلق وخرق متفق عليه ولفظه لمسلم وعن ابی مالك الاشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع فی امتی من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة وقال النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب رواه مسلم وعن ابی سعيد الخدری قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اوصى بذلك وقال فی رد المحتار وتأويل الحديث انهم فی ذلك الزمان كانوا يوصون بالنوح فقال عليه الصلوة والسلام ذلك بحر عن الظهيرية ۱۲۔

من تحقق المشیئۃ رواہ ابو داؤد وعن ام سلمۃ قالت لما مات ابو سلمۃ قلت غریب وفی ارض غربۃ لابکینہ بکاء یتحدث عنہ فکنت قد تہیأت للبکاء علیہ اذا قبلت امرأۃ ترید ان تسعدنی فاستقبلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتریدین ان تدخلی الشیطان بیتا اخرجہ اللہ منہ مرتین وکففت عن البکاء فلم ابک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربہن بسوطہ فاخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتبع[1] جنازۃ معہا رانۃ رواہ احمد وابن ماجۃ وعن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن ادم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنۃ رواہ ابن ماجۃ

---

[1] قولہ ان تتبع وفی الدر المختار ویکرہ خروجھن تحریما وتزجر النائحۃ ولا یترک اتباعہا لاجلہا وقال فی رد المحتار ناقلا عن ابی السعود والظاہر ان المراد باتباعہا المشی معہا مطلقا لاخصوص المشی خلفہا بل یترک المشی خلفہا اذا کانت نائحۃ لما مر من الاختیار وبہ یحصل التوفیق ۱۲۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایموت لمسلم ثلاثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم متفق علیہ وعن ابی سعید قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذھب الرجال بحدیثك فاجعل لنا من نفسك یوما نأتیك فیہ تعلمنا مما علمك اللہ فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمھن مما علمہ اللہ ثم قال ما منکن امرأۃ تقدم بین یدیھا من ولدھا ثلاثۃ الا کان لھا حجابا من النار فقالت امرأۃ منھن یا رسول اللہ او اثنین فاعادتھا مرتین ثم قال واثنین واثنین واثنین رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لایموت لاحداکن ثلاثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منھن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان رواہ مسلم وفی روایۃ لھما ثلاثۃ لم یبلغوا الحنث وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قدم ثلاثۃ من الولد لم یبلغوا الحنث کانوا لہ حصنا حصینا من النار فقال ابوذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب ابوالمنذر سید القراء قدمت واحدا قال وواحدا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لھما ثلاثۃ الا ادخلھما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھما فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد وروی ابن ماجۃ من قولہ والذی نفسی بیدہ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان السقط لیراغم ربہ اذا ادخل ابویہ النار

فقال ایہا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ فیجرہما بسررہ حتی یدخلہما
الجنۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان لہ فرطان من امتی ادخلہ اللہ بہما الجنۃ فقالت عائشۃ فمن کان لہ
فرط من امتک قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ فقالت فمن لم یکن لہ فرط
من امتک قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث غریب وعن ابی ہریرۃ ان رجلا قال لہ مات ابن لی فوجدت علیہ
ھل سمعت من خلیلک صلوات اللہ علیہ شیأ یطیب بانفسنا عن موتانا قال
نعم سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صغارھم دعامیص الجنۃ یلقی احدھم
اباہ فیاخذ بناحیۃ ثوبہ فلا یفارقہ حتی یدخلہ الجنۃ رواہ مسلم واحمد
واللفظ لہ وعن قرۃ المزنی ان رجلا کان یأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ
ابن لہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتحبہ فقال یا رسول اللہ احبک اللہ
کما احبہ ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا یا رسول اللہ
مات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تحب ان لا تأتی بابا من ابواب
الجنۃ الا وجدتہ ینتظرک فقال رجل یا رسول اللہ لہ خاصۃ ام لکلنا قال بل
لکلکم رواہ احمد وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی لملائکتہ قبضتم ولد عبدی
فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال
عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ
وسموہ بیت الحمد رواہ احمد والترمذی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت
صفیہ من اھل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنۃ رواہ البخاری وعن الحسین بن علی

رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة فيذكرها وان طال عهدها فيحدث لذلك استرجاعا الاجدد الله تبارك وتعالى له عند ذلك فاعطاه مثل اجرها يوم اصيب بها رواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انقطع شسع احدكم فليسترجع فانه من المصائب رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ام الدرداء قالت سمعت اباالدرداء يقول سمعت اباالقاسم صلى الله عليه وسلم يقول ان الله تبارك وتعالى قال يا عيسى انى باعث من بعدك امة اذا اصابهم مايحبون حمدوا الله وان اصابهم مايكرهون احتسبوا وصبروا ولاحلم ولاعقل فقال يارب كيف يكون هذا لهم ولاحلم ولاعقل قال اعطيهم من حلمى وعلمى رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن سعد بن ابى وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب للمؤمن ان اصابه خير حمد الله وشكروان اصابته مصيبة حمد الله وصبرو المؤمن يؤجرفى كل امره حتى فى اللقمة يرفعها الى فى امرأته رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى مصابا فله مثل اجره رواه الترمذى وابن ماجة وعن ابى برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى ثكلى كسى بردا فى الجنة رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن عائشة قالت لما جاء النبى صلى الله عليه وسلم قتل ابن حارثة وجعفر وابن رواحة جلس[1] يعرف

---

[1] قوله جلس يعرف فيه الحزن قال البقالى ولا بأس بالجلوس للعزاء ثلاثة ايام فى بيت

فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب تعنی شق الباب فاتاہ رجل فقال ان نساء
جعفر و ذکر بکاءھن فامرہ ان ینہاھن فذھب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ
فقال انہن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال
فاحث فی افواھھن التراب فقلت ارغم اللہ انفک لم تفعل ما امرک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من العناء متفق علیہ وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاھم ما یشغلہم

او مسجد وقد جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قتل جعفر وزید بن
حارثۃ والناس یأتون ویعزونہ والتعزیۃ فی الیوم الاول افضل والجلوس فی المسجد
ثلاثۃ ایام للتعزیۃ مکروہ وفی غیرہ جاءت الرخصۃ ثلاثۃ ایام للرجال وترکہ احسن
ویکرہ للمعزی ان یعزی ثانیا قالہ فی البحر الرائق وفی العالمگیریۃ ولا بأس لاھل المصیبۃ
ان یجلسوا فی البیت او فی مسجد ثلثۃ ایام والناس یأتونہم ویعزونہم ویکرہ الجلوس
علی باب الدار وما یصنع فی بلاد العجم من فرش البسط والقیام علی قوارع الطرق
من اقبح القبائح کذا فی الظہیریۃ انتہی وکذا فی البنایۃ وقال علی القاری ظاھر الحدیث
ان جلوسہ فی المسجد کان للعزاء لکن قال ابن الہمام یجوز الجلوس للمصیبۃ ثلاثۃ ایام
وھو خلاف الاولی ویکرہ فی المسجد اھ فلعلہ محمول علی الاختصاص او لبیان الجواز
او کان جلوسہ فی المسجد اتفاقیا انتہی وفی رد المحتار ناقلا عن الامداد وقال کثیر من
متأخری ائمتنا یکرہ الاجتماع عند صاحب البیت ویکرہ لہ الجلوس فی بیتہ حتی یأتی
الیہ من یعزی بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس
بامورھم وصاحب البیت بامرہ ۱۲۔

رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن
ابن الحسن بن علی رضی اللہ عنہم ضربت امرأته القبة علی قبرہ سنة ثم رفعت فسمعت
صائحا یقول الاھل وجدوا ما فقدوا فاجابه اٰخر بل یئسوا فانقلبوا۔

باب زیارة القبور

عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نهیتکم[1] عن زیارة القبور
فزوروها ونهیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونهیتکم

---

[1] قوله نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها ای لا بأس بزیارة القبور بل تندب کما فی البحر
عن المجتبی فکان ینبغی التصریح به للامر بها فی الحدیث المذکور کما فی الامداد وتزار فی کل اسبوع
کما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسک الا ان الافضل یوم الجمعة والسبت
والاثنین والخمیس فقد قال محمد بن واسع الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة ویوما قبله
ویوما بعده فتحصل ان یوم الجمعة افضل اھ وفیه یستحب ان یزور شهداء جبل احد
لما روی ابن ابی شیبة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یأتی قبور الشهداء باحد علی
رأس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والافضل ان یکون ذلک
یوم الخمیس متطهرا مبکرا لئلا تفوته الظهر بالمسجد النبوی اھ قلت استفید منه ندب
الزیارة وان بعد محلها وهل تندب الرحلة لها کما اعتید من الرحلة الی زیارة
خلیل الرحمن واهله واولادہ وزیارة السید البدوی وغیرہ من الاکابر الکرام لم ار من
صرح به من ائمتنا ومنع منه بعض الائمة الشافعیة الا لزیارته صلی اللہ علیه وسلم
قیاسا علی منع الرحلة لغیر المساجد الثلاث ورده الغزالی بوضوح الفرق فان ماعدا تلک
المساجد الثلاثة مستویة فی الفضل فلا فائدة فی الرحلة الیها واما الاولیاء فانهم متفاوتون

عن النبیذ الا سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم وعن ابن مسعود ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا تزھد فی الدنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی فزوروا القبور

فی القرب من اللّٰہ تعالیٰ ونفع الزائرین بحسب معارفہم واسرارہم قال ابن حجر فی فتاوٰیہ ولا تترک لما یحصل عندھا من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذٰلک لان القربات لا تترک لمثل ذٰلک بل علی الانسان فعلہا وانکار البدع بل وازالتہا ان امکن اھ کذا فی رد المحتار ال

لہ قولہ فلم یؤذن لی وفی اشعۃ اللمعات ما ترجمتہ ان ما ذکر فی ھذا الحدیث وامثالہ طریقۃ المتقدمین وقال بعضہم نزل فی ھذا الباب قولہ تعالیٰ ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی وقولہ ولا تسأل عن اصحاب الجحیم علی قراءۃ المعلوم واما المتأخرون فقد اثبتوا اسلامہما بل جمیع اٰبائہ وامہاتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی اٰدم ولہم فی اثباتہ طرق ثلثۃ اما انہما علی دین ابراھیم واما انہما لم یبلغہما الدعوۃ وماتا فی الفترۃ قبل زمان النبوۃ واما انہما احیاہما اللّٰہ تعالیٰ علی یدہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بدعائہ فاٰمنا بہ وحدیث احیائہ لہما وان ضعف فی ذاتہ فقد صححوہ وحسنوہ بتعدد الطرق وھذا العلم کانہ کان مستورا مختفیا علی المتقدمین فکشفہ وفتحہ اللّٰہ علی المتأخرین واللّٰہ یختص برحمتہ من یشاء بما یشاء من فضلہ والشیخ جلال الدین السیوطی صنف رسائل واثبتہ بدلائل واجاب عن شبہات المخالفین انتہی وبالجملۃ لا اقل فی ھذا الباب للمحتاط المتسنن ان یکف لسانہ ولا یلوث بما لا یلیق بشانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ویلاحظ ادبہ ویحافظ اٰدابہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومع ذٰلک لیست ھذہ المسئلۃ مما یسأل عنہا فی القبر والحشر والموقف وقد صرح بذٰلک فی الشروح الفقہیۃ ایضاً کالطحطاوی والشامی

فانها تذكر الموت رواه مسلم وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبينا صلى الله عليه وسلم قد اكرمه الله تعالى بحياة ابويه له حتى امنابه كما فی حديث صححه القرطبی وابن ناصر الدين حافظ الشام وغيرهما فانتفعا بالايمان بعد الموت وعن بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر السلام عليكم اهل الديار من المؤمنين والمسلمين وانا ان شاء الله بكم للاحقون نسأل الله لنا ولكم العافية رواه مسلم وعن عائشة قالت كيف اقول يارسول الله تعنی فی زيارة القبور قال قولی السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون رواه مسلم وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من اخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع

فی الحاشية على الدر المختار ما نقل انه مذهب ابی حنيفة على ما ذكره فی الفقه الاكبر فقيل انه مدسوس على الامام وان استناد الفقه الاكبر اليه ايضاً متردد فيه كما ذكره الطحاوی قاله فی تنسيق النظام فی مسند الامام وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبينا صلى الله عليه وسلم قد اكرمه الله تعالى بحياة ابويه له حتى امنابه كما فی حديث صححه القرطبی وابن ناصر الدين حافظ الشام وغيرهما فانتفعا بالايمان بعد الموت على خلاف القاعدة اكراما لنبيه صلى الله عليه وسلم كما احيى قتيل بنی اسرائيل يخبر بقاتله وكان عيسى عليه السلام يحيی الموتى وكذلك نبينا صلى الله عليه وسلم احيى الله تعالى على يديه جماعة من الموتى وقد صح ان الله تعالى رد عليه صلى الله عليه وسلم الشمس بعد مغيبها حتى صلى علی كرم الله وجهه العصر فكما اكرم بعود الشمس والوقت بعد فواته فكذلك اكرم بعود الحياة ووقت الايمان بعد فواته وما قيل ان قوله تعالى ولا تسأل عن اصحاب الجحيم نزل فيهما لم يصح وخبر مسلم ابی وابوك فی النار كان قبل هذا انتهى ١٢

الغرقد رواه مسلم وعن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبور المدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام[1] عليكم يا اهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب وعن محمد بن النعمان يرفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم قال من زار قبر ابويه او احدهما في كل جمعة غفر له وكتب برا رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن[2] زوارات القبور رواه احمد والترمذي وابن ماجة قال الترمذي هذا حسن صحيح وقال قد رأى بعض اهل العلم ان هذا كان قبل ان يرخص النبي صلى الله عليه وسلم في زيارة القبور فلما رخص دخل في رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن تم كلامه وعن عائشة قالت كنت ادخل بيتي الذي فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم واني واضع ثوبي واقول انما هو زوجي وابي فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة علي ثيابي حياء[3] من عمر رواه احمد

---

[1] قوله السلام عليكم يا اهل القبور الخ كذا في العالمگيرية ۱۲

[2] قوله لعن زوارات القبور قيل تحرم عليهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وجزم في شرح المنية بالكراهة لما مر في اتباعهن الجنازة وقال الخير الرملي ان كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ما جرت به عادتهن فلا تجوز وعليه حمل حديث لعن الله زائرات القبور وان كان للاعتبار والترحم من غير بكاء والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلا بأس اذا كن عجائز ويكره اذا كن شواب كحضور الجماعة في المساجد اهـ وهو توفيق حسن قاله في رد المحتار ۱۲ ۔

[3] قوله حياء من عمر فيه ان احترام الميت كاحترامه حيا قاله في المرقات وقال في رد المحتار وان يجلس جلس بعيدا او قريبا بحسب مرتبته في حال حياته كذا في العالمگيرية ناقلا عن خزانة الفتاوى

كتاب الزكوٰة

وقول الله عزوجل وآتوا الزكوٰة وقوله سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيامة وقوله ولاتيمّموا[1] الخبيث منه تنفقون ولستم بآخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غنى حميد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك تأتى قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذالك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات فى اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذالك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم[2] فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق

---

[1] قوله ولاتيمّموا الخ وقال فى التفسيرات الاحمدية وقد ذكر الفقهاء ايضا ان لا يأخذ المصدق الا الوسط ولا يأخذ رذالة المال ولا خياره ففى الاٰية دليل عليه ايضا وان لم يصرح به ۱۲

[2] قوله من اغنياءهم وفيه ان الضمير راجع الى المكلفين والطفل غير داخل فيهم وكذا المجنون كذا فى المرقات وعمدة القارى وعبارة الشافعية لا تجب الزكوٰة عليهما بل تجب فى مالهما وعند الحنابلة الوجوب عليهما احتجوا بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب فقال الا من ولى يتيما له مال فليتجر فى ماله ولا يتركه حتى تأكله الصدقة رواه الترمذى قلنا الشرط فى وجوب الزكوٰة العقل والبلوغ فلا تجب فى مال الصبى والمجنون لحديث عائشة رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبى حتى يحتلم وعن المجنون حتى يفيق وحديث الترمذى ضعيف لان فى اسناده المثنى بن الصباح فقال احمد لا يساوى شيئا وقال النسائى متروك الحديث وقال يحيىٰ ليس بشئ وقال الترمذى بعد ان رواه

دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه عن ابن مسعود قال ليس في
مال اليتيم زكوٰة رواه محمد في الآثار وروی عن ابراهيم نحوه وعن ابن عباس قال لا يجب
على مال الصغير زكوٰة حتى تجب عليه الصلوٰة رواه الدارقطنی فی سنده ابن لهيعة احتج به
الامام احمد وصحح حديثه وحسن له الترمذی فهو مختلف فيه والاختلاف لا يضر وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدی منها حقها الا اذا
كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمی عليها فی نار جهنم فيكوی بها جنبه وجبينه وظهره
كلما ردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله
اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله فالابل قال ولا صاحب ابل لا يؤدى منها حقها

وفي اسناده مقال لان المثنى بن الصباح يضعف في الحديث وله طرق كلها ضعيفة واجاب
شمس الائمة وغيره من الاصحاب عن احاديثهم مع انها غير ثابتة ان المراد من الصدقة
النفقة ويؤيده انه اضاف الاكل الى جميع المال والنفقة التي هي تأكل جميع المال والصدقة
هي النفقة لقوله عليه الصلوٰة والسلام نفقة المرء على عياله صدقة وقال الترمذی وقد
اختلف اهل العلم في هذا الباب فرأى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
في مال اليتيم زكوٰة منهم عمر وعلى وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعی واحمد
واسحاق وقالت طائفة من اهل العلم ليس في مال اليتيم زكوٰة وبه قال سفيان الثوری
وعبد الله بن المبارك قلت وبه قال ابو حنيفة واصحابه وهو قول ابی وائل وسعيد بن
جبير والنخعی والشعبی والحسن البصری وحكى عنه اجماع الصحابة وقال سعيد بن المسيب
لا تجب الزكوٰة الا على من تجب الصلوٰة والصيام وذكر حميد بن زنجويه النسائی انه مذهب
ابن عباس وفي المبسوط وهو قول علی ايضا وعن جعفر بن محمد عن ابيه مثله وبه قال شريح
ذكره النسائی هذا حاصل ما فی البناية وعمدة القاری ۱۲ -

ومن حقها[1] حلبها يوم وردها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لا يفقد منها فصيلا واحدا تطوءه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضي بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يارسول الله فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا يؤدى منها حقها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطوءه باظلافها كلما مر عليه اولها رد عليه اخرها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضي بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يارسول الله فالخيل قال فالخيل ثلاثة هي لرجل وزر وهي لرجل ستر وهي لرجل اجر فاما التي هي له وزر فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء على اهل الاسلام فهي له وزر واما التي هي له ستر فرجل ربطها في سبيل الله ثم لم ينس[2] حق الله في ظهورها ولا رقابها فهي له ستر واما التي هي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله لاهل الاسلام في مرج وروضة فما اكلت من ذلك المرج او الروضة من شيئ الا كتب له عدد ما اكلت حسنات وكتب له عدد ارواثها وابوالها حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله عدد اثارها وارواثها حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا يريد ان يسقيها الا كتب الله له عدد ما شربت حسنات قيل يارسول الله فالحمر قال ما انزل على في الحمر شئ

---

[1] قوله من حقها حلبها هذا على سبيل الاستحباب واعلم ان ذكره وقع استطرادا وبيانا لما ينبغي ان يعتنى به من له مروءة لا لكون التعذيب مرقات ملخصا ۱۲۔

[2] قوله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها قال النووى استدل به ابو حنيفة على وجوب الزكوٰة في الخيل ۱۲۔

الا ہذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ
شرا یرہ رواہ مسلم وعن ابی ذران النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون
لہ ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقہا الا اتی بہا یوم القیامۃ اعظم ما تکون واسمنہ تطؤہ
باخفافہا وتنطحہ بقرونہا کلما جازت اخراہا ردت علیہ اولاہا حتی یقضی بین الناس
متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ
مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ
ثم یأخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین
یبخلون الآیۃ رواہ البخاری وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون کنز
احدکم یوم القیامۃ شجاعا اقرع یفر منہ صاحبہ وھو یطلبہ حتی یلقمہ اصابعہ
رواہ احمد وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل لا یؤدی
زکوۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیامۃ فی عنقہ شجاعا ثم قرأ علینا مصداقہ من کتاب اللہ
ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ الآیۃ رواہ الترمذی والنسائی
وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر علی
الصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد
فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس
فہی علی ومثلہا معہا ثم قال یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ متفق علیہ وعنہ
قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب
قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی
مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ

فان الزكوة حق المال والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ماهو الا رأيت ان الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق متفق عليه وعن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية والذين يكنزون الذهب والفضة كبر ذلك على المسلمين فقال عمر انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الاية فقال ان الله لم يفرض الزكوة الا ليطيب ما بقي من اموالكم وانما فرض المواريث وذكر كلمة لتكون لمن بعدكم فقال فكبر عمر ثم قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته رواه ابوداؤد وعن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

ـه قوله عناقا وليس في الفصلان والحملان والعجاجيل صدقة عند ابي حنيفة الا ان يكون معها كبار وهذا آخر اقواله وهو قول محمد وفي القهستاني عن التحفة الصحيح قولهما وحديث ابي بكر لا يعارضه لان اخذ العناق لا يستلزم الاخذ من الصغار لان ظاهر ما قدمنا في حديث المرتدين في صدقة الغنم ان العناق يقال على الجذعة والثنية ولو مجازا فارجع اليه فيجب الحمل عليه دفعا للتعارض ولو سلم جاز اخذها بطريق القيمة لا انها هي نفس الواجب ونحن نقول به او هو على طريق المبالغة لا التحقيق يدل عليه ان في الرواية الاخرى عقالا مكان العناق هذا حاصل ما في الهداية ورد المحتار وفتح القدير ۱۲۔

ـه قوله والذين يكنزون الحق الوعيد الشديد بكنز الذهب والفضة وترك انفاقها في سبيل الله من غير فصل بين الحلي وغيره وكل مال لم تؤد زكوته فهو كنز بالحديث الذي روينا فكان تارك اداء الزكوة منه كانزا فيدخل تحت الوعيد ولا يلحق الوعيد الا بترك الواجب وقول النبي صلى الله عليه وسلم ادوا زكوة اموالكم طيبة بها انفسكم من غير فصل بين مال ومال ولان الحلي مال فاضل عن الحاجة الاصلية اذ الاعداد للتجمل والتزين دليل الفضل عن الحاجة الاصلية فكان

اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض رواہ مسلم وعنہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یأتونا فیظلمونا فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم رواہ ابوداؤد وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیأتیکم رکیب مبغضون فاذا جاؤکم فرحبوا بھم وخلوا بینھم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسھم وان ظلموا فعلیھم وارضوھم فان تمام زکوتکم رضاھم ولیدعوا لکم رواہ ابوداؤد وعن بشیر بن الخصاصیۃ قال قلنا ان اھل الصدقۃ یعتدون علینا أفنکتم من اموالنا بقدر ما یعتدون قال لا رواہ ابوداؤد وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاجلب ولاجنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دورھم رواہ ابوداؤد وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم صل علی ال فلان فاتاہ ابی

نعمۃ لحصول التنعم بہ فیلزمہ شکرھا باخراج جزء منھا للفقراء قالہ فی البدائع ۱۲۔

[1] قولہ وان ظلمونا فی الاشباہ والنظائر فی الفن الثالث الفسق لایمنع اھلیۃ الشھادۃ والقضاء والامرۃ والسلطنۃ والامامۃ والولایۃ فی مال الولد والتولیۃ علی الاوقاف ولا تحل تولیتہ کما کتبناہ فی الشرح واذا فسق لاینعزل وانما یستحقہ بمعنی انہ یجب عزلہ اویحسن عزلہ انتھی وقال النووی فی شرح مسلم بخلافہ لعل انعزال الساعی مذھب الشافعی کانعزال القاضی عندہ بالفسق وظاھر الحدیث حجۃ علیہ

[2] قولہ أفنکتم وفی الاشباہ والنظائر فی فن الالغاز مع الحموی ای رجل یستحب لہ اخفاؤھا فقل الخائف من الظلمۃ لئلا یعلموا کثرۃ مالہ یعنی فیأخذونھا فیضعونھا فی غیر اھلھا فالسر افضل ذکرھا ابن وھبان فی شرحہ لمنظومتہ ولم یعزھا الی احد من ائمتنا ۱۲

[3] قولہ اللھم صل علی ال فلان قال صاحب رد المحتار فی الجزء الخامس فی مسائل شتی نا قلا

بصدقته فقال اللهم صل على آل ابی اوفی متفق علیه وفی روایة اذا اتی الرجل النبی صلی الله علیه وسلم بصدقته قال اللهم صل علیه وعن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی الله علیه وسلم رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی فخطب النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی الله فیأتی احدهم فیقول هذا لکم وهذه هدیة اهدیت لی فهلا[1] جلس فی بیت ابیه او بیت امه فینظر أیهدی له ام لا والذی نفسی بیده لا یأخذ احد منه شیأ الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبته ان کان بعیرا له رغاء او بقرا له خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیه حتی رأینا عفرة ابطیه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت متفق علیه قال الخطابی وفی قوله هلا جلس فی بیت امه او ابیه فینظر أیهدی الیه ام لا دلیل[2] علی ان کل امر یتذرع به الی محظور

عن المستصفی وحدیث صلی الله علی آل ابی اوفی الصلوٰة حقه فله ان یصلی علی غیره ابتداء اما الغیر فلا انتہی وفی غنیة الفتاوی فان قلت قول النبی صلی الله علیه وسلم اللهم صل علی آل ابی اوفی یدل علی جواز استعمالها فی غیره قلت انه مما خص به النبی علیه السلام بدلیل ان السلف لم یستعملوها مطلقا کذا فی فصول الحواشی لاصول الشاشی ۱۲۔

[1] قوله فهلا جلس قال صاحب رد المحتار فی الجزء الرابع فی کتاب القضاء تعلیل النبی صلی الله علیه وسلم دلیل علی تحریم الهدیة التی سببها الولایة فتح ۱۲

[2] قوله دلیل قال فی المرقات وما قاله فی الکلیة الاولی فهو موافق لمذهبنا ومذهب الشافعی لان من القواعد المقررة ان للوسائل حکم المقاصد فوسیلة الطاعة طاعة ووسیلة المعصیة معصیة واما ما قاله فی المشکات من الکلیة الثانیة فانما یلیق بمذهب من منع الحیل الموصلة الی الخروج عن الربا وغیره کمالک وابوحنیفة والشافعی وغیرهما ممن یری اباحة الحیل لاینظرون

فهو محظور هكذا في شرح السنة وقال على القاري ان كل عقد توسط في معاملة لخرجها عن المعاملة المؤدية الى الربا جائز وعن عدى بن عميرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مخيطا فما فوقه كان غلولا يأتي به يوم القيامة رواه مسلم وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله حتى يرجع الى بيته رواه ابوداؤد والترمذي وفي رواية للترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان من السنة شهرا تؤدون فيه زكوة اموالكم فما حدث بعد ذلك فلا زكوٰة فيه حتى يجيئ رأس الشهر[له] وعن

الى هذا الدخيل لان النبي صلى الله عليه وسلم علم عامله على خيبر وقد قال له انه يشتري صاع تمر جيد بصاعي ردئ حيلة تخرجه عن الربا وهي ان يبيع الردئ بدراهم ويشتري بها الجيد فتستفاد منه الكلية الثانية التي في هذا الكتاب وتنتقض بها الكلية الثانية التي قالها في المشكوٰة

[له] قوله حتى يجيئ رأس الشهر وقال في تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق رواه الترمذي وهذا يقتضي ان تجب الزكوة في الحادث عند مجيئ رأس السنة انتهى وقال سبط ابن الجوزي رواه الترمذي بمعناه وقيل انه موقوف على عثمان وقال السكاكي ايضا رواه الترمذي وجزم بذلك ثم اعلم ان مذهبنا في هذا الباب هو قول عثمان وابن عباس والحسن البصري والثوري والحسن بن صالح قاله العلامة العيني في شرح الهداية وفي التعليق الممجد وقال الشافعي واحمد لا يضم لحديث من استفاد مالا فلا زكوة عليه حتى يحول عليه الحول اخرجه الترمذي وغيره وقال اصحابنا هو حديث ضعيف انتهى قلت لان الترمذي قال وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلى بن المديني وغيرهما من اهل الحديث وهو كثير الغلط وفي التعليق الممجد وعلى تسليم ثبوته فعمومه ليس مرادا بالاتفاق على خروج الارباح والاولاد فعللنا بالمجانسة نقلنا انما اخرج الاولاد والارباح للمجانسة لا للتولد فيجب ان يخرج المستفاد اذا كان من جنسا

علی ان العباس سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی تعجیل صدقته قبل ان تحل فرخص له فی ذلك رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن طاؤس قال قال معاذ لاهل الیمن ائتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقة مكان[1] الشعیر والذرة اهون علیكم وخیر لاصحاب النبی صلی الله علیه وسلم بالمدینة رواه البخاری فی صحیحه تعلیقا وتعلیقه صحیح ورواه ابن ابی شیبة فی مصنفه نحوه وفی روایة للبخاری عن ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر رضی الله عنه كتب له التی امر الله رسوله صلی الله علیه وسلم ومن بلغت صدقته بنت مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ویعطیه المصدق عشرین درهما او شاتین فان لم یكن عنده بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون[2] فانه یقبل منه ولیس معه شئ وقد احتج

وهو اوفع للحرج علی اصحاب الحرف الذین یجدون كل یوم درهما فاكثر واقل فان فی اعتبار الحول لكل مستفاد حرجا عظیما وهو مدفوع بالنص كذا قرره ابن الهمام وغیره انتهی ویمكن تاویل الحدیث ان المراد من استفاد مالا ولم یكن له مال غیر هذا بقدر النصاب فلا زكوة علیه حتی یحول علیه الحول ۱۲

[1] قوله مكان الشعیر احتج به اصحابنا فی جواز دفع القیم فی الزكوات ولهذا قال ابن رشید وافق البخاری فی هذه المسئلة الحنفیة مع كثرة مخالفته لهم لكن قاده الی ذلك الدلیل ثم اعلم ان الاصل فی هذا الباب ان دفع القیمة فی الزكوة جائزة عندنا وكذا فی الكفارة وصدقة الفطر والعشر والخراج والنذر وهو قول عمر وابنه عبد الله وابن مسعود وابن عباس ومعاذ وطاؤس وقال الثوری یجوز اخراج العروض فی الزكوة اذا كانت بقیمتها وهو مذهب البخاری واحدی الروایتین عن احمد ولو اعطی عرضا عن ذهب وفضة قال اشهب یجزئه وقال الطرطوشی هذا قول بین فی جواز اخراج القیم فی الزكوة عمدة القاری ملخصا ۱۲ـ

[2] قوله عنده ابن لبون هذا الحدیث حجة لنا لان ابن لبون لا مدخل له فی الزكوة الا بطریق

بہا من یری تعلق الزکوٰۃ بالذمۃ۔

باب مایجب فیہ الزکوٰۃ

وقول اللہ عزوجل یاایہا الذین امنوا انفقوا من طیبٰت[1] ماکسبتم ومما[2] اخرجنا لکم من الارض وقولہ واٰتوا[3] حقہ یوم حصادہ وقولہ والذین[4] یکنزون الذہب والفضۃ

القیمۃ لان الذکر لایجوز فی الابل الا بالقیمۃ ولذلک احتج بہ البخاری ایضا فی جواز اخذ القیم مع شدۃ مخالفتہ للحنفیۃ قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[1] قولہ من طیبات ماکسبتم قال فی التفسیرات الاحمدیۃ وقد صرح صاحب المدارک ان فی قولہ تعالیٰ من طیبات ماکسبتم دلیل وجوب الزکوٰۃ فی اموال التجارۃ ۱۲

[2] قولہ مما اخرجنا لکم من الارض وصرح الامام الزاہد ان فی قولہ تعالیٰ ومما اخرجنا لکم من الارض دلیل تجوب العشر وفی کلام باقی المفسرین ان ما اخرجنا ہو الحبۃ والثمار والمعادن وغیرہا فحینئذ یتناول الآیۃ عشر الخارج وخمس المعادن جمیعا قالہ فی التفسیرات الاحمدیۃ وفی عمدۃ القاری وقال بعض اصحابنا حجۃ ابی حنیفۃ فیما ذہب الیہ عموم قولہ تعالیٰ یاایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض وقولہ تعالیٰ واٰتوا حقہ یوم حصادہ والاحادیث التی تعلقت بہا اہل المقالۃ الاولیٰ اخبار آحاد فلا تقبل فی مقابلۃ الکتاب ۱۲

[3] قولہ واٰتوا قال صاحب المدارک وہو حجۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی تعمیم العشر ویسمی ہذا زکوٰۃ الخارج فی الفقہ وبیان للمسئلۃ ان عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی کل ما اخرجتہ الارض یجب الزکوٰۃ الا الحطب والقصب والحشیش ولکن فرق بین ما سقی بسیح اوسقتہ السماء وبین ما سقی بغرب اودالیۃ فان الواجب فی الاول العشر وفی الثانی نصفہ لکثرۃ المؤنۃ فیہ وقلتہا فی الاول ولم یشترط بقاؤہ سنۃ ولا بلوغہ خمسۃ اوسق عندہ کذا فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲۔ [4] قولہ والذین یکنزون الذہب

ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فبشرهم بعذاب الیم یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت[1] السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری وعن جابر بن عبد اللہ یذکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانهار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر رواہ مسلم وعن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وامرنی ان آخذ مما سقت السماء وما سقی بعلا العشر وما سقی بالدوالی نصف العشر رواہ ابن ماجۃ والطحاوی وروی ابوداؤد نحوہ وعن ابراهیم قال فی کل شئی اخرجت الارض الصدقۃ رواہ الطحاوی وعن[2] خصیف

والفضۃ هذا یدل علی ان الزکوٰۃ فی الذهب والفضۃ واجبۃ لانہ رتب الوعید الشدید علی تارکها ولا یکون ذلک الا فی الواجب وظنی ان الآیۃ عامۃ فی حق الرجال والنساء وان کان المذکورۃ فیها صفۃ المذکر فتکون دلیلا علی وجوب الزکوٰۃ فی الحلی للنساء ولعل الجباه والجنوب والظهور فی حقهن مواضع الحلی منهن فیکون حجۃ علی الشافعی رحمہ اللہ فیما ذهب الیہ فی عدم وجوب الزکوٰۃ فی الحلی وقد ذکر فی شرح الاصول لابن الحاجب ان العام المسوق للمدح والذم للعموم عندنا خلافا للشافعی رحمہ اللہ ولهذا لم یوجب الزکوٰۃ فی حلی النساء مع ان قولہ تعالی والذین یکنزون الذهب والفضۃ الآیۃ عام مسوق للذم علی مانع الزکوٰۃ هذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲

[1] قولہ فیما سقت الخ العشر یجب عند الشافعی فیما تنبتہ الارض اذا کان قوتا وعندنا فیما تنبتہ الارض قوتا کان اولا کالقثاء والبطیخ والرمان هذا الحدیث ظاهر فی عموم المقتات وغیرها کذا فی المرقات ۱۲۔

[2] قولہ وعن الخ هذہ الاحادیث کلها مطلقۃ ولیس فیها فصل وبظاهرها اخذ ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ

عن مجاهد قال سألته عن زكوٰة الطعام فقال فيما قل منه او كثر العشر او نصف العشر
رواه الطحاوي وروى ابن ابي شيبة وعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزيز وعن مجاهد
وعن ابراهيم النخعي نحوه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لانه صلى الله عليه وسلم لم يقيد فيه مقدارا فدل على وجوب الزكوٰة في كل ما يخرج من الارض قل او
كثر فان قلت هذا الحديث مجمل يفسره قوله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق
صدقة قلت لا نسلم انه مجمل فان المجمل ما لا يعرف المراد بصيغته لا بالتأمل ولا بغيره وهذا
الحديث عام فان كلمة ما من الفاظ العموم فان قلت سلمنا انه عام ولكن الحديث المذكور خصص
قلت اجراء العام على عمومه اولى من التخصيص لان فيه اخراج بعض ما تناوله العام ان يكون مرادا
ولو صلح هذا الحديث ان يكون مخصصا او مفسر الحديث الباب لصلح حديث ماعز ان يكون مخصصا
او مفسرا لحديث انيس في الاقرار بالزنا وقد رويتم انتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه رد ماعزا
عند ما جاء فاقر عنده بالزنا اربع مرات ثم رجمه بعد ذلك ورويتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لانيس اغد على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فجعلتم هذا دليلا على ان الاعتبار بالاقرار
بالزنا مرة واحدة لان ذلك ظاهر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اعترفت فارجمها ولم
تجعلوا حديث ماعز المفسر قاضيا على حديث انيس هذا المجمل فيكون الاعتراف المذكور في حديث
انيس المجمل هو الاعتراف المذكور في حديث ماعز المفسر فاذ كنتم قد فعلتموه هذا فيما ذكرنا
فما تنكرون على من فعل في احاديث الزكوات ما وصفنا بل حديث انيس اولى ان يكون معطوفا
على حديث ماعز لانه ذكر فيه الاعتراف واقراره مرة واحدة ليس هو اعترافا بالزنا الذي
يوجب الحد عليه في قول مخالفكم وحديث معاذ وابن عمر وجابر في الزكوٰة انما فيه ذكر ايجابها فيما
سقي بكذا وفيما سقي بكذا فذلك اولى ان يكون مضادا لما فيه ذكر الاوساق من حديث انيس
لحديث ماعز وقد حمل حديث معاذ وجابر وابن عمر على ما ذكرنا وذهب من معناه الى ما وصفنا

ليس على المسلم صدقة فى عبده ولا فى فرسه وفى رواية قال ليس فى عبده صدقة الا صدقة الفطر متفق عليه وقال فى التعليق الممجد لاخلاف انه ليس فى رقاب العبد صدقة الا ان يشتروا للتجارة وقال فى الدر المختار ولا شئ فى خيل سائمة عندهما وعليه الفتوى خانية وغيرها انتهى وفى رد المحتار قال الطحاوى هذا احب القولين الينا ورجحه القاضى ابو زيد فى الاسرار وفى الينابيع وعليه الفتوى وفى الجواهر والفتوى على قولهما وفى الكافى هو المختار للفتوى وتبعه الزيلعى والبزازى تبعا للخلاصة وفى الخانية قالوا الفتوى على قولهما تصحيح العلامة قاسم قلت وبه جزم فى الكنز انتهى فى فتاوى قاضيخان قالوا الفتوى على قولهما كذا فى فتح القدير وقال فى العالمگيرية لاشئ فى الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة كذا فى الكافى وعن انس ان ابابكر

ابراهيم النخعى ومجاهد فحينئذ يحمل قوله صلى الله عليه وسلم على ان المراد بالصدقة هى الزكوٰة وهى زكوٰة التجارة بقرينة عطفها على زكوٰة الابل والورق اذ الواجب فى العروض والنقود واحد وهو الزكوٰة وكانوا يتبايعون بالاوساق وقيمة خمسة اوساق كانت مأتى درهم فى ذٰلك الوقت غالبا فادير الحكم على ذٰلك وقول ابى حنيفة مذهب ابراهيم النخعى ومجاهد وحماد وزفر وعمر بن عبد العزيز ذكره ابو عمر وهو مروى عن ابن عباس وهو قول داؤد واصحابه فيما لا يوسق وحكاه يحيى بن ادم بسند جيد عن عطاء ما اخرجته الارض فيه العشر او نصف العشر وقاله ايضا حفص بن غياث عن اشعث عن الحكم وعن ابى بردة فى الرطبة صدقة وقال بعضهم فى دستجة من بقل والنظر الصحيح ايضا يدل على ذٰلك وذٰلك انا رأينا الزكوات تجب فى الاموال والمواشى فى مقدار منها معلوم بعد وقت معلوم وهو الحول فكانت تلك الاشياء تجب بمقدار معلوم ووقت معلوم ثم رأينا ما تخرج الارض يؤخذ منه الزكوٰة فى وقت ما تخرج ولا ينتظر به وقت فلما سقط ان يكون له وقت يجب فيه الزكوٰة بحلوله سقط ان يكون له مقدار يجب الزكوٰة فيه ببلوغه فيكون

كتب له هذا الكتاب لما وجهه الى البحرين بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة التى فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتى امر الله بها رسوله فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط[1] فى اربع وعشرين من الابل فما دونها من الغنم من كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلاثين ففيها بنت مخاض انثى فاذا بلغت ستا وثلاثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون فاذا بلغت احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل رواه البخارى وروى[2] ابوداؤد فى المراسيل والطحاوى فى مشكله واسحٰق بن راهويه فى مسنده عن عمرو بن حزم ان النبى صلى الله عليه وسلم كتبه لجده فقرأته فكان فيه

حكم المقدار والميقات فى هذا سواء اذا سقط احدهما سقط الأخر كما ان فى الاموال التى ذكرنا سواء لما ثبت احدهما ثبت الأخر فهذا هو النظر وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى هذا حاصل ما فى عمدة القارى وشرح معانى الأثار وقال فى رد المحتار قول الامام هو الصحيح كما فى التحفة ۱۲۔

[1] قوله فلا يعط وقال فى المرقات لادلالة فيه اكثر ما اذا طلب منه اكثر مما عليه لا يعطى الزائد بل يعطى الواجب وهذا صريح فى بقاء ولايتهما وان فسقا بطلب غير الواجب ۱۲۔

[2] قوله وروى ابوداؤد الخ وقال العلامة العينى اما الذى استدل به الشافعى فنحن قد عملنا به لانا قد اوجبنا فى الاربعين بنت لبون فان الواجب فى الاربعين ما هو الواجب فى ست وثلاثين وكذالك اوجبنا فى خمسين حقة وهذا الحديث لايتعرض لنفى الواجب عما دونه وانما هو عمل بمفهوم النص فنحن عملنا بالنصين وهو اعرض عن العمل بما رويناه ۱۲۔

ذکر مایخرج من فرائض الابل فقص الحدیث الی ان تبلغ عشرین و مائۃ فاذا
کانت اکثر من عشرین ومائۃ فانہ یعاد الی اول فریضۃ الابل وما کان اقل من
خمس وعشرین ففیہ الغنم فی کل خمس ذود شاۃ وروی النسائی فی الدیات
نحوہ وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا زادت الابل
علی عشرین ومائۃ یستقبل بہا الفریضۃ وفی روایۃ لہ عن ابراھیم مثلہ وعن
حماد بن سلمۃ قال قلت لقیس بن سعد اکتب لی کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم فکتبہ لی فی ورقۃ ثم جاء بہا واخبرنی انہ اخذہ من کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم واخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لجدہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ
فی ذکر ما تخرج من فرائض الابل فکان فیہ انہا اذا بلغت تسعین ففیہا حقتان الی
ان تبلغ عشرین ومائۃ فاذا کانت اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ فما فضل فانہ
یعاد الی اول فریضۃ الابل فما کانت اقل من خمس وعشرین ففیہ الغنم فی کل
خمس ذود شاۃ رواہ الطحاوی فی شرح معانی الاثار وعن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ انہ قال فی فرائض الابل اذا زادت علی تسعین ففیہا حقتان الی عشرین
ومائۃ فاذا بلغت العشرین ومائۃ استقبلت الفریضۃ بالغنم فی کل خمس شاۃ فاذا
بلغت خمسا وعشرین ففرائض الابل فاذا کثرت الابل ففی کل خمسین حقۃ
رواہ الطحاوی وروی محمد فی الآثار عنہ نحوہ وفی روایۃ البخاری ومن لم یکن
معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا فاذا بلغت خمسا ففیہا
شاۃ ومن بلغت عندہ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ
وعندہ حقۃ فانہا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معہا شاتین[1] ان استیسرتا لہ او

---

[1] قولہ شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درہما فیہ دلیل علی جواز اداء القیم فی الزکوٰۃ ثم المعتبر

عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطى شاتين اوعشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطى معها عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده[1] ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شئ وفى صدقة الغنم فى سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلثمائة ففيها ثلاث شياه فاذا زادت على ثلث مائة ففى كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا تخرج فى الصدقة هرمة ولا

مابين القيمتين فى الرد والاسترداد اى شئ كان لان القيمة يتفاوت باختلاف الرخص والغلاء وتقدير العشرين فى الحديث ليس بلازم لانه كان بحسب الغالب فى ذٰلك الزمان لا انه تقدير شرعى وكيف ذٰلك وربما يؤدى الى الاضرار بالفقراء اوالاجحاف بارباب الاموال هذا حاصل مافى السندهى والبناية والعناية وعمدة القارى ۱۲۔

[1] قوله وعنده ابن لبون حجة لنا لان ابن لبون لامدخل له فى الزكوٰة الا بطريق القيمة لان الذكر لايجوز فى الابل الا بالقيمة ولذلك احتج به البخارى ايضا فى جواز اخذ القيم مع شدة مخالفته للحنفية قاله فى عمدة القارى وهٰذا قال فى الدر المختار ولا تجزئ ذكور الابل الا بالقيمة للاناث ۱۲۔

ذات عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق ولا يجمع[1] بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين[2] فانهما يتراجعان بينهما بالسوية وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها وفي رواية للبخاري ومسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس ما في دون خمس اواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم وليس في تسعين ومائة شئ فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم رواه الترمذي وابو داؤد وروى البيهقي عنه نحوه وقال ابن حزم صحيح مسند وفي رواية للدارمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب مع عمرو بن حزم الى شرحبيل بن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال ان في كل خمس اواق من الورق خمسة

---

[1] قوله ولا يجمع بين متفرق الخ كذا في فتاوى قاضيخان وعالمگيريه ۱۲

[2] قوله وما كان من خليطين الخ وفي المرقات اما الرجوع على مذهب ابي حنيفة وهو القائل بان لا تاثير للخلطة في حكم الصدقة والمعتبر هو الملك فلا فالشافعي فمثل ان يأخذ الساعي شاتين من جملة مائة وعشرين شائعة بين رجلين اثلاثا قبل قسمتها الاغنام فالمأخوذ من صاحب الثلثين شاة وثلث وواجبه في الثمانين شاة والمأخوذ من صاحب الثلث ثلثا شاة وواجبه في اربعين شاة فصاحب الثلثين يرجع بالسوية على صاحبه بثلث شاة حتى ترجع حصته من ثمانين شاة الى تسع وسبعين وحصة صاحبه من اربعين الى تسع وثلاثين انتهى وفي العالمگيرية نحوه واما على مذهب الشافعي فمثل ان يكون لاحد الخليطين خلطة الجوار ثلاثون بقرا وللآخر اربعون واخذ الساعي تبيعا من صاحب الثلثين ومسنة من صاحب الاربعين فيرجع الاول باربعة اسباع تبيع على الثاني ويرجع الثاني بثلاثة اسباع المسنة على الاول كذا في المرقات ۱۲۔

دراھم فما زاد[1] ففی کل اربعین درھما درھم و روی البیھقی مثلہ وقال بجود الاسناد وروا جماعۃ الحفاظ موصولا حسنا وروی البیھقی عن احمد بن حنبل انہ قال ارجوان یکون صحیحا وفی روایۃ للنسائی وابن حبان والحاکم وفی کل خمس اواق من الورق خمسۃ دراھم ومازاد ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون خمس اواق شئ وعن انس قال ولانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الصدقات فامرنی ان اٰخذ من کل عشرین دینارا نصف دینار وما زاد فبلغ اربعۃ دنانیر ففیہ درھم وان اٰخذ من کل مائتی درھم خمسۃ دراھم فما زاد فبلغ اربعین درھما ففیہ درھم رواہ ابوعبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وفی احکام عبدالحق عن عبداللہ ومحمد ابنی ابی بکر بن عمرو بن حزم عن ابیھما عن جدھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کتب ھذا الکتاب لعمرو بن حزم حین امرہ علی الیمن وفیہ الزکوٰۃ لیس فیھما صدقۃ حتی تبلغ مأتی درھم فاذا بلغت مأتی درھم ففیھا خمسۃ دراھم ومازاد ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون الاربعین صدقۃ وعن الحسن البصری قال کتب عمر رضی اللہ عنہ الی ابی موسی فمازاد علی المأتین ففی کل اربعین درھما درھم رواہ ابن ابی شیبۃ ورواہ الطحاوی فی احکام القراٰن من وجہ اٰخر عن انس عن عمر نحوہ وعن محمد الباقر مرفوعا قال اذا بلغت خمس اواقی ففیھا خمسۃ دراھم وفی کل اربعین درھما درھم رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح[2] وفی روایۃ لابی داؤد وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان

---

[1] قولہ فمازاد الخ وفی عمدۃ القاری قال صاحب التمہید وھو قول ابن المسیب والحسن ومکحول وعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار والزھری وبہ یقول ابوحنیفۃ والاوزاعی وذکر الخطابی الشعبی معھم ۱۲

[2] قولہ بسند صحیح قال العلامۃ العینی والعجب من النووی مع وقوفہ علی ھذہ الاحادیث الصحیحۃ کیف یقول ولابی حنیفۃ حدیث ضعیف ویذکر الحدیث المتکلم فیہ ولم یذکر غیرہ من الاحادیث الصحیحۃ ۱۲

الى مائتين فان زادت فثلاث شياه الى ثلثمائة فاذا زادت على ثلثمائة ففى كل مائة
شاة فان لم يكن الا تسع وثلاثون فليس عليك فيها شئى وفى البقر فى كل ثلاثين
تبيع وفى الاربعين مسنة وليس على العوامل شئى وقال فى الدر المختار وفيما زاد
على الاربعين بحسابه فى ظاهر الرواية عن الامام وعنه لاشئى فيما زاد الى ستين
ففيها ضعف مافى ثلاثين وهو قولهما والثلاثة وعليه الفتوى بحر عن الينابيع و
تصحيح القدورى انتهى وفى المحيط وهواوفق الروايات عن ابى حنيفة وفى جوامع الفقه
وهوالمختار قاله العلامة العينى فى البناية وقال فى عمدة الرعاية وروى عنه انه
لاشئى فى الزيادة الى ان تبلغ الى ستين وهو قولهما وعليه الفتوى كما فى النهر
والبحر والدر المختار وغيرها وعن معاذ ان النبى صلى الله عليه وسلم لما وجهه
الى اليمن امره ان يأخذ من البقر من كل ثلاثين تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين
مسنة رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى والدارمى وعن طاؤس ان معاذ بن جبل
اتى بوقص البقر فقال لم يأمرنى فيه النبى صلى الله عليه وسلم بشئى رواه الدارقطنى
والشافعى وقال الوقص مالم يبلغ الفريضة وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن
جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى كل ابل سائمة[1] من كل
اربعين ابنة لبون رواه النسائى وابوداؤد والحاكم وقال صحيح الاسناد وعن على
رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم ليس فى العوامل صدقة رواه الدارقطنى
وصححه ابن القطان وعن طاؤس عن معاذ انه كان لايأخذ من البقر العوامل

---

[1] قوله سائمة وفى عمدة القارى وقد ورد تقييد السوم وهو مفهوم الصفة والمطلق يحمل على
المقيد اذا كانا فى حادثة واحدة والصفة اذا قرنت بالاسم العلم تنزل منزلة العلة
لايجاب الحكم ۱۲۔

صدقة رواه ابن ابی شیبة وعن مغیرة بن ابراهیم ومجاهد قالا لیس فی البقر
العوامل صدقة رواه ابن ابی شیبة وعن جابر رضی الله عنه قال لا یؤخذ من البقر
التی یحرث علیها من الزکوة شئ رواه الدارقطنی[1] وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز[2] الخمس
متفق علیه وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المعتدی فی الصدقة
کمانعها رواه ابوداؤد والترمذی وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
نهی عن الخرص[3] وقال ارأیتم ان هلك الثمر أیحب احدکم ان یأکل مال اخیه بالباطل
رواه الطحاوی وعن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم انه اخذ من العسل

---

[1] قوله رواه الدارقطنی کذا فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله وفی الرکاز الخمس وقال الشیخ ابن الهمام الرکاز یعم المعدن والکنز علی ماحققناه فکان ایجابا فیهما ولا یتوهم عدم ارادة المعدن بسبب عطفه علیه بعد افادة انه جبار ای هدر لاشئ فیه والا لتناقض فان الحکم المعلق بالمعدن لیس هو المعلق به فی ضمن الرکاز لیختلف بالسلب والایجاب اذ المراد به ان اهلاکه او الهلاك به للاجیر الحافر له غیر مضمون لا انه لاشئ فیه نفسه والا لم یجب شئ اصلا وهو خلاف المتفق علیه اذ الخلاف انما هو فی کمیته لافی اصله وکما ان هذا هو المراد فی البئر والعجماء فحاصله انه اثبت للمعدن بخصوصه حکما فنص علی خصوص اسمه ثم اثبت له حکما آخر مع غیره فعبر باسم الذی یعمهما لیثبت فیهما فانه علق الحکم اعنی وجوب الخمس بمایسمی رکازا فما کان من افراده وجب فیه ۱۲۔

[3] قوله نهی عن الخرص الخ الخرص ثابت عند الشافعی وعندنا لاعبرة بالخرص لهذا الحدیث ولافضائه الی الربوا والاحادیث الواردة فیه کانت قبل تحریم الربا دحدیث جابر الطویل فی الصحیح صریح بان تحریم الربا کان فی حجة الوداع اخذته من المرقات ۱۲۔

العشر رواه ابن ماجة وروى ابوداؤد والترمذى نحوه ولم يتكلم ابوداؤد عليه فاقل حاله ان يكون حسنا[1] وهو حجة وعن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذى قال ميرك ورجاله موثقون وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفى يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى النبى صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله رواه ابوداؤد وقال ابن القطان فى كتابه اسناده صحيح وقال الحافظ المنذرى اسناده لامقال فيه وقال العلامة العينى هذا اسناد[2] يقوم به الحجة ان شاء الله تعالىٰ وعن عبد الله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآى فى يدى فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت صنعتهن أتزين لك يا رسول الله قال أتؤدين زكوٰتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من النار رواه ابوداؤد واخرجه الحاكم فى مستدركه وقال صحيح على

---

[1] قوله حسنا فى الجوهر النقى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان هلالا جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له الحديث قلت حسنه ابن عبد البر فى الاستذكار ۱۲۔

[2] قوله هذا اسناد يقوم الخ قال فى المرقات وتضعيف الترمذى وقوله لا يصح فى هذا الباب مؤول والا لخطاء قال المنذرى لعل الترمذى قصد الطريقين اللذين ذكرهما والا فطريق ابى داؤد لا مقال فيها وقال ابن القطان بعد تصحيحه لحديث ابى داؤد وانما ضعف الترمذى هذا الحديث لان عنده فيه ضعيفين ابن لهيعة والمثنى بن الصباح انتهى ۱۲۔

شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن ام سلمة قالت كنت البس اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكى فليس بكنز رواه مالك وابوداؤد واخرجه الحاكم فى مستدركه وقال صحيح على شرط البخارى ولم يخرجه وعن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا ان نخرج الصدقة من الذى نعد للبيع رواه ابوداؤد۔

باب صدقة الفطر

وقول الله عز وجل قد افلح من تزكى[1] وذكر اسم ربه فصلى عن عبدالله ابن ثعلبة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل يوم الفطر بيوم او يومين فقال ادّوا صاعا من بر او قمح بين اثنين او صاعا من تمر او شعير عن كل حر وعبد رواه عبد الرزاق وقال الشيخ ابن الهمام هذا اسناد صحيح وروى ابوداؤد نحوه وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر صارخا ببطن مكة ينادى ان صدقة الفطر حق واجب على كل مسلم رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه بهذه الالفاظ وعن ابن عمر قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة الفطر عن الصغير والكبير والحر والعبد ممن تمونون رواه الدارقطنى وعن ابن المبارك عن ابن لهيعة[2] عن عبيد الله

---

[1] قوله من تزكى وقال فى الخازن هو صدقة الفطر روى عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه فى قوله قد افلح من تزكى قال اعطى صدقة الفطر كذا فى الترغيب والترهيب ١٢۔

[2] قوله ابن لهيعة قال العلامة العينى وحديث ابن لهيعة يصلح للمتابعة سيما رواية ابن المبارك عنه ولم يتركه احد ١٢۔

ابن ابی جعفر عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال کان یخرج صدقة الفطر عن کل انسان یعول من صغیر وکبیر حرا وعبد ولو کان نصرانیا[1] مدین من قمح او صاعا من تمر رواہ الطحاوی فی مشکلہ وعن ابن عباس قال یخرج الرجل الزکوٰۃ الفطر عن کل مملوک لہ وان کان یھودیا او نصرانیا رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ وفی روایة للبخاری ومسلم وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ وفی روایة للبخاری عن ابن عمر وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صدقة الا عن ظھر غنی رواہ احمد فی مسندہ وذکرہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا فی کتاب الوصایا وتعلیقاتہ المجزومة لھا حکم الصحة ورواہ مرة مسندا بغیر ھذا اللفظ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث صارخا بمکة صاح ان صدقة الفطر حق واجب مدان من قمح[2] او صاع من شعیر

---

[1] قولہ نصرانیا قال الثوری وابو حنیفة واصحابہ علیہ ان یؤدی صدقة الفطر عن عبدہ الکافر وھو قول عطاء ومجاھد وسعید بن جبیر وعمر بن عبد العزیز والنخعی وروی ذلک عن ابی ھریرۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنھم واحتجوا فی ذلک بما ثبت فی الصحیح حدیث لیس علی المسلم فی عبدہ صدقة الا صدقة الفطر وھو بعمومہ یتناول الکافر ایضا وکذا ما تقدم فی حدیث ابن عمر والخدری عن کل حر وعبد وقال ابن بزیزۃ ان قولہ من المسلمین زیادۃ مضطربة من غیر شک من جھة الاسناد والمعنی لان ابن عمر راویہ کان من مذھبہ اخراج الزکوٰۃ عن العبد الکافر والراوی اذا خالف ما رواہ کان تضعیفا لروایتہ ھذا حاصل ما فی عمدۃ القاری والجوھر النقی ۱۲۔

[2] قولہ مدان من قمح ای نصف صاع ثبت ھذا التقدیر فی الحنطة عن عمر وعلی عند الطحاوی وعن ابی بکر عند البیھقی وعن ابن الزبیر وجابر وابن عباس وابن مسعود وابی ھریرۃ عند عبد الرزاق ورویت فی ذلک ایضا احادیث مرفوعة عند ابی داؤد والدارقطنی وغیرھما

او تمر رواه الحاکم فی المستدرک وصححه وروی البزار نحوه وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا ینادی فی فجاج مکة الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم وفیه مدان من قمح رواه الترمذی وقال حسن غریب فیه سالم بن نوح قال صاحب التنقیح هو صدوق روی له مسلم فی صحیحه و قال ابو زرعة صدوق ثقة ووثقه ابن حبان وروی الدارقطنی نحوه وفیه علی بن صالح قال صاحب التنقیح ولا نعلم احدا ضعفه لکنه غیر مشهور الحال وقیل هو مکی معروف وهو احد العباد وکنیته ابو الحسن وعن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنهما قالت کنا نؤدی زکوة الفطر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مدین من قمح بالمد الذی تقتات به رواه احمد فی مسنده وفیه ابن لهیعة وقال صاحب التنقیح وحدیثه یصلح للمتابعة سیما اذا کان من روایة امام مثل ابن المبارك عنه وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرض زکوٰة الفطر مدین من حنطة رواه ابو داؤد فی مراسیله وروی الطحاوی عنه نحوه وقال فی التنقیح اسناده صحیح کالشمس وکونه مرسلا لا یضر فانه مرسل سعید ومراسیله حجة و فی روایة لابی داؤد عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زکوة الفطر طهرة[له] للصیام من اللغو والرفث وطعمة للمساکین۔

وسند بعضها ضعیف کما فصله الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة لکن لا یضر ذلك بعد ما ثبت عمل اکابر الصحابة علی وفقه واما التقدیر بالصاع فی التمر والشعیر فثابت من عدة احادیث مخرجة فی کتب السنن وغیرها من الصحاح قاله فی عمدة الرعایة ۱۲۔

[له] قوله طهرة للصیام من اللغو والرفث قال ابن الملك وهذا لان الحسنات یذهبن السیأت تمسك به من لم یوجب الفطرة علی الاطفال لانهم اذا لم یلزمهم الصیام لم یلزم طهرته والاکثرون علی ایجابها

باب من لا تحل له الصدقة

وقول الله عز وجل خذ من اموالهم صدقة تطهرهم[1] وقوله او مسکینا ذا متربة عن انس قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بتمرة فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقة لاکلتها متفق علیه وعن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی بطعام سأل عنه أهدیة ام صدقة فان قیل صدقة قال لاصحابه کلوا ولم یأکل وان قیل هدیة ضرب بیده فاکل معهم متفق علیه وعنه قال اخذ الحسن بن علی تمرة من تمر الصدقة فجعلها فی فیه فقال النبی صلی الله علیه وسلم کخ کخ لیطرحها ثم قال اما شعرت انا لا[2] نأکل الصدقة متفق علیه وعن عبد المطلب بن ربیعة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه الصدقات

علیهم ولعلهم نظروا الی ان علة الایجاب مرکبة من الطهرة والنفعة رعایة لجانب المساکین وذهب الشافعی مع هذا ایضا الی ان شرط وجوبها ان یملک مایفضل عن قوت یومه لنفسه وعیاله لاستواء الغنی والفقیر فی کونها طهرة اقول کما انه شرط ما ذکر شرطنا النصاب لما تقدم من الادلة جمعا بین الاحادیث ما امکن کذا فی المرقات ۱۲ ۔

[1] قوله تطهرهم قال علی القاری فهی کغسالة الاوساخ ۱۲ ۔

[2] قوله انا لا نأکل الصدقة لذلک قال فی الدر المختار ولا یصرف الی بنی هاشم حیث نقل ام المذهب الاطلاق المنع وقول العینی والهاشمی یجوز له دفع زکاته لمثله صوابه لا یجوز نهر انتہی وقال فی شرح النقایة قال الطحاوی وعن ابی حنیفة ان الصدقات کلها جائزة علی بنی هاشم والحرمة کانت فی عهده علیه السلام لوصول الخمس الیهم فلما سقط ذلک بموته صلی الله علیه وسلم حلت لهم الصدقة قال وبه نأخذ ۱۲ ۔

انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم وعن عائشة قالت کان فی بریرة ثلاث سنن احدی السنن انها اعتقت فخیرت فی زوجها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلی الله علیه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب الیه خبز وادم من ادم البیت فقال ألم ار برمة فیها لحم قالوا بلی ولکن ذلك لحم تصدق به علی بریرة وانت لا تأکل الصدقة قال هو علیها صدقة ولنا هدیة رواه مسلم ورواه البخاری مقطعا وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل الهدیة ویثیب علیها رواه البخاری وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی یطوف علی الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولکن المسکین الذی لا یجد غنی یغنیه ولا یفطن به فیتصدق علیه ولا یقوم فیسأل الناس متفق علیه وعن ابی رافع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منها فقال لا حتی آتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسأله فانطلق الی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان مولی القوم من انفسهم رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی وعن حبشی بن جنادة

قوله لا یجد غنی ای شیأ او ما لا یغنیه ای عن غیره ویکفیه وفیه حجة لما ذهب الیه ابو حنیفة ومالك ومن تبعهما من ان المسکین هو الذی لا یملك شیأ فهو اسوأ حالا من الفقیر لانه یملك ما لا یکفیه قاله علی القاری فی المرقات حاصله ان مصرف الزکوة الفقیر ای من له ما دون النصاب والمسکین ای من لا شئ له علی المذهب وقیل علی العکس والاول اصح وعن الشافعی ان الفقیر اسوأ حالا من المسکین الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سأل من غیر فقر[1] فانما یأکل الجمر رواہ الطحاوی وفی روایۃ للترمذی وابی داؤد والدارمی واحمد والنسائی وابن ماجۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل[2] الصدقۃ لغنی وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انھما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منھا فرفع فینا النظر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما[3] اعطیتکما ولا حظ فیھا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابوداؤد والنسائی وعن

---

[1] قولہ من غیر فقر وقال الطحاوی فھذا حبشی قد حکی ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوافق ما حکی من ذٰلک ما حکاہ الحنفیۃ من ان المسألۃ انما تحل بالفقر ۱۲۔

[2] قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی لذلک قال فی شرح النقایہ لا یدفع الزکوٰۃ علی اغنیاء الغزاۃ والحجاج عندنا وجوز مالک والشافعی دفعھا الی اغنیاء الغزاۃ لما فی سنن ابی داؤد ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ العامل علیھا ورجل اشتراھا بمالہ اوغارم اوغاز فی سبیل اللہ ومسکین تُصُدق بھا علیہ فاھدیھا لغنی ولنا ما فی ابی داؤد والترمذی من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الخ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ انتھی وقال ابن الھمام قیل لم یثبت ھذا الحدیث یعنی حدیث عطاء بن یسار ولو ثبت لم یقو قوۃ ترجح حدیث معاذ فانہ رواہ اصحاب الکتب الستۃ مع قرینہ من الحدیث الاخر یعنی قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی ولو قوی قوتہ ترجح حدیث معاذ بانہ مانع وما رواہ مبیح ۱۲۔

[3] قولہ ان شئتما الخ وفی المرقات لا تحل الزکوٰۃ لمن اعضاؤہ صحیحۃ وھو قوی یقدر علی الاکتساب بقدر ما یکفیہ وعیالہ وبہ قال الشافعی والحنفیۃ علی انہ ان لم یکن لہ نصاب حلت لہ الصدقۃ وقال الشیخ ابن الھمام والجواب ان الحدیث دل علی ان المراد حرمۃ سؤالھا لقولہ وان شئتما اعطیتکما

زياد بن الحارث الصدائي يقول امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم على قومي فقلت
يا رسول الله اعطني من صدقاتهم ففعل وكتب لي بذلك كتابا فاتاه رجل فقال
يا رسول الله اعطني من الصدقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل
لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو من السماء فجزأها ثمانية
اجزاء فان كنت من تلك الاجزاء اعطيتك منها رواه الطحاوي وروى ابو داؤد
نحوه وعن ابن عباس في قوله تعالى انما الصدقات للفقراء والمساكين الآية
قال في اي صنف وضعته اجزأك رواه البيهقي وروى ابن ابي شيبة عن عمر نحوه
وعن ابي سعيد الخدري قال اعوزنا مرة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم
فذكرت ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم من استعف اعفه الله ومن
استغنى اغناه الله ومن سألنا اعطيناه قال قلت فلا استعف فيعفني الله ولا استغني
فيغنيني الله قال فوالله ما كان الا ايام حتى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

فلو كان الاخذ محرما غير مسقط عن صاحب المال لم يفعله انتهى وقال السندي هذا
يدل على انه لو ادى احد اليهما يحل لهما اخذه ويجزئ عنه والا لم يصح له ان يؤدي اليهما
بمشيئتهما انتهى وقال الطحاوي فالحجة للحنفية عليه في ذلك ان قوله ان شئتما اعطيتكما ولا
حظ فيها لغني اي ان غناكما يخفى علي فان كنتما غنيين فلا حظ لكما فيها وان شئتما اعطيتكما
لاني لم اعلم بغناكما فيباح لي اعطاؤكما وحرام عليكما اخذ ما اعطيتكما ان كنتما تعلمان من
حقيقة اموركما في الغنى خلاف ما اري من ظاهركما الذي استدللت به على فقركما فهذا
معنى قوله ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها لغني واما قوله ولا لقوي مكتسب فذلك على
انه لا حظ فيها للقوي المكتسب من جميع الجهات التي يجب الحظ فيها ۱۲۔

۱؎ قوله امرني الخ وقال الطحاوي فهذا الصدائي قد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم
على قومه ومحال ان يكون امره وبه زمانة ثم قد سأله من صدقة قومه وهي زكوتهم فاعطاه
منها ولم يمنعه منه لصحة بدنه ثم سأله الرجل الآخر بعد ذلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم

قسم زبيبا فارسل الينا منه ثم قسم شعيرا فارسل الينا منه ثم سالت علينا الدنيا فغرقتنا الا من عصم الله رواه الطحاوی وعن ابن عباس ان معاذا قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك تأتي قوما من اهل الكتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وانى رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من اغنياءهم فترد في فقراءهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم متفق عليه وعن زيد بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسأل الذي سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد على ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاءه رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

عن قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان كنت من الاجزاء الذين جزأ الله عز وجل الصدقة فيهم اعطيتك منها فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك حكم الصدقات الى مارد ها الله عز وجل اليه بقوله انما الصدقات للفقراء والمساكين الآية فكل من وقع عليه اسم صنف من تلك الاصناف فهو من اهل الصدقة الذين جعلها الله عز وجل لهم في كتابه ورسوله في سنته غنيا كان او صحيحا ۱۲

ـــه قوله من سألنا اعطيناه وقال الطحاوي فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سألنا اعطيناه ويخاطب بذلك اصحابه واكثرهم صحيح لا زمانة به الا انه فقير فلم يمنعهم منها لصحتهم

اسأله فيها فقال اقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة لا تحل
الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته
جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش اوقال سدادا
من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلاثة من ذوى الحجا من قومه لقد اصابت
فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتى يصيب[1] قواما من عيش اوقال سدادا من عيش فما
سواهن من المسئلة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم وعن حبشى
ابن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسئلة[2] لا تحل لغنى ولا لذى مرة
سوى الا لذى فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثرى به ماله كان خموشا
فى وجهه يوم القيامة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه
الترمذى وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل

فقد دل ذلك على ما ذكرنا وفضل من استعف ولم يسأل على من سأل فلم يسأله ابو سعيد الذى
ولو سأله لاعطاه اذ قد كان يذل ذلك له ولامثاله من اصحابه ۱۲۔

[1] قوله يصيب قواما الخ وقال الطحاوى فاباح رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا الحديث للذى
الحاجة ان يسأل لحاجته حتى يصيب قواما من عيش او سدادا من عيش فدل ذلك ان
الصدقة لا تحرم بالصحة اذا اراد بها الذى تصدق بها عليه سد فقره وانما تحرم عليه اذا كان
يريد بها غير ذلك من التكثر ونحوه ومن يريد بها ذلك فهو ممن يطلبها لسوى المعانى الثلثة التى
ذكرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حديث قبيصة بن مخارق الذى ذكرنا فهو
عليه سحت ۱۲۔

[2] قوله ان المسئلة لا تحل الخ وقال فى الدر المختار ولا يحل ان يسأل شيأ من القوت من له قوت
يومه بالفعل او بالقوة كالصحيح المكتسب ۱۲

كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء تركه الا ان يسأل الرجل ذا سلطان اوفى امر لا يجد منه بدا رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وعن ابن الفراسى ان الفراسى قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اسأل يا رسول الله فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا وان كنت لا بد فسل الصالحين رواه ابوداؤد والنسائى وعن الزبير بن العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتى بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسأل الناس اعطوه او منعوه رواه البخارى وعن انس ان رجلا من الانصار اتى النبى صلى الله عليه وسلم يسأله فقال اما فى بيتك شئ فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتنى بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشترى هذين قال رجل انا اخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم مرتين او ثلاثا قال رجل انا اخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه فاخذ الدرهمين فاعطاهما الانصارى وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر بالاخر قدوما فائتنى به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاءه وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيئ المسألة نكتة فى وجهك يوم القيامة ان المسألة لا تصلح الا لثلاثة لذى فقر مدقع اولذى غرم مفظع اولذى دم موجع رواه ابوداؤد وروى ابن ماجة الى قوله يوم القيامة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل اوليستكثر رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتى يوم القيامة

ليس فى وجهه مزعة لحم متفق عليه وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلحفوا فى المسئلة فوالله لا يسألنى احد منكم شيأ فتخرج له مسئلته منى شيأ وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشك الله له بالغناء اما بموت عاجل او غنى اجل رواه ابو داؤد والترمذى وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يكفل لى ان لا يسأل الناس شيأ فاتكفل له بالجنة فقال ثوبان انا فكان لا يسأل احدا شيأ رواه ابو داؤد والنسائى وعن ابى ذر قال دعانى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يشترط علىّ ان لا تسأل الناس شيأ قلت نعم قال ولا سوطك ان سقط منك حتى تنزل اليه فتأخذه رواه احمد وعن على انه سمع يوم عرفة رجلا يسأل الناس فقال أفى هذا اليوم وفى هذا المكان تسأل من غير الله فخفقه بالدرة رواه رزين وعن عمر قال تعلمن ايها الناس ان الطمع فقر وان الاياس غنى وان المرء اذا يئس عن شئ استغنى عنه رواه رزين وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هى المنفقة والسفلى هى السائلة متفق عليه وعن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطانى ثم سألته فاعطانى ثم قال لى يا حكيم ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذى يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذى بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيأ حتى افارق الدنيا متفق عليه وعن ابى سعيد الخدرى قال ان اناسا من الانصار سألوا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندى

من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطى احد عطاء هو خير واوسع من الصبر متفق عليه **وعن** عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه افقر اليه مني فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك متفق عليه **وعن** ابن الساعدي قال استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت منها واديتها اليه امر لي بعمالة فقلت انما عملت لله واجري على الله قال خذ ما اعطيت فاني قد عملت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فعملني فقلت مثل قولك فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطيت شيئا من غير ان تسأله فكل وتصدق رواه ابو داؤد **وعن** سهل بن الحنظلية رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سأل الناس عن ظهر غنى فانما يستكثر من جمر جهنم قلت يا رسول الله وما ظهر غنى قال ان يعلم ان عند اهله ما يغديهم[1] وما يعشيهم رواه الطحاوي **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار قال النفيلي وهو احد رواته في موضع اخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسئلة قال قدر ما يغديه ويعشيه وقال في موضع اخر ان يكون له شبع يوم او ليلة ويوم رواه ابو داؤد۔

---

[1] قوله ما يغديهم وما يعشيهم في المحيط الغنى على ثلاثة انواع غنى يوجب الزكوة وهو ملك نصاب حولي تام وغنى يحرم الصدقة ويوجب صدقة الفطر والاضحية وهو ملك ما يبلغ قيمة نصاب من الاموال الفاضلة عن حاجته الاصلية وغنى يحرم السؤال دون الصدقة وهو ان يكون له قوت يومه وما يستر عورته قاله في المرقات وقال فيه ايضا ان من ملك مائتي درهم يحرم عليه اخذ الصدقة ومن ملك قوت يومه يحرم عليه السؤال لا اخذ الصدقة ففرق بين الاخذ والسؤال ۱۲۔

باب الانفاق
و
كراهية الامساك

وقول الله عز وجل وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان يأتي احدكم الموت فيقول
رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لي مثل احد ذهبا لسرني ان لا يمر علي ثلاث
ليال وعندي منه شئ الا شئ ارصده لدين رواه البخاري وعن ابي ذر انه استأذن
على عثمان فاذن له وبيده عصاه فقال عثمان يا كعب ان عبد الرحمن توفي وترك مالا
فما ترى فيه فقال ان كان يصل فيه حق الله فلا بأس عليه فرفع ابو ذر عصاه فضرب
كعبا وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما احب لو ان لي هذا الجبل
ذهبا انفقه ويتقبل مني اذر خلفي منه ست اواقي انشدك بالله يا عثمان أسمعته
ثلاث مرات قال نعم رواه احمد وعن عقبة بن الحرث قال صليت وراء النبي
صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى
بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته
قال ذكرت شيأ من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته رواه البخاري وفي
رواية له قال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته وعن عائشة
انها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة
فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم
ثم سألني عنها ما فعلت الستة او السبعة قلت لا والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها
ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد.

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من یوم یصبح العباد فیه الا ملکان ینزلان فیقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ویقول الاٰخر اللهم اعط ممسکا تلفا متفق علیه وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا فی سحابة اسق حدیقة فلان فتنحی ذٰلك السحاب فافرغ ماءه فی حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذٰلك الماء کله فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقته یحول الماء بمسحاته فقال له یا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابة فقال له یا عبد الله لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی هذا ماءه ویقول اسق حدیقة فلان لاسمك فما تصنع فیها قال اما اذا قلت هذا فانی انظر الی ما یخرج منها فاتصدق بثلثه واٰکل انا وعیالی ثلثا وارد فیها ثلثه رواه مسلم وعن اسماء قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی الله علیك ولا توعی فیوعی الله علیك ارضخی ما استطعت متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی انفق یا ابن اٰدم انفق علیك متفق علیه وعنه ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی بلال وعنده صبرة من تمر فقال ما هذا یا بلال قال شیٔ ادخرته لغد فقال اما تخشی ان تری له غدا بخارا فی نار جهنم یوم القیامة انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابن اٰدم ان تبذل الفضل خیر لك وان تمسکه شر لك ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول[1] رواه مسلم وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بادروا بالصدقة فان البلاء لا یتخطاها رواه رزین وعن ابی هریرة قال قال

---

[1] قوله بمن تعول وقال فی رد المحتار اعلم ان الصدقة تستحب بفاضل عن کفایته وکفایة من یمونه وان تصدق بما ینقص مؤنة من یمونه اثم ۱۲۔

رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مثل البخیل والمتصدق كمثل رجلین علیهما جنتان من حدید قد اضطرت ایدیهما الی ثدیهما وتراقیهما فجعل المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه وجعل البخیل كلما هم بصدقة قلصت واخذت كل حلقة بمكانها متفق علیه وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مثل الذی یتصدق عند موته او یعتق كالذی یهدی اذا شبع رواه احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم السخاء شجرة فی الجنة فمن كان سخیا اخذ بغصن منها فلم یتركه الغصن حتی یدخله الجنة والشح شجرة فی النار فمن كان شحیحا اخذ بغصن منها فلم یتركه الغصن حتی یدخله النار رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن جابر قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلكم حملهم علی ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم وعن ابی ذر قال انتهیت الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو جالس فی ظل الكعبة فلما رآنی قال هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت فداك ابی وامی من هم قال الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن شماله وقلیل ما هم متفق علیه وعن ابی هریرة انه سمع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ان ثلاثة من بنی اسرآئیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللّٰه ان یبتلیهم فبعث الیهم ملكا فاتی الابرص فقال ای شیئ احب الیك قال لون حسن وجلد حسن ویذهب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیك قال الابل او قال البقر شك اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر قال فاعطی ناقة عشراء فقال بارك اللّٰه لك فیها قال فاتی الاقرع فقال ای شیئ احب الیك قال شعر حسن ویذهب عنی هذا الذی قد قذرنی الناس قال فمسحه فذهب عنه قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیك قال البقر

فاعطی بقرۃ حاملا قال بارك الله لك فیها قال فاتی الاعمی فقال ای شئی احب الیك
قال ان یرد الله الی بصری فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله الیه بصرہ قال فای المال
احب الیك قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج هذان وولد هذا فکان لهذا واد من
الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتی الابرص فی صورته وهیئته فقال
رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله ثم بك اسألك
بالذی اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ به فی سفری فقال
الحقوق کثیرۃ فقال انه کانی اعرفك الم تکن ابرص یقذرك الناس فقیرا فاعطاك الله
مالا فقال انما ورثت هذا المال کابرا عن کابر فقال له ان کنت کاذبا فصیرك الله الی
ما کنت قال واتی الاقرع فی صورته فقال له مثل ما قال لهذا ورد علیه مثل ما رد علی
هذا فقال ان کنت کاذبا فصیرك الله الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورته وهیئته
فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله
ثم بك اسألك بالذی رد علیك بصرك شاۃ اتبلغ بها فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد الله
الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك الیوم بشئی اخذته لله فقال
امسك مالك فانما ابتلیتم فقد رضی عنك وسخط علی صاحبیك متفق علیه۔
وعن مولی لعثمان قال اهدی لام سلمة بضعة من لحم وکان النبی صلی الله علیه
وسلم یعجبه اللحم فقالت للخادم ضعیه فی البیت لعل النبی صلی الله علیه وسلم
یأکله فوضعته فی کوۃ البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارك الله
فیکم فقالوا بارك الله فیك فذهب السائل فدخل النبی صلی الله علیه وسلم فقال
یا ام سلمة هل عندکم شئی اطعمه فقالت نعم قالت للخادم اذهبی فأتی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بذلك اللحم فذهبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعة مروۃ فقال النبی
صلی الله علیه وسلم فان ذلك اللحم عاد مروۃ لما لم تعطوہ السائل رواہ البیهقی فی

دلائل النبوة وعن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا
فانه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها يقول الرجل لو جئت
بها بالامس لقبلتها فاما اليوم فلا حاجة لي بها متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال
رجل يارسول الله اى الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر
وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد
كان لفلان متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لان يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته
رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب
من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله
بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي احب الى الله من
عابد بخيل رواه الترمذي وعن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه
وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا
قصبة يذرعونها وكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كان طول يدها الصدقة
وكانت اسرعنا لحوقا به زينب وكانت تحب الصدقة رواه البخاري وفي رواية مسلم
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسرعكن لحوقا بي اطولكن يدا قالت وكانت
يتطاولن ايتهن اطول يدا قالت فكانت اطولنا يدا زينب لانها كانت تعمل بيدها
وتتصدق وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان
لا يجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق رواه الترمذي وعن ابي بكر الصديق
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان
رواه الترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر ما
في الرجل شح هالع وجبن خالع رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یُعطِی بہ رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لا تصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری وعن ام بجید قالت قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔

باب فضل الصدقۃ

وقول اللہ عزوجل ویربی الصدقات وقولہ ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتاب والنبیین واٰتی المال[1] علی حبہ ذوی القربٰی والیتامٰی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واٰتی الزکوٰۃ عن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب الاٰیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق

[1] قولہ اٰتی المال قال فی المدارک المراد بہ نوافل الصدقات والمبار ۱۲۔

بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يتقبلها بيمينه ثم
يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه وعن ابي امامة
قال قال ابوذر يا نبي الله ارأيت الصدقة ماذا هي قال اضعاف مضاعفة وعند الله
المزيد رواه احمد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نقصت
صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله
رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق زوجين من شئ
من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوٰة
دعي من باب الصلوٰة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من
اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان
فقال ابوبكر ما على من دعي من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب
كلها قال نعم وارجوان تكون منهم متفق عليه وعن ابي ذر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم ينفق من كل مال له زوجين في سبيل الله
الا استقبلته حجبة الجنة كلهم يدعوه الى ما عنده قلت وكيف ذلك قال ان
كانت ابلا فبعيرين وان كانت بقرة فبقرتين رواه النسائي وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابوبكر انا قال فمن تبع
منكم اليوم جنازة قال ابوبكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابوبكر انا قال فمن
عاد منكم اليوم مريضا قال ابوبكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في
امرئ الا دخل الجنة رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه وعن جابر وحذيفة
قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة متفق عليه وعن ابي ذر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحقرن من المعروف شيأ ولو ان تلقى اخاك

بوجه طليق رواه مسلم وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك
فى اناء اخيك رواه احمد والترمذى وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم تبسمك فى وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر
صدقة وارشادك الرجل فى ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الردئ البصر
لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك
من دلوك فى دلو اخيك لك صدقة رواه الترمذى وعن ابى جرى جابر بن سليم
قال اتيت المدينة فرأيت رجلا يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئا الا صدروا عنه
قلت من هذا قالوا هذا رسول الله قال قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال
لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الميت قل السلام عليك قلت انت رسول الله
فقال انا رسول الله الذى ان اصابك ضر فدعوته كشفه عنك وان اصابك عام
سنة فدعوته انبتها لك واذا كنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته
ردها عليك قلت اعهد الى قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا
ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيأ من المعروف وان تكلم اخاك وانت منبسط
اليه وجهك ان ذلك من المعروف وارفع ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى
الكعبين واياك واسبال الازار فانها من المخيلة وان الله لا يحب المخيلة وان امرؤ
شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فانما وبال ذلك عليه رواه
ابوداؤد وروى الترمذى منه حديث السلام وفى رواية فيكون لك اجر ذلك
ووباله عليه وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد قال فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق
قالوا فان لم يستطع او لم يفعل قال فيعين ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم يفعله

قال فیأمر بالخیر قالوا فان لم یفعل قال فیمسك عن الشر فانه له صدقة متفق علیه ۔
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل سلامی من الناس
علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس یعدل بین الاثنین صدقة ویعین الرجل
علی دابته فیحمل علیها او یرفع علیها متاعه صدقة والکلمة الطیبة صدقة وکل خطوة
یخطوها الی الصلوٰة صدقة ویمیط الاذی عن الطریق صدقة متفق علیه وعن عائشة
قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق کل انسان من بنی اٰدم علی ستین وثلٰثمائة
مفصل فمن کبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن
طریق الناس او شوکة او عظما او امر بمعروف او نهی عن منکر عدد تلك الستین
والثلٰثمائة فانه یمشی یومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مر رجل بغصن شجرة علی ظهر طریق فقال
لانحین هذا عن طریق المسلمین لا یؤذیهم فادخل به الجنة متفق علیه وعنه قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنة فی شجرة قطعها من
ظهر الطریق کانت تؤذی الناس رواه مسلم وعن ابی برزة قال قلت یا نبی الله علمنی
شیأ انتفع به قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواه مسلم وعن ابی ذر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بکل تسبیحة صدقة وکل تکبیرة صدقة وکل
تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة
وفی بضع احدکم صدقة قالوا یا رسول الله أیأتی احدنا شهوته ویکون له فیها اجر
قال أرأیتم لو وضعها فی حرام اکان علیه فیه وزر فکذلك اذا وضعها فی الحلال کان له
اجر رواه مسلم وعن بهیسة عن ابیها قالت قال یا رسول الله ما الشئ الذی لا یحل
منعه قال الماء قال یا نبی الله ما الشئ الذی لا یحل منعه قال الملح قال یا نبی الله
ما الشئ الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك رواه ابو داؤد وعن انس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان اوطیر او بہیمۃ الا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر وما سرق لہ صدقۃ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا ارضا میتۃ فلہ فیہا اجر وما اکلت العافیۃ منہ فہو لہ صدقۃ رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ[1] والشاۃ الصفی منحۃ تغدو باناء وتروح باخر متفق علیہ وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منح منحۃ لبن او ورق او ھدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ رواہ الترمذی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلھث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارھا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ھرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ وعن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی

---

[1] قولہ منحۃ وقال فی البدائع ولو منحہ شاۃ حلوبا او ناقۃ حلوبا او بقرۃ حلوبا وقال ھذہ الشاۃ لک منحۃ او ھذہ الناقۃ او ھذہ البقرۃ کان عاریۃ وجاز لہ الانتفاع بلبنہا لان اللبن وان کان عینا حقیقۃ فہو معدود من المنافع عرفا وعادۃ فاعطی لہ حکم المنفعۃ کانہ اباح لہ شرب اللبن فیجوز لہ الانتفاع بلبنہا ۱۲۔

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء رواه الترمذي وعن مرثد بن عبد الله قال حدثني بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ظل المؤمن يوم القيامة صدقته رواه احمد وعن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها رواه الترمذي وصححه وعن عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلاثة يحبهم الله رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل يتصدق بصدقة بيمينه يخفيها اراه قال من شماله ورجل كان في سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو رواه الترمذي وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم الله فاما الذين يحبهم الله فرجل اتى قوما فسألهم بالله ولم يسألهم لقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلف رجل باعيانهم فاعطاه سرا لا يعلم بعطيته الا الله والذي اعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتى اذا كان النوم احب اليهم مما يعدل به فوضعوا رؤسهم فقام يتملقني ويتلو اياتي ورجل كان في سرية فلقي العدو فهزموا فاقبل بصدره حتى يقتل او يفتح له والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزاني والفقير المختال والغني الظلوم رواه الترمذي والنسائي وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الارض جعلت تميد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الماء قال نعم الريح

فقالوا یارب هل من خلقك شیئ اشد من الریح قال نعم ابن آدم تصدق صدقة بیمینه یخفیها من شماله رواه الترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساه الله من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه الله من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظمأ سقاه الله من الرحیق المختوم رواه ابوداؤد والترمذی وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من الله ما دام علیه منه خرقة رواه احمد والترمذی وعن سعد بن عبادة قال یارسول الله ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وسع علی عیاله فی نفقة یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته قال سفیان انا قد جربناه فوجدناه کذلك رواه رزین وروی البیهقی فی شعب الایمان عنه وعن ابی هریرة وابی سعید وجابر وضعفه قال العراقی له طرق صحح بعضها وبعضها علی شرط مسلم۔

باب افضل الصدقة

عن ابی هریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی وابدأ بمن تعول رواه البخاری ورواه مسلم عن حکیم وحده۔ وعنه قال یارسول الله ای الصدقة افضل قال جهد المقل وابدأ بمن تعول رواه ابوداؤد وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه علی دابته فی سبیل الله ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل الله رواه مسلم وعن

ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ
علی نفسك قال عندی اٰخر قال انفقہ علی ولدك قال عندی اٰخر قال انفقہ علی اھلك
قال عندی اٰخر قال انفقہ علی خادمك قال عندی اٰخر قال انت اعلم رواہ ابوداؤد
والنسائی وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم
نفقۃ علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ
فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلك اعظمھا اجرا
الذی انفقتہ علی اھلك رواہ مسلم وعن ام سلمۃ قالت قلت یارسول اللہ ألی
اجران انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ھم بنی فقال انفقی علیھم فلك اجر ما انفقت علیھم
متفق علیہ وعن میمونۃ بنت الحارث انھا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذٰلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتھا
اخوالك کان اعظم لاجرك متفق علیہ وعن سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ
وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وعن انس قال
کان ابوطلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت
مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماء فیھا
طیب قال انس فلما نزلت ھذہ الاٰیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابوطلحۃ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ان اللہ تعالٰی یقول لن تنالوا
البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانھا صدقۃ للہ تعالٰی
ارجو برھا وذخرھا عند اللہ فضعھا یارسول اللہ حیث اراك اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذٰلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی

اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابوطلحۃ افعل یارسول اللہ فقسمها ابو طلحۃ فی اقاربه وبنی عمه متفق علیه وعن رابطة بنت عبد اللہ امرأة عبد اللہ بن مسعود و کانت امرأة صنعاء[1] ولیس لعبد اللہ بن مسعود مال فکانت تنفق علیه وعلی ولده منها فقالت لقد شغلتنی واللہ انت وولدك عن الصدقة فما استطیع ان اتصدق معکم بشئ فقال ما احب ان لم یکن لك فی ذلك اجران تفعلی فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هی وهو فقالت یارسول اللہ انی امرأة ذات صنعة ابیع منها ولیس لولدی ولا لزوجی شئ فشغلونی فلا اتصدق فهل لی فیهم اجر فقال لك فی ذلك اجر ما انفقت علیهم فانفقی علیهم رواه الطحاوی وعن عائشة قالت یارسول اللہ ان لی جارین فالی ایهما اهدی قال الی اقربهما[2] منك بابا رواه البخاری وعن ابی ذر

---

[1] قوله امرأة صنعاء الخ وقال فی شرح معانی الآثار ففی هذا الحدیث ان تلك الصدقة مما لم یکن فیه زکوٰة ورابطة هذه هی زینب امرأة عبد اللہ لا نعلم ان عبد اللہ کانت له امرأة غیرها فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والدلیل علی ان تلك الصدقة کانت تطوعا کما ذکرنا قولها کنت امرأة صنعاء اصنع بیدی فابیع من ذلك فانفق علی عبد اللہ فکان قول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الذی فی هذا الحدیث وفی الحدیث الاول جوابا لسؤالها هذا وفی حدیث رابطة هذا کنت انفق من ذلك علی عبد اللہ وعلی ولده منی وقد اجمعوا علی انه لا یجوز للمرأة ان تنفق علی ولدها من زکاتها فلما کان ما انفقت علی ولدها لیس من الزکوٰة فکذلك ما انفقت علی زوجها لیس هو ایضا من الزکوٰة ۱۲۔

[2] قوله اقربهما منك بابا جارك من یلاصق داره دارك هذا علی رأی ابی حنیفة وقالا من یسکن فی محلتك ویجمعکم مسجد المحلة وهو استحسان وقال الشافعی الجار الی اربعین دارا من کل جانب والصحیح قول الامام کما افاده فی الدر المنتقی وصرح به العلامة قاسم وهو القیاس ومن حقوق الجار

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماوھا وتعاھد جیرانک
رواہ مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم
بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل
معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل[1] باللہ ولا
یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان لا ینسہ فی الطعام والشراب واللباس ویعاونہ فی کل ھم وغم فان یقدر علی اطعامہ فلیطعم
والا فلا یظہر اثر الطبخ من الدخان وغیرہ لانہ یصیر مغموما بہ ھذا حاصل ما فی التفسیرات
الاحمدیۃ والدر المختار ورد المحتار فی کتاب الوصایا ولھذا قال علی القاری فی المرقات ولعل وجھہ
انہ اکثر اختلاطا واظہر اطلاعا فیکون بحسن العشرۃ وظہور المودۃ اولی وقد قال تعالی وبالوالدین
احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب فدل علی ان الجار الاقرب
بمزید الاحسان انسب ولیس المراد انحصار الاھداء الی الاقرب کما ھو ظاہر الحدیث ۱۲۔

[1] قولہ یسئل باللہ وفی المختارات قال ابن المبارک سأل لوجہ اللہ او لحق اللہ یعجبنی ان لا یعطیہ
شیئا لانہ عظم ما حقر اللہ محمول علی ما اذا لم یعلم ضرورتہ اقول ولیتأمل المنع مع ما ذکرہ شیخ
مشائخنا الجراحی ما عند الطبرانی بسند رجالہ رجال الصحیح عن ابی موسی رضی اللہ عنہ انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من سئل
بوجہ اللہ ثم منع سائلہ ما لم یسأل ھجرا یعنی قبیحا ولابی داؤد والنسائی وصححہ ابن
حبان وقال الحاکم علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی اللہ عنھما رفعہ من یسأل اللہ بوجہ
فاعطوہ وللطبرانی ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من یسئل بوجہ اللہ فیمنع سائلہ
الا ان یحمل علی السؤال من غیر الدنیا او علی ما اذا علم عدم حاجتہ وان سؤالہ للتکثیر تأمل ھذا
حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

من استعاذ منكم بالله فاعيذوه ومن سأل بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا ماتكافئوه فادعوا له حتى تروا ان قد كافأتموه رواه احمد وابوداؤد والنسائی وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یسأل بوجه الله الا الجنة رواه ابوداؤد وعن ام بجيد قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواه مالك والنسائی وروی الترمذی وابوداؤد معناه

باب صدقة المرأة من مال الزوج

عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انفقت[1] المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم اجر بعض شيأ متفق علیه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انفقت المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره متفق علیه وعن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول فی

---

[1] قوله اذا انفقت وقال فی المرقات قال محی السنة عامة العلماء على انه لايجوز لها التصدق من مال زوجها بغير اذنه صريحا او دلالة وكذا الخادم والحديث الدال على الجواز اخرج على عادة اهل الحجاز يطلقون الامر للاهل والخادم فی التصدق والانفاق عند حضور السائل ونزول الضيف انتهى كذا قال الشريف الجرجانی فی حاشية المشكوٰة وقال العلامة العينی فی عمدة القاری احاديث هذا الباب جاءت مختلفة كيفية الجمع بينها ان ذلك يختلف باختلاف عادات البلاد وباختلاف حال الزوج من مسامحته ورضاه بذلك اوكراهته لذلك وباختلاف الحال فی الشئ المنفق بين ان يكون شيأ يسيرا يتسامح به وبين ان يكون له خطر فی نفس الزوج يبخل بمثله وبين ان يكون ذلك رطبا يخشى فساده ان تأخر وبين ان يكون يدخر ولا يخشى عليه الفساد ۱۲ -

خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذی وعن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كانها من نساء مضر فقالت يا نبی الله انا كل على ابائنا وابنائنا وازواجنا ما يحل لنا من اموالهم قال الرطب تأكلنه وتهدينه رواه ابوداود وعن عمير مولى ابی اللحم قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولای فضربنی فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال يعطی طعامی بغير ان امره فقال الاجر بينكما وفی رواية قال كنت مملوكا فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصدق من مال موالی بشیء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم وعن ابی موسى الاشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخازن المسلم الامين الذی يعطی ما امر به كاملا موفرا طيبة به نفسه فيدفعه الى الذی امر له به احد المتصدقين متفق عليه وعن عائشة قالت ان رجلا قال للنبی صلى الله عليه وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت فهل[1] لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم متفق عليه وفی رواية الدارقطنی ان رجلا سأل النبی صلى الله عليه وسلم فقال كان لی ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لی ببرهما بعد موتهما فقال له النبی صلى الله عليه وسلم ان من البر

---

[1] قوله فهل لها اجر الخ صرح علماءنا فی باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً اوصوما اوصدقة اوغيرها كذا فی الهداية وقد ثبت ما يوجب المصير الى ذلك وهو ما رواه الدارقطنی ان رجلا سأله صلى الله عليه وسلم فقال كان لی ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لی ببرهما بعد موتهما فقال له صلى الله عليه وسلم ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك هذا حاصل ما فی رد المحتار وفتح القدير ۱۲

بعد الموت ان تصلی لهما مع صلوٰتك وتصوم لهما مع صیامك ـ

باب من لایعود فی الصدقة

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل الله فاضاعه الذی کان عنده فاردت ان اشتریه وظننت انه یبیعه برخص فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لاتشتره[1] ولاتعد[2] فی صدقتك وان اعطاکه بدرهم فان العائد فی صدقته کالکلب یعود فی قیئه وفی روایة لاتعد فی صدقتك فان العائد فی صدقته کالعائد فی قیئه متفق علیه وعن بریدة قال کنت جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ اتته امرأة فقالت یارسول الله انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت قال وجب

---

[1] قوله لاتشتره وقال فی عمدة القاری فیه کراهة شراء الرجل صدقته لحدیث عمر رضی الله تعالی عنه وهو قول مالك والکوفیین والشافعی وسواء کانت الصدقة فرضا وتطوعا فان اشتری احد صدقته لم یفسخ بیعه واولی به التنزه عنها انتهی وقال علی القاری ذهب بعض العلماء الی ان شراء المتصدق صدقته حرام لظاهر الحدیث والاکثرون علی انها کراهة تنزیه لکون القبح فیه لغیره وهو ان المتصدق علیه ربما یسامح المتصدق فی الثمن بسبب تقدم احسانه فیکون کالعائد فی صدقته فی ذلك المقدار الذی سومح ۱۲ ـ

[2] قوله ولاتعد فی صدقتك والذی یفهم من صنیع البخاری انه لایفرق بین الهبة والصدقة ولیس کذلك فان الهبة یجوز الرجوع فیها علی ما فیه من الخلاف والتفصیل بخلاف الصدقة فانه لایجوز الرجوع فیها مطلقا قاله العلامة العینی فی عمدة القاری فی کتاب الهبة وقال صاحب الدر المختار والصدقة کالهبة بجامع التبرع وحینئذ لاتصح غیر مقبوضة ولافی مشاع یقسم ولارجوع فیها ۱۲ ـ

اجرك و ردها[1] عليك الميراث رواه مسلم وفي رواية ابن ماجة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صيام شهر فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين قال في الجوهر النقي هذا حديث صحيح وفي رواية للطحاوي عن عمرة بنت عبد الرحمن قلت لعائشة ان امي توفيت وعليها صيام رمضان أيصلح ان اقضي عنها فقالت لا ولكن تصدقي عنها مكان كل يوم على مسكين خير من صيامك قال في عمدة القاري هذا سند صحيح وفي رواية مسلم قالت انها لم تحج قط أفأحج عنها قال نعم حجي عنها۔

كتاب الصوم

وقول الله عز وجل يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون اياما معدودات وقوله شهر رمضان الذي انزل فيه القران هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

---

[1] قوله ردها عليك الميراث واجمعوا ان من تصدق بصدقة ثم ورثها انها حلال له وقال ابن التين وشذت فرقة من اهل الظاهر فكرهت اخذها بالميراث وقالوا يجب صرفها الى نقير لانها صارت حقا لله تعالى وهذا تعليل في معرض النص فلا يعقل الا لا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح للمتصدق صدقته لما رجعت اليه بالميراث ومنع عمر بن الخطاب رضي الله عنه من ابتياع صدقته فثبت بهذين الحديثين اباحة الصدقة الراجعة الى المتصدق بفعل الله وكراهة الصدقة الراجعة اليه بفعل نفسه هذا حاصل ما في عمدة القاري والمرقات وشرح معاني الآثار ۱۲۔

دخل[1] رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین وفی روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب وینادی منادیا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك کل لیلة رواه الترمذی وابن ماجة ورواه احمد عن رجل وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتاکم رمضان شهر مبارك فرض الله علیکم صیامه تفتح فیه ابواب السماء وتغلق فیه ابواب الجحیم وتغل فیه مردة الشیاطین لله فیه لیلة خیر من الف شهر من حرم خیرها فقد حرم رواه احمد والنسائی وعن انس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذا الشهر قد حضرکم وفیه لیلة خیر من الف شهر من حرمها فقد حرم الخیر کله ولا یحرم خیرها الا کل محروم رواه ابن ماجة وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارك شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل الله صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه

---

[1] قوله دخل رمضان قال بعضهم الصحیح مارواه محمد عن مجاهد ولم یحك خلافه انه کره ان یقال جاء رمضان وذهب رمضان لانه اسم من اسماء الله تعالی وعامة المشائخ انه لایکره لمجیئه فی الاحادیث الصحیحة کذا فی ردالمحتار ۱۲۔

رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شئ قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضى شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن ادم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لى وانا اجزى به يدع شهوته وطعامه من اجلى للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف[1] فم الصائم اطيب عند الله من

---

[1] قوله ولخلوف فم الصائم الخ وقال فى المرقات لا يلزم من هذه العبارة عدم ازالة الخلوف بالسواك وغيره كما استدل الشافعى بهذا الحديث على ان السواك بعد الزوال مكروه لان نظيره قوله الى الوالدة البول ولدى اطيب من ماء الورد عندى وهو لا يستلزم عدم غسل البول فكذا هذا وسيأتى بسط هذه المسئلة ان شاء الله تعالى فى اثناء باب تنزيه الصوم انتهى وقال القدورى من الحنفية وابن العربى من المالكية وابو عثمان الصابونى وابو بكر بن السمعانى وغيرهم من الشافعية جزموا كلهم بانه عبارة عن الرضى والقبول وقال القاضى وقد يجزيه الله تعالى فى الآخرة حتى

ریح المسك والصیام جنة واذا كان یوم صوم احدكم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه احد
اوقاتله فلیقل انی امرؤ صائم متفق علیه وعن عبدالله بن عمرو ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی
منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه ویقول القرآن منعته النوم باللیل
فشفعنی فیه فیشفعان رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال
كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل شهر رمضان اطلق كل اسیر[1] واعطی
كل سائل رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول الی حول قابل قال فاذا كان اول یوم
من رمضان هبت ریح تحت العرش من ورق الجنة علی الحور العین فیقلن یارب

یکون نکہته اطیب من ریح المسك وقد اختلف الشیخ تقی الدین بن الصلاح والشیخ عز الدین
ابن عبد السلام فی طیب رائحة الخلوف هل هی فی الدنیا او فی الآخرة فذهب ابن عبد السلام
الی ان ذلك فی الآخرة كما فی دم الشهید واستدل بما رواه مسلم واحمد والنسائی من طریق عطاء
عن ابی صالح اطیب عند الله یوم القیامة كذا فی عمدة القاری وقال الشیخ ابن الهمام واما المعنی
فلا یستلزم كراهة الاستیاك لانه بناء علی ان السواك یزیل الخلوف وهو غیر مسلم بل انما یزیل
اثره الظاهر علی السن من الاصفرار وهذا لان سببه خلو المعدة من الطعام والسواك لا یفید
شغلها بطعام لیرتفع السبب انتهی وقال فی عمدة القاری انما مدح النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
الخلوف نهیا للناس عن تحرز مكالمة الصائمین بسبب الخلوف لا نهیا للصوام عن السواك
والله غنی عن وصول الرائحة الطیبة الیه فعلمنا یقینا انه لم یرد بالنهی استبقاء الرائحة
وانما اراد نهی الناس عن كراهتها ۱۲۔

[1] قوله كل اسیر ای محبوس ممن یستحق الحبس لحق الله او لحق العبد بتخلیصه منه تخلقا باخلاق الله تعالی ۱۲

اجعل لنا من عبادك ازواجا تقربهم اعيننا وتقر اعينهم بنا رواه البيهقي في شعب الايمان

وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یغفر لامته فی اخر لیلة فی رمضان قیل یا رسول الله أهی لیلة القدر قال لا ولکن العامل انما یوفی اجره اذا قضی عمله رواه احمد۔

باب رؤیة الهلال

وقول الله عز وجل یسئلونك عن الاهلة قل هی مواقیت[1] للناس والحج عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا[2] له وفی روایة قال الشهر تسع وعشرون لیلة فلا

---

[1] قوله مواقیت الخ وقال فی المدارك ای معالم یوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال دیونهم وصومهم وفطرهم وعدة نسائهم وایام حیضهن ومدة حملهن وغیر ذلك ومعالم للحج یعرف بها وقته ۱۲۔

[2] قوله فاقدروا له وفی القنیة نقل عن شمس الائمة الحلوانی ان الشرط فی وجوب الصوم والافطار الرؤیة ولا یؤخذ فیه بقول الموقتین ثم نقل عن مجد الائمة الترجمانی انه اتفق اصحاب ابی حنیفة الا النادر والشافعی انه لا اعتماد علی قولهم ولا عبرة ولو عدلا وقال المازری حمل جمهور الفقهاء قوله صلی الله تعالی علیه وسلم فاقدروا له علی ان المراد اکمال العدة ثلاثین کما فسره فی حدیث اخر ولا یجوز ان یکون المراد حساب النجوم لان الناس لو کلفوا به شاق علیهم لانه لا یعرفه الا الافراد والشارع انما یأمر الناس بما یعرفه جماهیرهم وعلی هذا مذهب جمهور فقهاء الامصار بالحجاز والعراق والشام والمغرب منهم مالك والشافعی والاوزاعی والثوری وابو حنیفة واصحابه وعامة اهل الحدیث الا احمد ومن قال بقوله هذا حاصل ما فی رد المحتار والدر المختار وعمدة القاری ۱۲۔

تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين متفق عليه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين متفق عليه وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من شعبان ما لا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فان غم عليه عد ثلاثين يوما ثم صام رواه ابوداؤد وعن ابی البختری قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة تراءينا[1] الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فلقينا ابن عباس فقلنا انا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال اى ليلة رأيتموه قلنا ليلة كذا وكذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مده للرؤية فهو لليلة رأيتموه وفى رواية عنه قال اهللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الى ابن عباس يسأله فقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد امده لرؤيته فان اغمى عليكم فاكملوا العدة رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الابهام فى الثالثة ثم قال الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعنى تمام ثلاثين يعنى مرة تسعا وعشرين ومرة ثلاثين متفق عليه وعن ابی بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان[2] رمضان وذو الحجة

---

[1] قوله تراءينا الهلال اى اجتمعنا الرؤية الهلال لكمال ظهوره او ارى بعضنا بعضا لخفاءه لظهوره او بعدم علمه بمسقة ذا لفرد قال ابن الهمام الاشارة الى الهلال تكره لانه فعل اهل الجاهلية فيه انه يحتاج الى الاشارة عند الاراءة فتحمل الكراهة على وقت عدم الضرورة قاله فى المرقات ١٢

[2] قوله لا ينقصان قال فى عمدة القارى قد يكون ايام الحج من الاغماء والنقصان مثل ما يكون فى اخر رمضان بان يغمى هلال ذى القعدة ويقع فيه الغلط بزيادة يوم او نقصانه فيقع

متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتقدمن[1] من احدكم رمضان بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم يوما فليصم ذلك

عرفة في اليوم الثامن او العاشر منه فمعناه ان اجر الواقفين بعرفة في مثله لا ينقص عما لا غلط فيه وقال ابن بطال قالت طائفة من وقف بعرفة بخطأ شامل لجميع اهل الموقف في يوم قبل يوم عرفة او بعده انه يجزئ عنه لانها لا ينقصان عند الله من اجر المتعبدين بالاجتهاد كما لا ينقص اجر رمضان الناقص وهو قول عطاء والحسن وابي حنيفة والشافعي ١٢۔

[1] قوله لا يتقدمن من الجزري لا يصام يوم الشك هو يوم الثلاثين من شعبان الا نفلا والتنفل فيه احب اي افضل اتفاقا ان وافق صوما يعتاده او صام من آخر شعبان ثلاثة فاكثر لا اقل لحديث لا تقدموا رمضان بصوم يوم او يومين حاصله ان مذهبنا اباحته ومذهب الشافعي كراهته ان لم يوافق صوما له ومذهب احمد وجوب صومه بنية رمضان في اصح الروايتين عنه ذكره ابن الجوزي في التحقيق والمراد من حديث التقدم هو التقدم بصوم رمضان حتى لا يزاد على صوم رمضان كما زاد اهل الكتاب على صومهم توفيقا بينه وبين حديث السرر سرر الشهر بفتح السين المهملة وكسرها آخره كذا قال ابو عبيد وجمهور اهل اللغة لاستترار القمر فيه اي اختفائه وربما كان ليلة او ليلتين كذا افاده نوح في حاشية الدرر واستدل احمد بحديث السرر على وجوب صوم يوم الشك وهو عندنا محمول على الاستحباب لانه معارض بحديث التقدم توفيقا بين الادلة ما امكن كما وضحه في الفتح هذا وقد صرح في الهداية وشروحها وغيرها بان المنهي عنه هو التقدم على رمضان بصوم رمضان ووجه تخصيصه بيوم او يومين ان صومه عن رمضان انما يكون غالبا عند توهم النقصان في شهر او شهرين فيصوم يوما او يومين عن رمضان على ظن ان ذلك احتياط كما افاده في الامداد والسعدية وقال في الفتح وعليه فلا يكره صوم واجب آخر في يوم الشك قال وهو ظاهر كلام التحفة حيث قال وقد قام الدليل على ان الصوم فيه عن واجب

الیوم متفق علیه وفی روایة للبخاری ومسلم عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له او لآخر أصمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین

اخروعن التطوع مطلقا لایکره فثبت ان المکروه ما قلنا یعنی صوم رمضان وفی المحیط کان ینبغی ان لایکره بنیة واجب اٰخر الا انه وصف بنوع کراهة احتیاطا فلا یؤثر فی نقصان الثواب کالصلوٰۃ فی الارض المغصوبة انتهی و توضیحه ان فیه تفصیلا واختلافا للعلماء فذهب داؤد الی انه لا یصح صومه اصلا ولو وافق عادة له وذهبت طائفة الی انه لا یجوز ان یصام اٰخر یوم من شعبان تطوعا الا ان یوافق صوما کان یصومه واخذوا بظاهر هذا الحدیث وهو قول الشافعی واجازت طائفة صومه تطوعا روی عن عائشة واسماء اختها انهما کانتا تصومان یوم الشك وهو قول اللیث والاوزاعی وابی حنیفة واحمد واسحاق وما رواه اصحاب السنن من حدیث العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة مرفوعا اذا انتصف شعبان فلا تصوموا فهو منکر قاله احمد وابن معین وقال بعضهم وضعف الحدیث الوارد فیه وقد استدل البیهقی بحدیث المتقدم علی ضعفه فقال الرخصة فی ذلك بما هو اصح من حدیث العلاء وقیل کان ابو هریرة یصوم فی النصف الثانی من شعبان فقال من یقول العبرة بما رأی ان فعله هو المعتبر وقیل فعله یدل علی ان ما رواه منسوخ وقد روی الطحاوی ما یقوی قول من ذهب الی ان الصوم فیما بعد انتصاف شعبان جائز غیر مکروه بما رواه من حدیث ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال افضل الصیام بعد رمضان شعبان وایضا لما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلك الیوم دل ذلك علی امر رسول الله صلی الله علیه وسلم امته ما قد وافق عمله وعلی ان ما بعد النصف من شعبان الی رمضان حکم صومه حکم صوم سائر الدهر المباح صومه فلما ثبت هذا المعنی الذی ذکرنا دل ذلك ان النهی الذی کان من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حدیث العلاء اذا

رواه النسائي وابو داؤد والطحاوي ايضاً وعن ام سلمة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا انه كان يصل شعبان برمضان رواه النسائي وروى ابو داؤد والترمذي وابن ماجة نحوه وفي رواية للطحاوي عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن شعبان برمضان وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا[1] هلال شعبان لرمضان

انتصف شعبان فلا تصوموا لم يكن الا على الاشفاق منه على صوام رمضان لا لمعنى غير ذلك وكذلك نأمر من كان الصوم بقرب رمضان يدخله به ضعف يمنعه من صوم رمضان ان لا يصوم حتى يصوم رمضان لان صوم رمضان اولى به من صوم ما ليس عليه صومه فهذا هو المعنى الذي ينبغي ان يحمل عليه معنى ذلك الحديث حتى لا يضاد غيره من هذه الاحاديث وايضاً لما اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في الآثار المتواترة صوم يوم وافطار يوم من سائر الدهر دل ذلك ان صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل في اباحة النبي صلى الله عليه وسلم هذا حاصل ما في الدر المختار ورد المحتار وفتح القدير وعمدة القاري وشرح معاني الآثار وقال في الدر المختار اما حديث من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم فلا اصل له انتهى كذا قال الزيلعي ثم قال ويروى موقوفاً على عمار بن ياسر وهو في مثله كالمرفوع قلت وينبغي حمل نفي الاصل على الرفع قال في الفتح واخرجه اصحاب السنن الاربعة وغيرهم وصححه الترمذي عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار في اليوم الذي يشك فيه فاتي بشاة مصلية فتنحى بعض القوم فقال عمار من صام هذا اليوم فقد عصى ابا القاسم قال في الفتح وكانه فهم من الرجل المتنحي انه قصد صومه عن رمضان فلا يعارض ما مر وهذا ابعد حمله على السماع من النبي صلى الله عليه وسلم رد المحتار ملخصاً

[1] قوله احصوا الخ ينبغي ان يلتمسوا هلال شعبان ايضاً في حق اتمام العدد كذا في العالمگيرية ١٢

رواه الترمذی وعن ابن عباس قال جاء اعرابی[1] الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
انی رأیت الهلال یعنی هلال رمضان فقال أتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال
أتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا[2] غدا
رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وصححه الحاکم وذکر البیهقی
انه جاء من طرق موصولا ومن طرق مرسلا وان کانت طرق الاتصال صحیحة وعن
ابن عمر قال ترآی الناس الهلال فاخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم انی رأیته[3]
فصام وامر الناس بصیامه رواه ابوداؤد والدارمی ورواه الحاکم وقال علی شرط مسلم
ورواه البیهقی وصححه ابن حبان وقال النووی اسناده علی شرط مسلم۔

باب

قال الله عز وجل کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
من الفجر ثم اتموا[4] الصیام الی اللیل عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
تسحروا فان فی السحور برکة متفق علیه وعن العرباض بن ساریة قال دعانی

---

[1] قوله اعرابی دل الحدیث علی ان المستور تقبل شهادته وعلی ان شهادة الواحد مقبولة فی هلال رمضان قاله فی المرقات کذا فی الدر المختار ورد المحتار والعالمگیریة ۱۲۔

[2] قوله ان یصوموا غدا قال فی المرقات وفی عدم تقییده برمضان اشعار الی مذهبنا من انه یصح اداؤه بنیة مطلق الصوم ۱۲۔

[3] قوله انی رأیته الخ فیه ایضا دلیل علی ان شهادة الواحد مقبولة فی هلال رمضان ۱۲

[4] قوله ثم اتموا الصیام الی اللیل بحرف ثم وهو للتراخی فیصیر العزیمة بعد الفجر لا محالة لان اللیل لا ینقضی الا بجزء من النهار الا انا جوزنا تقدیم النیة علی الفجر بالسنة فاما ان یکون اللیل

رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السحور فى رمضان فقال هلم الى الغداء المبارك
رواه ابو داؤد والنسائى وعن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب أكلة السحر رواه مسلم وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواه ابو داؤد وعن
سهل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر
متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى
احب عبادى الى اعجلهم فطرا رواه الترمذى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يزال الدين ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون رواه
ابو داؤد وابن ماجة وعن ابى عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقال
لها مسروق رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كلاهما لا يالو عن الخير احدهما
يعجل المغرب والافطار والأخر يؤخر المغرب الافطار فقالت من يعجل المغرب والافطار
قال عبد الله فقالت هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع رواه مسلم وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمع النداء احدكم والاناء فى يده فلا يضعه[۱] حتى

اصلا للنية ويكون محظورا فى النهار كما زعم الشافعى فلا وفيه ايضا دليل على حرمة صوم الوصال
صرح به فى الكشاف والمدارك كذا فى التفسيرات الاحمدية ۱۲۔

[۱] قوله فلا يضعه الخ قال البيهقى ان صح هذا يحمل عند الجمهور على انه صلى الله عليه وسلم قال
حين كان المنادى ينادى قبل طلوع الفجر بحيث يقع شربه قبل طلوع الفجر قلت من يتأمل
فى هذا الحديث وكذا حديث كلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم فانه لا يؤذن حتى يطلع
الفجر وكذا ظاهر قوله تعالى حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر يرى
ان المدار هو تَبَيُّن الفجر وهو يتأخر عن اوائل الفجر والمؤذن لانتظاره يصادف اوائل الفجر

يقضی حاجته منه رواه ابوداؤد وعن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا اقبل اللیل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم
متفق علیه وعن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الوصال
فی الصوم فقال له رجل انك تواصل یارسول الله قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی

فیجوز الشرب حینئذ الی ان یتبین لکن هذا خلاف المشهور بین العلماء فلا اعتماد علیه عندهم
والله اعلم قاله فی فتح الودود ویؤیده مافی العالمگیریة حیث قال قد اختلف فی ان العبرة لاول
طلوع الفجر الثانی اولاستطارته وانتشاره فیه قال شمس الائمة الحلوائی القول الاول احوط
والثانی اوسع وارفق هکذا فی المحیط انتهی وکذا فی البحر ورد المحتار وقال علی القاری ولعل هذا
الحدیث مبنی علی الرفق والله تعالی اعلم ویؤیده لفظ التبین فی الآیة انتهی وفی شرح الارشاد
والثانی اصح والاول احوط قاله فی البنایة ولکن قال الطحاوی قد جاء عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم خلاف ذلك فیحتمل هذا الحدیث عندنا والله اعلم ان یکون کان قبل نزول قوله
تعالی وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا
الصیام الی اللیل فلما انزل الله عز وجل تلك الآیة احکم ذلك ورد الحکم الی ما بین
فیها فلا یجب ترك آیة من کتاب الله تعالی نصا واحادیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
متواترة قد قبلتها الامة وعملت بها من لدن رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیوم الی
حدیث قد یجوز ان یکون منسوخا ومع ذلك من اخبار الآحاد فلا یجوز الاعتراض به علی القرآن
قال الله تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر فاوجب الصیام بظهور الخیط
الابیض الذی هو بیاض الفجر فکیف یجوز التسحر الذی هو الاکل بعد هذا مع تحریم الله ایاه
بالقرآن معانی الآثار وعمدة القاری ملخصا ویصح ان یراد من الحدیث طلب تعجیل الفطر
ای اذا سمع احدکم نداء المغرب وصادف ذلك ان الاناء فی یده لحاجة اخری فلیبادر بالفطر

ربّي ويسقيني متفق عليه وعن سلمة بن الاكوع انه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من اسلم يوم عاشوراء فامره ان يؤذن في الناس من كان لم يصم فليصم ومن كان اكل فليتم صيامه الى الليل متفق عليه وفي رواية للبخاري ومسلم عن الربيع بنت معوذ قالت ارسل النبي صلى الله عليه وسلم غداة عاشوراء الى قرى الانصار

منه ولا يؤخر الى وضعه قاله في المرقات ١٢

له قوله عن سلمة الخ وقد احتج اصحابنا بهذا الحديث وبحديث الربيع على صحة الصيام لمن لم ينو من الليل سواء كان رمضان او غيره لانه صلى الله تعالى عليه وسلم امر بالصوم في اثناء النهار فدل على ان النية لا تشترط من الليل وفي حديث الربيع وحديث عائشة الذي ذكرناه في عاشوراء دليل على ان صوم يوم عاشوراء كان فرضا وعن عائشة وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وجابر ابن سمرة ان صوم يوم عاشوراء كان فرضا قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان فمن شاء صام ومن شاء ترك ذكره ابن شداد في احكامه وفي امره صلى الله تعالى عليه وسلم بصومه بعد ما اصبحوا وامره بالامساك بعد ما اكلوا دليل على فرضيته اذ لا يأمر صلى الله تعالى عليه وسلم في النفل بالامساك الى اخر النهار بعد الاكل ولا بصومه لمن لم يصمه وفيه دليل ايضا على ان من كان عليه صوم يوم بعينه ولم يكن نوى صومه من الليل تجزئه النية بعد ما اصبح والاكثرون على انه كان فرضا ونسخ بصوم رمضان وكون لفظ امر مشتركا بين الصيغة الطالبة ندبا وايجابا ممنوع ولو سلم فقولها فلما فرض رمضان قال من شاء الخ دليل انه مستعمل هنا في الصيغة الموجبة للقطع بان التخيير ليس باعتبار الندب لانه مندوب الى الان بل مسنون فكان باعتبار الفرضية فدل ذلك على اجزاء النية بعد الطلوع ايضا في رمضان اذ لا يظهر فرق بين فرض وفرض و ما روى عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له لا يرفعه الحفاظ الذين يروونه عن ابن شهاب ويختلفون عنه فيه اختلافا يوجب اضطراب

من اصبح مفطرا فليتم بقية يومه ومن اصبح صائما فليصم قالت فكنا نصومه بعد ونصوم صبياننا ونجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بكى احدهم على الطعام اعطيناه ذلك حتى

الحديث بما هو دونه ولكن مع ذلك نثبته ونجعله على خاص من الصوم وهو الصوم الفرض الذى ليس فى ايام بعينها مثل الصوم فى الكفارات وقضاء رمضان والنذر المطلق ومن لم يخص هذا الحديث بها يلزم منه النسخ لمطلق الكتاب بخبر الواحد فلا يجوز ذلك بيانه ان قوله تعالى احل لكم ليلة الصيام الرفث الى قوله ثم اتموا الصيام الى الليل مبيح للاكل والشرب والجماع فى ليالى رمضان الى طلوع الفجر ثم الامر بالصيام عنها بعد طلوع الفجر متأخر عنه لان كلمة ثم للتعقيب مع التراخى فكان هذا امر بالصيام متراخيا عن اول النهار والامر بالصوم امر بالنية اذ لا صوم شرعا بدون النية فكان امر الصوم بنية متأخرة عن اول النهار وقد اتى به فيخرج عن العهدة وفيه دلالة ان الامساك فى اول النهار يقع صوما وجدت فيه النية اولم توجد لان اتمام الشئ يقتضى سابقة وجود بعض شئ منه فاذا شرطنا النية من اول الليل بخبر الواحد يكون نسخ المطلق الكتاب فلا يجوز ذلك فحينئذ يحمل ذلك على الصيام الخاص المعين وهو الذى ذكرناه لان مشروع الوقت فى هذا متنوع فيحتاج الى التعيين بالنية بخلاف شهر رمضان لان الصوم فيه غير متنوع فلا يحتاج فيه الى التعيين وكذلك النذر المعين فهذا هو السر الخفى فى هذا التخصيص الذى تستبعده من لا وقوف له على دقائق الكلام ومدارك استخراج المعانى من النصوص فلما جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما ذكرنا لم يجز ان يجعل بعضها مخالفا لبعض فتتنافى ويدفع بعضها بعضا ما وجدنا السبيل الى تصحيحها وتخريج وجهها فكان حديث عائشة الذى رواه مسلم فى الصوم التطوع فكذلك وجهه عندنا وكان ما روى فى عاشوراء فى الصوم المفروض فى اليوم الذى بعينه فكذلك حكم الصوم المفروض فى ذلك اليوم جائز ان يعقد له النية بعد طلوع الفجر ومن ذلك شهر رمضان فهو فرض فى ايام بعينها كيوم

يكون عند الافطار وفي رواية لهما عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في
الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه في الجاهلية فلما قدم المدينة
صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي
رواية لمسلم عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال
هل عندكم شيء قلنا لا قال فاني اذا صائم وعن سلمان بن عامر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء
فانه طهور رواه احمد والترمذي وابوداود وابن ماجة والدارمي ولم يذكر فانه بركة
غير الترمذي في رواية اخرى وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل
ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من
ماء رواه الترمذي وابوداود وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب وعن زيد بن
خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل
اجره رواه البيهقي في شعب الايمان ومحي السنة في شرح السنة وقال صحيح وعن ابن عمر

عاشوراء اذ كان فرضا في يوم بعينه فلما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما اصبح فكذلك
شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك وبقي بعد هذا ما روي في حديث حفصة عن
النبي صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صوم الكفارات
وقضاء شهر رمضان حتى لا يضاد ذلك شيأ مما ذكرناه ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم
على ثلاثة اوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزئة قبل دخول ذلك اليوم في الليل
وفي ذلك اليوم ايضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز
بعد دخول اليوم وما كان منه تطوعا كانت النية التي يدخل بها فيه في الليل الذي قبله وفي النهار
الذي بعد ذلك فهذا هو الوجه الذي يخرج عليه الآثار التي ذكرناها ولا تتضاد هذا حاصل
ما في عمدة القاري وفتح القدير والتعليق الممجد ومعاني الآثار ١٢ـ

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله رواه ابوداؤد وعن معاذ بن زهرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت رواه ابوداؤد مرسلا۔

باب تنزيه الصوم

وقول الله عز وجل احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن[1] وابتغوا ما كتب الله لكم[2] وكلوا واشربوا حتى يتبين[3] لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور[4] والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه

[1] قوله باشروهن يعني الجماع قاله محمد في المؤطا ۱۲

[2] قوله ما كتب الله لكم يعني الولد كذا في المؤطا ۱۲

[3] قوله حتى يتبين الخ قال محمد في مؤطاه يعني حتى يطلع الفجر فاذا كان الرجل قد رخص له ان يجامع ويبتغي الولد ويأكل ويشرب حتى يطلع الفجر فمتى يكون الغسل الا بعد طلوع الفجر فهذا لا بأس به وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى والعامة وقال البيضاوي في تجويز المباشرة الى الصبح الدلالة على جواز تاخير الغسل اليه وصحة صوم المصبح جنبا انتهى وقال الطيبي لان المباشرة اذا كانت مباحة الى الانفجار لم يمكنه الاغتسال الا بعد الصبح ۱۲ ـ

[4] قوله قول الزور واختلف العلماء في ان الغيبة والنميمة والكذب هل يفطر الصائم فذهب الجمهور من الائمة الى انه لا يفسد الصوم بذلك وانما التنزه عن ذلك من تمام الصوم وقوله فليس لله حاجة هو مجاز عن عدم القبول والحديث وهو قوله صلى الله عليه وسلم ثلاث تفطر الصائم مؤول بالاجماع بذهاب الثواب لان الغيبة اثم متعلق باللسان ولا تعلق لمثل هذه الآثام بافساد الصوم

وشرابه رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من صائم
لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر رواه الدارمی
وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل[1] ویباشر وهو صائم
وکان املککم لاربه متفق علیه وعن ابی هریرة ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه
وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه اخر فسأله فنهاه فاذا الذی رخص له
شیخ واذا الذی نهاه شاب رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یدرکه الفجر فی رمضان وهو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم
متفق علیه وعن ابن عباس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم

هذا حاصل ما فی عمدة القاری والمرقات ورد المختار وعمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله یقبل فیها آثار واخبار مختلفة بعضها تدل علی الجواز وبعضها علی الامتناع وبعضها علی الفرق
بین الشاب والشیخ فمنها حدیث عائشة بنت طلحة عن عائشة وحدیث زید بن اسلم عن عطاء وهما
یدلان علی الجواز مطلقا من غیر فرق بین الشاب والشیخ واثر ابن عمر المذکور فی موطا محمد یدل علی
المنع مطلقا وحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل نسائه وهو صائم المخرج فی
الصحیحین وغیرهما یدل علی الجواز وحدیث ابی هریرة عند ابی داؤد نص فی الفرق فهذه الاخبار
وامثالها یعلم منها انه لاکراهة فی القبلة للصائم فی نفسها وانما کرهها من کرهها لخوف ما تؤدی
الیه فطریق الجمع انه اذا ملك نفسه فلا بأس به وان خاف فالکف افضل التعلیق الممجد ملخصا
وفی الدر المختار وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یأمن المفسد وان امن
لابأس انتهی وفی شرح النقایة والقبلة والمس والمباشرة فی ظاهر الروایة کره ان خاف علی نفسه
الجماع او الانزال قید به لانه لو لم یخف فلا بأس بها وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت
روی ابوداؤد من طریق مصدع ابی یحیی عن عائشة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم

واحتجم وھو صائم متفق علیہ وفی روایۃ لامامنا ابی حنیفۃ عن ابی سفیان عن انس قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد[1] ما قال افطر الحاجم والمحجوم ھذا حدیث صحیح ابوسفیان ھذا طلحۃ بن نافع احتج بہ مسلم وغیرہ قالہ فی المرقات قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ وتأولہ بعض من رخص فی الحجامۃ ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لایأمن من ان یصل شیٔ الی جوفہ بمص الملازم وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لایفطرن الصائم الحجامۃ والقیٔ والاحتلام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غیر محفوظ وعبدالرحمن بن زید الراوی یضعف فی الحدیث ورواہ ابوداؤد عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوحاتم حدیث ابی داؤد اشبہ بالصواب وقال ابوزرعۃ انہ اصح ورواہ البزار عن ابن عباس قال الشیخ ابن الھمام ھذا من احسنہا اسنادا واصحہا وعن ثابت البنانی قال سئل انس بن مالک کنتم تکرھون الحجامۃ للصائم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الا من[2] اجل الضعف

کان یقبلہا ویمص لسانہا قلت کلمۃ ویمص لسانہا غیر محفوظۃ واسنادہ ضعیف والآفۃ من محمد بن دینار عن سعد بن اوس عن مصدع وتفرد بہ ابوداؤد وحکی الاعرابی عن ابی داؤد انہ قال ھذا الحدیث لیس بصحیح وعن یحیی محمد بن دینار ضعیف وقال ابوداؤد کان تغیر قبل ان یموت وسعد بن اوس ضعفہ یحیی ایضا قیل علی تقدیر صحۃ الحدیث یجوز ان یکون التقبیل وھو صائم فی وقت والمص فی وقت آخر ۱۲

[1] قولہ بعد ما قال الخ فیکون منسوخا بہذا ۱۲

[2] قولہ من اجل الضعف وفی العالمگیریۃ ولا بأس بالحجامۃ ان امن علی نفسہ الضعف اما اذا خاف فانہ یکرہ وینبغی لہ ان یؤخر الی وقت الغروب وذکر شیخ الاسلام شرط الکراھۃ ضعف یحتاج فیہ

رواه البخاري وعن البخاري تعليقا قال كان ابن عمر يحتجم وهو صائم ثم تركه فكان يحتجم بالليل وعن الدارقطني قال كان انس يحتجم وهو صائم وفي رواته كلهم ثقات ولا اعلم له علة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي وهو صائم فاكل وشرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق عليه وعنه قال بينما نحن جلوس عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال مالك قال وقعت على امرأتي وانا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تجد رقبة[1] تعتقها قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال هل تجد[2] اطعام ستين مسكينا قال لا قال اجلس ومكث النبي صلى الله عليه وسلم فبينا نحن على ذلك اتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم قال اين السائل قال انا قال خذ هذا فتصدق به فقال الرجل أعلى افقر مني يا رسول الله فوالله ما بين لابتيها يريد الحرتين اهل بيت افقر من اهل بيتي فضحك النبي

الى الفطر والفصد نظير الحجامة هكذا في المحيط ١٢ ـ

[1] قوله رقبة قال النووي فيه دلالة لابي حنيفة ومن يقول يجزئ عتق كافر عن كفارة الجماع والظهار وانما يشترطون الرقبة المؤمنة في كفارة القتل لانها منصوص على وصفها بالايمان في القرآن ١٢

[2] قوله هل تجد اطعام ستين مسكينا الخ وفي رواية لابي داؤد والطحاوي فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا الخ وفي المرقات قال القاضي وكذا في شرح السنة رتب الثاني بالفاء على فقد الاول ثم الثالث بالفاء على فقد الثاني فدل على الترتيب واعلم ان الفاء في اصلنا الموافق للنسخ المصححة في الثاني غير موجود واما في اصل البخاري فموجود في بعض النسخ وفي بعضها مفقود واما الفاء في الاول فموجود اتفاقا وهو يكفي للدلالة على الترتيب لعدم القائل بالفصل ١٢ ـ

صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ[1] اھلک متفق علیہ وفی روایۃ

للدارقطنی عنہ ان رجلا اکل فی رمضان فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق

الحدیث وفی روایۃ لمسلم فامرہ ان یجلس فجاء ہ عرق[2] فیہما طعام فامرہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان یتصدق بہ وفی روایۃ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بذلک[3] قال وصم یوما مکانہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ اطعمہ اھلک قال ابوداؤد زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ ولو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر انتہی وفی المبسوط وما امرہ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان تطوعا لانھا لم تکن واجبۃ علیہ فی الحال لعجزہ ولھذا الحال صرفہا الی نفسہ وعیالہ قالہ فی عمدۃ القاری القاری وقال النووی والمختار ان الکفارۃ لا تسقط بل تستقر فی ذمتہ حتی یمکن قیاسا علی سائر الدیون والحقوق والمواخذات کجزاء الصید وغیرہ واما الحدیث فلیس فیہ نفی استقرار الکفارۃ بل فیہ دلیل لاستقرارھا لانہ اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بانہ عاجز عن الخصال الثلاث ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق التمر فامرہ باخراجہ فی الکفارۃ فلو کانت تسقط بالعجز لم یکن علیہ شیٔ ولم یأمرہ باخراجہ فدل علی ثبوتہا فی ذمتہ وانما اذن لہ فی اطعام عیالہ لانہ کان محتاجا و مضطرا الی الانفاق علی عیالہ فی الحال والکفارۃ علی التراخی فاذن لہ فی اکلہ واطعام عیالہ وبقیت الکفارۃ فی ذمتہ وانما لم یبین لہ بقاءھا فی ذمتہ لان تأخیر البیان الی وقت الحاجۃ جائز عند جماہیر الاصولیین وھذا ھو الصواب فی معنی الحدیث وحکم المسئلۃ ۱۲۔

[2] قولہ عرق ان عندنا الواجب لکل مسکین نصف صاع من بر او صاع من تمر کما فی کفارۃ الظہار فاذا کان العرق خمسۃ عشر صاعا فالعرقان ثلاثون صاعا علی ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع واما قصۃ العرق الذی کان فیہ التمر اقل من ذلک فمحمول علی القدر المعجل عمدۃ القاری والتعلیق الممجد ملخصا ۱۲

[3] قولہ بذلک ای بالحدیث الذی فیہ ھلکت وقد تقدم قبلہ ثم قال ویصوم یوما مکانہ

من ذرعه القیئ وهو صائم فلیس[1] علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی ورواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث صحیح حسن علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وصححه ابن حبان ورواه الدارقطنی وقال رواته کلهم ثقات ثم قد تابع عیسی بن یونس عن هشام بن حسان حفص بن غیاث رواه ابن ماجة ورواه الحاکم وسکت علیه ورواه مالك فی الموطا موقوفا علی ابن عمر ورواه النسائی من حدیث الاوزاعی موقوفا علی ابی هریرة ووقفه عبد الرزاق علی ابی هریرة وعلی ایضا وقال الترمذی هذا حدیث غریب قال الشیخ ابن الهمام قال البخاری لا اراه محفوظا لهذا یعنی للغرابة وعن عامر بن ربیعة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم مالا احصی یتسوك[2] وهو صائم رواه الترمذی وابوداؤد وفی روایة الطبرانی

قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله فلیس علیه قضاء وماروی فی سنن ابن ماجة انه علیه الصلوٰة والسلام خرج فی یوم کان یصومه فدعا باناء فشرب فقلنا یا رسول الله ان هذا یوم کنت تصومه قال اجل ولکنی قئت محمول علی ما قبل الشرع او عروض الضعف قاله الشیخ ابن الهمام وفی المرقات قال ابن الملك قیل روایة ابی الدرداء حکایة قئ النبی صلی الله علیه وسلم لایعلم انه علیه الصلوٰة والسلام لای علة افطر للقئ اولغیره وقد علم من قوله من ذرعه القئ الحدیث ان القئ لایکون سببا للفطر فظهر ان السبب غیره وهو عود ما قاء او وصول الماء الی الجوف عند غسل الفم وقول ثوبان صدق تصدیق للقئ والافطار لا تصدیق کون الافطار للقئ ۱۲۔

[2] قوله یتسوك وهو صائم قال فی الدر المختار ولایکره سواك ولو عشیا او رطبا بالماء علی المذهب انتهی لانه روی عن معاذ مثل ما قلنا وفی المطلوب ایضا احادیث ضعیفة نذکر منها شیئا الاستشهاد والتقویة وان لم نحتج الیه فی الاثبات منها مارواه البیهقی عن ابراهیم بن

عن عبد الرحمن بن غنم قال سألت معاذ بن جبل اتسوك وانا صائم قال نعم قلت
اى النهار اتسوك قال اى النهار شئت غدوة وعشية قلت ان الناس يكرهونه عشية
ويقولون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لخلوف فم الصائم اطيب عند الله
من ريح المسك فقال سبحان الله لقد امرهم بالسواك وهو يعلم انه لابد بفى الصائم
خلوف وان استاك وما كان بالذى يأمرهم ان ينتنوا افواههم عمدا ما فى ذلك
من الخير شئ بل فيه شر الامن ابتلى ببلاء لايجد منه بدا وعن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خير خصال الصائم السواك رواه ابن ماجة
والدارقطنى والبيهقى فيه مجالد بن سعيد وثقه النسائى وروى له مسلم مقرونا
بغيره وعن انس قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم قال اشتكيت عينى
أفاكتحل وانا صائم قال نعم رواه الترمذى وقال ليس اسناده بالقوى وابوعاتكة الراوى

عبد الرحمن ثنا اسحق الخوارزمى قال سألت عاصما الاحول أيستاك الصائم بالسواك الرطب قال نعم
اتراه اشد رطوبة من الماء قلت اول النهار وآخره قال نعم قلت عمن رحمك الله قال عن انس عن
النبى صلى الله عليه وسلم وروى ابن حبان عن ابن عمر قال كان صلى الله عليه وسلم يستاك
آخر النهار وبه بطل قول ابن حجر ليس فيه دليل لقول ابى حنيفة ومالك بعدم كراهة تسوكه
قبل الزوال ووجه بطلانه ان المانع لايحتاج الى دليل لاسيما اذا ورد عن الشارع احاديث
مطلقة شاملة لما قبل الزوال ومابعده وخصوصا اذا وورد عن الصحابة فعلهم وافتاؤهم
على جوازه بعد الزوال وكيف يصلح بعد هذا كله ان يكون حديث الخلوف دليلا للشافعى ومن
تبعه على منع السواك بعد الزوال وصرف الاطلاق الى ما قبل الزوال من غير دليل صريح
اوتعليل صحيح بل هو الامبالغة فى فضيلة الصوم كما يبالغ احد ويقول لعرق فلان الذى
يحصل حال كده فى آخر النهار عندى احسن من ماء الورد فيكون فيه دلالة على كراهة

يضعف وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اكتحل وهو صائم رواه ابن ماجة
وابو داؤد والدارقطني وعن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك انه كان يكتحل
وهو صائم رواه ابو داؤد وعن الاعمش قال ما رأيت احدا من اصحابنا يكره الكحل
للصائم وكان ابراهيم يرخص ان يكتحل الصائم بالصبر رواه ابو داؤد وعن بعض
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بالعرج
يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالك وابو داؤد وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان من غير
رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه رواه احمد والترمذي

ازالة العرق بالاغتسال مرقات ملخصا هكذا في فتح القدير ۱۲۔

[۱] قوله عن عائشة الخ كذا في شرح النقاية ۱۲

[۲] قوله يصب على رأسه الماء الخ لا تكره حجامة وتلفف بثوب مبتل ومضمضة او استنشاق او
اغتسال للتبرد عند الثاني وبه يفتى شرنبلالية عن البرهان لان النبي صلى الله عليه وسلم
صب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه ابو داؤد وكان ابن عمر رضي الله
عنهما يبل الثوب ويلفه عليه وهو صائم ولان هذه الاشياء بها عون على العبادة ودفع الضجر
الطبعي وانما كره ابو حنيفة رحمه الله ذلك اعني الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول
لما فيه من اظهار الضجر في اقامة العبادة لا لانه قريب من الافطار حاصل الكلام ان كلام الامام
محمول على كراهة التنزيه بخلاف الاولى وهو عليه الصلوة والسلام فعل ذلك لبيان الجواز
من اظهار العجز للرحمة على ضعفاء الامة هذا حاصل ما في الدر المختار ورد المحتار والمرقات ۱۲

[۳] قوله لم يقض عنه الخ قال الطيبي اي لم يجد فضيلة الصوم المفروض بصوم النفل وان
سقط قضاءه بصوم يوم واحد وهذا على طريق المبالغة والتشديد ولذلك اكده بقوله

وابوداؤد وابن ماجة والدارمی والبخاری فی ترجمة باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابوالمطوس الراوی لا اعرف له غیر هذا الحدیث وقال علی القاری وعلی تقدیر ضعفه من طریق الترمذی لا یلزم ان یکون ضعیفا من طریق ابی داؤد فانه اذا سکت یدل علی حسنه لا سیما وقد اخرجه احمد وغیره وعن عطاء قال ان تمضمض ثم افرغ ما فی فیه من الماء لا یضیره[1] ان یزدرد ریقه وما بقی فی فیه ولا یمضغ العلك فان ازدرد ریق العلك لا اقول[2] انه یفطر ولكن ینهی عنه رواه البخاری فی ترجمة باب۔

باب صوم المسافر

وقول الله عز وجل وان تصوموا خیر لكم عن عائشة قالت ان حمزة بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی الله علیه وسلم اصوم فی السفر وكان كثیر الصیام فقال ان شئت[3] فصم وان شئت فافطر متفق علیه وعن ابی سعید الخدری قال غزونا

وان صامه ای حق الصیام قال ابن الملك والا فالاجماع علی انه یقضی یوما مكانه قاله فی المرقات ۱۲۔

[1] قوله لا یضیره الخ هكذا فی الدر المختار ۱۲۔

[2] قوله لا اقول انه یفطر ولكن ینهی عنه لذلك قال علماءنا رحمهم الله وكره مضغ شئ سواء كان علكا ام غیره وقال ابن الهمام وقیل اذا لم یكن ملتئما بان لم یمضغه احد ان كان ابیض وكذا اذا كان اسود والابیض یتفتت قبل المضغ فیصل الی الجوف واطلاق محمد عدم الفساد محمول علی ما اذا لم یكن كذلك للقطع بانه معلل بعدم الوصول فاذا فرض فی بعض العلك معرفة الوصول منه عادة وجب الحكم فیه بالفساد لانه كالمتیقن ووجه الكراهة انه تعرض للفساد وتهمة الافطار كذا فی المرقات وشرح النقایة ۱۲۔

[3] قوله ان شئت فصم الخ قال الطحاوی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اباح الصوم

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لست عشرة مضت من شهر رمضان فمنا[1] من صام ومنا من افطر فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم رواه مسلم وعن انس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فى السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فى يوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنية وسقوا الركاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب[2] المفطرون اليوم بالاجر متفق عليه وعن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فصام[3] حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الى يده ليراه الناس فافطر حتى قدم مكة

فى السفر لمن شاء ذلك والفطر لمن شاء ذلك فثبت بهذا وبما نذكره بعده ان صوم رمضان فى السفر جائز ۱۲۔

[1] قوله فمنا من صام الخ وقال الطحاوى فدل ما ذكرنا فيه ان ما كان من افطار رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره اصحابه بذلك ليس على المنع من الصوم فى السفر وانما على الاباحة للافطار ۱۲

[2] قوله ذهب المفطرون بالاجر اى بالثواب الاكمل لان الافطار كان فى حقهم حينئذ افضل وفى ذكر اليوم اشارة الى عدم اطلاق هذا الحكم قاله فى المرقات ۱۲

[3] قوله فصام الخ وقال فى عمدة القارى فيه بيان صريح انه صلى الله عليه وسلم صام فى السفر وفيه رد على من لم يجوز الصوم فى السفر وفيه بيان اباحة الافطار فى السفر انتهى وفى فتح القدير واعلم ان اباحة الفطر للمسافر اذا لم ينو الصوم فاذا نواه ليلا واصبح من غير ان ينقض عزيمته قبل الفجر اصبح صائما فلا يحل فطره فى ذلك اليوم لكن لو افطر فيه لا كفارة عليه لان السبب المبيح من حيث الصورة وهو السفر قائم فاورث شبهة وبها تندفع الكفارة ويشكل عليه حديث كراع الغميم بناء على ان الصحيح ان فطره عنده ليس فى اليوم الذى خرج فيه من المدينة لانه مسافة بعيدة لا يصل اليها فى يوم واحد بل معنى قول الراوى حتى اذا كان بكراع الغميم

وذٰلك فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیه وفی روایة لمسلم عن جابر انه شرب بعد العصر وذکر ابو داوٗد فی سننه قال ابو سعید ثم لقد رأیتنی اصوم مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قبل ذٰلك وبعد ذٰلك وفی روایة لامامنا ابی حنیفة عن انس بن مالك قال خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم للیلتین خلتا من شهر رمضان من المدینة الی مکة فصام حتی اتی قدید أُفشکا الناس الیه الجهد فافطر فلم یزل مفطرا حتی اتی مکة وروی ابن ابی شیبة ومسلم عن جابر والطحاوی عن ابن عباس وابی سعید

وهو صائم انه کان صائما حین وصل الیه ولا شك انه صوم یوم لم یکن فی اوله مقیما غیر انه شرع فی صوم الفرض وهو مسافر ثم افطر وتبین بهذا اندفاع الاشکال عن تعین الصوم فی الیوم الذی انشأ فیه السفر وتقریره علی تعین صوم الیوم الذی شرع فی صومه عن الفرض وهو مسافر والحاصل انه ان کان بلوغه کراع الغمیم فی الیوم الذی خرج فیه اشکل علی الاول وان کان فیما بعد اشکل علی ما بعده ولا مخلص الا بتجویز کونه علیه الصلوٰة والسلام علم من نفسه بلوغ الجهد المبیح لفطر المقیم ونحوه ممن تعین علیه الصوم وخشی الهلاك انتهی وقال محمد فی موطاه وانما بلغنا ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم افطر حین سافر الی مکة لان الناس شکوا الیه الجهد من الصوم فافطر لذلك انتهی حاصله ما فی رد المحتار وتنسیق النظام من ان السفر لا یبیح الفطر وانما یبیح عدم الشروع فی الصوم فلو سافر بعد الفجر لا یحل الفطر والحدیث محمول علی انه افطر للتقوی علی العدو وللمشقة الحاصلة له ولهم ۱۲

لـه قوله قال ابو سعید الخ یعنی انه کان یصوم مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی السفر بعد ذٰلك فدل هذا الحدیث علی ان الصوم فی السفر بعد افطار النبی صلی اللّٰه علیه وسلم المذکور فی هذه الاٰثار مباح قاله الطحاوی ۱۲۔

نحوه ۔ وعن ابن عباس قال انما اراد الله عزوجل بالفطر فی السفر التیسیر[۱] علیکم فمن یسر علیه الصیام فلیصم ومن یسر علیه الفطر فلیفطر رواه الطحاوی وعن انس ابن مالک الکعبی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله وضع[۲] عن المسافر شطر الصلوٰة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن ابن ابی اوفی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر[۳] فقال لرجل انزل فاجدح لی قال یا رسول الله الشمس قال انزل فاجدح لی قال

---

[۱] قوله التیسیر علیکم الخ فهذا ابن عباس لم یجعل افطار النبی صلی الله علیه وسلم فی السفر بعد صیامه فیه ناسخا للصوم فی السفر ولکنه جعله علی جهة التیسیر قاله فی شرح معانی الآثار ۱۲

[۲] قوله وضع الخ فان قال قائل لما کان الصیام موضوعا عنه کان اذا صامه فقد صامه وهو غیر مفروض علیه فلا یجزئه قیل له انه قد یجوز ان یکون ذٰلک الصیام الذی وضعه عنه هو الصیام الذی لایکون له منه بد فی تلک الایام کما لابد للمقیم من ذٰلک وفی هذا الحدیث ما قد دل علی هذا المعنی الا تراه یقول وعن الحامل والمرضع افلا تری ان الحامل والمرضع اذا صامتا رمضان ان ذٰلک یجزئهما وانهما لایکونان کمن صام قبل وجوب الصوم علیه بل جعلنا یجب الصوم علیهما بدخول الشهر فجعل لهما تاخیره للضرورة والمسافر فی ذٰلک مثلهما وهذا اولی ما حمل علیه هذا الاثر حتی لایضاد غیره من الآثار التی قد ذکرناها فی هذا الباب شرح معانی الآثار مختصرا وفی المرقات قال ابن حجر فیه حجة لما علیه الشافعی ان قصر الصلوٰة جائز لا واجب قلنا وهو غیر سدید وعندنا هذا القصر واجب وقد تقدم دلیل مذهبنا الصریح فی المقصود ومنه حدیث عائشة فی الصحیحین قالت فرضت الصلوٰة رکعتین رکعتین فاقرت صلوٰة السفر وزید فی صلوٰة الحضر فمعنی وضع ای رفع ابتداء عن المسافر ۱۲ ۔

[۳] قوله فی سفر الخ فثبت بهذا وبما نذکره بعده ان الصوم فی السفر فی رمضان افضل

یارسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی فنزل فجدح لہ فشرب ثم رمی بیدہ ھٰھنا ثم قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ھٰھنا فقد افطر الصائم رواہ البخاری وعن ابی الدرداء قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم حارٍّ حتی یضع الرجل یدہ علی رأسہ من شدۃ الحرّ وما فینا صائم الا ما کان من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابن رَواحۃ رواہ البخاری وعن عاصم وھو الاحول قال سألت انس بن مالک عن صوم شھر رمضان فی السفر فقال الصوم افضل رواہ الطحاوی وعن انس قال

من الافطار ویشھد لہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکثیرا من اصحابہ صاموا فی رمضان فی سفر غزوۃ فتح مکۃ رواہ البخاری ولو کان الافضل الترک مطلقا لما وقع ذٰلک عمدۃ القاری وعمدۃ الرعایۃ مختصرا فیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المسافر ان کان لایستضرّ بالصوم فصومہ افضل وان افطر جاز کذا فی الھدایۃ وقال الاسبیجابی فی شرح مختصر الطحاوی الافضل ان یصوم فی السفر اذا لم یضعفہ الصوم فان اضعفہ ولحقہ مشقۃ بالصوم فالفطر افضل فان افطر من غیر مشقۃ لایأثم قالہ فی عمدۃ القاری وما روی فی الصحیحین انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان فی سفر فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ھذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصیام فی السفر وکذا ما روی مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فشربہ فقیل لہ ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ وکذا ما روی ابن ماجۃ عن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر محمول علی انھم استضرّوا بہ واورث صومھم ضعفا ومرضا کما یعلم من شان ورودھا وبدلیل ما ورد فی صحیح مسلم فی لفظ فیہ فقیل لہ ان الناس قد شق علیھم الصوم ورواہ الواقدی فی المغازی وفیہ وکان امرھم بالفطر فلم یقبلوا والعبرۃ وان کان لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

ان افطرت فرخصة وان صمت فالصوم افضل رواه الطحاوی وعن سعید بن جبیر قال الصوم افضل والافطار رخصة یعنی فی السفر رواه الطحاوی وعن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشة انها کانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملها علی ذٰلك فقال انها کانت تبادر[1] رواه الطحاوی وعن سلمة بن المحبق قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من کان له حمولة[2] تأوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکه رواه ابوداؤد۔

باب القضاء

وقول اللّٰہ عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخری وقوله فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة[3] من ایام اخر عن ابراهیم النخعی قال اذا فرط حتی جاء رمضان

لکن یحمل علیه دفعا للمعارضة بین الاحادیث فانها صریحة فی الصوم فی السفر فتح القدیر ملخصا ۱۲

[1] قوله تبادر قال الطحاوی فهذه عائشة کانت تری المبادرة لصوم رمضان فی السفر افضل من تأخیر ذٰلك الی الحضر ۱۲

[2] قوله حمولة الخ ای کل ما یحمل علیه من ابل او حمار وغیرهما ای مرکب یوصله الی المنزل فی حال الشبع والرفاهیة ولم یلحقه فی سفره جهد ومشقة والامر فیه محمول علی الندب والا فالافطار جائز فی السفر وان لم یلحقه مشقة قاله فی اللمعات وقال فی المرقات الامر فیه محمول علی الندب والحث علی الاولی والافضل للنصوص الدالة علی جواز الافطار فی السفر مطلقا ۱۲۔

[3] قوله فعدة الخ عموم قوله تعالی فعدة من ایام اخر یقتضی ان تأخیر القضاء لیس بمقید الی مجیئ رمضان اخر وتأخیر عائشة انما کان لانه علیه السلام کان یستمتع بها وکان فی شعبان یشتغل بالصوم فتشتغل هی بالقضاء وفی غیر رمضان تتفرغ لخدمته قاله فی الجوهر النقی وقال

اخر یصومہما ولم یر علیہ طعاما رواہ البخاری تعلیقا وقال لم یذکر اللہ الاطعام انما قال فعدۃ من ایام اخر ووصلہ سعید بن منصور من طریق یونس عن الحسن ومن طریق الحارث العکلی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجہا شاھد الا باذنہ[1] ولا تأذن فی بیتہ الا باذنہ رواہ مسلم وعن معاذۃ العدویۃ انہا قالت لعائشۃ ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰۃ قالت عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰۃ رواہ مسلم وعن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر رمضان فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین رواہ الترمذی وقال والصحیح انہ موقوف علی ابن عمر قال فی الجوہر النقی رواہ ابن ماجۃ مرفوعا باسناد صحیح وعن مالک بلغہ ان ابن عمر کان یسأل ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواہ فی الموطا وقال ولم اسمع[2] عن احد من الصحابۃ ولا من التابعین بالمدینۃ ان احدا منہم امر احدا ان یصوم عن احد ولا یصلی

فی الہدایۃ وقضاء رمضان ان شاء فرقہ وان شاء تابعہ لاطلاق النص لکن المستحب المتابعۃ مسارعۃ الی اسقاط الواجب وان اخرہ حتی دخل رمضان اخر صام الثانی لانہ فی وقتہ وقضی الاول بعدہ لانہ وقت القضاء ولا فدیۃ علیہ انتہی وفی حدیث الفدیۃ ابراھیم بن نافع قال ابو حاتم الرازی کان یکذب وفیہ ایضا من اتہم بالوضع ھکذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[1] قولہ الا باذنہ ای لا تصوم المرأۃ نفلا الا باذن الزوج الا عند عدم الضرر بہ واطلق النفل فشمل ما اصلہ نفل لکن وجب بعارض ولذا قال فی البحر عن القنیۃ للزوج ان یمنع زوجتہ عن کل ما کان الایجاب من جہتہا کالتطوع والنذر والیمین دون ما کان من جہتہ تعالی کقضاء رمضان الدر المختار ورد المحتار ملتقط منہما ۱۲۔

[2] قولہ لم اسمع الخ ھذا مما یؤید النسخ وانہ الامر الذی استقر علیہ الشرع آخرا قالہ فی فتح القدیر ۱۲۔

احد عن احد وروی عبد الرزاق فی مصنفه فی کتاب الوصایا عن ابن عمر قال لا یصلین احد عن احد ولا یصوم احد عن احد وعن ابن عباس قال لا یصلی[1] احد عن احد ولا یصوم احد عن احد ولکن یطعم عنه مکان کل یوم مد[2] من حنطة رواه النسائی فی سننه وقال فی الجوهر النقی هذا سند صحیح علی شرط الشیخین خلا ابن عبد الاعلی فانه علی شرط مسلم وذکر فی البنایة نحوه وفیه مدین من حنطة و روی ابوبکر الرازی فی شرحه لمختصر الطحاوی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مات وعلیه رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم نصف صاع لمسکین وعن القاسم بن محمد قال لا یقضی ذلك احد عن احد لقوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری ذکره فی الجوهر النقی۔

باب صیام التطوع

وقول الله عز وجل وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوه عند الله عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم استکمل صیام شهر قط الا رمضان وما رأیته فی شهر اکثر منه صیاما فی شعبان وفی روایة قالت کان یصوم شعبان[3]

---

[1] قوله لا یصلی احد الخ فی هذا الحدیث دلیل علی ان الاطعام کما فی ایام الصیام الفائتة کذا فی صلوة کل یوم ۱۲۔

[2] قوله مد من حنطة هکذا فی الجوهر النقی ۱۲۔

[3] قوله کان یصوم شعبان کله قال فی فتح القدیر ومن صام شعبان ووصله برمضان فحسن انتهی والمرغوبات من الصیام انواع اولها صوم المحرم والثانی صوم رجب والثالث

کلہ وکان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ما علمتہ صام شھرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ رواہ مسلم وحدیث السرر مضی فی باب رؤیۃ الھلال وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل[۱] رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء[۲] وھذا الشھر یعنی شھر رمضان متفق علیہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا

صوم شعبان وصوم عاشوراء وھو الیوم العاشر من المحرم عند عامۃ العلماء والصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم کذا فی الظھیریۃ قالہ فی العالمگیریۃ فان قلت ما وجہ تخصیصہ بشعبان بکثرۃ الصوم قلت لکون اعمال العباد ترفع فیہ ففی النسائی من حدیث اسامۃ قلت یا رسول اللہ اراک لا تصوم من شھر من الشھور ما تصوم من شعبان قال ذاک شھر ترفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[۱] قولہ صلوۃ اللیل اقول ھی افضل من صلوۃ النھار کما فی الجوھرۃ ونور الایضاح وقد صرحت الآیات والاحادیث بفضلھا والحث علیھا قال فی البحر فمنھا ما فی صحیح مسلم مرفوعا افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

[۲] قولہ یوم عاشوراء وقال الشیخ ابن الھمام یستحب صوم یوم عاشوراء ما لم یظن الحاقہ بالواجب کذا فی المرقات واختلفوا فی حکمہ اول الاسلام فقال ابو حنیفۃ کان واجبا فلما نزل صوم رمضان صار مستحبا قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

اليوم الذی تصومونه فقالوا هذا يوم عظيم انجى الله فيه موسى وقومه وغرق فرعون وقومه فصامه موسى شكرا فنحن نصومه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنحن احق واولى بموسى منكم فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر بصيامه متفق عليه

وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم وعن ابن عباس عن النبی صلى الله عليه وسلم فی صوم يوم عاشوراء صوموه وصوموا[1] قبله يوما وبعده يوما ولا تتشبهوا باليهود رواه الطحاوی وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها يوم عرفة فی صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشربه[2] متفق عليه وعن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة رواه ابو داؤد وعن حفصة قالت اربع لم يكن يدعهن النبی صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشرة[3]

---

[1] قوله صوموا قبله الخ وقال الشيخ ابن الهمام يستحب صوم يوم عاشوراء ويستحب ان يصوم قبله يوما او بعده يوما فان افرده فهو مكروه للتشبه باليهود اهـ وروى احمد خبر صوموا يوم عاشوراء و خالفوا اليهود وصوموا قبله يوما وبعده يوما وظاهره ان الواو بمعنى او لدلالة هذا الحديث عليه ولان المخالفة تحصل باحدهما واخذ الشافعی بظاهر حديث احمد فيجمعون بين الثلاثة اخذته من المرقات ١٢ـ

[2] قوله فشربه وقال الشيخ ابن الهمام صوم يوم عرفة لغير الحاج مستحب وللحاج ان كان يضعفه عن الوقوف والدعوات فالمستحب تركه وقيل يكره وهی كراهة تنزيه لانه لاخلال به بالاهم فی ذلك الوقت كذا فی المرقات ١٢ـ [3] قوله والعشرة وفی العالمگيرية ويستحب صوم تسعة ايام من اول

وثلاثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائی وعن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم تسعة من ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شھر اثنین[1] من الشھر وخمیسین رواہ النسائی وروی ابوداؤد نحوہ وعن ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ فلما رأی عمر غضبہ قال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ فجعل عمر یردد ھذا الکلام حتی سکن غضبہ فقال عمر یا رسول اللہ کیف من یصوم الدھر کلہ قال لا صام[2] ولا افطر او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم داؤد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کل شھر ورمضان الی رمضان فھذا صیام الدھر کلہ صیام یوم عرفة احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبلہ والسنة التی بعدہ وصیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبلہ رواہ مسلم وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت من الشھر ثلاثة ایام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواہ الترمذی والنسائی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ

ذی الحجة کذا فی السراج الوھاج ۱۲

[1] قولہ اثنین الخ وقال فی رد المحتار ومن المندوب صوم الاثنین والخمیس ۱۲

[2] قولہ لا صام ولا افطر وقال الشیخ ابن الھمام یکرہ صوم الدھر لانہ یضعفہ او یصیر طبعا لہ ومبنی العبادة علی مخالفة العادة کذا فی المرقات ۱۲

صلى الله عليه وسلم يا عبد الله ألم اخبر انك تصوم النهار وتقوم الليل فقلت بلى يا رسول الله قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدك عليك حقا وان لعينك عليك حقا وان لزوجك عليك حقا وان لزورك عليك حقا لا صام من صام الدهر صوم ثلاثة ايام من كل شهر صوم الدهر كله صم كل شهر ثلاثة ايام واقرأ القرآن في كل شهر قلت اني اطيق اكثر من ذلك قال صم افضل الصوم صوم داؤد صيام يوم وافطار يوم واقرأ في كل سبع ليال مرة ولا تزد على ذلك متفق عليه وفي رواية للترمذي عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرء القرآن في اقل من ثلاث[1] وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض في حضر ولا سفر رواه النسائي وعن ابي قتادة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علي رواه مسلم وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس رواه الترمذي والنسائي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم رواه الترمذي وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم الاثنين والخميس فقيل يا رسول الله انك تصوم يوم الاثنين والخميس فقال ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم الا ذا هاجرين يقول دعهما حتى يصطلحا رواه احمد وابن ماجة وعن ابي ايوب الانصاري انه حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه[2] ستا من شوال كان كصيام الدهر رواه مسلم وعن

---

[1] وفي كنز الدقائق لا يختم في اقل من ثلثة ايام ولا يزيد على اربعين يوما قاله في العرف الشذي ۱۲

[2] قوله ثم اتبعه الخ وفي العالمگيرية ويكره صوم ستة من شوال عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى

ابی سعید الخدری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر فقال انی[1] نذرت
ان اصوم یوما فوافق یوم اضحی او فطر فقال ابن عمر امر اللہ بوفاء النذر ونہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام ھذا الیوم **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاصوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ **وعن** نبیشۃ الھذلی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قلما[2] رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر یوم
الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی والنسائی مثلہ وقال الترمذی ھذا حدیث
حسن غریب وصححہ ابن حبان وابن عبد البر وابن حزم **وعن** ابن عمر قال ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفطرا یوم الجمعۃ قط رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ لہ

متفرقا کان او متتابعا وعن ابی یوسف کراھتہ متتابعا لا متفرقا لکن عامۃ المتأخرین لم یروا بہ بأسا ھکذا فی البحر الرائق والاصح انہ لا بأس بہ کذا فی محیط السرخسی ۱۲۔

[1] قولہ انی نذرت الخ ولو نذر صوم الایام المنہیۃ او صوم ھذہ السنۃ صح مطلقا علی المختار وفرقوا بین النذر والشروع فیہا بان نفس الشروع معصیۃ ونفس النذر طاعۃ فصح ولکنہ افطر الایام المنہیۃ وجوبا تحامیا عن المعصیۃ وقضاھا اسقاطا للواجب ویدل علیہ ھذا الحدیث والمعنی انہ یمکن قضاءہ فیخرج بہ عن عہدۃ الامر والنہی الدر المختار ورد المحتار ملتقط منہما ۱۲۔

[2] قولہ قلما الخ وفی العالمگیریۃ وصوم یوم الجمعۃ بانفرادہ مستحب عند العامۃ کالاثنین والخمیس کذا فی البحر الرائق انتہی وفی العرف الشذی یستحب صوم یوم الجمعۃ کما فی الدر المختار الا ان المحشین ترددوا فی الاستحباب وعندی ان کان یتوہم فساد الاعتقاد لا یصوم والا فیستحب وھکذا یجمع فی الروایات الفقہیۃ والحدیثیۃ ۱۲۔

عن ابن عباس مثله وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
صام یوم الجمعة کتب الله تعالیٰ له عشرة ایام عددهن من ایام الآخرة غراء زهراء
لاتشاکلهن ایام الدنیا رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال یحیی سمعت مالکا یقول
لم اسمع احدا من اهل العلم والفقه ومن یقتدی به نهی عن صیام یوم الجمعة وصیامه
حسن وقد رأیت بعض اهل العلم یصومه واراه کان یتحراه وعن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتختصوا[1] لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی رواه مسلم
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما
فی سبیل الله بعد الله وجهه عن النار سبعین خریفا متفق علیه وعن ابی هریره
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما ابتغاء وجه الله بعده الله من
جهنم کبعد غراب طائر وهو فرخ حتی مات هرما رواه احمد وروی البیهقی فی
شعب الایمان عن سلمة[2] بن قیصر وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض
رواه الترمذی وعن عبدالله بن بسر عن اخته الصماء ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لاتصوموا[3] یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبة
اوعود شجرة فلیمضغه رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن

---

[1] قوله لاتختصوا الخ وفی احکامات الاشباه ویکره افراد لیلتها بالقیام ۱۲۔

[2] قوله سلمة بن قیصر ان ما وقع فی نسخ المشکوة سلمة بن قیس غلط والصواب سلمة بن قیصر
قاله فی المرقات ۱۲۔

[3] قوله لاتصوموا الخ والنهی فیه للتنزیه عند الجمهور قاله الطیبی وقال فی الدر المختار والمکروه تنزیها
کعاشوراء وحده وسبت وحده ۱۲۔

عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیٔ زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ۔

باب

قال اللہ عزوجل ولا تبطلوا[1] اعمالکم وقال ورھبانیۃ[2] ابتدعوھا ماکتبناھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیٔ فقلنا لا قال فانی اذاً[3] صائم

---

[1] قولہ ولا تبطلوا الخ قال بعضھم اما القضاء فلیس فی شیٔ من طرق حدیث ابی جحیفۃ الا ان الاصل عدمہ وقد اقرہ الشارع ولو کان القضاء واجبا لبینہ مع حاجتہ الی البیان فالجواب عنہ ان القضاء ثبت فی غیرہ من الاحادیث ونذکرھا الاٰن وقولہ فلیس فی شیٔ من طرق حدیث ابی جحیفۃ لا یستلزم عدم ذکرہ القضاء فی طرق ھذا الحدیث نفی وجوب القضاء فی طرق غیرہ وقولہ الا ان الاصل عدمہ ای عدم القضاء غیر مسلم بل الاصل وجوب القضاء لان الذی یشرع فی عبادۃ یجب علیہ ان یأتی بھا والا یکون مبطلا لعملہ وقد قال تعالی ولا تبطلوا اعمالکم قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ ورھبانیۃ الاٰیۃ سیقت فی معرض ذمھم علی عدم رعایۃ ما التزموہ من القرب التی لم تکتب علیھم والقدر المؤدی علی کذلک فوجب صیانتہ عن الابطال قالہ فی المرقات ۱۲۔

[3] قولہ فانی اذا صائم یدل علی جواز نیۃ النفل فی النھار قالہ فی المرقات وکذا فی الدر المختار ۱۲۔

ثم اتانا يوما اخر فقلنا يا رسول الله اهدی لنا حیس فقال اریفیه فلقد اصبحت صائما فاکل[1] رواه مسلم وقال الشمنی[2] وزاد النسائی ولکن اصوم یوما مکانه وصحح عبد الحق هذه الزیادة وعن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کنت انا وحفصة صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فبدرتنی الیه حفصة وکانت ابنة ابیها فقالت یا رسول الله انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه قال اقضیا یوما اخر مکانه رواه[3] الترمذی ورواه ابوداؤد والنسائی عن زمیل مولی عروة عن عروة عن عائشة ورواه محمد عن مالک عن الزهری وقال وبهذا ناخذ من صام تطوعا ثم افطر فعلیه القضاء وهو قول ابی حنیفة

---

[1] قوله فاکل قال فی العرف الشذی واما مسئلة الافطار ففی ظاهر الروایة جواز افطاره بالعذر والضیافة عذر للضیف والمضیف وفی الکنز فی روایة عن ابی حنیفة یجوز الافطار بلا عذر ایضا وکذلک فی منتقی الحاکم الشهید والجمع بین الروایتین ان الافطار بلا عذر جائز ولکنه غیر مرضی انتهی واعتقادی ان روایة المنتقی اوجه قاله فی فتح القدیر وفی الدر المختار ولا یفطر الشارع فی نفل بلا عذر فی روایة وهی الصحیحة وفی اخری یحل بشرط ان یکون من نیته القضاء واختارها الکمال وتاج الشریعة وصدرها فی الوقایة وشرحها ۱۲۔

[2] قوله وقال الشمنی الخ کذا فی المرقات والبنایة ۱۲۔

[3] قوله رواه الترمذی الخ وقال الشیخ ابن الهمام واعله الترمذی بان الزهری لم یسمع من عروة واعله البخاری بانه لا یعرف لزمیل سماع من عروة ولا لیزید سماع من عروة قلنا قول البخاری مبنی علی اشتراط العلم بذلک والمختار الاکتفاء بالعلم بالمعاصرة علی ما مر غیر مرة ولو سلم اعلاله واعلال الترمذی فهو قاصر علی هذا الطریق فانما یلزم لو لم یکن له طریق اخر لکن قد رواه ابن حبان فی صحیحه من غیرها عن جریر بن حازم عن یحیی بن سعید عن عمرة عن عائشة

رحمه الله والعامة قبلنا وقال الترمذی وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی

الحديث ورواه ابن ابی شيبة من طريق اخر غيرها عن خصيف عن سعيد بن جبير ان عائشة
وحفصة الحديث ورواه الطبرانی فی معجمه من حديث خصيف عن عكرمة عن ابن عباس ان
عائشة وحفصة ورواه البزار من طريق غيرها عن حماد بن الوليد عن عبيد الله بن عمر رضی الله
عنهما عن نافع عن ابن عمر الحديث واخرجه الطبرانی من غير الكل فی الاوسط حدثنا موسی
ابن هرون حدثنا محمد بن مهران الجمال قال ذكره محمد بن ابی سلمة المكی عن محمد بن عمرو يه
عن ام سلمة عن ابی هريرة الحديث فقد ثبت هذا الحديث ثبوتا لامرد له لو كان كل طريق
من هذه ضعيفا لتعددها وكثرة مجيئها وثبت فی ضمن ذلك ان ذلك المجهول فی قول الزهری
فيما اسند الترمذی اليه عن بعض من سأل عائشة رضی الله عنها عن هذا الحديث ثقة اخبر
بالواقع فكيف وبعض طرقه مما يحتج به انتهی وقال العلامة العينی فی عمدة القاری فان قلت قال
الترمذی رواه مالك بن انس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ
عن الزهری عن عائشة مرسلا وقال النسائی فی سننه بعد ان رواه هذا خطأ وقال ابو عمر فی
التمهيد بعد ذكره لهذا الحديث مدار حديث صالح بن كيسان ويحيی بن سعيد علی يحيی بن
ايوب وهو صالح واسمعيل بن ابراهيم متروك الحديث قلت وقد وصله اخرون واذا
دار الحديث بين الانقطاع والاتصال فطريق الاتصال اولی وهو قول الاكثرين وذلك لان
طريق الانقطاع ساكت عن الراوی وحاله اصلا وفی طريق الاتصال بيان له ولا معارضة بين الساكت
والناطق ولئن سلمنا انه روی مرسلا انه اصح وقد وافقه حديث متصل وهو حديث عائشة
بنت طلحة رواه الطحاوی وقول النسائی هذا خطأ دعوی بلا اقامة برهان لان كونه مرسلا
علی زعمهم لا يستلزم كونه خطأ وقول ابی عمر فيه وهمان احدهما ان قوله مدار حديث يحيی
ابن سعيد علی يحيی بن ايوب غفلة منه فانه هو بعد هذا باسطر رواه من رواية ابی خالد الاحمر

صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث فرأوا عليه القضاء اذا افطروهو قول مالك بن انس وعن المزنى عن الشافعى عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت دخل علىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له يا رسول الله انا قد خبأنا لك حيسا فقال اما انى كنت اريد الصوم ولكن قربيه سأصوم يوما مكان ذلك رواه الطحاوى وقال صاحب العرف الشذى والسند صحيح غاية الصحة ورواه البيهقى فى سننه الكبير من طريق الطحاوى وفى كتابه المعرفة ايضا ورواه النسائى فى الكبرى والدارقطنى فى سننه وعن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل على حفصة وعائشة وهما صائمتان ثم خرج فرجع وهما يأكلان فقال ألم تكونا صائمتين قالتا بلى ولكن اهدى لنا هذا الطعام فاعجبنا فاكلنا منه فقال صوما يوما مكانه رواه النسائى فيه خطاب بن القاسم

عن يحيى بن سعيد وغيره عن الزهرى عن عروة عن عائشة والثانى ان قوله واسمعيل بن ابراهيم متروك الحديث قد انقلب عليه هذا الاسم فظن اسمعيل بن ابراهيم هو ابن حبيبة قال فيه ابوحاتم متروك الحديث وليس هو الراوى لهذا الحديث وهذا اسمعيل بن عقبة احتج به البخارى ووثقه ابن معين وابوحاتم والنسائى وقال ابن عبد البر فى التمهيد واحسن حديث فى الباب حديث ابن الهاد عن زميل عن عروة وحديث جرير بن حازم عن يحيى بن سعيد عن عمرة اما حديث ام هانئ فقال الترمذى فى اسناده مقال وقال العلامة العينى فيه اضطراب متنا وسندا وقال الذهبى فى مختصر سنن البيهقى ولا اراه يصح ١٢۔

عـه قوله قبلنا وروى وجوب القضاء عن ابى بكر وعمر وعلى وابن عباس وجابر بن عبدالله وعائشة وام سلمة رضى الله تعالى عنهم وهو قول الحسن البصرى وسعيد بن جبير فى قول وابى حنيفة ومالك وابى يوسف ومحمد رحمهم الله قاله فى عمدة القارى ١٢۔

وخصیف قال[1] ابن القطان خطاب ثقة قاله ابن معین وابوزرعة وقال ابوداؤد ویحیی
ابن معین وابوزرعة والعجلی خصیف ثقة عن ابن معین صالح وعنه لیس به بأس وعن
انس بن سیرین انه صام یوم عرفة فعطش عطشا شدیدا فافطر فسأل عدة من اصحاب
النبی صلی الله علیه وسلم فامروه ان یقضی یوما مکانه رواه ابن ابی شیبة وقال صاحب الجوهر
النقی هذا سند علی شرط الشیخین ما خلا التیمی فانه اخرج له اصحاب الاربعة ووثقه
ابن سعد وابن سفیان والدارقطنی ورواه الطحاوی نحوه وعن ابن عباس انه اخبر
اصحابه انه صائم ثم خرج علیهم ورأسه یقطر فقالوا اولم تک صائما قال بلی ولکنی مرت
بی جاریة لی فاعجبتنی فاصبتها وکانت حسنة هممت بها وانا قاضیها یوما آخر رواه
الطحاوی وعن جابر قال صنع رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
طعاما فدعا النبی صلی الله علیه وسلم واصحابا له فلما اتی بالطعام تنحی احدهم فقال له
صلی الله علیه وسلم مالک فقال انی صائم فقال صلی الله علیه وسلم تکلف لک اخوک و
صنع ثم تقول انی صائم کل[2] وصم یوما مکانه رواه الدارقطنی والطیالسی وفی روایة
للبخاری عن انس قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی ام سلیم فاتته بتمر وسمن فقال
اعیدوا سمنکم فی سقائه وتمرکم فی وعائه فانی صائم ثم قام الی ناحیة من البیت
فصلی غیر المکتوبة فدعا لام سلیم واهل بیتها وفی روایة لمسلم عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وهو صائم فلیقل
انی صائم وفی روایة له قال اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان
مفطرا فلیطعم وعن ام عمارة بنت کعب ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها

---

[1] قوله قال ابن القطان الخ کذا فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله کل الخ وقال فی الدر المختار والضیافة عذر للضیف والمضیف ان کان صاحبها ممن لا یرضی

فدعت له بطعام فقال لها کلی فقالت انی صائمة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الصائم اذا اکل عنده صلت علیه الملائکة حتی یفرغوا رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن بریدة قال دخل بلال علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یتغدی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ناکل رزقنا وفضل رزق بلال فی الجنة أشعرت یا بلال ان الصائم یسبح عظامه ویستغفر له الملائکة ما اکل عنده رواه البیهقی فی شعب الایمان۔

باب لیلۃ القدر

وقول الله عز وجل انا انزلناه فی لیلة القدر وما ادراك ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر تنزل الملائکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام هی حتی مطلع الفجر عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اسمع عن لیلة القدر فقال هی فی کل[1] رمضان رواه الطحاوی ورواه ابوداؤد مرفوعا وقال رواه سفیان وشعبة عن ابی اسحاق موقوفا علی ابن عمر وعن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی من اول شهر رمضان الی اٰخره فی جماعة فقد اخذ بحظ

بمجرد حضوره ویتأذی بترك الافطار فیفطر والا لا هو الصحیح من المذهب ۱۲۔

[1] قوله فی کل رمضان ففی هذا الحدیث انها فی کل رمضان فقال قوم هذا دلیل علی انها قد تکون فی اوله وفی وسطه کما قد تکون فی اٰخره قاله فی شرح معانی الاٰثار وقال ابن الملك ای لیست مختصة بالعشر الاواخر بل کل لیلة من رمضان یمکن ان یکون لیلة القدر انتهی وقال فی الدر المختار ولیلة القدر دائرة فی رمضان اتفاقا الا انها تتقدم وتتأخر خلافا لهما وثمرته فیمن قال بعد لیلة منه انت حر او انت طالق لیلة القدر فعنده لا یقع حتی ینسلخ

من ليلة القدر رواه الخطيب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى المغرب والعشاء فى جماعة حتى ينقضى شهر رمضان فقد اصاب من ليلة القدر
بحظ وافر رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء الآخرة فى جماعة فى رمضان فقد ادرك ليلة القدر
رواه البيهقى فى شعب الايمان ورواه الطبرانى باسناد حسن عن ابى امامة مرفوعا
وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رأيت هذه الليلة فى رمضان
فتلاحى رجلان فرفعت رواه مالك والشافعى وابو عوانة وعن ابن مسعود
قال من يقم[له] الحول يصب ليلة القدر رواه مسلم وروى ابوداؤد والترمذى
والنسائى واحمد والبيهقى فى شعب الايمان والدارقطنى فى الافراد وابن حبان
نحوه وفى رواية للطحاوى عنه قال من قام السنة كلها اصاب ليلة القدر
وفى رواية لمسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لاشعاع
لها وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهد

شهر رمضان الآتى لجواز كونها فى الاول فى الاولى وفى الآتى فى الاخيرة وقالا يقع اذا مضى مثل تلك الليلة
فى الآتى ولا خلاف انه لو قال قبل دخول رمضان وقع بمضيه قال فى المحيط والفتوى على قول الامام لكن
قيده بكون الحالف فقيها يعرف الاختلاف والا ففى ليلة السابع والعشرين انتهى واجاب ابوحنيفة
عن الادلة للتقييد لكونها فى العشر الاواخر بان المراد فى ذلك رمضان الذى كان عليه الصلوٰة
والسلام التمسها فيه والسياقات تدل عليه لمن تأمل طرق الاحاديث والفاظها كقوله ان الذى
تطلب امامك وانما كان يطلب ليلة القدر من تلك السنة وغير ذلك مما يطلع عليه الاستقراء
قاله فى المرقات ۱۲۔

[له] قوله من يقم الحول الخ وفى رد المحتار ذكر فى البحر عن الخانية ان المشهور عن الامام انها
تدور فى السنة كلها قد تكون فى رمضان وقد تكون فى غيره قلت ويؤيده ما ذكره سلطان العارفين

فی العشر الاواخر ما لا یجتهد فی غیرہ رواہ مسلم وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ متفق علیہ وعن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ أرأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیہا قال قولی اللہم انك عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبریل فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدھم یعنی یوم فطرھم باھی بھم ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاءہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیہم ثم خرجوا یعجّون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنہم فیقول ارجعوا قد غفرت لکم وبدلت سیاٰتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

سیدی محی الدین ابن العربی فی فتوحاتہ المکیۃ بقولہ واختلف الناس فی لیلۃ القدر اعنی فی زمانہا فمنہم من قال ھی فی السنۃ کلہا تدور وبہ اقول فانی رأیتہا فی شعبان وفی شہر ربیع وفی شہر رمضان واکثر ما رأیتہا فی شہر رمضان وفی العشر الآخر منہ ورأیتہا مرۃ فی العشر الوسط من رمضان فی غیر لیلۃ وتر وفی الوتر منہا فانا علی یقین من انہا تدور فی السنۃ فی وتر وشفع من الشہر انتہی وقال فی المسوی قال المحلی قال المزنی وابن خزیمۃ انہا تنتقل کل سنۃ لیلۃ جمعا بین الاخبار قال النووی فی روضۃ وھو قوی ومذھب الشافعی انہا لا یلزم لیلۃ بعینہا وفی المنہاج میل الشافعی الی انہا لیلۃ الحادی والثالث والعشرین وفی العالمگیریۃ اعلم ان لیلۃ القدر یستحب طلبہا وعن ابی حنیفۃ انہا فی رمضان لا یدری ایۃ لیلۃ ھی وقد تتقدم وتتأخر وعندھما کذلک الا انہا متعینۃ لا تتقدم ولا تتأخر انتہی وفی قاضی خان المشہور عن ابی حنیفۃ انہا تدور فی السنۃ کلہا وقد تکون فی رمضان وقد تکون فی غیرہ وصح ذلك عن ابن مسعود وابن عباس وعکرمۃ وغیرھم قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

باب الاعتکاف

وقول اللہ عزوجل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد[1] عن علی قال لا اعتکاف الا فی مسجد جماعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق فی مصنفیہما وروی الطبرانی عن حذیفۃ مثلہ وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسجد لہ مؤذن وامام فالاعتکاف فیہ یصلح رواہ الدارقطنی وقال الضحاک لم یسمع من حذیفۃ وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان[2] یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ[3] اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ

---

[1] قولہ فی المساجد ای فی مسجد جماعۃ ہو ما لہ امام ومؤذن ادیت فیہ الخمس اولا وعن الامام اشتراط اداء الخمس فیہ وصححہ بعضہم وقال یصح فی کل مسجد وصححہ السروجی لکونہ موافقا لاطلاق القرآن وہو اختیار الطحاوی قال الخیر الرملی وہو ایسر خصوصا فی زماننا فینبغی ان یعول علیہ الدر المختار ورد المحتار وعمدۃ الرعایۃ مختصرا ۱۲۔

[2] قولہ کان یعتکف العشر الاواخر یستفاد منہ ان اول الوقت الذی یدخل فیہ المعتکف قبیل غروب الشمس وعلیہ الائمۃ الاربعۃ وطائفۃ من اہل العلم لان المعلوم انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر وبحث الصحابۃ علیہ وعدہ العشر عدد اللیالی فیدخل فیہ اللیلۃ الاولی والا لایتم ہذا العدد اصلا وایضا من اعظم ما یطلب بالاعتکاف ادراک لیلۃ القدر وہی قد تکون لیلۃ الحادی والعشرین کما جاء فی حدیث ابی داؤد فینبغی لہ ان یکون معتکفا فیہا لا ان یعتکف بعدہا بذل المجہود ملتقط منہ وقال مالک یدخل المعتکف المکان الذی یرید ان یعتکف فیہ قبل غروب الشمس من اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیہا حتی یستقبل باعتکافہ اول اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیہا ۱۲ [3] قولہ حتی توفاہ اللہ الخ

متفق عليه وفي رواية لمسلم عنها لو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأى ما احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل وروى ابن عبد البر بسنده في التمهيد عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المساجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساءهم الزينة وتبختروا في المساجد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة المرأة في بيتها افضل من صلواتها في حجرتها وصلوٰتها في مخدعها افضل من صلوٰتها في بيتها رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف[1] عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري وفي رواية للترمذي عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

هذه المواظبة المقرونة بعدم الترك مرة لما اقترنت بعدم الانكار على من لم يفعله من الصحابة كانت دليل السنية والا كانت دليل الوجوب هذا ما قاله الشيخ ابن الهمام قال في عمدة القاري وهذه الزيادة تدل على انه لم ينسخ لقوله حتى توفاه الله تعالى واكد ذلك بقوله ثم اعتكف ازواجه من بعده اي استمر حكمه بعد حتى في حق النساء ولا هو من الخصائص انتهى و اما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها اي الافضل ذلك ولو اعتكفت في الجامع او في مسجد حيها وهو افضل من الجامع في حقها جاز وهو مكروه ذكر الكراهة قاضيخان لان موضع الاعتكاف في حقها الموضع الذي تكون صلاتها فيه افضل كما في حق الرجل وصلاتها في مسجد بيتها افضل فكان موضع الاعتكاف مسجد بيتها فتح القدير وعناية ملتقطا منهما ۱۲ ـ [1] قوله فاعتكف عشرين الخ

يعتكف في العشر الاواخر من رمضان فلم يعتكف[1] عاما فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين رواه ابو داؤد وابن ماجة عن ابي بن كعب وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف ادنى الي[2] رأسه وهو في المسجد فارجله وكان[3] لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان متفق عليه وعن عبد الله بن عمر قال ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة بعد ان رجع من الطائف فقال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف يوما في المسجد الحرام فكيف ترى قال اذهب فاعتكف[4] يوما رواه مسلم وفي رواية له

وقيل يحتمل انه كان في العام الذي قبله كان مسافرا فلم يعتكف فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين قاله في عمدة القاري ۱۲۔

[1] قوله فلم يعتكف الخ لعل هذا الحديث تفسير الحديث المتقدم قال الطيبي دل الحديث على ان النوافل المؤقتة تقضى اذا فاتت كما تقضى الفرائض اهـ والظاهر ان التشبيه لمجرد القضاء بعد الفوت والا فقضاء الفرائض فرض وقضاء النوافل نفل قاله في المرقات وقال في الدر المختار في باب قضاء الفوائت وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة انتهى قلت و تحقيقه في رد المحتار في باب قضاء الفوائت ۱۲

[2] قوله ادنى الي الخ ولا بأس ان يخرج رأسه الى بعض اهله ليغسله كذا في التاتارخانية قاله في العالمگيرية ۱۲۔

[3] قوله وكان لا يدخل الخ ومن الاعذار الخروج للغائط والبول واداء الجمعة فاذا خرج لبول او غائط لا بأس بان يدخل بيته يرجع الى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وان كان ساعة عند ابي حنيفة رحمة الله عليه كذا في المحيط قاله في العالمگيرية ۱۲

[4] قوله فاعتكف الخ وقال الطحاوي فذهب قوم الى ان الرجل اذا اوجب على نفسه شيئا في حال

عنه قال لما قفل النبي صلى الله عليه وسلم من حنين سأل عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نذر كان نذره في الجاهلية اعتكاف يوم الحديث وفي رواية[1] للبخاري ومسلم انه جعل على نفسه ان يعتكف يوما وعند ابي داود والنسائي والطبراني بزيادة اعتكف وصم وفي رواية فامره ان يعتكف ويصوم وفيه عبد الله بن بديل قال ابن معين[2] صالح وذكره ابن حبان في الثقات وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم

شركه من اعتكاف اوصدقة او شئ مما يوجبه المسلمون لله ثم اسلم ان ذلك واجب عليه واحتجوا في ذلك بهذه الآثار قلت اراد بالقوم هؤلاء طاؤس وقتادة والحسن البصري والشافعي واحمد واسحق وجماعة الظاهرية وبه قال ابن حزم ثم قال الطحاوي وخالفهم في ذلك آخرون لا يجب عليه في ذلك شئ قلت اراد بالآخرين ابراهيم النخعي والثوري وابا حنيفة وابا يوسف ومحمدا ومالكا والشافعي في قول واحمد في رواية واحتجوا في ذلك بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما النذر ما ابتغى به وجه الله رواه الطحاوي عن عبد الله ابن وهب في مسنده فدل على ان فعل الكافر لم يكن تقربا الى الله لانه حين كان يوجبه يقصد به الذي كان يعبده من دون الله وذلك معصية فدخل في قوله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معاصية الله واما حديث عمر رضي الله تعالى عنه فالجواب عنه ان الشارع لم يأمره على جهة الايجاب وانما هو على جهة الندب عمدة القاري والمرقات ملتقط منهما ١٢۔

[1] قوله في رواية الخ كذا في عقود الجواهر المنيفة وقال في العرف الشذي قال الشافعية لا يجب الصوم في الاعتكاف وتمسكوا بحديث المشكات بان فيه اعتكاف الليالي ولا صوم في الليالي اقول لا يجب الصوم على مختار صاحب البحر في اعتكاف النفل ويقال من جانب الشيخ ابن همام ان في رواية البخاري لفظ اليوم ايضا ١٢۔

[2] قوله قال ابن معين الخ بذل المجهود ملتقط منه ١٢۔

يعود المريض وهو معتكف فيمر[1] كما هو فلا يعرج يسأل عنه رواه ابو داؤد و
ابن ماجة وعنها قالت السنة على المعتكف ان لا[2] يعود مريضا ولا يشهد
جنازة ولا يمس[3] المرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الا لما لا بد منه ولا[4] اعتكاف

[1] قوله فيمر كما هو الخ والمذهب عند الحنفية ان المعتكف لا يخرج لعيادة مريض ولا الصلوة جنازة لانه لا ضرورة الى الخروج لان عيادة المريض ليست من الفرائض بل من الفضائل وصلوٰة الجنازة ليست بفرض عين بل فرض كفاية تسقط عنه بقيام الباقين بها وما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من الرخصة في عيادة المريض وصلوٰة الجنازة فقد قال ابو يوسف ذٰلك محمول عندنا على الاعتكاف الذي يتطوع به من غير ايجاب فله ان يخرج متى شاء ويجوز ان تحمل الرخصة على ما اذا كان خرج المعتكف لوجه مباح كحاجة الانسان او الجمعة ثم عاد مريضا وصلى على جنازة من غير ان كان خروجه لذلك قصدا قاله في بذل المجهود وكذا في البحر الرائق وعند الائمة الاربعة اذا خرج لقضاء الحاجة واتفق له عيادة المريض والصلوٰة على الميت فلم يخرف عن الطريق ولم يقف اكثر من قدر الصلوٰة لم يبطل الاعتكاف والابطل ذكره الطيبي كذا في المرقات ١٢

[2] قوله ان لا يعود الخ وفي العالمگيرية ولا يخرج لعيادة المريض كذا في البحر الرائق ولو خرج لجنازة يفسد اعتكافه وكذا لصلوٰتها هذا كله في الاعتكاف الواجب اما في النفل فلا بأس بان يخرج بعذر وغيره في ظاهر الرواية في التحفة لا بأس فيه بان يعود المريض ويشهد الجنازة كذا في شرح النقاية للشيخ ابي المكارم ١٢ -

[3] قوله ولا يمس الخ ويبطل بوطئ في فرج انزل ام لا ويبطل بانزال بقبلة او لمس او تفخيذ ولو لم ينزل لم يبطل وان حرم الكل لعدم الحرج الدر المختار مختصرا ١٢ -

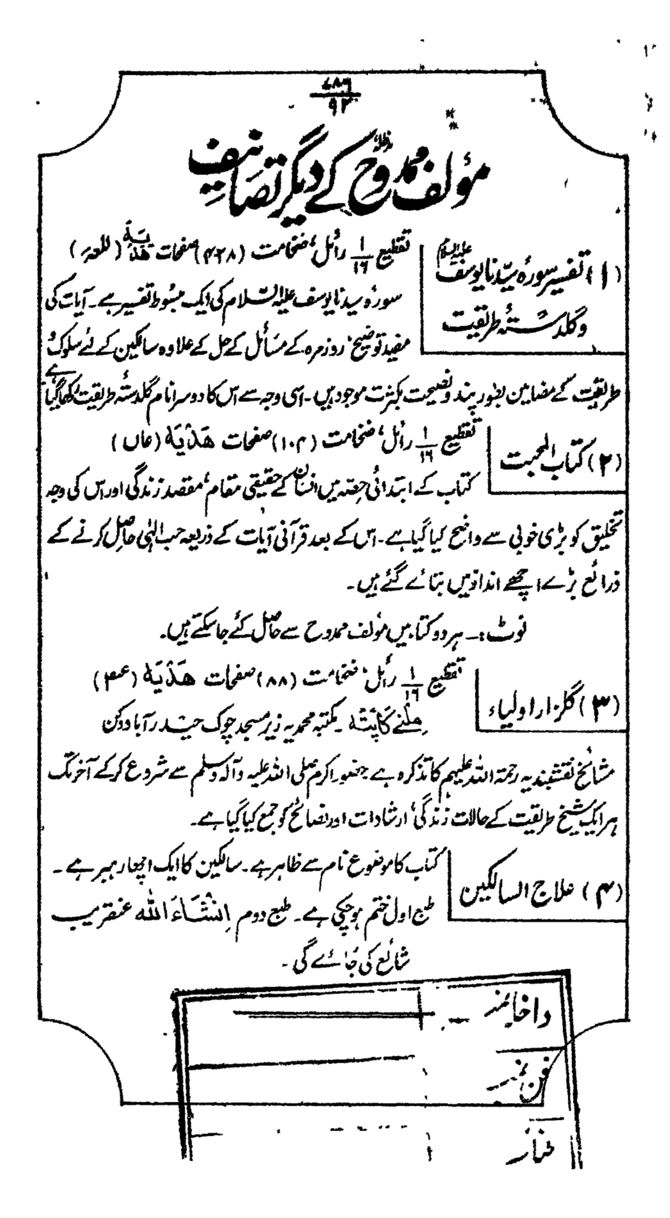
[4] قوله ولا اعتكاف الا بصوم وقال في الهداية ثم الصوم شرط لصحة الواجب منه رواية واحدة ولصحة التطوع فيما روى الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى لظاهر ما روينا وعلى

الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع رواہ ابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء استوانۃ التوبۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ہو یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلہا رواہ ابن ماجۃ ۔

ھذہ الروایۃ لایکون اقل من یوم وفی روایۃ الاصل وھو قول محمد رحمہ اللہ تعالی اقلہ ساعۃ فیکون من غیر صوم لان مبنی النفل علی المساھلۃ الاتری انہ یقعد فی صلوۃ النفل مع القدرۃ علی القیام انتہی وقال الشامی فی رد المحتار قلت ومقتضی ذلک ان الصوم شرط ایضا فی الاعتکاف المسنون لانہ مقدر بالعشر الاخیر حتی لو اعتکفہ بلا صوم لمرض او سفر ینبغی ان لا یصح عنہ بل یکون نفلا فلا تحصل بہ اقامۃ سنۃ الکفایۃ ویؤیدہ قول الکنز سن لبث فی مسجد بصوم ونیۃ فانہ لایمکن حملہ علی المنذور لتصریحہ بالسنیۃ ولا علی التطوع لقولہ بعدہ واقلہ نفلا ساعۃ فتعین حملہ علی المسنون سنۃ مؤکدۃ فیدل علی اشتراط الصوم فیہ ۱۲۔

لہ قولہ ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع قال الشمنی شرط الاعتکاف مسجد الجماعۃ وھو الذی لہ مؤذن وامام ویصلی فیہ الصلوات الخمس او بعضہا بجماعۃ وعن ابی حنیفۃ لایصح الاعتکاف الا فی مسجد جامع یصلی فیہ الصلوات الخمس بجماعۃ وھو قول احمد قال ابن الہمام وصححہ بعض المشائخ اھ وقال قاضیخان وفی روایۃ لایصح الاعتکاف عندہ الا فی الجامع اھ وھو ظاہر الحدیث وعن ابی یوسف ومحمد یصح الاعتکاف فی کل مسجد وھو قول مالک والشافعی ھذا ما قالہ علی القاری وقال فی رد المحتار ھذا اکثر لبیان الصحۃ قال فی النہر والفتح واما افضل الاعتکاف ففی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ صلی اللہ





مؤلف ممدوح مدظلہ کے دیگر تصانیف

(۱) تفسیر سورہ سیدنا یوسف علیہ السلام و گلدستۂ طریقت

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۴۲۸) صفحات ہدیۃ (للعہ)

سورہ سیدنا یوسف علیہ السلام کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ آیات کی مفید توضیح، روزمرہ کے مسائل کے حل کے علاوہ سالکین کے لئے سلوک طریقت کے مضامین بطور پند و نصیحت بکثرت موجود ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا دوسرا نام گلدستۂ طریقت رکھا گیا ہے۔

(۲) کتاب المحبت

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۱۰۴) صفحات ہدیۃ (عار)

کتاب کے ابتدائی حصہ میں انسان کے حقیقی مقام، مقصد زندگی اور اس کی وجہ تخلیق کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے ذریعہ حب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع بڑے اچھے انداز میں بتائے گئے ہیں۔

نوٹ:۔ ہر دو کتابیں مؤلف ممدوح سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۳) گلزار اولیاء

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۸۸) صفحات ہدیۃ (عمہ)

ملنے کا پتہ۔ مکتبہ محمدیہ زیر مسجد چوک حیدرآباد دکن

مشائخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع کرکے آخر تک ہر ایک شیخ طریقت کے حالات زندگی، ارشادات اور نصائح کو جمع کیا گیا ہے۔

(۴) علاج السالکین

کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ سالکین کا ایک اچھا رہبر ہے۔ طبع اول ختم ہو چکی ہے۔ طبع دوم انشاء اللہ عنقریب شائع کی جائے گی۔

يطلب الكتاب من حضرة المؤلف بهذا العنوان :-

مولانا ابو الحسنات السيد عبد الله الحيدرآبادي الحنفي

دار البريد الجوبلي (۲) حسيني علم

حيدرآباد الدكن (الهند)

ثمن الكتاب — ست ربيات

THE BOOK CAN BE HAD FROM —

MAULANA ABUL HASNATH

SYED ABDULLAH SAHIB

P. O. JUBLI (2) HUSAINI ALAM

HYDERABAD DN. (INDIA)

PRICE — I. G. RS. 6. 0. 0

علامہ ممدوح حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب کی کتاب ہذا

حسب ذیل پتہ پر طلب فرمائی جاسکتی ہے

محلہ حسینی علم۔ جوبلی پوسٹ آفس (۲)

حیدرآباد دکن (ہند)

قیمت — چھ روپیہ